مولا علی کی شان میں نازل ہونے والی قرآن مجید کی سینکڑوں آیات پر احادیث (سند متن مع اعراب تخریج)

کا ایک ہزار سال پرانا اہل سنت کے عظیم حنفی محدث کا تالیف کردہ نایاب مجموعہ پہلی مرتبہ

عربی متن کے ساتھ اردو ترجمہ منظر عام پر

شَوَاهِدُ التَّنزِیلِ

لِقَوَاعِدِ التَّفْضِیلِ

فِی الآیَاتِ النَّازِلَةِ فِی أَهْلِ الْبَیْتِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهُ عَلَیْهِمْ



تالیف

حافظ امام عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد

المعروف امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ



RHSC

صراط الحسن ریسرچ سنٹر

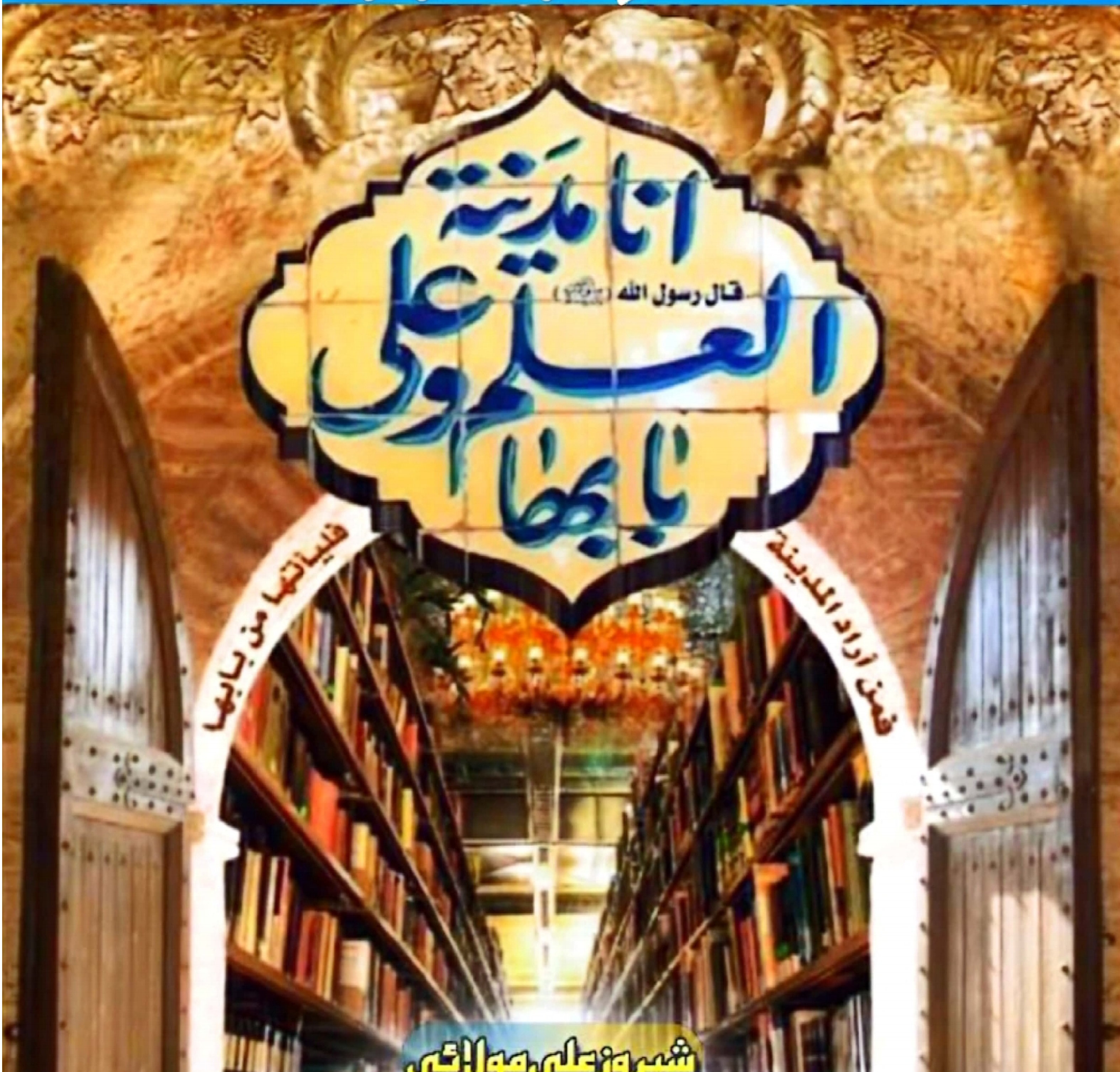
ترجمہ وتخریج علامہ ابو الحسن جمال احمد نقشبندی

فاضل ادارہ تعلیمات اسلامیہ

بسم الله الرحمن الرحيم

یاعلی(ص)مدد

بَابُ العِلم لائبریری



منجانب

شہروز علی مولائی

WHATSAPP:

03306284348

نام کتاب : شَوَاهِدُ التَّنْزِيلِ لِقَوَاعِدِ التَّفْضِيلِ
فِي الْآيَاتِ النَّازِلَةِ فِيْ اَهْلِ الْبَيْتِ صَلَوَاتُ اللهِ وَسَلَامُهٗ عَلَيْهِمْ

مصنف : امام عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد المعروف امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم : علامہ ابو الحسن جمال احمد نقشبندی فاضل ادارہ تعلیماتِ اسلامیہ

نظر ثانی : علامہ پیر سید عبید ریحان شاہ، علامہ مدثر جاوید مدرس ادارہ تعلیماتِ اسلامیہ

ناشر : صراط الحسن ریسرچ سنٹر (راولپنڈی)

بار اول : 2025

قیمت : 2400روپے

ملنے کا پتہ:۔

العزیز بک سنٹر سرسید چوک راولپنڈی03369456608

احمد بک کارپوریشن اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی0515558320

اسلامک بک کارپوریشن اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی0515555324

مکتبہ دارالعلم داتا دربار مارکیٹ لاہور03314130662

نمبر شمار	فہرست مضامین	صفحہ نمبر
1	انتساب	19
2	امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف	21
3	نام ونسب	21
4	"حسکانی" کہنے کی وجہ	21
5	کیاامام حسکانی حنفی سنی تھے؟	21
6	امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ابراھیم بن محمد صیرفینی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے	22
7	امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی گھرانہ	23
8	امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں	25
9	امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے	25
10	"تاج التراجم" کے مؤلف کی رائے	26
11	امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ	27
12	علامہ پیر سید ریاض حسین شاہ، صاحب تفسیر تبصرہ کے الفاظ	28
13	امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات	28
14	امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا فتویٰ کیوں؟	29
15	امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کے فتویٰ کی وجہ؟	29
16	صحیح مسلم شیعہ سے بھری ہے از فتاویٰ رضویہ	29
17	اہل سنت کے اکابر محدثین ومفسرین پر شیعت کے فتاویٰ	30
18	ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ کہنا	30
19	ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی غلطی	30
20	امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا الزام	31

www.Jafripdf.com

مُلکِ وِلا کے سیّد و سلطان ہیں علی
روزِ ازل سے پہلے مسلمان ہیں علی
ستر شُتر کا بار ہو تفسیرِ فاتحہ
نامِ خدا وہ ماہرِ قرآن ہیں علی
عارف کہیں کنارہ نہ ہو اس شہر علم کا
جانے خدا کہ بولتا قرآن ہیں علی
نامِ خدا سے نعت محمودیوں کہوں
قرآں کا علم، علم کا قرآن ہیں علی

قدوۃ الاولیاء پیر سید محمود شاہ صاحب محدث ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ

انتساب

اپنی اس کاوش کو اپنے مرشد و مربی استاد محترم سید السادات، شیخ الاسلام، امام المسلمین، قائد ملت اسلامیہ، زہرائی نسبتوں کے تاجدار، مرتضائی حکمتوں کے شہریار، بُرھان حیدر کرار، حامل عظمتِ کردار و گفتار، طہارتوں کا پیکر، سادات کا محور، مولائیوں کے رہبر، پر تو دستِ حیدر، حسنی تدبر کا مظہر، مولا حُسین کے حُسیِن دلبر، نقوی سادات کا بانکپن، خوشبوئے پنجتن، اہل مودت کے امام، مفکر اسلام، مفسر قرآن، شیخ الحدیث، استاد محترم، مرشد مکرم،

علامہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب اَدَامَ اللّٰہُ فُیُوْضَہٗ

کے نام سے منسوب کرتا ہوں۔

میری زندگی کے چند سال آپ کی کفش برادری اور آپ کے آستاں کی جاروب کشی میں گزرے جس کے طفیل اللہ کریم نے فہم قرآن وحدیث کی راہیں آسان فرمائیں۔

اللہ کریم میرے شاہ جی کو صحت وعافیت سے نوازے اور مودت کی کٹھن راہوں میں آپ کو آپ کے اجداد علیہم السلام کی روحانی توجہات اور زیادہ نصیب فرمائے۔

"دنیا علی کے باوفا غلاموں کی خوئے محبت کی خوشبو سے مہکتی رہے گی اور قافلۂ انسانیت علی علی کی صداؤں کی گونج سنتا رہے گا۔ جلنے والے جلتے رہیں گے اور سڑنے والے سڑتے رہیں گے ہوش درہوش والی بات یہ ہے کہ دنیا کے مسائل حل کرنے کے لیے صدیق وفاروق، عثمان و علی، حسن و حسین اور عمار و سلیمان رضی اللہ عنہم کے کردار، ایمان، تقویٰ اور دردمندی کی روشنی پھیلانے کی ضرورت ہے"

از قلم: مفکر اسلام مفسر قرآن قائد ملت اسلامیہ پیر سید ریاض حسین شاہ صاحب زِیْدَمَجْدُہٗ

(سید ریاض حسین شاہ، آتش حروف، ص:76)

امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف

نام و نسب

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کا تعارف بیان کرتے ہوئے آپ کے نام و نسب اور کنیت و القاب کے بارے میں لکھتے ہیں:

اَلْحَسْكَانِيُّ اَلْقَاضِيُ اَلْمُحَدِّثُ اَبُوْ الْقَاسِمِ عَبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَسْكَانَ الْقَرَشِيُّ الْعَامِرِيُّ النِّيْسَابُوْرِيُّ الْحَنَفِيُّ الْحَاكِمُ, وَيُعْرَفُ بِابْنِ الْحِذَّاءِ الْحَافِظُ

"حسکانی قاضی تھے محدث تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابو القاسم تھی جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن حسکان قریشی عامری نیشاپوری ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حنفی اور حاکم تھے اور "ابن الحذّاء" کے نام سے معروف تھے آپ حافظ (حافظ الحدیث) بھی تھے"

(ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج:3، ص:258، ناشر: دار لکتب العلمیہ بیروت)

"حسکانی" کہنے کی وجہ

امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کا نام عبید اللہ بن عبد اللہ ہے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کو حسکانی اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چھٹی پشت میں "حسکان قریشی عامری" نام کے ایک بزرگ تھے اسی باعث آپ رحمۃ اللہ علیہ کو "حسکانی" کہا جاتا ہے۔

کیا امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ حنفی سنی تھے؟

امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر بیان کردہ الفاظ میں یہ بات واضح ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلد تھے۔ امام ذہبی کے علاوہ دیگر آئمہ جرح و تعدیل نے امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے زمانے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے ہونا ذکر کیا ہے جس کا بیان آگے تفصیلاً آئے گا۔

عصر حاضر میں سعودی عرب کے شہر ریاض میں تیار کردہ موسسہ شاملہ عربی کتب کا ایک عظیم ذخیرہ ہے جس میں فتاویٰ جات کا ایک عظیم انسائیکلوپیڈیا "ارشيف ملتقى أهل الحديث" کے نام سے شامل کیا گیا ہے جس میں آیت ولایت کے بارے میں "شواهد التنزيل" سے حدیث نقل کرنے کے بعد امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

أَمَّا الْحَسْكَانِي فَهُوَ مِنْ كِبَارِ الْحُفَّاظِ وَالْمُحَدِّثِيْنَ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ

"جبکہ اہل سنت کے نزدیک حسکانی رحمۃ اللہ علیہ اکابر محدثین اور حفاظ حدیث میں سے ہیں"

(أرشيف ملتقى أهل الحديث، ج: 35، ص: 185)

امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ابراھیم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

تقي الدين ابو اسحاق ابراھیم بن محمد صیر فيني رحمۃ اللہ علیہ جن کا سن ولادت 582ھ اور سن وفات 641ھ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عبد الغافر بن اسماعیل بن عبد الغافر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "تَارِيْخ نِيْسَابُوْر" کی " اَلْمُنْتَخَبُ مِنْ كِتَابِ السِّيَاقِ لِتَارِيْخِ نِيْسَابُوْر" کے نام سے تلخیص لکھی جس میں بکثرت امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کیا خصوصا نیشاپور کے علماء و محدثین کے حالاتِ زندگی لکھتے ہوئے امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال نقل کرتے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ ""تَارِيْخ نِيْسَابُوْر "کتاب کے مصنف عبد الغافر بن اسماعیل بن عبد الغافر رحمۃ اللہ علیہ امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں میں سے تھے اس حوالے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

لَازَمَهُ الحَافِظُ عَبْدُ الغَافِرِ بنُ إِسْمَاعِيْلَ، وَأَكْثَر عَنْهُ، وَأَوْرَدَه فِي تَارِيْخِهِ

"امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ سے عبد الغافر بن اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ کو شرف تلمذ حاصل تھا انہوں نے کثرت سے ان سے روایت لی اور اپنی تاریخ کی کتاب میں کا ذکر بھی کیا" (ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج:35، ص:245، ناشر: مؤسسة الرسالة)

تقي الدين ابو اسحاق ابراھیم بن محمد صیر فيني رحمۃ اللہ علیہ امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَسْكَانَ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَذَّاءُ الْحَافِظُ الْمُتْقِنُ مِنْ أَصْحَابِ أَبِي حَنِيْفَةِ فَاضِلٌ مُسِنٌّ مِّن بَيْتِ الْعِلْمِ وَالْوَعْظِ وَالْحَدِيْثِ

ابو القاسم حافظ عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد بن احمد بن محمد بن حسکان حذّاء رحمۃ اللہ علیہ (علم الحدیث میں) مہارت تامہ رکھتے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ (اپنے زمانے میں) امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ صاحب فضیلت اور علم و وعظ اور علوم حدیث رکھنے والے گھر میں پرورش پانے والے تھے۔

سَمِعَ الْكَثِيْرَ عَالِيًا وَانْتَخَبَ عَلَى الشُّيُوْخِ وَجَمَعَ الْأَبْوَابَ وَالْكُتُبَ وَالطُّرُقَ وَتَفَقَّهَ عَلَى الْقَاضِي الْإِمَامِ أَبِي الْعَلَاءِ

"آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کثیر تعداد اکابر محدثین سے حدیث کی سماعت کی اور شیوخ کا انتخاب کیا، حدیث کی ابواب بندی کی، کئی طُرق اور کتابیں جمع کی، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی امام ابو العلاء سے علم حدیث سیکھا"

حَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ وَجَدِّهِ وَالسَّيِّدِ أَبِي الْحَسَنِ وأَهْلِ بَيْتِهِ وَالْحَاكِمِ أَبِي عَبْدِاللهِ وَالزِّيَادِيِّ وَابْنِ بَامَوَيْهِ وَطَبْقَتِهِمْ مِنَ الْأَئِمَّةِ وَالْكِبَارِ وَبَعْدُهُمْ مِنْ أَصْحَابِ الْأَصَمِّ وَالسَّفَا وَابْنِ فَنْجَوَيْهِ وَأَبِي الْحَسَنِ بْنِ عَبْدَانَ ثُمَّ بَعْدَ ذَالِكَ اِخْتَصَّ بِأَبِي بَكْرِ بْنِ الْحرِثِ الْأَصْبَهَانِيِّ وَأَخَذَ مِنْهُ الْعِلْمَ وَكَذَالِكَ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ فَنْجَوَيْهِ وَسَمِعَ مِنْ أَبِي عَبْدِاللهِ الْمُزَكِّيِّ وَأَبِي حَسَّانَ وَابْنِ بَاكَوَيْهِ وَالنَّصْرُوِيِّ وَطَبْقَتِهِمْ وَبَعْدَ ذَالِكَ عَنِ الْقَاضِيِّ أَبِي الْعَلَاءِ وَأَوْلَادِهِ

"آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد اور دادا سے احادیث روایت کیں ساتھ ہی سید ابو الحسن اور ان کے خاندان سے ،ابو عبد اللہ ،زیادی، ابن بامویہ اور ان کے طبقہ کے آئمہ اور اکابرین سے احادیث روایت کی اور ان کے بعد اصحاب الاصم ،سفا، ابن فنجویہ اور ابو الحسن عبدان رحمۃ اللہ علیہم سے بھی احادیث روایت کی۔ امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ نے خصوصاً ابو بکر بن حارث اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت پائی اور ان سے علم سیکھا یوں ہی احمد بن علی بن فنجویہ سے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابو عبد اللہ مزکّی، ابو حسان، ابن باکویہ ،نصروی رحمۃ اللہ علیہم اور ان کے طبقہ سے بھی حدیث کا سماع کیا اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی ابو العلاء اور ان کی اولاد سے روایت لی۔

(إبراهيم بن محمد الصير فيني، المنتخب من كتاب السياق لتاريخ نيسابور، ج:1، ص:324، ناشر: دار الفكر للطباعة والنشر التوزيع، بيروت)

امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کا علمی گھرانہ:

امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان اسلاف کے علوم کا وارث تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد عبد اللہ بن احمد حسکانی رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث روایت کی اس بارے میں " ذَيْلُ مِيْزَانُ الْاِعْتِدَالِ" کے مؤلف امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے دادا احمد بن احمد بن محمد بن حسکان رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رَوٰى عَنْهُ حَفِيْدُهٗ الْحَاكِمُ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسْكَانِيُّ

"ان (احمد بن احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ) سے ان کے پوتے حاکم ابو القاسم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث روایت کی"

(ابو الفضل عراقی، ذیل میزان الاعتدال، ج:1، ص:41، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

آپ کے بیٹے وھب اللہ بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد حسکانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ سے احادیث روایت کیں آپ کے بیٹے کے بارے میں " اَلْمُنْتَخَبُ مِنْ كِتَابِ السِّيَاقِ لِتَارِيْخِ نِيْسَابُوْر" کے مؤلف لکھتے ہیں:

وَهْبُ اللهِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَسْكَانِيُّ أَبُو الْفَضْلِ ابْنُ الْحَاكِمِ أَبِي الْقَاسِمِ بْنِ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَذَّاءِ مِنْ بَيْتِ الْحَدِيْثِ وَالْعِلْمِ وَالْوَعْظِ

أَبُوْهُ أَبُو الْقَاسِمِ مُحَدِّثٌ أَصْحَابُ أَبِي حَنِيْفَةَ فِي عَصْرِهِ اَلْحَافِظُ الْمُصَنِّفُ وَقَدْ مَضٰى ذِكْرُهُ

"وہب اللہ بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد حسکانی ابو الفضل جو ابو القاسم حاکم حذاء بن ابو محمد رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق ایسے گھر سے تھا جو حدیث اور علم و وعظ سے مشرف تھا ان کے والد ابو القاسم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ بھی عظیم محدث تھے اور اپنے زمانے میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب میں سے تھے ساتھ ہی حافظ اور مصنف بھی تھے ان کا ذکر پہلے گذر چکا ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دوسرے بیٹے کے بارے میں "طَبَقَاتُ الْحَنَفِيه" کے مؤلف لکھتے ہیں:

صَاعِدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَسْكَانِ الْحَسْكَانِيُّ الْحَذَّاءُ أَبُو سَعِيْدٍ مِنْ بَيْتِ الْعِلْمِ وَالْحَدِيْثِ وَأَبُوْهُ مُحَدِّثٌ أَصْحَابُ الرَّأْيِ فِي عَصْرِهِ

"ابو سعید صاعد بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن حسکان حسکانی حذاء رحمۃ اللہ علیہ کا تعلق حدیث کا شغف رکھنے والے علمی گھرانے سے تھا اور ان کے والد بھی عظیم محدث اور اپنے زمانے میں اصحاب رائے میں سے تھے۔

(عبد القادر بن أبي الوفاء، الجواهر المضية في طبقات الحنفية، ج:1، ص:260، ناشر: میر محمد کتب خانہ کراچی)

"طبقات الحنفيه" کے مؤلف آپ کے تیسرے بیٹے کے بارے میں لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَسْكَانِيُّ الْحَاكِمُ أَبُو عَلِيِّ الْحَذَّاءُ سَمِعَ الْحَدِيْثَ مِنْ أَبِيْهِ وَجَدِّهِ وَأَبُوْهُ الْحَاكِمُ أَبُو الْقَاسِمِ حَافِظُ وَقْتِهِ لِأَصْحَابِ أَبِي حَنِيْفَةَ مَاتَ سَنَةَ أَرْبَعَ وَخَمْسَ مِائَةَ

"محمد بن عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد حسکانی حاکم ابو علی حذاء رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد (امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ) اور اپنے دادا سے احادیث کی سماعت کی۔ آپ کے والد (امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ) حاکم ابو القاسم اپنے وقت کے حافظ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکاروں میں سے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ 504ھ میں وفات پائی۔

(عبد القادر بن أبي الوفاء، الجواهر المضية في طبقات الحنفية، ج:2، ص:88)

امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں:

امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ صحابی حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں اس حوالے سے امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت ملاحظہ ہو:

وَهُوَ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْأَمِيْرِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزِ الَّذِي اِفْتَتَحَ خُرَاسَانَ زَمَنَ عُثْمَانَ

"اور یہ امیر عبد اللہ بن عامر بن کریز رضی اللہ عنہ کی اولاد سے میں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں خراسان فتح کیا تھا"

(ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج:3، ص:258، ناشر: دار لکتب العلمیہ بیروت)

تقی الدین ابو اسحاق ابراھیم بن محمد صیر فینی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

يُنْسِبُوْنَ إِلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ وَهٰذَا تَمْيِيْزٌ مِنْ بَيْنِهِمْ بِطَلَبِ الْحَدِيْثِ وَتَحْصِيْلِهِ وَمَعْرِفَتِهِ

"وہ (اہل علم) آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت حضرت عبد اللہ بن عامر بن کریز رضی اللہ عنہ کی طرف کرتے ہیں اور یہ شخصیت ان کے درمیان طلب حدیث اور تحصیل و معرفت حدیث کے حوالے سے ایک جداگانہ حیثیت کی حامل ہے"

(ابراھیم بن محمد الصیر فینی، المنتخب من کتاب السیاق لتاریخ نیسابور، ج:1، ص:324)

امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ "تذکرۃ الحفاظ" میں امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

"شَيْخٌ مُتْقِنٌ ذُوْ عِنَايَةٍ تَامَّةٍ بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ،

حسکانی رحمۃ اللہ علیہ بڑی بزرگ شخصیت پختہ کار اور علوم حدیث کے ماہر ہیں

وَكَانَ مُعَمَّرًا عَالِي الْإِسْنَادِ،

اور آپ رحمۃ اللہ علیہ طویل عمر پانے والے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سند بہت بلند ہے

صَنَّفَ "فِي الْأَبْوَابِ" وَجَمَعَ وَحَدَّثَ عَنْ جَدِّهِ "أَحْمَدَ" وَعَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَلَوِيِّ وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الْحَاكِمِ وَأَبِي طَاهِرِ بْنِ مَحْمِشٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ يُوْسُفَ الْأَصْبَهَانِيِّ

انہوں نے احادیث کی ابواب بندی کی اور جمع و تدوین حدیث کا کام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا "احمد" ابو الحسن علوی، ابو عبد اللہ حاکم، ابو طاہر بن محمش اور عبد اللہ بن یوسف اصبہانی رحمۃ اللہ علیہم سے احادیث روایت کی۔

(ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج:3، ص:258، ناشر: دار لکتب العلمیہ بیروت)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ "سِيَرُ أَعْلَامِ النُّبَلَاءِ" میں امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

الْإِمَامُ الْمُحَدِّثُ، الْبَارِعُ، الْقَاضِي،

آپ رحمۃ اللہ علیہ بڑے امام، محدث، باکمال اور قاضی تھے۔

أَبُو القَاسِمِ عُبَيْدُ اللهِ بنُ عَبْدِ اللهِ بنِ أَحْمَدَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ أَحْمَدَ بنِ مُحَمَّدِ بنِ حَسْكَانَ القُرَشِيُّ، العَامِرِيُّ، النَّيْسَابُورِيُّ، الحَنَفِيُّ، الحَاكِمُ. وَيُعْرَفُ أَيْضاً بِابْنِ الحَذَّاءِ.

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ابو القاسم جبکہ نام حاکم عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن حسکان قریشی عامری نیشاپوری حنفی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ "ابن الحذاء" کے نام سے بھی جانے جاتے ہیں۔

حَدَّثَ عَنْ: جَدِّهِ، وَعَنْ أَبِي الحَسَنِ العَلَوِيِّ، وَأَبِي عَبْدِ اللهِ الحَاكِم، وَأَبِي طَاهِر بن مَحْمِش، وَعَبْدِ اللهِ بن يُوْسُفَ، وَابْنِ فَنْجُويه الدِّيْنَوَرِيِّ، وَأَبِي الحَسَنِ بن السقَّا، وَعَلِيِّ بنِ أَحْمَدَ بنِ عبدَان، وَخَلْقٍ، إِلَى أَنْ يَنْزِل إِلَى أَبِي سَعْدٍ الكنجروذِي، وَطَبَقَتِهِ.

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دادا، ابو الحسن علوی، ابو عبد اللہ حاکم، ابو طاہر محمش، ابو عبد اللہ بن یوسف، ابن فنجُویہ دینوری، ابو الحسن بن سقا، علی بن احمد بن عبدان رحمۃ اللہ علیہم اور ان کے علاوہ محدثین کی کثیر تعداد سے احادیث روایت کی یہاں تک کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ابو سعد کنجروزی کے پاس گئے اور ان کے طبقہ سے بھی احادیث روایت کی۔

اختصَّ بصحبَةِ أَبِي بَكْرٍ بنِ الحَارِثِ النَّحْوِيِّ، وَلاَزَمَهُ، وَأَخَذَ أَيْضاً عَنِ الحَافِظِ أَحْمَدَ بنِ عَلِيِّ بنِ مَنْجَوَيْه. وَتَفَقَّهَ بِالقَاضِي صَاعِدِ بن مُحَمَّد.

خصوصاً ابو بکر بن حارث نحوی رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت پائی اور ان سے شرف تلمذ حاصل رہا یوں ہی احمد بن علی بن منجوی رحمۃ اللہ علیہ سے بھی علم سیکھا اور قاضی صاعد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ کی تعلیم حاصل کی۔

(ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج:35، ص:245)

"تاج التراجم" کے مؤلف کی رائے

نوی صدی ہجری کے عظیم مصری عالم زین الدین ابو الفداء قاسم بن قطلوبغا حنفی رحمۃ اللہ علیہ نے "تاج التراجم" کے نام سے ایک کتاب تالیف کی جس میں حنفی آئمہ کے حالات زندگی مختصراً تحریر کیے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

عُبَيْدُ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ، مُحَمَّدِ بْنِ حَسْكَانِ الْقَاضِي. أَبُو الْقَاسِمِ الْحَذَّاءِ. الْقَرَشِي. سَمِعَ. وَانْتَخَبَ. وَصَنَّفَ. وَجَمَعَ الأَبْوَابَ. وَالْكُتُبَ. وَالطُّرُقَ.

ابو القاسم قاضی عبید اللہ بن عبد اللہ بن احمد بن محمد بن محمد بن احمد بن محمد بن حسکان حذّا قریشی نے حدیث کی سماعت کی، انتخاب کیا اور تصنیف و تالیف کا کام کیا، احادیث، کتب اور طرق کی ابواب بندی کی۔

وَتَفَقَّهَ عَلَى الْقَاضِي أَبِي الْعَلَاءِ صَاعِدٍ. وَحَدَّثَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ. وَمَاتَ فِي حُدُودِ الثَّمَانِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَةٍ.

اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ کی تعلیم قاضی ابو العلاء صاعد سے حاصل کی، اپنے والد اور دادا سے احادیث روایت کیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ 480ھ کے قریب فوت ہوئے۔

(قاسم بن قطلوبغا سودونی، تاج التراجم، ج:1، ص:202، ناشر: دار القلم دمشق

امام حسکانی کے بارے میں امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی رجال پر لکھی گئی معروف کتاب میں امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

اَلْحَسْكَانِيُّ الْقَاضِيُ الْمُحَدِّثُ أَبُو الْقَاسِمِ عَبَيْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَسْكَانِ الْقَرَشِيِّ الْعَامِرِيّ النَّيْسَابُوْرِي. وَيُعْرَفُ بِابْنِ الْحَذَّاءِ. شَيْخٌ مُتْقِنٌ ذُوْ عِنَايَةٍ تَامَّةٍ بِعِلْمِ الْحَدِيْثِ. عَمَّرَ وَعَلَا إِسْنَادُهٗ وَصَنَّفَ فِي الْأَبْوَابِ وَجَمَعَ. وَحَدَّثَ عَنْ جَدِّهِ وَالْحَاكِمُ وَأَبِي طَاهِرِ بْنِ مَحْمَشٍ. وَتَفَقَّهَ بِالْقَاضِيْ أَبِي الْعَلَاءِ صَاعِدٌ.

اور آپ رحمۃ اللہ علیہ طویل عمر پانے والے تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سند بہت بلند ہے حسکانی رحمۃ اللہ علیہ بڑی بزرگ شخصیت پختہ کار اور علوم حدیث کے ماہر ہیں۔

انہوں نے احادیث کی ابواب بندی کی اور جمع و تدوین حدیث کا کام کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے دادا "احمد" ابو الحسن علوی، ابو عبد اللہ حاکم اور ابو طاہر بن محمش رحمۃ اللہ علیہم سے احادیث روایت کیں جبکہ فقہ کی تعلیم قاضی ابو العلاء صاعد سے حاصل کی۔

(سیوطی، طبقات الحفاظ، ج:1، ص:90)

علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحبِ تفسیر "تبصرہ" کے الفاظ

عصر حاضر کے عظیم مفسر، محدث اور خانودہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چشم و چراغ علامہ سید ریاض حسین شاہ صاحب زید مجدہ اپنی تفسیر "تبصرہ" میں لکھتے ہیں:

"اسماعیل حقی نے بھی ٹھیک لکھا، ابن جریر طبری بھی یہاں سے مزے میں گزرے اور آلوسی کی بانگ بھی صحیح سہی اور رازی کا کیا کہنا جنہوں نے رقم طرازی کا لطف بانٹا کہ یہ مؤذن اسرافیل ہوں گے یا کوئی دوسرا فرشتہ ہو گا یا جنت کا رضوان ہو گا بات سب کی ٹھیک ہے لیکن ابو القاسم حسکانی نے واہ واہ بات لکھی، چلو وہ بقول آلوسی کے ضعیف سہی یا اس کے راوی امام رضا پاک رضی اللہ عنہ سہی لیکن کھیر کوئی بھی پکائے میٹھی ہوتی ہے حسکانی لکھتے ہیں کہ یہ مؤذن ، مؤذن حق علی ہو گا جو دوزخیوں کے منہ پر لعنت کا تھوک پھینکے گا ۔ حسکانی اگر میرے پاس ہوتے تو ان کے ماتھے پر امت کے بوسوں کے لطیف نشانات ہوتے"

(سید ریاض حسین شاہ، تبصرہ، ج:7 ص:87، الاعراف:44، ناشر: ریاض القرآن پبلیشرز)

امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات 470ھ کے بعد لکھا:

وَقَدْ تَوُفِّيَ بَعْدَ السَّبْعِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَةَ

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے 470ھ کے بعد وفات پائی۔

(ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج:35، ص:245)

جبکہ "تَاجُ التَّرَاجِمِ" کے مؤلف نے لکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات 480ھ کے قریب ہے:

وَمَاتَ فِي حُدُوْدِ الثَّمَانِيْنَ وَأَرْبَعِمِائَةَ.

(قاسم بن قطلوبغا سودونی، تاج التراجم، ج:1، ص:202)

امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا فتویٰ کیوں؟

یہ بات یاد رہے کہ کسی پر شیعہ ہونے کا فتویٰ لگا دینا کوئی انوکھی بات نہیں بلکہ ہماری چودہ سو سالہ تاریخ میں سینکڑوں اکابر محدثین و مفسرین پر شیعت کے فتوے لگائے گئے اور یہ سلسلہ تاحال جاری ہے۔ جس شخصیت کے مزاج میں قدرت نے حب اہل بیت علیہم السلام کی محبت کی خوشبو سمو دی ہو اس کی باتوں سے اس کی مہک ہر جا آتی رہتی ہے اور جنہیں اس خوشبو سے شناسائی نہ ہو اور انہیں ان کے محسنوں نے اس چمنستان مہر و مودت سے دور رکھا ہو وہ یہی سمجھتے ہیں کہ شاید کثرت ذکر علی و آلِ علی علیہم السلام شیعہ ہونے کی پہچان ہے۔

امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کے فتویٰ کی وجہ

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی اس عبارت کا سہارا لے کر امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا فتوی داغا جاتا ہے عبارت ملاحظہ ہو:

وَجَدْتُ لَهُ مَجْلِسًا يَدُلُّ عَلَى تَشَيُّعِهِ وَخُبْرَتُهُ بِالْحَدِيثِ وَهُوَ تَصْحِيحُ خَبَرِ رَدِّ الشَّمْسِ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَتَرْغِيمِ النَّوَاصِبِ

"اور میں نے حسکانی کو ایک مجلس میں پایا جو ان کے شیعہ ہونے پر دلالت کرتی ہے اور ان کے بارے میں مجھے بتایا گیا کہ وہ "حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لیے سورج کو پلٹانے والی حدیث" کو درست سمجھتے تھے اور نواصب کو ذلت و شکست سے دوچار کیا تھا"

صحیح مسلم شیعہ سے بھری ہے (فتاویٰ رضویہ)

مولا علی علیہ السلام کی شان میں امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "شواہد التنزیل" کو مولوی صاحب بڑی آسانی سے شیعہ کے کھاتے میں ڈال دیتے ہیں جبکہ یہی بات مسلم شریف کے بارے میں بھی وارد ہے۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ الْحَاكِمُ وَكِتَابُ مُسْلِمٍ مَلْآنٌ مِنَ الشِّيعَةِ

"حاکم نے کہا: اور مسلم کی کتاب شیعہ راویوں سے بھری ہوئی ہے" (سیوطی، تدریب الراوی، ص:325)

اس حوالے سے امام احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"کیا بخاری و مسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے ان کے رُوَاۃ میں تیس سے زائد ایسے لوگ ہیں جنہیں اصطلاح قُدماء پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا ہے یہاں تک کہ تدریب میں حاکم سے نقل کیا" قَالَ الْحَاكِمُ وَكِتَابُ مُسْلِمٍ مَلْآنٌ مِنَ الشِّيْعَةِ "مسلم کی کتاب شیعوں سے پھری ہوئی ہے" (احمد رضا، فتاوی رضویہ، ج:5، ص:176، ناشر: رضا پبلیشرز)

اہل سنت کے اکابر محدثین و مفسرین پر رافضیت و شیعت کے فتاویٰ

ذیل میں ذہبی رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ کے چند فتاویٰ نقل کیے جا رہے ہیں جس میں انہوں نے اہل سنت کے اکابر ائمہ پر شیعت کے فتوے لگائے:

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کا ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید طبری رحمۃ اللہ علیہ کو "شیعہ" کہنا

یہ وہ شخصیت ہے جن کی معرکۃ الآراء تفسیر "جامع البیان" کا حوالہ اہل سنت کے ہر مفسر عالم اپنی تفاسیر دیتے چلیں آئے ہیں ان کا سن وفات 310ھ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ پر مشہور زمانہ کتاب "تاریخ طبری" اہل سنت کے نزدیک ایک مستند تاریخ کی کتاب مانی جاتی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ کہا۔ ملاحظہ ہو:

ثِقَةٌ صَادِقٌ فِيْهِ تَشَيُّعٌ

"آپ ثقہ ہیں صادق ہیں آپ کی طبیعت میں شیعت کے اثرات تھے"

مزید امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ احمد بن علی سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ کا قول نقل کرتے ہیں:

كَانَ يَضَعُ لِلرَّوَافِضِ

"آپ روافض کے لیے احادیث گھڑا کرتے تھے" (ذہبی، میزان الاعتدال، ج:3، ص:98)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی غلطی

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے عجلت میں امام ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر امام کو شیعہ کہہ دیا دراصل اسی نام کے ایک شیعہ عالم ہے جن کا نام بھی امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے مشابہ ہے اور احمد بن سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ کی مراد بھی وہ صاحب تھے نہ کہ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ۔ ملاحظہ ہو:

كَانَ يَضَعُ لِلرَّوَافِضِ فَذَكَرَ الذَّهَبِيُّ فِي الْمِيزَانِ مُحَمَّدَ بْنَ جَرِيْرِ الطَّبَرِيَّ الْإِمَامِ الْمَشْهُوْرِ وَذَكَرَ قَوْلَ السُّلَيْمَانِيُّ وَرَدَّهُ وَكَأَنَّهُ لَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ فِي الرَّافِضَةِ مَنْ شَارَكَهُ فِي الْإِسْمِ وَاسْمِ الْأَبِ وَالْكُنْيَةِ وَالنِّسْبَةِ وَإِنَّمَا يَفْتَرِقَانِ فِي إِسْمِ الْجَدِّ فَقَطْ فَالرَّافِضِيُّ إِسْمُ جَدِّهِ رُسْتَمُ وَالْإِمَامُ الْمَشْهُوْرُ إِسْمُ جَدِّهِ يَزِيْدُ

"اس بات کو ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے "اَلْمِیزان" میں نقل کیا ہے کہ مشہور امام طبری رحمۃ اللہ علیہ روافض کے لیے باتیں گھڑا کرتے تھے اور اس بارے میں سلیمانی کا قول نقل کیا گویا کہ ذہبی اس بات سے ناواقف تھے کہ امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کے نام کا ایک رافضی ہے جس کا نام، باپ کا نام، کنیت اور شہر علاقہ بھی مشترکہ ہے جبکہ دونوں کے دادا کے میں فرق ہے امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کا پورا نام "ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید طبری رحمۃ اللہ علیہ ہے جبکہ شیعہ عالم کا نام ابو جعفر محمد بن جریر بن رستم طبری ہے"

(عراقی، ذیل میزان الاعتدال، ج:1، ص:179، ناشر: دار الکتب العلمیہ)

وَإِنَّمَا ضَرَّهُ الْاِشْتِرَاكُ فِيْ إِسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيْهِ وَنِسْبِهِ وَكُنِيَّتِهِ وَمُعَاصَرَتِهِ وَكَثْرَةِ تَصَانِيْفِهِ

"اور امام طبری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ نقصان ان کے نام ان کے والد کے نام، ان کی نسبت، ان کی کنیت، ان کی معاصرت اور ان کی کثرت تصانیف میں مشترک ہونے نے دیا"

(ابن حجر، لسان المیزان، ج:5، ص:100، ناشر: مؤسسۃ الأعلمي للمطبوعات-بیروت)

امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا الزام

أَنَّ فِيْهِ قَلِيْلَ تَشَيُّعٍ وَانحِرَافٍ عَنْ خُصُومِ الإِمَامِ عَلِيٍّ، كَمُعَاوِيَةَ وَعَمْرو

"نسائی تھوڑے سے شیع بھی تھے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ امام علی کے ساتھ جنگ کرنے والے حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن عاص (کے ذکر) سے کنارہ کش رہتے تھے"

(ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج:14، ص:133)

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سنت کے معروف امام، صحاح ستہ میں سے "سنن نسائی" کے مؤلف امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں قلیل سا یعنی تھوڑا سا شیعہ ہونے کے الفاظ لکھے اور پھر یہ بھی بتا دیا کہ بندہ تھوڑا سا شیعہ ہوتا کیسے ہیں یعنی اگر کوئی شخص خلیفہ راشد سیدنا علی علیہ السلام کے ذکر میں مگن رہے اور وہ ان کی خلافت کا انکار کرنے والے صحابہ سے فقط انحراف کرے تو وہ بھی شیعہ ہو جاتا ہے۔

جو لوگ امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے بلا دلیل دو الفاظ کو سامنے رکھتے ہوئے شیعہ کہہ کر ان کی کتاب "شواہد التنزیل" میں موجود شان علی علیہ السلام کی روایات کا انکار کرتے ہیں وہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے کہے گئے ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ فراموش کر کے ان کی کتاب کو "صحاح ستہ" میں شامل کر لیتے ہیں کیا یہ تضاد نہیں ؟

ہمارا موقف یہ ہے کہ جس طرح امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا الزام لگایا جاتا ہے اسی طرح امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ پر بھی شیعت کا فقط الزام ہے اور دونوں کا جرم دامن مولا علی علیہ السلام سے وابستگی ہے۔

امام عبد الرزاق بن ہمام بن نافع رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا فتویٰ

وَنَقَمُوا عَلَيْهِ التَّشَيُّعَ. وَمَا كَانَ يَغْلُوْ فِيْهِ بَلْ كَانَ يُحِبُّ عَلِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَيُبْغِضُ مَنْ قَاتَلَهُ. وَقَدْ قَالَ سَلَمَةُ بْنُ شُبَيْبٍ: سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّزَّاقِ يَقُوْلُ: وَاللهِ مَا انْشَرَحَ صَدْرِيْ قَطُّ أَنْ أُفَضِّلَ عَلِيًّا عَلٰى أَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ

اور انہوں نے ان پر تشیع کا الزام لگایا اور اس میں غلو نہیں کرتے تھے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کرتے تھے اور جنہوں نے آپ رضی اللہ عنہ سے جنگ کی ان سے بغض رکھتے تھے۔ سلمہ بن شبیب نے کہا: میں نے عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ سے سنا: آپ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ کی قسم: میرا دل اس بات سے کبھی خوش نہ ہوگا کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دوں۔ (ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج:1، ص:266)

عبد الرزاق بن ہمام بن نافع رحمۃ اللہ علیہ دوسری صدی ہجری کے عظیم محدث تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سن وفات 211ھ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی معروف کتاب "مصنف عبد الرزاق" ہے جس میں انیس ہزار سے زائد احادیث ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں معمر، ابن جریج، سفیان ثوری، ابن عیینہ، عبید اللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن خطاب اور امام اوزاعی رحمہم اللہ شامل ہیں

قابل غور اور قابل افسوس بات یہ ہے کہ عالم اسلام کے اتنے بڑے محدث کو صرف محبت علی علیہ السلام کے باعث شیعہ کہا جاتا ہے۔

امام حاکم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ صاحب مستدرک پر شیعت کا فتویٰ

امام ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا:

أَبُوْ عَبْدِ اللهِ الْحَاكِمُ كَانَ ثِقَةً. كَانَ يَمِيْلُ إِلَى التَّشَيُّعِ

"ابو عبد اللہ حاکم ثقہ ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا تشیع کی طرف میلان تھا"

(ذہبی، تذکرۃ الحفاظ، ج:3، ص:164)

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اس عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "بعض علماء نے ان کے تشیع ہونے کے معنٰی یہ بیان کیے ہیں کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو فضیلت دیتے تھے اسلاف میں سے بھی ایک جماعت کا یہی مذہب ہے"

(شاہ عبد العزیز، بُستان المحدثین، مترجم: نور الحسن کاندھلوی، ص:113، ناشر: مکتبہ رحمانیہ)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا فتویٰ

اہل سنت کے عظیم پیشوا، امام محمد بن ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو یحیٰ بن معین رحمۃ اللہ علیہ نے شیعہ کہا ملاحظہ ہو:

اَنَّ یَحیَ ابنَ مُعین رَمَاہُ بِالرِّفضِ وَقَالَ طَالَعتُ کِتَابَہُ فِي السِّیَرِ فَوَجَدتُہُ لَم یَذکُرْ اِلَّا عَلِیُّ ابنُ اَبِي طَالِبٍ وَذَالِکَ یَدُلُّ عَلیٰ مَا قُلنَاہُ

"یحیٰ بن معین نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو رافضی کہا اور کہا: میں نے ان کی سیرت کی کتب میں پڑھا کہ وہ سوائے علی کے کسی کو ذکر ہی نہیں کرتے، یہی بات انہیں رافضی کہنے کی دلیل ہے"

(فخر الدین رازی، مناقب الامام شافعی، ص:141، ناشر: مکتبۃ الکلیات الازہریہ، قاہرہ)

اسی حوالے سے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا معروف زمانہ شعر بھی پیش خدمت ہے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ذکر اہل بیت علیہم السلام کی وجہ سے شیعہ کہا جانے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا جواب بغیر کسی مجادلہ و مناظرہ کے انتہائی آسان اور خوبصورت پیرائے میں دیا:

إِن كَانَ رِفضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ فَلْيَشهَدِ الثَّقَلَانِ أَنِّي رَافِضٌ

"اگر آل محمد علیہم السلام کی محبت رافضیت و شیعت ہے تو ثقلین گواہ ہو جائیں میں شافعی رافضی و شیعہ ہوں"

(شافعی، دیوان امام شافعی، قافیۃ الضاد، ص:14)

اس بارے میں قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَقِيلَ لِلشَّافِعِيِّ فِيكَ بَعضُ التَّشَيُّعِ. قَالَ: وَكَيفَ؟ قَالُوا: تُظهِرُ حُبَّ آلِ مُحَمَّدٍ.

"اور امام شافعی سے کہا گیا کہ آپ میں کچھ شیعت پائی جاتی ہے۔ آپ نے پوچھا: وہ کیسے؟ لوگوں نے کہا: آپ (کے قول و فعل) سے آل محمد علیہم السلام کی محبت عیاں ہوتی ہے۔

(قاضی عیاض، ترتیب المدارک، ج:1، ص:140، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان)

امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق تشیع کا معنیٰ

ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

قَالَ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْعَجَلِيُّ فِي الشَّافِعِيِّ: كَانَ يَتَشَيَّعُ، وَهُوَ ثِقَةٌ. قُلْتُ: وَمَعْنٰى هٰذَا التَّشَيُّعُ حُبُّ عَلِيٍّ وَبُغْضُ النَّوَاصِبِ، وَأَنْ يَتَّخِذَهٗ مَوْلًى، عَمَلاً بِمَا تَوَاتَرَ عَنْ نَبِيِّنَا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ.

"احمد بن عبد اللہ عجلی نے امام شافعی کے بارے میں کہا: "وہ شیعہ تھے اور وہ ثقہ تھے میں (ذہبی) نے کہا: امام شافعیؒ کے شیعہ ہونے کا معنی محبت علی ہے اور نواصب سے نفرت ہے اور امام شافعی کا (شیعہ ہونا) عملاً مولا علی کو مولا بنانا ہے اس لیے کہ تواتر کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ثابت ہے: "جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے"

(ذہبی، تاریخ الاسلام، ج:14، ص:338)

نواصب اہل سنت کو شیعہ کہتے ہیں

شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "تحفہ اثنا عشریہ" میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پر لگے شیعت کے الزام کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

"امام شافعی ازایں ابیات مقابلہ نواصب است کہ بسبب حب اہلِ بیت مردم را نسبت برفض میکردند"

"امام شافعی کی یہ ابیات نواصب کو جواب دینے کے لیے ہیں کیونکہ نواصب اہل بیت سے محبت کرنے والوں کو رافضی شمار کرتے ہیں"

(شاہ عبد العزیز، تحفہ اثنا عشریہ، ص:46، ناشر: منشی نول کشور)

ابو الحسن عطیہ بن سعد بن جنادہ عوفی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا الزام

عطیہ عوفی رحمۃ اللہ علیہ عظیم محدث، مفسر اور تابعی تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد حضرت سعد بن جنادہ رحمۃ اللہ علیہ مولا علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے خاص ساتھیوں میں سے تھے جب ان کے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو آپ اپنے بیٹے کو مولا علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی بارگاہ

میں لے گئے جسے مولا علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے دیکھ کر فرمایا:

هَذَا عَطِيَّةُ اللهِ

"یہ اللہ کا تحفہ ہے"

(محمد بن سعد بصری، الطبقات، ج:6، ص:304، ناشر: دار صادر، بیروت)

اسی باعث آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام عطیہ رکھا گیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں تہذیب الکمال کے مؤلف لکھتے ہیں:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت زید بن ارقم، حضرت عبد اللہ بن عباس، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت ابو ہریرہ، حضرت ابو سعید خدری، حضرت عدی بن ثابت انصاری اور حضرت عبد الرحمن بن جندب رضی اللہ عنہم سے احادیث روایت کی۔

(مزی، تہذیب الکمال، ج:20، ص:145، ناشر: مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ذہبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

وَكَانَ شِيْعِيّاً.

"اور آپ شیعہ تھے" (ذہبی، سیر اعلام النبلاء، ج:9، ص:393، ناشر: مؤسسۃ الرسالہ، بیروت)

جناب عطیہ رحمۃ اللہ علیہ کا سر اور ڈاڑھی مونڈوا کر حب علی علیہ السلام میں کوڑے مارے گئے

یاد رہے یہ وہ شخصیت ہیں جنہیں مولا علی کرّم اللہ وجہہ الکریم "عَطِيَّةُ اللهِ" "اللہ کا تحفہ" کہہ رہیں ہیں اور پھر ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ عطیہ عوفی رحمۃ اللہ علیہ فارس کی طرف چلے جاتے ہیں جہاں محمد بن قاسم کو حجاج بن یوسف ثقفی خط لکھتا ہے:

"أَنِ ادْعُ عَطِيَّةَ فَإِنْ لَعَنَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَإِلاَّ فَاضْرِبْهُ أَرْبَعمِائَةِ سَوْطٍ , وَاحْلِقْ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ فَدَعَاهُ فَأَقْرَأَهُ كِتَابَ الْحَجَّاجِ فَأَبَى عَطِيَّةُ أَنْ يَفْعَلَ فَضَرَبَهُ أَرْبَعمِائَةٍ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَلِحْيَتَهُ"

"عطیہ کو بلاؤ اگر وہ علی بن ابی طالب پہ لعنت کرے (العیاذ باللہ) تو ٹھیک ورنہ اس چار سو کوڑے مارو اور اس کے سر اور ڈاڑھی منڈوا دو، محمد بن قاسم نے عطیہ کو بلایا اور انہیں حجاج کا خط سنایا۔ عطیہ نے انکار کیا تو محمد بن قاسم نے عطیہ کو چار سو کوڑے لگوائے اور ان کے سر اور ڈاڑھی کے بال مونڈوا دیے"

(محمد بن سعد، الطبقات، ج:6، ص:304)۔

حب اہل بیت علیہم السلام کے باعث پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ پر کفر کا فتوی

مکتوب نمبر262:۔

"ایک دفعہ حضور(سیدنا پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ) ضلع ہزارہ میں تشریف لے گئے وہاں سمع شریف میں آیا کہ ایک بزرگ سید سَید حسین نامی سکنہ تسی مونن ہری پور نے ایک رسالہ تعریف اہل بیت کرام میں تعریف فرمایا جس پر ایک مولوی صاحب سکنہ تسی شاہ محمد نے کفر کا فتوی دیا ہے حضرت نے وہ تعریف ملاحظہ فرما کر فرمایا: اس پر کوئی کفر یا خطر لازم نہیں آتا حضور کی واپسی کے بعد شاہ صاحب موصوف نے حضرت کی خدمت میں تحریر کیا کہ آں مفتی نے آپ پر بھی فتوی لگا دیا ہے تو اس پر حضرت نے جوباً غزل تحریر فرمائی" (مکتوبات مہریہ، ص:91، ناشر: دربار عالیہ مہریہ گولڑہ شریف)

اگر میں ذکر اہل بیت علیہم السلام کا حق ادا کروں لوگ مجھے شیعہ کہیں (فرمان پیر سیدنا مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

پیر سید مہر علی شاہ گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ پر لکھی گئی کتاب "مہر منیر" کے مؤلف لکھتے ہیں:

"ایک مرتبہ بعض علماء نے عرض کیا فُلاں مقام پر شیعہ اور سنی باہم مناظرہ کرنے والے ہیں شیعہ صاحبان لکھنؤ سے مجتہد بُلوا رہے ہیں اہل سنت کی طرف سے آپ تشریف لے چلیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے (علماء سے) فرمایا: آپ لوگ ممبر پر جا کر شاذ و نادر ہی اہل بیت کرام کی توصیف بیان کرتے ہیں جس سے عوام کے اندر یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ جو عالم اہل بیت کرام کی تعریف کرے وہ مائل بہ تشیع ہوتا ہے اگر میں جاؤں گا تو سب سے پہلے ان حضرات کی توصیف کا حق ادا کروں گا جس سے شیعہ کو یہ کہنے کا موقع مل جائے گا کہ پیر صاحب شیعہ ہیں تقیہ کر کے سُنی بنے ہوئے ہیں"

(مولانا فیض احمد فیض، مہر منیر، ص:425 ناشر: دربار عالیہ مہریہ گولڑہ شریف)

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا فتویٰ

علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "بانگ درا" کی نظم "زہد اور رندی" میں اپنے ساتھ ایک مولوی صاحب کے سخت رویے کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

ہے اس کی طبیعت میں تشیع بھی ذرا سا
تفضیل علی ہم نے سنی اس کی زبانی

یعنی علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں شاہ نجف سیدنا مولا علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں خود کو بوترابی کہتا ہوں اس بنا پر مولوی صاحب مجھے شیعہ کہتے ہیں اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اور امام حاکم حسکانی حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "شواھد التنزیل" کا بغور مطالعہ کرنے کے بعد یہ کہنا بجا ہو گا کہ حسکانی کی طبیعت میں بھی اسی طرح کی شیعت تھی جیسی شیعت علامہ کو نصیب تھی اور وہ محبتِ اہلِ بیت علیہم السلام میں کثرت ذکر مولا علی علیہ السلام ہے۔

محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا فتویٰ

برصغیر کے عظیم محدث، مفسر، ادیب، مفکر اور بلند پایہ شاعر سید محمد اشرفی جیلانی المعروف محدث کچھوچھوی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی محبت اہل بیت علیہم السلام کی وجہ سے مشکل حالات سے دوچار ہونا پڑا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اپنا درد دل اپنی شاعری میں بیان کیا:

تشیع نام گر باشد ولائے آلِ مولیٰ را

خدا بیند خدا داند منم شیعہ منم شیعہ

"اگر مولیٰ علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد سے محبت کرنے کا نام شیعہ ہونا ہے تو خدا دیکھ رہا ہے اور خدا جانتا ہے کہ میں محبت اہل بیت کرتا ہوں اور میں شیعہ ہوں"

عناد اہل بیت مصطفیٰ گر سنیت باشد

مرا از سنیت توبہ و صد توبہ

"اگر اہل بیت مصطفیٰ علیہم السلام سے عداوت و دشمنی سنی ہونے کی پہچان ہے تو میں ایسی سنیت سے توبہ کرتا ہوں اور ہزار بار توبہ کرتا ہوں" (محدث کچھوچھوی، فرش پر عرش، ص:38، ناشر: کتاب گھر دہلی انڈیا)

امام احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا فتوی

برصغیر پاک و ہند جید و ممتاز عالم اور فقیہ مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اہل بیت اطہار علیہم السلام سے بے انتہاء عشق کرتے تھے اور اپنے آپ کو اہل بیت علیہم السلام کا موروثی اور خانہ زاد غلام اور نوکر کہتے تھے اسی محبت اہل بیت علیہم السلام کی بنا پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی نواصبِ زمانہ نے شیعہ کہا۔ اس پر فقط ایک حوالہ "مطالعہ بریلویت" کا پیش خدمت ہیں۔ "مطالعہ بریلویت" کی دوسری جلد میں ڈاکٹر خالد محمود نے ایک "مولانا احمد رضا خان شیعت کی گود میں" کا باب قائم کیا اور امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی محبت اہلِ بیت علیہم السلام میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریروں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے لکھے گئے مناقب اہل بیت علیہم السلام کو ذکر کرنے

کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ قرار دیا۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

(ڈاکٹر خالد محمود، مطالعہ بریلویت، ج:2، ص:191 تا212، ناشر: حافظی بک ڈپو یوپی)

یوں ہی ایک بریلوی مصنف مولانا احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے:

"اس طرح اعلیٰ حضرت رضی اللہ عنہ کے خاندان شریف کا ذکر کرتے ہوئے "حیات اعلیٰ حضرت" کے مصنف نے سخت ٹھوکر کھائی ہے انہوں نے شجرہ نسب اس طرح لکھا ہے: "احمد رضا بن نقی علی بن رضا علی بن کاظم علی (حیات اعلیٰ حضرت، ص:2) چوں کہ حسن اتفاق یا سوئے اتفاق سے نقی علی، رضا علی اور کاظم علی جیسے نام سنیوں میں رائج نہیں ہیں بلکہ عموماً شیعہ حضرات ہی کے ہاں اس طرح کے نام ہوتے ہیں کوئی بھی شخص شک میں پڑ سکتا ہے کہ اعلیٰ حضرت (معاذ اللہ) شیعہ خاندان کے پروردہ تھے لہٰذا بہتر یہ تھا کہ شجرہ نسب نہ دیا جاتا"

(ظہیر الدین خان قادری، علمائے اہل سنت سے روحِ اعلیٰ حضرت کی فریاد، ص:50)

امام احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ پر دوسرا فتویٰ

اہل حدیث مسلک کے راہنماء علامہ احسان الٰہی ظہیر نے عربی زبان میں "اَلْبَرَیْلَوِیَّۃ" کے نام سے کتاب لکھی علامہ عطاء اللہ ثاقب نے اس کتاب کا اردو ترجمہ کیا۔ اس کتاب میں جناب احسان الٰہی ظہیر صاحب نے مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ کہا۔ وہ اس بارے میں لکھتے ہیں:

"انہوں نے مسلمانوں میں شیعہ مذہب سے ماخوذ عقائد کی نشر و اشاعت میں بھرپور کردار ادا کیا"

مزید لکھتے ہیں:

"کوئی ظاہر شیعہ اپنے اس مقصد میں اتنا کامیاب نہ ہوتا جتنی کامیابی احمد رضا صاحب کو اس سلسلے میں تقیہ کے لبادے میں حاصل ہوئی"

مزید آگے جا کر لکھتے ہیں:

"انہوں نے پنجتن پاک کی اصطلاح کو عام کیا"

(احسان الٰہی ظہیر، البریلویہ، مترجم از عطاء اللہ ثاقب، ص:26 تا30، ناشر: ادارہ ترجمان السنہ)

احسان الٰہی ظہیر صاحب نے بھی مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر شیعت کا الزام لگاتے ہوئے ان کے اجداد کے آئمہ اہل بیت علیہم السلام پر رکھے گئے ناموں کا ذکر کیا۔

جو دو بار علی علی کہہ دیتا اسے شیعہ کہہ دیا جاتا

حضرت خوجہ نصیر الدین چراغ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید شیخ محمد ابو جعفر حسینی مکی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

"ہندوستان میں جو کوئی دو مرتبہ علی کا نام لے اسے رافضی کہہ دیتے ہیں اللہ کی قسم! میں نے ان کے جن مناقب کا مشاہدہ کیا ہے اگر ان کا ایک ذرہ بھی ظاہر کر دوں تو آفتاب کا جمال مکمل طور پر محو ہو جائے"

(ابو جعفر حسینی مکی، بحر المعانی، ترجمہ از شاہ تقی انور قلندر علوی کاکوری، ص:205، چودھواں مکتوب، ناشر: تقی انور علوی)

محبت اہل بیت علیہم السلام کی وجہ سے ائمہ اہل سنت کو شیعہ کہا گیا از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ

امام احمد رضا خان فاضل بریلی رحمۃ اللہ علیہ فتاویٰ رضویہ میں لکھتے ہیں:

"خلف میں جو تمام خلفائے کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ عقیدت رکھتا اور امیر المؤمنین حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو ان میں افضل جانتا شیعی کہا جاتا بلکہ جو صرف امیر المؤمنین عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر تفضیل دیتا اسے بھی شیعی کہتے حالانکہ یہ مسلک بعض علمائے اہل سنت کا تھا اسی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ (عطیہ عوفی وغیرہ) کو شیعہ کہا گیا بلکہ کبھی محض غلبہ محبت اہل بیت علیہم السلام کو شیعیت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے"

(احمد رضا، فتاوی رضویہ، ج:5، ص:175، ناشر: رضا پبلیشرز)

شانِ صحابہ رضی اللہ عنہم در شواہد التنزیل

امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "شواہد التنزیل" خود اس بات کی دلیل ہے کہ آپ منہج اہل سنت پر تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ متعدد مقامات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً خلفائے ثلاثہ اور عشرہ مبشرہ کی شان میں روایات نقل کیں۔ اس حوالے سے تفصیل ملاحظہ ہو:

امام حسکانی رحمۃ اللہ علیہ نے شواہد التنزیل میں سورۃ فتح کی آیت:29 کے تحت مندرجہ ذیل روایت نقل کی:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ) أَبُو بَكْرٍ (أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ) عُمَرُ (رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ) عُثْمَانُ (تَرَاهُمْ رُكَّعاً سُجَّداً) عَلِيٌّ (يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللهِ وَرِضْوَاناً) طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ (سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ) عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ (ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ) أَبُو عُبَيْدَةَ الْجَرَّاحُ (كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ) بِأَبِي بَكْرٍ (فَاسْتَغْلَظَ) بِعُمَرَ

(فَاسْتَوى عَلَى سُوقِهِ) بِعُثْمَانَ (يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ) بِعَلِيٍّ (وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْهُمْ) جَمِيعُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ (مَغْفِرَةً وَأَجْراً عَظِيماً).

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت ہے: **"محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور وہ لوگ جو ان کی معیت میں ہیں"** اس سے مراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں، **"کافروں پر سخت"** اس سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔ **"آپس میں نرم دل ہیں"** اس سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ **"تو انہیں رکوع اور سجدے میں ہمیشہ دیکھے"** اس سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔ **"اور وہ اللہ کا فضل اور اس کی خوشی ڈھونڈیں"** اس سے مراد حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما ہیں۔ **"ان کے چہروں میں سجدوں کے اثر سے جلوہ چمکے"** اس سے مراد حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما ہیں۔ **"ان کی یہ شان توریت میں بھی ہے اور انجیل میں بھی ان کی تعریف بیان کی ہے"** اس سے مراد حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔ **"ان کا حال ایک کھیتی کی طرح ہے جس نے اپنی کونپلیں نکالیں"** اس سے مراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ **"اور پھر وہ موٹی ہو گئی"** اس سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں **"پھر محکم اپنے تنے پر کھڑی ہو گئی"** اس سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ **"کھیتی باڑی کرنے والے اسے دیکھ کر خوشیوں میں ڈوب گئے اور یوں کفار کے دل جلائیں جائیں گے"** اس سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔ **"اللہ نے ایمان والوں اور ان میں اچھے عمل بجالانے والوں سے مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ فرمایا ہے"** اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ ہیں۔

(حسکانی، شواہد التنزیل، رقم:886)

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:9، ص:66) (آلوسی، روح المعانی، ج:13، ص:281)

(احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ج:1، ص:434، رقم:690) (اسماعیل حقی، روح البیان، ج:9، ص:51)

(بغوی، معالم التنزیل، ج:7، ص:325) (سیوطی، الدر المنثور، ج:13، ص:502)

سورۃ العصر میں شان صحابہ رضی اللہ عنہم کا بیان

سورۃ العصر کی تفسیر ملاحظہ ہو:

حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الْخَالِقِ بْنُ عَلِيٍّ [بْنِ عَبْدِ الْخَالِقِ بْنِ إِسْحَاقَ الْمُؤَذِّنُ] الْمُحْتَسِبُ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ حَاتِمِ بْنِ نَصْرٍ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُثْمَانَ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرِ الْمُفَسِّرُ ، حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ ، حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ زِيَادٍ التُّسْتَرِيُّ أَبُو سَعِيدٍ فِي مَسْجِدِ الْأَهْوَازِ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ الرِّفَاعِيُّ مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ بْنِ رِفَاعَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي عَلِيُّ بْنُ رِفَاعَةَ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

حَجَجْتُ فَوَافَيْتُ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ بِالْمَدِينَةِ [وَهُوَ] يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَرَأَ (بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ ، وَالْعَصْرِ إِنَّ الْإِنْسانَ لَفِي خُسْرٍ) [قَالَ : هُوَ] أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ (إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا) أَبُو بَكْرٍ الصِّدِيقُ (وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ) عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ (وَتَواصَوْا بِالْحَقِّ وَتَواصَوْا بِالصَّبْرِ) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

حضرت علی بن رفاعہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے بابا سے روایت کرتے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے حج کیا اور تو میں نے حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر خطبہ دیتے پایا، پس آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ آیات تلاوت فرمائی: "بے حد رحمت والے مہربان اللہ کے نام سے مدد حاصل کرتے ہوئے، قسم ہے زمانہ کی، بے شک حق فراموش آدمی ضرور نقصان میں ہے" فرمایا: اس سے مراد ابو جہل ہے۔ "سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے" اس سے مراد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ "اور نیکیاں کیں" اس سے مراد حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔"

سورۃ التین میں خلفائے اربعہ کی شان

سورۃ التین کی تفسیر میں خلفائے اربعہ کی شان ملاحظہ فرمائیں:

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم سُورَةُ وَالتِّينِ .. فَرِحَ لَهَا فَرَحاً شَدِيداً حَتَّى بَانَ لَنَا شِدَّةُ فَرَحِهِ.

فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ تَفْسِيرِهَا . فَقَالَ: أَمَّا قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: (وَالتِّينِ) فَبِلَادُ الشَّامِ . (وَالزَّيْتُونِ) فَبِلَادُ فِلَسْطِينَ . (وَطُورِ سِينِينَ) طُورُ سَيْنَاءَ الَّذِي كَلَّمَ اللهُ عَلَيْهِ مُوسَى (وَهذَا الْبَلَدِ الْأَمِينِ) فَبَلَدُ مَكَّةَ (لَقَدْ خَلَقْنَا الْإِنْسانَ) مُحَمَّدٌ صلي الله عليه وآله وسلم [وَهُوَ] (فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ ثُمَّ رَدَدْناهُ أَسْفَلَ سافِلِينَ) عَبَدَةُ اللَّاتِ ، وَالْعُزَّى (إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ) [أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ] (فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ) [عُثْمَانُ] (فَما يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ (أَلَيْسَ اللهُ بِأَحْكَمِ الْحاكِمِينَ) بَعَثَكَ فِيهِمْ نَبِيّاً

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سورۃ التین نازل ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ خوش ہوئے یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشی ہم پر واضح ہو گئی، زہری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے بعد میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی تفسیر کے بارے میں پوچھا تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جہاں تک اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا تعلق ہے" **قسم ہے انجیر کی**" اس سے مراد شام کے علاقے ہیں " **قسم ہے زیتون کی**" اس سے مراد فلسطین کے علاقے ہیں۔ "**اور قسم ہے طورِ سینا کی**" طورِ سینا وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا تھا۔ "**اور اس امانت والے شہر کی**" پس اس سے مراد شہر مکہ ہے۔ "**پس ہم نے انسان**" اس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی ہے " **کو بہت ہی خوبصورت معیار پر پیدا کیا، پھر ہم نے اسے لوٹا دیا نیچے سے نیچے حال میں**" اس سے مراد لات وعُزیٰ کی عبادت کرنے والے ہیں" **مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ بجا لائے**" اس سے مراد حضرت اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ "**تو ان کے لئے بے حد ثواب ہے**" اس سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ "**تو کیا چیز اب تجھے دین کو جھٹلانے پر اُبھارتی ہے**" اس سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی تکذیب ہے۔ "**کیا اللہ سب حاکموں سے بڑا حاکم نہیں ہے؟**" اس نے اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کو ان میں نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔

www.Jafripdf.com

عرضِ مترجم

اللہ کریم کے فضل و احسان اور رسول اللہ ﷺ کی نظر عنایت سے مولا مرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم کے فضائل و مناقب پر امام حاکم حسکانی رحمۃ اللہ علیہ کے قلم سے حدیث پاک کی ایک نادر الوجود کتاب "شواہد التنزیل" کے ترجمہ کرنے کی توفیق میسر آئی۔ حدیث رسول ﷺ "ذِكْرُ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ" کو پیش نظر رکھتے ہوئے مولا علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے فضائل و مناقب پر احادیث مبارکہ کے اس قدیم اور منفرد مجموعہ کو اردو ترجمہ کے ساتھ منظر عام پر لانے کے لیے علامہ ڈاکٹر آصف محمود ترابی نقشبندی زَادَ اللہُ عِلْمَہٗ نے یہ اہم اور عشق و مودت پر مبنی نہایت ہی خوبصورت کام سونپا۔

میرے مرشد و ہادی اور استاذی المعظم قبلہ پیر سید ریاض حسین شاہ جی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی دعاؤں کے طفیل نجف اشرف کے اس دریوزہ گر کے لیے اللہ کریم کی طرف سے توفیق خیر کا دروازہ کھلا، باب مدینۃ العلم سے آنے والے ہوا کے جھونکوں سے مشام ہستی معطر ہوئے، آلِ عباء کی عقیدت و محبت نے نصرت و یاوری کی اور یہ کارِ دشوار پایہ تکمیل کو پہنچا۔

کسی بھی عربی کتاب کا اردو ترجمہ کرنا ایک کٹھن اور مشکل کام ہے اور اس کا حق ادا کرنا یقیناً ناممکن ہے پوری کوشش کی گئی کہ عربی الفاظ کے معانی و مفاہیم کو عام فہم اور آسان اردو الفاظ میں سمو کر نظر اہل محبت کیا جائے اس کے باوجود اگر کسی اہل علم و فن کو اردو ترجمہ میں کوئی سُقم نظر آئے تو ضرور آگاہ فرمائیں بتوفیق اللہ اگلے ایڈیشن میں درست کر دی جائے گی۔

اس کام کو کتابی صورت تک پہنچانے میں میرے چند احباب محبت اور دوستان مہر و وفا نے اپنے قیمتی اوقات سے وقت نکال کر میری اعانت و مدد کی۔ سب سے پہلے میں بے حد شکر گزار ہوں محقق العصر، عظیم مصنف، ادیب اور علم و فضل کی حامل شخصیت شہزادہ غوث الوریٰ پیر سید عظمت حسین شاہ صاحب گیلانی اَطَالَ اللہُ عُمْرَہٗ بِالْعَافِیَۃِ کا جنہوں نے چند اہم معاملات میں رہنمائی فرمائی۔

میرے انتہائی مکرم، مشفق و محسن، خاندان اشراف کا گل سرسبد قبلہ پیر سید عبید ریحان شاہ صاحب زَادَ اللہُ شَرَفَہٗ اور میرے برادر محترم، پیکر درد و محبت، عالم باعمل علامہ مدثر جاوید صاحب رَزَقَہُ اللہُ فَضْلَہٗ ان ہر دو شخصیات نے کتاب کی پروف ریڈنگ کا انتہائی اہم کام سرانجام دیا۔ اللہ کریم ان دونوں مہربانوں کو شاہ نجف علیہ السلام کی روحانی توجہات سے نوازے۔

اس کے بعد میں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کسی بھی طرح اس کام میں میری معاونت کی خصوصاً میرے مخلص دوست علامہ جہانگیر خان صاحب خطیب جامع مسجد مائی معصوم (کوہاٹی بازار)، میرے عم زاد محترم محمد متین بٹ صاحب (العزیز بک سنٹر) میرے انتہائی کرم فرما محترم سفیان محمود صاحب، بلال صدیق صاحب اور خصوصاً مودت اہل بیت علیہم السلام کی راہ میں میرے عظیم تر دوست، کشتۂ عشق اہل بیت علیہم السلام حافظ محمد واجد خان جدون رحمۃ اللہ علیہ جنہیں میں نے اس کتاب کا ترجمہ کرتے ہوئے اکثر احادیث سنائی اور انہوں نے میری حوصلہ افزائی فرمائی لیکن آج وہ اپنے رب کے حضور پیش ہو چکے ہیں واجد بھائی کی جدائی میرے لیے ایک بڑا صدمہ ہے۔ اللہ کریم ان کے گناہوں کو معاف فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

خاکروب کوچہ مفکر اسلام قبلہ شاہ جی ادام اللہ فیوضہ

جمال احمد نقشبندی

وجہ تالیف از مصنف کتاب

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُكْرِمُ مَنْ يَشَاءُ مِنْ أَوْلِيَائِهِ بِأَنْوَاعِ الْكَرَامَاتِ. وَيُنْعِمُ عَلَيْهِ بِالزِّيَادَةِ فِي الْمَنْزِلَةِ وَرَفْعِ الدَّرَجَاتِ وَعَلَى رَسُولِهِ الْمُصْطَفَى وَآلِهِ أَفْضَلُ التَّحِيَّةِ وَالصَّلَوَاتِ.

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں وہ جو اپنے اولیاء میں سے جسے چاہتا ہے طرح طرح کی کرامات کے ساتھ عزت عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے انعام سے نواز کر اس کی قدر و منزلت میں اضافہ فرماتا ہے اور درجات بلند فرماتا ہے اور اللہ کے رسول اور ان کی آل پر افضل ترین سلام اور درود ہو۔

أَخْبَرَنِي الشَّيْخُ الْأَجَلُّ عَلِيُّ بْنُ حَمْزَةَ بْنِ عَلِيٍّ الرَّشَكِيُّ مَدَّ اللّٰهُ عُمُرَهُ، وَقَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُصَنِّفِ وَهْبُ اللّٰهِ بْنُ عَلِيٍّ الْحَسْكَانِيُّ الْحَذَّاءُ، قَالَ: قَالَ الْحَاكِمُ الْإِمَامُ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسْكَانِيُّ رضي الله عنه: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ بَعْضَ مَنْ تَرَأَّسَ عَلَى الْعَوَامِ، وَتَقَدَّمَ مِنْ أَصْحَابِ ابْنِ كِرَامٍ قَعَدَ فِي بَعْضِ هٰذِهِ الْأَيَّامِ فِي مَجْلِسِهِ. وَقَدْ حَضَرَهُ الْجَمْعُ الْكَثِيرُ، وَاحْتَوَشَهُ الْجَمُّ الْغَفِيرُ، وَهُوَ يَسْتَغْوِيهِمْ بِالْوَقِيعَةِ فِي نَقِيبِ الْعَلَوِيَّةِ. حَتّٰى امْتَدَّ فِي غُلَوَائِهِ وَارْتَقَى إِلَى نَقْصِ آبَائِهِ. فَقَالَ: لَمْ يَقُلْ أَحَدٌ مِنَ الْمُفَسِّرِينَ. إِنَّهُ نَزَلَ فِي عَلِيٍّ وَأَهْلِ بَيْتِهِ سُورَةُ: (هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ) وَلَا شَيْءٌ سِوَاهَا مِنَ الْقُرْآنِ!! فَأَنْكَرْتُ جُرْأَتَهُ وَأَكْبَرْتُ بُهْتَهُ، وَانْتَظَرْتُ الْإِنْكَارَ عَلَيْهِ مِنَ الْعُلَمَاءِ. وَالْأَخْذَ عَلَيْهِ مِنَ الْكُبَرَاءِ فَلَمْ يَظْهَرْ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ الْقَاضِي الْإِمَامِ. عِمَادُ الْإِسْلَامِ أَبِي الْعَلِيِّ صَاعِدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قُدِّسَ رُوحُهُ مِنْ مُعَاتَبَةِ بَعْضِ خَوَاصِّهِ الْحَاضِرِينَ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ بِإِغْضَائِهِ عَنِ النَّكِيرِ، مَعَ ادِّعَائِهِ التَّشَمُّرَ فِي الْأَمْرِ بِالْمَعْرُوفِ. وَإِنْكَارِ الْمَنَاكِيرِ، فَرَأَيْتُ مِنَ الْحَسَنَةِ دَفْعَ هٰذِهِ الشُّبْهَةِ. عَنِ الْأَصْحَابِ وَبَادَرْتُ إِلَى جَمْعِ هٰذَا الْكِتَابِ. وَأَوْرَدْتُ فِيهِ كُلَّ مَا قِيلَ إِنَّهُ نَزَلَ فِيهِمْ أَوْ فَسَّرَ وَحَمَلَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْآيَاتِ. وَأَعْرَضْتُ عَنْ نَقْلِ الْأَسَانِيدِ وَالرِّوَايَاتِ. تَكَثُّرًا لَا تَهَوُّرًا. وَسَمَّيْتُهُ بِشَوَاهِدِ التَّنْزِيلِ لِقَوَاعِدِ التَّفْضِيلِ. وَ (حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ) الْمُوَفِّقُ وَ (الْوَكِيلُ).

مجھے جلیل القدر شیخ علی بن حمزہ بن علی رشکی مَدَّ اللهُ عُمْرَهٗ نے بتایا اور کہا کے ہمیں مصنف کے صاحبزادے وہب اللہ بن علی حسکانی حذاء نے خبر دی انہوں نے کہا: امام ابو لقاسم حاکم حسکانی (اللہ ان سے راضی ہو) نے کہا:

عام لوگوں کا پیشوا اور صاحبان کرم وفضیلت کی اولادوں سے آگے بڑھنے والا شخص انہی ایام میں اپنی مجلس میں بیٹھا تھا اس کے پاس کافی لوگ جمع ہو گئے اور بھیڑ نے اسے گھیر لیا اور وہ ان لوگوں کو نقیب العلویہ (اولاد مولا علی علیہ السلام کے سرادر) کی ناموس پر حملہ کرنے کے حوالے سے گمراہ کر رہا تھا یہاں تک کہ وہ اس میں غلو کرتا رہا اور جا پہنچا ان کے اجداد تک اور ان کی شان میں تنقیص کرنے لگا۔

اس نے کہا: مفسرین میں سے کسی ایک نے بھی یہ نہیں کہا کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں سورۃ الدھر" کی آیات کے علاوہ کچھ نازل ہوا ہے۔ میں نے اس کی اس دیدہ دلیری پر ٹوکا اور اسے بہت بڑا بہتان جانا اور میں اس انتظار میں رہا کہ علماء اس کارد کریں اور اکابر اس کا مؤاخذہ کریں لیکن ایسا کچھ نہ ہوا سوائے قاضی، امام عماد الاسلام ابو علی صاعد بن محمد" قُدِّسَ رُوحُهٗ "کے بعض خاص متعلقین نے اسے ملامت کیا۔ جو کہ اس مجلس میں موجود تھے انہوں نے اس کی طرف سے کسی مذمت کی پروانہ کی اور سر عام اس کی غلط باتوں کارد کیا اور پر عزم ہو کر امر بالمعروف کی طرف اسے بلایا۔ پس میں نے اس شبہ کی تردید کو نیکی کا کام سمجھا اور اس کتاب کی جمع و تدوین میں جلدی کی اور ہر اس آیت کو اس کتاب میں نقل کیا جس کے بارے میں کہا گیا کہ یہ اہل بیت علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی یا مفسر نے اس کی تفسیر بیان کرتے ہوئے اہل بیت علیہم السلام کے حوالے سے بیان کیا۔ میں نے اس کتاب کی روایات کی اسناد پر نقد کرنے سے اعراض کیا ہے اور یہ اعراض کسی جذباتیت کے باعث نہیں بلکہ کثرت کی وجہ سے ہے اور اس کتاب کا نام میں نے " شَوَاهِدُ التَّنْزِيْلِ لِقَوَاعِدِ التَّفْضِيْلِ "رکھا۔ "اللہ ہی ہمارا کارساز اور توفیق دینے والا ہے اور وہ کیا ہی اچھا کارساز ہے"

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

خصائص علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم

سیدنا علی علیہ السلام کے اٹھارہ خصائص

1 ۔ أَخْبَرَنَا جَدِّي الشَّيْخُ أَبُو نَصْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ حَسْكَانَ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُذَكِّرُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو لَبِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ شَبِيبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ .وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُقْرِي قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الرَّازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلَوِيَّةَ الْقَطَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيَابَةَ . قَالَ : حَدَّثَنَا الْوَضَّاحُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : «لَقَدْ كَانَتْ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیه السلام ثَمَانِيَ عَشْرَةَ مَنْقَبَةً .لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَنَجَا بِهَا»

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے اٹھارہ مناقب ہیں، اگر ان اٹھارہ میں سے صرف ایک بھی آپ علیہ السلام کو حاصل ہوتا تو آپ ضرور کامیاب ہو جاتے"

(طبرانی، المعجم الاوسط، ج:8، ص:212، رقم:8432، ناشر: دار الحرمین، قاہرہ)

وَقَالَ جَدِّي ۔ رَحِمَهُ اللهُ : "لَقَدْ كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیه السلام ثَمَانِيَ عَشْرَةَ مَنْقَبَةً .لَوْ لَمْ يَكُنْ إِلَّا وَاحِدَةٌ لَنَجَا بِهَا ، وَلَقَدْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثَ عَشْرَةَ مَنْقَبَةً .لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ"

میرے دادا (احمد بن محمد بن احمد بن محمد بن حسکانی) نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے اٹھارہ مناقب ہیں، اگر ان اٹھارہ میں سے صرف ایک بھی آپ علیہ السلام کو حاصل ہوتا تو آپ ضرور کامیاب ہو جاتے، اور آپ علیہ السلام کے تیرہ ایسے خصائص

ہیں جو اس امت میں اور کسی کو بھی حاصل نہیں"

2. حَدَّثَنِي أَبُو زَكَرِيَّا ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ الْمُزَكِّي قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَاقَ الْخُرَاسَانِيُّ بِبَغْدَادَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ : عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَا ذُكِرَ عَلِيٌّ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ : "لَقَدْ كَانَتْ لِعَلِيٍّ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ مَنْقَبَةً ، [وَ] إِنَّ خَمْساً مِنْهَا لَوْ لَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا وَاحِدَةٌ مِنْهَا . كَانَ نَجَا بِهَا . وَإِنَّ ثَلَاثَةَ عَشَرَ مِنْهَا مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ"

مجاھد رحمۃ اللہ علیہ اور عبد اللہ بن شداد رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس حضرت علی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "حضرت علی علیہ السلام کے اٹھارہ مناقب ہیں اور ان میں سے پانچ ایسے ہیں کہ اگر ان میں سے ایک بھی ہوتا تو آپ علیہ السلام اس کی وجہ سے کامیاب ہو جاتے، اور بے شک حضرت علی علیہ السلام کے تیرہ ایسے خصائص ہیں جو اس امت میں اور کسی کو بھی میسر نہیں ہیں" (ہیثمی مکی، مجمع الزوائد، ج:9، ص:159، رقم:14697)

3. أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ الطُّيُورِيِّ الْحَلَبِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَهْلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ رَجَاءٍ الْخَلَّالُ بِقَادِسِيَّةِ الْكُوفَةِ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ حَكِيمٍ : عَنْ مُجَاهِدٍ ، وَعَبْدِ اللهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : لَقَدْ كَانَ لِعَلِيٍّ ثَمَانِيَ عَشْرَةَ مَنْقَبَةً . لَوْ كَانَتْ وَاحِدَةٌ مِنْهَا لِرَجُلٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ لَنَجَا بِهَا ، وَلَقَدْ كَانَتْ لَهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ مَنْقَبَةً مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ"

مجاھد اور عبد اللہ بن شداد بن ہاد رحمۃ اللہ علیہما حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں: "حضرت علی علیہ السلام کے اٹھارہ مناقب ہیں، اگر ان اٹھارہ میں سے صرف ایک بھی اس امت کے کسی شخص کو حاصل ہو تو وہ نجات پا جائے اور آپ علیہ السلام کے تیرا ایسے خصائص ہیں جو اس امت میں اور کسی کو بھی حاصل نہیں"

خصائص مرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ الکریم پر اقوال تابعین و علمائے تفسیر

4. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَافِظُ الْيَزْدِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْقَاضِي بِبُخَارَى قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَحْمُودٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ

قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا كَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ قَالَ :

قَالَ مُجَاهِدٌ : "إِنَّ لِعَلِيٍّ عليه السلام سَبْعِينَ مَنْقَبَةً. مَا [كَانَتْ] لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم مِثْلُهَا. وَمَا مِنْ شَيْءٍ مِنْ مَنَاقِبِهِمْ إِلَّا وَقَدْ شَرِكَهُمْ فِيهَا" قول سليمان بن طرخان التيمي العابد من زهاد التابعين [فيه]

مجاهد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "بے شک حضرت علی علیہ السلام کے ستر مناقب ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں جن کی مثل کسی ایک کے بھی مناقب نہیں ہیں اور جو مناقب بھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہیں حضرت علی علیہ السلام ان میں بھی شریک ہیں"

5. حَدَّثَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُهَلَّبِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى الْكَعْبِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الشَّعْرَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادِ بْنِ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُعْتَمِرِ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: "كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عِشْرُونَ وَمِائَةُ مَنْقَبَةٍ. لَمْ يَشْتَرِكْ [مَعَهُ] فِيهَا أَحَدٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صلي الله عليه وآله وسلم وَقَدِ اشْتَرَكَ فِي مَنَاقِبِ النَّاسِ"

محمد بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ایک سو بیس ایسے مناقب ہیں جن میں رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے کوئی بھی شریک نہیں ہے جبکہ حضرت علی علیہ السلام لوگوں کے (فضائل و مناقب) میں بھی شریک ہیں"

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ کا قول

6. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِي بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ أَبُو عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوسَى ، عَنْ فِطْرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ :

عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ: "لَقَدْ سَبَقَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مِنَ الْمَنَاقِبِ. مَا لَوْ أَنَّ وَاحِدَةً مِنْهَا قُسِمَتْ بَيْنَ الْخَلْقِ وَسِعَتْهُمْ خَيْراً"

حضرت ابو طفیل بعض اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام مناقب میں سبقت لے گئے ہیں اگر ان (فضائل و مناقب) میں سے ایک بھی مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو ان سب کی بھلائی کے لیے کافی ہو"

(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:416)

فضل بن موسی شیبانی "مرو" کے فقہا کے ائمہ میں سے ہیں۔ فطر بن خلیفہ سے ان کے علاوہ اوروں نے بھی حدیث روایت کی ہے۔ ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ صحابہ میں سے ہیں۔ اور ان کی شرائط پر یہ احادیث صحیح ہیں اور صحاح (ستہ) میں بھی ان کی احادیث نقل کی گئی ہیں۔

یزید بن ہارون واسطی نے بھی "رملہ" میں ان (فطر بن خلیفہ) سے احادیث روایت کی ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا قول

7۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ السُّكَّرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُقْرِي قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدٍ الْمُوبِقِيَّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ هَارُونَ الْمِصْرِيَّ [كَذَا] قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ مَنْصُورٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: "مَا جَاءَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم مِنَ الْفَضَائِلِ أَكْثَرُ مِمَّا جَاءَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی بھی صحابی کے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ فضائل (احادیث) میں نہیں آئے"

(حاکم، مستدرک، ج:3، ص:116، رقم:4572، دار الکتب العلمیہ، بیروت)(نیشاپوری ثعلبی، الکشف والبیان، ج:4، ص:81، دار احیاء التراث العربی، بیروت)

8۔ وَ [أَيضاً] حَدَّثَنِيهِ أَبُو عَمْرٍو الْوَاعِظُ [قَالَ:] أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ عَلِيٍّ الصَّفَّارُ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْفَضْلِ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْوَرَّاقُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ هِشَامٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ أَبُو حَامِدٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ: "مَا جَاءَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم مِنَ الْفَضَائِلِ. أَكْثَرُ مِمَّا جَاءَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ"

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے کسی بھی صحابی کے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے زیادہ فضائل (احادیث) میں نہیں آئے"

(ثعلبی نیشاپوری، الکشف والبیان، ج:4، ص:81)(ابن المغازلی، المناقب، ج:1۔ ص:2)

(ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، ج:2، ص:105)(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:416)

9. أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ السَّعْدِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْعَبَّاسُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ حَمْدَانَ الْوَرَّاقَ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ يَقُولُ : "مَا رُوِيَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم مِنَ الْفَضَائِلِ الصِّحَاحِ. مَا رُوِيَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ"

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے جتنے صحیح فضائل حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے لیے روایت کیے گئے اتنے کسی اور صحابی کے لیے روایت نہ کیے گئے"

(ابن ابی یعلی محمد بن محمد، طبقات الحنابلہ، ج:1، ص:317)

10. حَدَّثَنِيهِ أَبُو بَكْرٍ السُّكَّرِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْمُقْرِي [وَهُوَ] شَيْخٌ ثِقَةٌ جَلِيلٌ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُقْبَةَ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ الدَّقِيقِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ : قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ يَقُولُ :

"كَانَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ : لَقَدْ كَانَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام مِنَ السَّوَابِقِ. مَا لَوْ أَنَّ سَابِقَةً مِنْهَا قُسِمَتْ بَيْنَ الْخَلَائِقِ لَأَوْسَعَتْهُمْ خَيْراً"

یزید بن ہارون نے کہا کہ ہمیں فطر بن خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا، آپ نے کہا کہ میں نے حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے سنا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعض صحابہ کہا کرتے تھے: "حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سبقت لے جانے والوں میں سے ہیں، (جن وجوہات سے آپ علیہ السلام کو سبقت حاصل ہے) اگر ان میں سے ایک بھی مخلوقات میں تقسیم کر دی جائے تو ان سب کی بھلائی کے لیے کافی ہے"

(ابن البختری، المصنفات، ج:1، ص:197، رقم:166)

(ابن اثیر جزری، اسد الغابہ، ج:2، ص:295)(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:516)

11. أَخْبَرَنِيهِ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَافِظُ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْعَرَبِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى . عَنْ فِطْرٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : "لَقَدْ سَبَقَتْ لِعَلِيٍّ مِنَ السَّوَابِقِ. مَا لَوْ أَنَّ وَاحِدَةً [مِنْهَا] قُسِمَتْ بَيْنَ جَمِيعِ الْخَلَائِقِ لَأَوْسَعَتْهُمْ خَيْراً"

محمد بن عیسی نے فطر بن خلیفہ رحمۃ اللہ علیہما سے روایت کیا، آپ نے ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے اور آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: "حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سبقت لے جانے والوں میں سے سبقت لے گئے ہیں، (جن وجوہات سے آپ علیہ السلام کو سبقت حاصل ہے) اگر ان میں سے ایک بھی مخلوقات میں تقسیم کر دی جائے تو ان سب کی بھلائی کے لیے کافی ہے"

(ابن امنظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:416)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول

12۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْيَزْدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ذَرٍّ بِبُخَارَا قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ أَحْمَدَ. قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَزْرَةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ خَلِيفَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هَارُونَ الْعَبْدِيَّ قَالَ: "كُنْتُ جَالِساً مَعَ ابْنِ عُمَرَ. إِذْ جَاءَ نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ فَقَالَ: وَاللهِ إِنِّي لَأُبْغِضُ عَلِيّاً. قَالَ: أَبْغَضَكَ اللهُ. تُبْغِضُ رَجُلاً سَابِقَةٌ مِنْ سَوَابِقِهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا"

ابو ہارون عبدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا جبکہ نافع بن ازرق آیا تو اس نے کہا: اللہ کی قسم میں علی سے بغض رکھتا ہوں۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تجھ سے بغض رکھے، تو ایک ایسے شخص سے بغض رکھتا ہے جو اپنے سبقت لے جانے والے (امور) سے آگے نکل گیا ہے جو کہ دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سے بہتر ہیں"

(ابن ابی شیبہ، المصنف، ج:12، ص:82، رقم:32709)

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

13۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُفَسِّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ خَلَفٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ:

عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ: (الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) إِلَّا وَعَلِيٌّ أَمِيرُهَا وَشَرِيفُهَا. وَمَا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ عَاتَبَهُ اللهُ. وَمَا ذَكَرَ عَلِيّاً إِلَّا بِخَيْرٍ"

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن میں جہاں بھی "جو ایمان لائے اور اچھے اعمال کیے" ذکر کیا گیا ان تمام (اہل ایمان اور اچھے کام کرنے والوں) کے امیر اور ان سب سے صاحب

شرف حضرت علی علیہ السلام ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہر ایک پر اللہ نے قرآن میں عتاب فرمایا لیکن علی کا ذکر خیر ہی کے ساتھ فرمایا ہے"

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:9، ص:461)(ابو نعیم اصبہانی، معرفۃ الصحابہ، ج:1، ص:359)(ہیثمی، مجمع الزوائد، ج:9، ص:5)(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:36، ص:214)(متقی ہندی، کنز العمال، ج:13، ص:108)

[ثُمَّ] قَالَ عِكْرِمَةُ: "إِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ لِعَلِيٍّ مَنْقَبَةً. لَوْ حَدَّثْتُ بِهَا لَنَفِدَتْ أَقْطَارُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ. أَوْ قَالَ: الْأَرْضُ"

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بے شک میں علی علیہ السلام کی ایسی شان کے بارے میں جانتا ہوں کہ اگر میں اسے بیان کروں تو آسمان کے کنارے اور زمین اس سے بھر جائے" یا کہا "زمین بھر جائے"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے مکاتب (غلام) کا قول

14۔ حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ الزَّعْفَرَانِيُّ وَكَتَبْتُهُ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ وَهُوَ عِنْدِي قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الْحَمْدَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي شَرِيكٌ كَانَ لِأَبِي چكيُقَالُ لَهُ: يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَاضِي الرَّيِّ قَالَ:

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُكَاتَبٌ كَانَ لِعَائِشَةَ: حَدِّثْنَا بِمَنَاقِبِ عَلِيٍّ. قَالَ: "مَا أُحَدِّثُكَ وَهِيَ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصَى" وساق الحديث [المذكور] في مسند مالك بن الحويرث من المسند الكبير

عبد اللہ بن عبد الرحمن قاضی رَیّ نے کہا کہ میں نے ابو عبد الرحمن "جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے غلام تھے" سے کہا: ہمیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے مناقب بیان کرو۔ انہوں نے کہا: "میں تجھے کیا کیا بیان کروں وہ تو تیرے شمار سے باہر ہیں"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا حفاظت و تلاوت قرآن میں مقدم ہونا

15۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَعْقِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ عَفَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَاصِمٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ: "مَا رَأَيْتُ أَحَدًا كَانَ أَقْرَأَ لِلْقُرْآنِ مِنْ عَلِيٍّ" قَالَ عَاصِمٌ

"وَكَانَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَدْ قَرَأَ عَلَى عَلِيٍّ عليه السلام"

عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا، آپ نے کہا: "میں نے حضرت علی علیہ السلام سے بڑا قرآن کا قاری کسی کو نہ پایا"

(ابن بطال قرطبی، شرح بخاری لابن بطال، ج:10، ص:244، ناشر، مکتبۃ الرشید، ریاض، السعودیہ)

16۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عُقْدَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُرَيْثِ بْنِ قَطَنٍ الْحَارِثِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي. عَنِ السُّدِّيِّ. عَنْ أَبِي مَالِكٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "دَعَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ نَفَراً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَقَدَّمُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لِأَنَّهُ كَانَ أَقْرَأَهُمْ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: "حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کے ایک گروہ کو دعوت دی اور نماز کا وقت ہو گیا پس صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو نماز کی امامت کے لیے آگے کیا کیونکہ آپ علیہ السلام ان سب سے بڑے قرآن کے قاری تھے"

17۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْحَافِظُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْكُهَيْلِيُّ بِالْكُوفَةِ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَثَمَانِينَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ [السُّلَمِيِّ] قَالَ: "مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَقْرَأَ مِنْ عَلِيٍّ عليه السلام"

حضرت عبد الرحمن سُلمی نے کہا: "میں نے حضرت علی علیہ السلام سے بڑا قرآن کا کوئی قاری نہ پایا"

(ابن ابی شیبہ، المصنف، ج:1، ص:355)(دینوری مالکی، المجالسہ والجواہر، ج:3، ص:470، ناشر: دار ابن حزم، بیروت)

18۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ الْمُقْرِي قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ زَيْدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَحْمَدَ الْمُقْرِي الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ. قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ: "يَقُولُونَ إِنَّ عَلِيّاً لَمْ يَقْرَأِ الْقُرْآنَ!! قَالَ: أَبْطَلَ مَنْ قَالَ هَذَا"

یحیٰ بن آدم نے کہا کہ میں نے ابو بکر بن عیّاش سے کہا: (کچھ لوگ) کہتے ہیں کہ علی نے قرآن نہیں پڑھا تھا؟ تو ابو بکر بن عیّاش رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "جس نے بھی یہ کہا جھوٹ کہا"۔

(تقی الدین مقریزی، امتاع الاسماع، ج:4، ص:288، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت)

19۔ قَالَ : [وَ] حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ أَبِي النَّجُودِ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ : "مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَقْرَأَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ"

عبد الرحمن سُلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "میں نے حضرت علی علیہ السلام سے بڑا قرآن کا کوئی قاری نہ پایا"

(ابن ابی شیبہ، المصنف، ج:1، ص:355، رقم:3581)(دینوری، المجالسہ والجواہر، ج:3، ص:470)

20۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي دَاوُدَ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ الصَّلْتِ ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ ، عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ :

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ : "أَفْرَضُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَأَقْرَؤُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام"

(ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:414)(سیوطی، تاریخ الخلفاء، ج:1، ص:150)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "مدینہ کے تمام لوگوں میں سب سے زیادہ علم الفرائض کے جاننے والے اور سب سے بڑے قرآن کے قاری علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں"

21۔ وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيٌّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ بْنُ عَدِيٍّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرْبِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الْفَرَّاءُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ ، عَنْ أَبِي بِشْرٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : عَنْ [عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ] قَالَ : قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : "أَعْلَمُنَا بِالْقَضَاءِ وَأَقْرَؤُنَا لِلْقُرْآنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ"

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "ہم میں سب سے بڑے قاضی اور ہم میں سب سے بڑے قرآن کے قاری علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں"

22۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمُعَاذِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْكُهَيْلِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ التَّنُوخِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ

شُرَيْحٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هَانِئٍ :عَنْ عُلَيِّ بْنِ رَبَاحٍ قَالَ : "جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم عَلِيٌّ وَأُبَيٌّ"

عُلَیّ بن رباح رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: "دورِ رسول اللہ ﷺ میں حضرت علی اور اُبَیّ رضی اللہ عنہما نے قرآن جمع کیا تھا"

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کا جمع و تدوین قرآن میں پہل کرنا

22۔حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ الْفَارِسِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبِي أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ دِينَارٍ :

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا بُويِعَ جَلَسَ عَلِيٌّ فِي بَيْتِهِ.فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ عَلِيّاً قَدْ كَرِهَكَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ : أَكَرِهْتَنِي فَقَالَ : "وَاللهِ مَا كَرِهْتُكَ غَيْرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم قُبِضَ وَلَمْ يُجْمَعِ الْقُرْآنَ فَكَرِهْتُ أَنْ يُزَادَ فِيهِ فَآلَيْتُ بِيَمِينٍ.أَنْ لَا أَخْرُجَ إِلَّا إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى أَجْمَعَهُ. فَقَالَ : نِعْمَ مَا رَأَيْتَ

ابن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں تشریف فرما تھے، پس ایک شخص حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: علی کرّم اللہ وجہہ الکریم، آپ سے ناخوش ہیں، پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف ایک قاصد بھیجا اور عرض کی: کیا آپ مجھ سے ناخوش ہیں؟ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اللہ کی قسم میں آپ سے ناخوش نہیں ہوں بات یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ وصال فرما گئے ہیں اور قرآن جمع نہیں ہوا تو میں نے ناپسند جانا کہ اس میں زیادتی کی جائے پس میں نے قسم کھائی کہ میں نماز کے علاوہ گھر سے نہ نکلوں گا یہاں تک کہ قرآن جمع نہ کرلوں" تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "آپ نے بہت اچھا فیصلہ کیا"

(ابن ابی شیبہ ،المصنف، ج:10، ص:545)(محمد بن ضرس (المتوفیٰ:294ھ)، فضائل القرآن، ج:1، ص:25)

23۔وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الطَّبَرِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبِي ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْمُقْرِي قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْمُقْرِئُ قَالَ : حَدَّثَنَا حُرَيْثٌ عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حَمَّادٍ ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ:

عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ رَأَى مِنَ النَّاسِ طِيَرَةً عِنْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَأَقْسَمَ أَنْ لَا يَضَعَ عَلَى ظَهْرِهِ رِدَاءً حَتَّى يَجْمَعَ الْقُرْآنَ . فَجَلَسَ فِي بَيْتِهِ حَتَّى جَمَعَ الْقُرْآنَ . فَهُوَ أَوَّلُ مُصْحَفٍ جُمِعَ فِيهِ الْقُرْآنُ . جَمَعَهُ مِنْ قَلْبِهِ . وَكَانَ عِنْدَ آلِ جَعْفَرٍ -

حضرت عبد خیر، حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں روایت کرتے ہیں: "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ علیہ السلام نے لوگوں میں بد شگونی دیکھی پس آپ علیہ السلام نے قسم کھائی کہ آپ اپنی کمر پر چادر نہیں ڈالیں گے یہاں تک کہ قرآن جمع نہ کر لیں، پس آپ علیہ السلام اپنے گھر میں بیٹھ گئے یہاں تک کہ قرآن جمع کر لیا، پس وہ پہلا مصحف تھا جس میں قرآن جمع کیا گیا جو حضرت علی علیہ السلام نے یاد کیا تھا وہ مصحف میں جمع فرمایا اور وہ آل جعفر کے پاس تھا"

24۔ وَحَدَّثُونَا عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ بْنِ عُقْدَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَمَّرٌ ، عَنْ أَيُّوبَ :

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ : "لَمَّا بُويِعَ لِأَبِي بَكْرٍ ، تَخَلَّفَ عَلِيٌّ فِي بَيْتِهِ فَلَقِيَهُ عُمَرُ فَقَالَ : تَخَلَّفْتَ عَنْ بَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ ! فَقَالَ : إِنِّي آلَيْتُ يَمِيناً حِينَ قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَنْ لَا أَرْتَدِيَ بِرِدَاءٍ إِلَّا إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ. حَتَّى أَجْمَعَ الْقُرْآنَ فَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَنْقَلِبَ الْقُرْآنُ"

عکرمہ نے کہا: "جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر میں ہی رہے پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا: "آپ ابو بکر کی بیعت سے پیچھے رہ گئے؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو میں نے قسم کھائی کہ میں فرض نماز کے علاوہ چادر نہ اوڑھوں گا (یعنی گھر سے نہ نکلوں گا) یہاں تک کہ قرآن جمع نہ کر لوں پس مجھے ڈر تھا کہ کہیں قرآن تبدیل نہ ہو جائے"

(سیوطی، جامع الحدیث، ج:31، ص:485)(ابن ابی داود، المصاحف، ج:1، ص:34)

25۔ قُرِئَ عَلَى الْحَاكِمِ أَبِي عَبْدِ اللهِ سَنَةَ أَرْبَعِمِائَةٍ وَأَنَا أُصْغِي قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْمَعْقِلِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الْكُوفِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ : عَنْ يَمَانٍ قَالَ "لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم أَقْسَمَ عَلِيٌّ أَوْ حَلَفَ. أَنْ لَا يَضَعَ رِدَاءَهُ عَلَى ظَهْرِهِ. حَتَّى يَجْمَعَ الْقُرْآنَ بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ . فَلَمْ يَضَعْ رِدَاءَهُ عَلَى ظَهْرِهِ حَتَّى جَمَعَ الْقُرْآنَ "

حضرت یمان نے کہا: "جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات ہوئی تو حضرت علی علیہ السلام نے قسم کھائی یا حلف اٹھایا کہ وہ اپنی چادر اپنی کمر پر نہ ڈالیں گے یہاں تک کہ قرآن کو دو تختیوں کے درمیان جمع نہ کر لیں، پس آپ علیہ السلام نے اپنی چادر اپنی پیٹھ پر ڈالی یہاں تک کہ قرآن جمع کر لیا"

26۔قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَحْمُودٍ السَّعْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ "نُبِّئْتُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَقِيَ عَلِيّاً رَضِيَ اللهُ عَنْهُ. فَقَالَ: أَكَرِهْتَ إِمَارَتِي قَالَ: لَا۔ وَلَكِنْ آلَيْتُ عَلَى يَمِينٍ أَنْ لَا أَرْتَدِيَ رِدَائِي إِلَّا إِلَى الصَّلَاةِ. حَتَّى أَجْمَعَ الْقُرْآنَ قَالَ: فَكَتَبَهُ عَلَى تَنْزِيلِهِ، فَلَوْ أَصَبْتَ ذَلِكَ الْكِتَابَ كَانَ فِيهِ عِلْمٌ كَثِيرٌ.

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ: فَسَأَلْتُ عِكْرِمَةَ فَلَمْ يَعْرِفْهُ"

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، آپ نے کہا مجھے خبر دی گئی کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ملے اور کہا: "کیا آپ میری امارت سے ناخوش ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، بلکہ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں سوائے فرض نماز کے اپنی چادر نہ اوڑھوں گا(یعنی گھر سے باہر نہ نکلوں گا) یہاں تک کہ میں قرآن جمع نہ کر لوں"، راوی نے کہا: آپ رضی اللہ عنہ نے قرآن کو لکھا جیسے وہ نازل ہوا تھا، پس اگر تو وہ کتاب پالے تو اس میں بہت زیادہ علم ہے، محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے عکرمہ سے پوچھا لیکن وہ نہ جانتے تھے"

(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:1، ص:33)(ابن ابی داود، المصاحف، ج:1، ص:34)(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:31، ص:485)(متقی ہندی، کنز العمال، ج:2، ص:588، رقم:4792)

27۔أَبُو النَّضْرِ الْعَيَّاشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَهْزٍ مُحَمَّدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو مَعْمَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْوَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَيُّوبُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ قَالَ" لَمَّا مَاتَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم جَلَسَ عَلِيٌّ فِي بَيْتِهِ فَلَمْ يَخْرُجْ. فَقِيلَ لِأَبِي بَكْرٍ: إِنَّ عَلِيّاً لَا يَخْرُجُ مِنَ الْبَيْتِ. كَأَنَّهُ كَرِهَ إِمَارَتَكَ. فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: أَكَرِهْتَ إِمَارَتِي فَقَالَ: مَا كَرِهْتُ إِمَارَتَكَ. وَلَكِنِّي أَرَى الْقُرْآنَ يُزَادُ فِيهِ. فَحَلَفْتُ أَنْ لَا أَرْتَدِيَ بِرِدَاءٍ إِلَّا لِلْجُمُعَةِ حَتَّى أَجْمَعَهُ" قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: "فَنُبِّئْتُ أَنَّهُ كَتَبَ الْمَنْسُوخَ وَكَتَبَ النَّاسِخَ فِي أَثَرِهِ"

محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا تو اپنے گھر میں تشریف فرما ہوئے اور باہر نہ نکلے، پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: حضرت علی رضی اللہ عنہ گھر سے نہیں نکلے گویا وہ آپ کی خلافت سے ناخوش ہیں، پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی طرف ایک شخص بھیجا، پس اس نے عرض کی: "کیا آپ میری اِمارت سے ناخوش ہیں" پس آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "میں آپ کی اِمارت سے ناخوش نہیں بلکہ میں نے سوچا کہ قرآن میں زیادتی کر دی جائے گی پس میں نے قسم کھائی کہ میں سوائے جمعہ کے اپنی چادر نہ اوڑھوں گا یہاں تک کہ قرآن کو جمع کر لوں" محمد ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "مجھے بتایا گیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ناسخ اور منسوخ (آیات) بھی اپنے آثار میں لکھی تھیں"

(ذہبی، تاریخ الاسلام، ج:3، ص:537)(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:513)

(عسکری، الاوائل، ج:1، ص:39)(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:1، ص:33)(صفدی، الوافی بالوفیات، ج:5، ص:528)

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم امت میں قرآن مجید کے سب سے بڑے عالم

28۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْحَافِظُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ الْكِنْدِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ الْجَزَرِيُّ أَبُو يَعْقُوبَ عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ : عَنْ أَنَسٍ قَالَ : "قَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم عَلِيٌّ يُعَلِّمُ النَّاسَ بَعْدِي مِنْ تَأْوِيلِ الْقُرْآنِ مَا لَا يَعْلَمُونَ ۔ أَوْ [قَالَ :] يُخْبِرُهُمْ". رواه جماعة عن عبد الكريم.

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "علی میرے بعد لوگوں کو قرآن کی تاویل میں سے سکھائے گا جو وہ نہ جانتے ہوں گے" یا فرمایا: "ان کو آگاہ کرے گا"

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا قول:

29۔حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّائِغُ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَفْصٍ الْجُوَيْنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَرَفَةَ ، قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ الْعِجْلِيُّ ، عَنْ عَمَّارِ بْنِ زُرَيْقٍ : عَنْ عُمَيْرِ بْنِ [عَبْدِ اللهِ] بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ : قَالَ ابْنُ عُمَرَ : "عَلِيٌّ أَعْلَمُ النَّاسِ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ"

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: "اللہ تعالیٰ نے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا لوگوں میں اس کے سب سے بڑے عالم

علی ہیں"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا قول

30۔ حَدَّثَنِي أَبُو عَلِيٍّ [بْنُ أَبِي حَامِدٍ] الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَرْبِ الزَّاهِدُ قَالَ : أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التِّرْمِذِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَنْظَلَةَ : عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ سَلُونِي يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ قَبْلَ أَنْ لَا تَسْأَلُونِي [كَذَا] فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ بِهَا أَيْنَ نَزَلَتْ وَفِيمَنْ نَزَلَتْ ، فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ أَوْ فِي مَسِيرٍ أَوْ فِي مَقَامٍ.

حضرت علقمہ بن قیس رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "اے اہل کوفہ مجھ سے پوچھو، پس قسم اس ذات کی جس کہ دست قدرت میں میری جان ہے۔ میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں نازل ہوئی؟ کس کے بارے میں نازل ہوئی؟ آسان راہوں پر نازل ہوئی یا پہاڑ پر نازل ہوئی، سفر میں نازل ہوئی یا حضر میں"

(ابن حجر، فتح الباری، ج:8، ص:599)(عبد الرزاق صنعانی، تفسیر عبد الرزاق صنعانی، ج:3، ص:234)

(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:513)(ذخائر العقبیٰ، محب الدین طبری، ج:1، ص:83)

(سیوطی، تاریخ الخلفاء، ج:1، ص:157)

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ کی روایت

31۔ أَبُو الطُّفَيْلِ عَنْهُ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ بَحْرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوْرٍ ، عَنْ مَعْمَرٍ ، عَنْ وَهْبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ :

عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيّاً وَهُوَ يَخْطُبُ وَيَقُولُ : " سَلُونِي فَوَاللهِ لَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ يَكُونُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا حَدَّثْتُكُمْ [بِهِ] وَسَلُونِي عَنْ كِتَابِ اللهِ فَوَاللهِ مَا مِنْهُ آيَةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ نَزَلَتْ. بِلَيْلٍ أَوْ بِنَهَارٍ أَوْ بِسَهْلٍ نَزَلَتْ أَوْ فِي جَبَلٍ"

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حاضر تھا درانحالیکہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمار ہے تھے: "مجھ سے سوال کرو، اللہ کی قسم مجھ سے قیامت تک کے لیے جس چیز کے بارے میں سوال کرو گے میں تمہیں اس شئ کے متعلق بتاؤں گا، اور مجھ سے اللہ کی کتاب کے بارے میں بھی سوال کرو، پس اللہ کی قسم میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں نازل ہوئی؟ رات میں نازل ہوئی یا دن میں آسان راستے میں نازل ہوئی یا پہاڑ پر؟"

(عبد الرزاق صنعانی، تفسیر صنعانی، ج:3، ص:234) (قرطبی، تفسیر قرطبی، ج:1، ص:35)

(ابن حجر، فتح الباری، ج:8، ص:99) (بدر الدین عینی، عمدة القاری، ج:28، ص:237)

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

32۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْحِيرِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ جَعْفَرُ بْنُ الْفَضْلِ الْوَزِيرُ بِمَكَّةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمَنْصُورِ الرَّمَادِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يُونُسَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ بَهْدَلَةَ :

عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ : "مَا رَأَيْتُ أَحَداً أَقْرَأَ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ، وَكَانَ يَقُولُ سَلُونِي۔ فَوَ اللهِ لَا تَسْأَلُونِّي عَنْ شَيْءٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ إِلَّا أُحَدِّثُكُمْ بِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ ، أَوْ فِي سَهْلٍ أَوْ فِي جَبَلٍ"

حضرت ابو عبد الرحمن سلمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے کسی کو حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم سے بڑا قرآن کا قاری نہیں دیکھا، اور آپ علیہ السلام فرمایا کرتے تھے، اللہ کی قسم تم مجھ سے قرآن کی جس آیت کے بارے میں پوچھو گے میں تمہیں بتاؤں گا کہ وہ رات میں نازل ہوئی یا دن میں، آسان راہ پر اتری یا پہاڑ پر"

آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم کے شہزادے امام حسین علیہ السلام کا قول

33۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْفَارِسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ إِسْمَاعِيلَ عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ قَالَ : "مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَعَلَّمَنِي مَعْنَاهَا"

(امام) محمد بن علی، اپنے بابا (امام) علی بن حسین سے روایت کرتے ہیں اور آپ اپنے بابا (امام) حسین علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں اور آپ اپنے بابا (امام) علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: "قرآن کی ہر آیت میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنائی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس آیت کا معنی بتایا ہے"

34۔ وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الصَّيْدَلَانِيُّ . قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُفَضَّلِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ النَّخَعِيُّ الْقَاضِي . قَالَ : حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الزِّبْرِقَانِ التَّيْمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو خَالِدٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ

عَنْ جَدِّهِ [الْحُسَيْنِ] عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: "مَا دَخَلَ نَوْمٌ عَيْنَيَّ وَلَا غَمَضَ رَأْسِي عَلَى عَهْدِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم حَتَّى عَلِمْتُ ذَلِكَ الْيَوْمَ مَا نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ مِنْ حَلَالٍ أَوْ حَرَامٍ . أَوْ سُنَّةٍ أَوْ كِتَابٍ أَوْ أَمْرٍ أَوْ نَهْيٍ وَفِيمَنْ نَزَلَ"

حضرت زید بن علی علیہ السلام اپنے بابا سے روایت کرتے ہیں اور آپ اپنے بابا حضرت حسین بن علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ، آپ اپنے بابا حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں میری آنکھوں اور سر میں نیند نہ آئی یہاں تک کہ حلال یا حرام، سنت یا کتاب، امر یا نہی میں سے جو بھی جبرائیل اس دن لے کر آئے اور جو نازل ہوا، اسے جان لیا"

35۔ وَأَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ الْوَالِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ الْحَنِيفِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَبِي شُجَاعٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْعَقِيقِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ . عَنْ عَمْرِو بْنِ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ : عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: "مَا دَخَلَ عَيْنَيَّ غَمْضٌ وَلَا رَأْسِي حَتَّى عَلِمْتُ مَا نَزَلَ بِهِ جَبْرَئِيلُ مِنْ حَلَالٍ وَحَرَامٍ وَأَمْرٍ وَنَهْيٍ أَوْ سُنَّةٍ أَوْ كِتَابٍ . أَوْ فِيمَا نَزَلَ وَفِيمَنْ نَزَلَ" وَ [رَوَاهُ أَيْضاً] عَنْهُ أَبُو فَاخِتَةَ [سَعِيدُ بْنُ عِلَاقَةَ الْهَاشِمِيُّ مِنْ رِجَالِ التِّرْمِذِيِّ وَالْقَزْوِينِيِّ] .

حضرت زید بن علی علیہ السلام اپنے بابا سے روایت کرتے ہیں اور آپ اپنے بابا حضرت حسین بن علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں ، آپ اپنے بابا حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا:: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں میری آنکھوں اور

سر میں نیند نہ آئی یہاں تک کہ حلال وحرام، سنت وکتاب، امر ونہی میں سے جو بھی جبرائیل اس دن لے کر آئے اور جو نازل ہوا، اسے جان لیا"

36۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الْحَافِظُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الإِسْمَاعِيلِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ أَبِي أَحْمَدَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ ثُوَيْرِ بْنِ أَبِي فَاخِتَةَ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : "كَانَ لِي لِسَانٌ سَئُولٌ وَقَلْبٌ عَقُولٌ ، وَمَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيمَ نَزَلَتْ .وَعَلَى مَنْ نَزَلَتْ وَبِمَ أُنْزِلَتْ"

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: میری زبان پوچھنے والی اور دل خوب سمجھنے والا ہے اور جو آیت بھی نازل ہوتی تو میں جان لیتا کہ کس بارے میں نازل ہوئی، کس پر نازل ہوئی اور کیوں نازل ہوئی؟

(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:513)

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ کا قول

37۔حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ حَنْظَلَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : "قَالَ عَلِيٌّ سَلُونِي يَا أَهْلَ الْكُوفَةِ قَبْلَ أَنْ لَا تَسْأَلُونِي .فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ أَيْنَ نَزَلَتْ .وَفِيمَنْ نَزَلَتْ أَفِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ أَمْ فِي مَسِيرٍ أَمْ فِي مُقَامٍ"

علقمہ بن قیس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے کوفہ والو! مجھ سے سوال کرو قبل اس کہ کے تم مجھ سے سوال نہ کر سکو، پس قسم اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں نازل ہوئی؟ کس بارے میں نازل ہوئی؟ کیا آسان راہ پر نازل ہوئی یا پہاڑ پر؟ سفر میں نازل ہوئی یا حضر میں؟

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کا قول

38۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَمِيلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ ، عَنْ نُصَيْرِ بْنِ أَبِي الْأَشْعَثِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ الْأَحْمَسِيِّ عَنْ أَبِيهِ :

عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: "وَاللهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيمَا نَزَلَتْ. وَأَيْنَ نَزَلَتْ وَعَلَى مَنْ نَزَلَتْ. إِنَّ رَبِّي تَعَالَى وَهَبَ لِي قَلْباً عَقُولاً وَلِسَاناً طَلْقاً"

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں، وہ کس بارے میں نازل ہوئی؟ کہاں نازل ہوئی؟ اور کس پر نازل ہوئی؟ بے شک میرے رب نے مجھے خوب سمجھنے والا دل اور فصاحت والی زبان عطا فرمائی۔

(ابو نعیم اصبہانی، حلیۃ الاولیاء، ج:1، ص:68)(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:32، ص:151، رقم:34965)

(متقی ہندی، کنز العمال، ج:13، ص:128، رقم:36404)(ذہبی، تاریخ الاسلام، ج:3، ص:637)

(ابن اثیر، الکامل فی التاریخ، ج:1، ص:3)(بلاذری، انساب الاشراف، ج:1، ص:279)

39۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجَرْجَرَائِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْدِيُّ سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ وَمَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ: "مَا نَزَلَتْ فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ أَيْنَ نَزَلَتْ. وَفِي مَنْ نَزَلَتْ وَفِي أَيِّ شَيْءٍ نَزَلَتْ، وَفِي سَهْلٍ نَزَلَتْ أَمْ فِي جَبَلٍ"

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں قرآن میں اترنے والی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کہاں نازل ہوئی؟ کس بارے میں نازل ہوئی؟ کس شئی کے بیان میں نازل ہوئی؟ اور آسان راستے میں اتری یا پہاڑ پر؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول

40۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي، قَالَ: [أَخْبَرَنَا] أَبُو عَلِيِّ بْنُ حَبَشٍ الدِّينَوَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ الْمُقْرِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ، عَنِ الثَّوْرِيِّ، عَنْ جَحْدَبِ بْنِ جَرْعَبٍ عَنْ عَطَاءٍ:

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: "عَلِيٌّ أَعْلَمُ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلي الله عليه وآله وسلم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا اسے سب سے زیادہ جاننے والے علی ہیں"

41۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى الْخَشَّابُ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ بُهْلُولٍ الْأَنْصَارِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ هَمَّامٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ قُرَّةَ عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيِّ ، عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ :

حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ قَيْسٍ الْهِلَالِيُّ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيّاً يَقُولُ : " مَا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم آيَةٌ مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَقْرَأَنِيهَا . أَوْ أَمْلَاهَا . عَلَيَّ فَأَكْتُبُهَا [كَذَا] بِخَطِّي . وَعَلَّمَنِي تَأْوِيلَهَا وَتَفْسِيرَهَا وَنَاسِخَهَا وَمَنْسُوخَهَا وَمُحْكَمَهَا وَمُتَشَابِهَهَا . وَدَعَا اللهَ لِي أَنْ يُعَلِّمَنِي فَهْمَهَا وَحِفْظَهَا . فَلَمْ أَنْسَ مِنْهُ حَرْفاً وَاحِداً " فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ اخْتَصَرْتُهُ .

سُلیم بن قیس ھلالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے سنا، آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو آیت بھی نازل ہوئی وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے پڑھائی یا (فرمایا) لکھوائی، میں ہی اس آیت کو اپنے خط کے ساتھ لکھا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اس کی تاویل اور تفسیر سکھائی اور اس کی ناسخ، منسوخ اور محکم متشابہ آیات سکھائی اور میرے لیے اللہ سے دعا فرمائی کہ اللہ مجھے قرآن کی آیات کی سمجھ دے اور اس کا حافظ بنا دے، پس میں اس میں سے ایک حرف بھی نہیں بھولا" یہ طویل حدیث ہے جسے میں (حاکم حسکانی) نے مختصر کیا۔

شعبی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

42۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الشَّيْخِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو الْبَجَلِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا سُلَيْمٌ مَوْلَى الشَّعْبِيِّ :

عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ : " مَا كَانَ أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَعْلَمَ بِمَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ وَبِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ مِنْ عَلِيٍّ "

شعبی نے کہا: "جو دو تختیوں کے درمیان ہے اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کیا گیا اسے اس امت میں علی سے بڑھ کر کوئی نہیں جانتا تھا"

43 ۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجُرْجَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ حَمْدَانَ الْمُقْرِي قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي . وَحَدَّثَنَا ابْنُ حَبَشٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْعَبَّاسِ قَالَا : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْأَزْهَرِ قَالَ : حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ قَالَ : " مَا أَحَدٌ

أَعْلَمَ بِمَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَعَالَى بَعْدَ نَبِيِّ اللهِ مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ"

سلمہ بن کہیل رحمۃ اللہ اپنے بابا سے اور وہ عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں، آپ نے کہا: "اللہ کے نبی کے بعد جو کچھ دو تختیوں کے درمیان کتاب اللہ سے ہے اسے علی بن ابی طالب سے بڑھ کر جاننے والا اور کوئی نہیں ہے"

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول

44۔ أَخْبَرَنَا جَدِّي الشَّيْخُ أَبُو نَصْرٍ رَحِمَهُ اللهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورِ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُذَكِّرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي خَيْثَمَةَ فِي تَارِيخِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ، قَالَ: قُلْتُ لِعَطَاءٍ: "أَكَانَ فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ أَحَدٌ أَعْلَمَ مِنْ عَلِيٍّ قَالَ: لَا وَاللهِ لَا أَعْلَمُهُ"

عبد الملک بن ابی سُلیمان نے کہا کہ میں نے عطاء رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: "کیا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں علی سے بڑا کوئی عالم تھا؟ تو عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم (صحابہ میں) ان سے بڑا کوئی عالم نہ تھا"

(محب الدین طبری، ذخائر العقبیٰ، ج:1، ص:78)

حضرت عطاء بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ کا قول "علی علیہ السلام أعلم النّاس ہیں۔

45۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَحْفُوظِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الصِّبْغِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ صُرَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ:

سَأَلْتُ عَطَاءَ بْنَ أَبِي رَبَاحٍ: "أَكَانَ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم أَعْلَمُ مِنْ عَلِيٍّ؟ قَالَ: لَا وَاللهِ لَا أَعْلَمُهُ"

عبد الملک بن ابی سُلیمان نے کہا کہ میں نے عطاء بن ابی رباح سے پوچھا: "کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں کوئی علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے بڑا عالم تھا؟ تو عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: نہیں، اللہ کی قسم (صحابہ میں) ان سے بڑا کوئی عالم نہ تھا"

(ابن ابی شیبہ، المصنف، ج:12، ص:75، رقم:32772)(ابن اثیر، اسد الغابہ، ج:2، ص:294)

(ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:415)

46۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقُرْآنِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَمَّادٍ الطِّهْرَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَشْقَرُ قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلٍ قَالَ : سَمِعْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ يَقُولُ : مَا كَانَ أَحَدٌ يَصْعَدُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَيَقُولُ : "سَلُونِي عَمَّا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ"

محمد بن فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: علی بن ابی طالب علیہ السلام کے سوا کوئی بھی شخص منبر پر چڑھ کر یہ نہیں کہتا تھا: مجھ سے دو تختیوں کے درمیان جو کچھ ہے اس بارے میں پوچھ لو"

(محب الدین طبری، ذخائر العقبیٰ، ج:1، ص:78)

47۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ بِهَا ، قَالَ : أَخْبَرَتْنَا أُمُّ الْفَتْحِ بِنْتُ أَحْمَدَ بْنِ كَامِلٍ الْقَاضِي قَالَتْ : حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ حُمَيْدٍ اللَّخْمِيُّ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَسَنِ الْأَشْقَرَ قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ فُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ يَقُولُ : سَمِعْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ يَقُولُ : "مَا كَانَ أَحَدٌ يَقُومُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَيَقُولُ : سَلُونِي عَمَّا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ"

محمد بن فضیل بن غزوان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے ابن شبرمہ سے سنا، آپ فرماتے ہیں: علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم کے سوا کوئی بھی شخص منبر پر کھڑا ہو کر یہ نہیں کہتا تھا: مجھ سے دو تختیوں کے درمیان جو کچھ ہے اس بارے میں پوچھ لو" (ابن الاعرابی، معجم ابن الاعرابی، ج:4، ص:465)

48۔ حدثناه عاليا الحاكم أبو عبد الله الحافظ إملاء وقراءة قال : سمعت أبا العباس محمد بن يعقوب ، قال : سمعت عبد الله بن الحسين الأشقر ويقال له : ابن الطبال بالكوفة يحدث بذلك

ابن بطال کوفہ رحمۃ اللہ علیہ میں بھی یہ روایت بیان کرتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں نزول قرآن

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول "کتاب اللہ میں سب سے زیادہ آیات مولا علی علیہ السلام کی شان میں ہیں"

49۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْحَافِظُ قَالَ : أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَزَّازُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ قَطَافٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : "مَا نَزَلَ فِي أَحَدٍ مِنْ كِتَابِ اللهِ مَا نَزَلَ فِي عَلِيٍّ"

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کتاب اللہ میں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوا وہ اور کسی کے بارے میں نازل نہ ہوا" (حلبی، سیرت حلبیہ، ج:2، ص:474)

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول

50۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمُعَاذِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْكُهَيْلِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عِيسَى التَّنُوخِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ لَيْثٍ :عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : :نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ سَبْعُونَ آيَةً لَمْ يَشْرَكْهُ فِيهَا أَحَدٌ"

مجاھد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں قرآن کی ستر آیات نازل ہوئی، ان آیات میں آپ علیہ السلام کے ساتھ اور کوئی شریک نہیں"

51۔أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجُرْجَرَائِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَرْقَمَ ، عَنْ لَيْثٍ :عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ : "نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ سَبْعُونَ آيَةً مَا شَرِكَهُ فِيهِنَّ أَحَدٌ"

مجاھد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں ستر آیات نازل ہوئی جن میں ان کا اور کوئی شریک نہیں تھا"

52۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْقُ بْنُ غَنَّامٍ النَّخَعِيُّ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: "مَا أَنْزَلَ اللهُ آيَةً فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَلِيٌّ رَأْسُهَا"

مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "قرآن میں جو آیت بھی نازل ہوئی علی علیہ السلام اس آیت کے سب سے پہلے مخاطب ہیں"

یزید بن رومان رحمۃ اللہ علیہ کا قول

53۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلَوِيَةَ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيَابَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى الْوَابِشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ:

عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ قَالَ: "مَا نَزَلَ فِي أَحَدٍ مِنَ الْقُرْآنِ مَا نَزَلَ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ"

یزید بن رومان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "قرآن میں جو علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوا وہ اور کسی کے بارے میں نازل نہیں ہوا"

54۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ خُزَيْمَةَ، وَأَبُو مَنْصُورٍ التَّمِيمِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ السَّرَّاجُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ غَنَّامِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكِيمٍ الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ رُومَانَ قَالَ: "مَا أُنْزِلَتْ فِي أَحَدٍ مَا أُنْزِلَ فِي عَلِيٍّ مِنَ الْفَضْلِ فِي الْقُرْآنِ"

یزید بن رومان نے کہا: "قرآن میں جو علی علیہ السلام کے فضائل میں نازل کیا گیا وہ اور کسی کے بارے میں نازل نہ کیا گیا"

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ کا قول

55۔ وَفِي رِوَايَةِ ابْنِ الْمُنْذِرِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ زُبَيْدِ بْنِ الْحَرْثِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: "لَقَدْ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ ثَمَانُونَ آيَةً صَفْوًا فِي كِتَابِ اللهِ مَا يَشْرَكُهُ فِيهَا أَحَدٌ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ"

عبد الرحمن بن ابی لیلی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "خالصتاً حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں قرآن میں اسی آیات نازل ہوئی جن میں آپ علیہ السلام کا کوئی اور شریک نہیں"

امام حسین علیہ السلام کا قول

56۔أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الطَّلْحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليه السلام: "نَزَلَ الْقُرْآنُ عَلَيْنَا وَلَنَا كَرَائِمُهُ

حضرت (امام) علی بن حسین علیہ السلام نے کہا: "قرآن ہم پر نازل ہوا اور ہمارے لیے ہی اس کے اعزازات ہیں"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی تفصیلی روایت

57۔فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ شُعْبَةَ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنِ الْحَكَمِ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ "أَخَذَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم يَدِي وَيَدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَخَلَا بِنَا عَلَى ثَبِيرٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَاتٍ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ. فَقَالَ: اللهُمَّ إِنَّ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ سَأَلَكَ، وَأَنَا مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ أَسْأَلُكَ أَنْ تَشْرَحَ لِي صَدْرِي وَتُيَسِّرَ لِي أَمْرِي. وَتَحْلُلَ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي لِيُفْقَهَ بِهِ قَوْلِي (وَاجْعَلْ لِي وَزِيراً مِنْ أَهْلِي) عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخِي (اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي). قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: سَمِعْتُ مُنَادِياً يُنَادِي: يَا أَحْمَدُ قَدْ أُوتِيتَ مَا سَأَلْتَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ: يَا أَبَا الْحَسَنِ ارْفَعْ يَدَكَ إِلَى السَّمَاءِ. فَادْعُ رَبَّكَ وَسَلْ يُعْطِكَ. فَرَفَعَ عَلِيٌّ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ وَهُوَ يَقُولُ: اللهُمَّ اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْداً، وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ وُدًّا. فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَى نَبِيِّهِ: (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمنُ وُدًّا). فَتَلَاهَا النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم عَلَى أَصْحَابِهِ فَتَعَجَّبُوا مِنْ ذَلِكَ تَعَجُّباً شَدِيداً. فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم: مِمَّا تَتَعَجَّبُونَ. إِنَّ الْقُرْآنَ أَرْبَعَةُ أَرْبَاعٍ. فَرُبُعٌ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ خَاصَّةً وَرُبُعٌ فِي أَعْدَائِنَا. وَرُبُعٌ حَلَالٌ وَحَرَامٌ. وَرُبُعٌ فَرَائِضُ وَأَحْكَامٌ. وَإِنَّ اللهَ أَنْزَلَ فِي عَلِيٍّ كَرَائِمَ الْقُرْآنِ"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا اور حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑا اور صرف ہمارے ساتھ ثبیر (پہاڑ) پر کھڑے ہوئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چند رکعت نماز ادا فرمائی، پھر اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند فرمائے اور ارشاد فرمایا:

"اے اللہ بے شک موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے تجھ سے سوال کیا تھا اور میں تیرا نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو میرے لیے میرا سینہ کھول دے اور میرے لیے میرا معاملہ آسان فرما، اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھائے اور میرے گھر والوں میں سے میرے لیے کام کا بوجھ اٹھانے والا میرے بھائی علی بن ابی طالب کو مقرر فرما، اس کے ساتھ میرے کام مضبوط فرما اور اسے میرے کام میں شریک فرما"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے ایک منادی کو ندا دیتے ہوئے سنا: اے احمد! جو آپ نے مانگا وہ میں نے آپ کو عطا کر دیا، پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: "اے ابو الحسن! اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کرو اور اپنے رب سے سوال کرو آپ کو عطا کیا جائے گا "پس حضرت علی علیہ السلام نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور وہ کہنے لگے: "اے اللہ! میرے لیے اپنے ہاں عہد مقرر فرما اور میرے لیے اپنے ہاں محبت پیدا فرما" پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو پر یہ آیت نازل فرمائی "بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل واہ کر دے گا" پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت اپنے صحابہ کے سامنے تلاوت فرمائی تو انہوں نے اس پر بہت حیرت کا اظہار کیا۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "تم کس بات پر تعجب کر رہے ہو؟ بے شک قرآن کے چار حصے ہیں، ایک چوتھائی حصہ ہم اہل بیت کے (فضائل) بارے میں ہے اور ایک چوتھائی حصہ ہمارے دشمنوں (کی مذمت) کے متعلق ہے اور ایک چوتھائی حصہ حلال و حرام کے حوالے سے ہے اور ایک چوتھائی حصہ فرائض و احکام کے متعلق ہے"

(ابن المغازلی، المناقب، ج:1، ص:395، ناشر: دار الآثار، صنعاء، رقم:375)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کا فرمان "قرآن کا چوتھائی حصہ ہماری شان میں ہے"

58۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي أَبُو الْحَسَنِ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ السَّلُولِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّخَعِيِّ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ:

عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ علیه السلام "نَزَلَ الْقُرْآنُ أَرْبَاعاً فَرُبُعٌ فِينَا ، وَرُبُعٌ فِي عَدُوِّنَا ، وَرُبُعٌ سُنَنٌ وَأَمْثَالٌ وَرُبُعٌ فَرَائِضُ وَأَحْكَامٌ فَلَنَا كَرَائِمُ الْقُرْآنِ"

[والحديث] رواه جماعة عن محمد بن الحسن كما رويت ، و [رواه] جماعة عن زكريا.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "قرآن چار حصوں میں نازل ہوا، پس ایک چوتھائی ہمارے بارے میں نازل ہوا، اور ایک چوتھائی ہمارے دشمن کے بارے میں، اور ایک چوتھائی سنن اور مثالوں کے بیان میں، اور ایک چوتھائی فرائض اور احکام کے بارے میں نازل ہوا، پس ہمارے لیے قرآنی اعزازات ہیں"۔

اس حدیث کو محمد بن حسن سے ایک جماعت نے روایت کیا اور زکریا سے بھی ایک جماعت نے روایت کیا۔

59۔ حَدَّثُونَا عَنْ أَبِي الْحُسَيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ النَّصِيبِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ السَّبِيعِيُّ [أَخْبَرَنَا] الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُصْعَبٍ [حَدَّثَنَا] مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِيمٍ [حَدَّثَنَا] أَبُو طَاهِرٍ الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ أَبِي يَحْيَى وَهُوَ زَكَرِيَّا بْنُ مَيْسَرَةَ :

عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيّاً يَقُولُ: "نَزَلَ الْقُرْآنُ أَثْلَاثاً : ثُلُثٌ فِينَا ، وَثُلُثٌ فِي عَدُوِّنَا ، وَثُلُثٌ فَرَائِضُ وَأَحْكَامٌ وَسُنَنٌ وَأَمْثَالٌ"

اصبغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے حضرت علی علیہ السلام کو فرماتے سنا: "قرآن تین حصوں پر نازل ہوا، ایک تہائی ہمارے بارے میں اور ایک تہائی ہمارے دشمن کے حق میں اور ایک چوتھائی احکام و سنن اور امثال کے بارے میں نازل ہوا"

60۔ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ الْجَصَّاصُ قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَكَمٍ وَهُوَ الْحِبَرِيُّ وَقَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ :

عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَزَلَ الْقُرْآنُ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ : "رُبُعٌ فِينَا ، وَرُبُعٌ فِي عَدُوِّنَا ، وَرُبُعٌ حَلَالٌ وَحَرَامٌ وَرُبُعٌ فَرَائِضُ وَأَحْكَامٌ . وَلَنَا كَرَائِمُ الْقُرْآنِ"

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "قرآن چار حصوں میں نازل ہوا، پس ایک چوتھائی ہمارے بارے میں نازل ہوا، اور ایک چوتھائی ہمارے دشمن کے بارے میں، اور ایک چوتھائی حلال و حرام کے بارے میں، اور ایک چوتھائی فرائض اور احکام کے بارے میں نازل ہوا، پس ہمارے لیے قرآنی اعزازات ہیں"

61۔ و [رواه أيضا عن] نصر بن مزاحم عن أبي الجارود كذلك [رواه عنه] في [التفسير] العتيق.

اس روایت کو نصر بن مزاحم نے ابی جارود سے روایت کیا اور ان سے تفسیر عتیق میں روایت کیا۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ کا قول

62۔ وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ [وَ] هُوَ مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ النَّهْدِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ حَرْبٍ ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ : عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ قَالَ : صَنَعَ لَنَا يُوسُفُ بْنُ مَاهَكَ حَمَاماً وَطَعَاماً ، وَمَعَنَا مُجَاهِدٌ وَطَاوُسٌ وَعَطَاءٌ فَبَدَأَ بِطَاوُسٍ فَطَلَى فَدَخَلَ فَقَالَ مُجَاهِدٌ : لَقَدْ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ سَبْعُونَ آيَةً۔ مَا شَرِكَهُ فِيهَا أَحَدٌ. فَقَالَ عَطَاءٌ : مَا رَأَى ذَلِكَ لَهُ أَصْحَابُهُ فيثبت [فَوَثَبَ إِلَيْهِ طَاوُسٌ فَقَالَ : يَا ابْنَ السَّوْدَاءِ [تَتَكَلَّمُ بِهَذَا] اغْسِلُوا عَنِّي لَأَكُونَنَّ أَنَا وَهُوَ الْيَوْمَ حَدِيثاً لِأَهْلِ مَكَّةَ. قَالَ : فَلَمْ نَزَلْ بِهِ حَتَّى سَكَنَ"

حبیب بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "ہمارے لیے یوسف بن ماہک نے کبوتر (کا سالن) اور کھانا پکایا اور ہمارے ساتھ مجاہد، طاؤس اور عطاء رحمۃ اللہ علیہم تھے، پس طاؤس نے پہل کی اور داخل ہوئے تو مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حضرت علی علیہ السلام (کی شان) میں ستر آیات نازل ہوئی جن میں آپ کا کوئی شریک نہیں" تو عطاء نے کہا: یہ آیات ان کے ساتھیوں نے نہیں پائی؟ تو طاؤس نے اس کی طرف چھلانگ لگائی اور کہا: اے کالی ماں کے بیٹے! تو اس پر کلام کرتا ہے، مجھ پر سے پانی بہاؤ کہیں میں اور وہ آج مکہ میں ایک نیا واقعہ رونما نہ کر دیں۔ راوی نے کہا: طاؤس اس پر سے نہ اترے یہاں تک کے وہ پر سکون ہو گیا"

63۔ وَرَوَاهُ [أَيْضاً] ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى [عَنْ] عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ سِيَاهٍ بِهِ وَقَالَ : فَطَلَوْهُ وَتَحَدَّثَ الْقَوْمُ فَقَالَ مُجَاهِدٌ : [لَقَدْ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ سَبْعُونَ آيَةً مَا شَرِكَهُ فِيهَا أَحَدٌ]. فَقَالَ عَطَاءٌ : مَا عَرَفَ ذَلِكَ لَهُ أَصْحَابُهُ. فَقَالَ : يَا صَاحِبَ الْحَمَّامِ صُبَّ عَلَيَّ الْمَاءَ . أَمَا لَوْ أَتْرُكُ أَنَا وَهُوَ۔ يَعْنِي عَطَاءً لَكُنْتُ أَنَا وَهُوَ الْيَوْمَ حَدِيثاً بِمَكَّةَ. وَالْبَاقِي سَوَاءٌ.

یہی روایت ابن ابی شیبہ نے عبید اللہ بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے عبد العزیز بن سیاہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ وہ سب (یوسف بن ماھک) کے پاس گئے اور آپس میں باتیں کرنے لگے اسی دوران مجاھد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "حضرت علی علیہ السلام (کی شان) میں ستر آیات نازل ہوئی جن میں آپ کا کوئی شریک نہیں" تو عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ بات ان کے ساتھ والے نہ جان سکے؟ تو انہوں کے کہا: اے کبوتروں والے! مجھ پر پانی ڈال، اگر مجھے موقع مل گیا تو میں اور وہ یعنی عطاء مکہ والوں کے لیے ایک نئی داستان ہوں گے۔ اور باقی روایت ویسے ہی ہے۔

64۔ورواه [أيضا] أبو عبد الله الحسين بن الحكم الحبري في تفسيره عن مالك بن إسماعيل به سواء

اس روایت کو ابو عبد اللہ حسین بن حکم حبری نے اپنی تفسیر میں مالک بن اسماعیل سے نقل کیا، باقی راوی وہی ہیں۔

65۔قُرِئَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيِّ فِي دَرْبِ الزَّعْفَرَانِيِّ بِبَغْدَادَ مِنْ أَصْلِهِ فَأَقَرَّ بِهِ. وَزَعَمَ بَعْضُ السَّادَةِ أَنَّهُ أَجَازَ لِيَ الرِّوَايَةَ عَنْهُ أَبِي قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْمَرْزُبَانِيُّ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي شَعْبَانَ سَنَةَ إِحْدَى وَثَمَانِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ. قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي قَطِيعَةِ جَعْفَرٍ عَلَى بَابِ دَارِهِ فِي ذِي الْحِجَّةِ سَنَةَ ثَمَانٍ وَعِشْرِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ. عَنْ حُسَيْنِ بْنِ سُلَيْمَانَ. عَنْ أَبِي الْجَارُودِ: عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ: "نَزَلَ الْقُرْآنُ أَرْبَعَةَ أَرْبَاعٍ: رُبُعٌ فِينَا. وَرُبُعٌ فِي عَدُوِّنَا. وَرُبُعٌ حَلَالٌ وَحَرَامٌ وَرُبُعٌ فَرَائِضُ وَأَحْكَامٌ. وَلَنَا كَرَائِمُ الْقُرْآنِ"

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: "قرآن چار حصوں میں نازل ہوا: ایک چوتھائی ہمارے بارے میں نازل ہوا، اور ایک چوتھائی ہمارے دشمن کے بارے میں، اور ایک چوتھائی حلال و حرام کے بارے میں، اور ایک چوتھائی فرائض اور احکام کے بارے میں نازل ہوا، پس ہمارے لیے قرآنی اعزازات ہیں"

66۔أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ. قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ جَنَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ عَاصِمٍ: عَنْ زِرٍّ. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: "مَا مَرَّتِ الْمَوَاسِي عَلَى رَأْسِ رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَقَدْ نَزَلَتْ فِيهِ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ" حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "قریش کی غمگساری کرنے والے ہر شخص کے بارے میں قرآن کی آیت نازل ہوئی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام قیامت تک کے مؤمنوں کے امیر و سردار ہیں

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی روایت

67۔ حَدَّثَنَاهُ أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَاقَ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْعَوَّامِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا نُوحُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ:

عَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ أُنَاساً تَذَاكَرُوا. فَقَالُوا: "مَا نَزَلَتْ آيَةٌ فِي الْقُرْآنِ [فِيهَا]: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا فِي أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ص. فَقَالَ حُذَيْفَةُ: مَا نَزَلَتْ فِي الْقُرْآنِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا كَانَ لِعَلِيٍّ لُبُّهَا وَلُبَابُهَا"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ لوگ باہم مذاکرہ کر رہے تھے کہ قرآن میں جہاں کہیں بھی آیت (یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) نازل ہوئی وہ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی۔ تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن میں جہاں بھی (یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) کے الفاظ ہیں علی علیہ السلام (جنہیں اس آیت میں خطاب کیا گیا) ان کا لُبّ لُباب ہیں"

68۔ أخبرناه أبو عبد الله الدينوري قال: حدثنا أحمد بن جعفر بن حمدان بن عبد الله، قال: حدثنا أبو حامد أحمد بن جعفر المستملي قال: حدثنا إبراهيم بن الجنيد قال: حدثنا الحسن بن حماد سجادة قال: حدثنا نوح بن محمد، عن الأعمش عن زيد بن وهب، عن حذيفة به لفظاً سواء.

69۔ وروي عن وكيع، عن إسماعيل بن أبي خالد، عن قيس بن أبي حازم عن حذيفة مثله في العتيق

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول

70۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْمُفَسِّرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ إِمْلَاءً قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ مَرْدَوَيْهِ الْأَهْوَازِيُّ مِنْ لَفْظِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ رَاشِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ، عَنْ عِكْرِمَةَ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "مَا أَنْزَلَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ آيَةً: (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا كَانَ عَلِيٌّ أَمِيرَهَا وَشَرِيفَهَا . وَلَقَدْ عَاتَبَ اللهُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صلي الله عليه وآله وسلم وَلَمْ يَذْكُرْ عَلِيّاً إِلَّا بِخَيْرٍ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "قرآن میں جہاں بھی (یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) کے الفاظ ہیں علی علیہ السلام (جنہیں اس آیت میں خطاب کیا گیا) ان کے امیر اور اعلی نسب ہیں اور اللہ نے قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر عتاب فرمایا ہے لیکن علی کا ذکر بھلائی کے ساتھ ہی کیا ہے"

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:9، ص:461، رقم:11521) (ابو نعیم اصبہانی، معرفۃ الصحابہ، ج:1، ص:359، رقم:317)

(ہیثمی، مجمع الزوائد، ج:9، ص:5) (سیوطی، جامع الاحادیث، ج:36، ص:214)

(متقی ہندی، کنز العمال، ج:13، ص:108، رقم:36353)

71۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْقُرَشِيُّ وَأَبُو سَعِيدٍ الْحِيرِيُّ ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ التَّمِيمِيُّ قَالُوا : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ التَّمِيمِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ .وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ : أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ رَاشِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ ، عَنْ عِكْرِمَةَ :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "مَا أُنْزِلَتْ فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا وَعَلِيٌّ رَأْسُهَا وَأَمِيرُهَا . وَلَقَدْ عَاتَبَ اللهُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فِي غَيْرِ آيٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا ذَكَرَ عَلِيّاً إِلَّا بِخَيْرٍ" لَفْظاً وَاحِداً

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قرآن میں جہاں بھی (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) کے الفاظ ہیں علی علیہ السلام (جنہیں اس آیت میں خطاب کیا گیا) ان کے سردار اور امیر ہیں اور اللہ نے قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر متعدد آیات میں عتاب فرمایا ہے لیکن علی کا ذکر بھلائی کے ساتھ ہی کیا ہے" ایک ہی الفاظ کے ساتھ دونوں روایات مروی ہے۔

72۔وأخبرناه أبو عبد الله الثقفي قراءة قال : حدثنا أبو حذيفة أحمد بن علي قال : حدثنا أبو عروبة الحراني قال : حدثنا عباد بن يعقوب الرواجني قال : حدثنا عيسى بن راشد به ، وقال «شريفها» بدل «أميرها» والباقي سواء.

عیسی بن راشد رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو روایت کیا اور کہا: علی علیہ السلام ان میں امیر کی جگہ اعلی نسب کے الفاظ ہیں، باقی روایت یکساں ہیں۔

قرآن حضرت علی علیہ السلام کا ذکر خیر کے ساتھ ہی کیا گیا

73۔ورواه عن عيسى يحيى الحماني . وعنه حسين الحبري بإسناد الجوهري البغدادي

74۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَافِظُ . قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ : أَنَّ أَبَا لَبِيدٍ أَخْبَرَهُمْ [عَنْ] عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ الذُّهْلِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ رَاشِدٍ الْكُوفِيُّ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ :عَنْ عِكْرِمَةَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : "مَا ذَكَرَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا وَعَلِيٌّ شَرِيفُهَا وَأَمِيرُهَا ، وَلَقَدْ عَاتَبَ اللهُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فِي آيٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا ذَكَرَ عَلِيّاً إِلَّا بِخَيْرٍ"

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "قرآن میں جہاں بھی (یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) کے الفاظ ہیں علی علیہ السلام (جنہیں اس آیت میں خطاب کیا گیا) ان کے امیر اور اعلی نسب ہیں اور اللہ نے قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر عتاب فرمایا ہے لیکن علی کا ذکر بھلائی کے ساتھ ہی کیا ہے"

(ابن ابی حاتم، تفسیر ابن ابی حاتم، ج:1، ص:196، رقم:1035)

(احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ج:2، ص:254، رقم:1154)

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:9، ص:461، رقم:11521)

(ابو بکر ہیثمی، مجمع الزوائد، ج:9، ص:5، رقم:14660)

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا" والی آیات کے مخاطب اوّل "مولا علی علیہ السلام"

أَبُو بَكْرٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْجَلُودِيُّ الْبَصْرِيُّ سَنَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ مَوْلَى الْأَنْصَارِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ الْقَصَّارُ ، عَنْ عِيسَى بْنِ رَاشِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ : عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "مَا فِي الْقُرْآنِ آيَةٌ : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا عَلِيٌّ سَيِّدُهَا وَأَمِيرُهَا وَشَرِيفُهَا وَمَا مِنْ أَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ إِلَّا وَقَدْ عُوتِبَ فِي الْقُرْآنِ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ لَمْ يُعَاتَبْ فِي شَيْءٍ مِنْهُ"

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قرآن میں جہاں بھی آیت (یا أیھا الذین آمنوا) کے الفاظ ہیں علی (جنہیں اس آیت میں خطاب کیا گیا) ان کے سردار، امیر اور ان میں اعلیٰ نسب ہیں اور قرآن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر عتاب فرمایا گیا سوائے علی بن ابی طالب کے، پس ان پر ذرا بھی عتاب نہ فرمایا گیا"

(ابن ابی حاتم رازی، تفسیر ابن ابی حاتم، ج:3، ص:718)(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:2، ص:6)

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:9، ص:461، رقم:11521)

76. أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَسْعُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَاضِي بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ فَارِسٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ رَاشِدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ : عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "مَا نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ : (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا وَعَلِيٌّ أَمِيرُهَا وَشَرِيفُهَا . وَلَقَدْ عَاتَبَ اللهُ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْقُرْآنِ فِي غَيْرِ آيَةٍ مَا فِيهِمْ عَلِيٌّ"

عکرمہ سے روایت ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قرآن میں جہاں بھی آیت (یا أیھا الذین آمنوا) کے الفاظ نازل فرمائے ہیں علی علیہ السلام (جنہیں اس آیت میں خطاب کیا گیا) ان کے امیر اور ان میں اعلیٰ نسب ہیں اور قرآن میں اللہ نے مومنین پر متعدد آیات میں عتاب فرمایا لیکن علی علیہ السلام ان میں نہیں ہیں"

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:9، ص:461، رقم:11521)

(ابو نعیم اصبہانی، معرفۃ الصحابہ، ج:1، ص:359، رقم:317)

(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:36، ص:214، رقم:39115)

77. أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمُعَاذِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْكُهَيْلِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَرْثِ . قَالَ : أَخْبَرَنِي عِيسَى بْنُ رَاشِدٍ شَيْخٌ كَانَ يُقْرَأُ عَلَيْهِ الْقُرْآنُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ : عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : "مَا أَنْزَلَ اللهُ قَطُّ (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا وَعَلِيٌّ أَمِيرُهَا وَشَرِيفُهَا . وَلَقَدْ عَاتَبَ اللهُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فِي غَيْرِ مَكَانٍ . وَمَا ذَكَرَ عَلِيّاً إِلَّا بِخَيْرٍ"

عکرمہ سے روایت ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی آیت (یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) کے الفاظ نازل فرمائے ہیں علی (جنہیں اس آیت میں خطاب کیا گیا) ان کے امیر اور ان میں اعلیٰ نسب ہیں اور اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر متعدد مقامات پر عتاب فرمایا لیکن علی کا ذکر ہمیشہ خیر ہی سے فرمایا"

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:9، ص:461، رقم:11521)

78۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ السَّعْدِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ الْعَتِيقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الْقُرَشِيُّ الْعَطَّارُ [وَمُحَمَّدُ بْنُ هَارُونَ] الْمَعْرُوفُ بِابْنِ الْمُجَدِّرِ الْكُوفِيِّ بِهَا. قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى الْعِجْلِيُّ مِنْ كِتَابِهِ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ. عَنِ الْأَعْمَشِ: عَنْ مُجَاهِدٍ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "مَا أَنْزَلَ اللهُ آيَةً: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا وَعَلِيٌّ رَأْسُهَا وَأَمِيرُهَا"

مجاھد سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی آیت (یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) کے الفاظ نازل فرمائے ہیں علی علیہ السلام (جنہیں اس آیت میں خطاب کیا گیا) ان کے سردار اور امیر ہیں" (طبرانی، المعجم الکبیر، ج:9، ص:461، رقم:11521)

79۔ أخبرناه أبو بكر الحارثي قال: أخبرنا أبو الشيخ بأصبهان قال: حدثنا أبو بكر بن أبي داود قال: حدثنا عباد بن يعقوب به لفظاً سواء إلا ما غيرت.

80۔ أخبرناه أبو القاسم الفارسي. قال: أخبرنا أبي قال: أخبرنا محمد بن القاسم المحاربي قال: حدثنا عباد. به كلفظ أبي سعد سواء.

81۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُؤْمِنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَوَيْهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِشِيرَازَ. قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ نُوحٍ الْجَنَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ عَنْ وَكِيعٍ. عَنْ سُفْيَانَ. عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "مَا أَنْزَلَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرَهَا وَشَرِيفَهَا. لِأَنَّهُ أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا"

مجاھد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی آیت (یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) کے الفاظ نازل فرمائے ہیں علی (جنہیں اس آیت میں خطاب کیا گیا) ان کے سردار اور اعلیٰ نسب

ہیں اس لیے کہ وہ پہلے مومن ہیں"

عیسیٰ بن راشد رحمۃ اللہ علیہ کا قول

82۔وَبِهِ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ طَرِيفٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ رَاشِدٍ بِهِ ، قَالَ : "مَا أَنْزَلَ اللهُ فِي الْقُرْآنِ : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا وَعَلِيٌّ أَمِيرُهَا وَشَرِيفُهَا ، وَلَقَدْ عَاتَبَ اللهُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ فِي غَيْرِ آيَةٍ مِنَ الْقُرْآنِ وَمَا ذَكَرَ عَلِيّاً إِلَّا بِخَيْرٍ"

قَالَ ابْنُ طَرِيفٍ : قُلْتُ لِعِيسَى : سَمِعْتَهُ مِنْ عَلِيِّ بْنِ بَذِيمَةَ قَالَ : نَعَمْ .

عیسیٰ بن راشد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جہاں بھی آیت (یا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا) کے الفاظ نازل فرمائے ہیں علی علیہ السلام (جنہیں اس آیت میں خطاب کیا گیا) ان کے سردار اور اعلیٰ نسب ہیں اور اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر متعدد آیات میں عتاب فرمایا لیکن علی کا ذکر ہمیشہ خیر ہی سے فرمایا"

ابن طریف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا: کیا آپ نے اس روایت کو علی بن بذیمہ رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، انہوں نے کہا: ہاں، سنا۔

. رواه عنه إسماعيل بن أمية . وقثم بن الضحاك وسفيان الثوري ، ويحيى بن عبد الحميد الحماني ومحمد بن عمر . وتابعه هارون وجعفر عنه.

83۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجُرْجَرَائِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ :عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْهُ قَالَ : "قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا ذَكَرَ اللهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ فِي كِتَابِهِ : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَّا وَعَلِيٌّ أَمِيرُهَا"

"قرآن میں اللہ جل ثناءہ نے جہاں بھی آیت (یا أَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا) کے الفاظ نازل فرمائے ہیں علی (جنہیں اس آیت میں خطاب کیا گیا) ان کے امیر ہیں"

مجاہد بن جبر رحمۃ اللہ علیہ کا قول

84۔أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ الْحَافِظُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْحَافِظُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخَثْعَمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْخِرَاشِ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ :عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ:" مَا كَانَ فِي الْقُرْآنِ : (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) فَإِنَّ لِعَلِيٍّ سَابِقَةَ ذَلِكَ وَفَضِيلَتَهُ"

قرآن میں جہاں کہیں بھی (یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) کے الفاظ ہیں پس علی علیہ السلام کے لیے وہاں سبقت اور ان کی فضیلت ہے"

85۔أخبرناه أبو بكر الحارثي قال : أخبرنا أبو الشيخ قال : حدثنا عمر بن عبد الله بن الحسن قال : حدثنا أبو سعيد الأشج قال : حدثنا عبد الله بن خراش الشيباني به. [وَ] أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خِرَاشٍ ، عَنِ الْعَوَّامِ :عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ :"كُلُّ شَيْءٍ فِي الْقُرْآنِ : (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) فَإِنَّ لِعَلِيٍّ سَبْقَهُ وَفَضْلَهُ"

مجاهد رحمہ اللہ نے کہا: قرآن میں جس جگہ بھی (یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) کے الفاظ ہیں پس علی علیہ السلام کے لیے سبقت اور فضیلت ہے"

سیدنا علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہونے والی قرآنی آیات کی تفصیل

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم صراط مستقیم ہیں

86۔ أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ الْوَالِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ الْوَاعِظُ بِبَغْدَادَ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي. قَالَ: حَدَّثَنِي حَامِدُ بْنُ سَهْلٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعِجْلِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَابِرٍ. عَنْ مُسْلِمِ بْنِ حَنَانٍ: عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: "(اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ) قَالَ: صِرَاطُ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ"

ابو بریدہ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "تو چلا ہمیں سیدھی راہ" کے بارے میں کہا: "سیدھی راہ، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل کی راہ ہے"

(ثعلبی نیشاپوری، الکشف والبیان، ج:1، ص:120)

87۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ النَّسَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ قَيْدَةَ الْفَسَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ بِبَغْدَادَ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي الدُّنْيَا. قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعُ بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَسْبَاطٍ وَمُجَاهِدٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ) قَالَ: يَقُولُ: "قُولُوا مَعَاشِرَ الْعِبَادِ: اهْدِنَا إِلَى حُبِّ النَّبِيِّ وَأَهْلِ بَيْتِهِ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "تو چلا ہمیں سیدھی راہ" کے بارے میں کہا: وہ فرماتا ہے: "اے انسانوں کے گروہ! کہو، "ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی اہل بیت کی محبت کی راہ چلا"

88۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمُعَاذِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا كَامِلُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي ثَابِتٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : "أَنْتَ الطَّرِيقُ الْوَاضِحُ وَأَنْتَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ ، وَأَنْتَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: (اے علی!) آپ روشن راستہ ہو اور آپ صراط مستقیم ہو اور آپ مومنین کے سردار ہو"

89 ۔ وَأَخْبَرَنَا أَيْضاً أَبُو جَعْفَرٍ [عَنْ] مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَلَوِيِّ عَنْ عَمِّهِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي الْقَاسِمِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنِ الْمُفَضَّلِ ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : "إِنَّ اللهَ جَعَلَ عَلِيّاً وَزَوْجَتَهُ وَأَبْنَاءَ [هُ] حُجَجَ اللهِ عَلَى خَلْقِهِ ۔ وَهُمْ أَبْوَابُ الْعِلْمِ فِي أُمَّتِي ۔ مَنِ اهْتَدَى بِهِمْ (هُدِيَ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ)"

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ نے علی، اس کی زوجہ اور اس کے بیٹوں کو اللہ کی مخلوق پر اللہ کی حجت بنایا ہے اور وہ میری امت میں علم کے دروازے ہیں جن کے ذریعے ہدایت لی جاتی ہے "**ہدایت دی گئی اسے سیدھی راہ کی طرف**" (سورۃ آل عمران آیت: ۱۰۱)

ولائے علی علیہ السلام۔۔۔ پُل صراط سے گزرنے کا جواز

90 ۔ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْمَعْمَرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ الْفَقِيهُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي ، قَالَ : حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ ، عَنِ الْيَعْقُوبِيِّ ، عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَلَوِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْبَاقِرِ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : "مَنْ سَرَّهُ [مَنْ أَرَادَ] أَنْ يَجُوزَ عَلَى الصِّرَاطِ كَالرِّيحِ الْعَاصِفِ ۔ وَيَلِجَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ فَلْيَتَوَلَّ وَلِيِّي وَوَصِيِّي ۔ وَصَاحِبِي وَخَلِيفَتِي عَلَى أَهْلِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ ، وَمَنْ سَرَّهُ [وَمَنْ أَرَادَ] أَنْ يَلِجَ النَّارَ فَلْيَتْرُكْ وَلَايَتَهُ فَوَ عِزَّةِ رَبِّي وَجَلَالِهِ إِنَّهُ لَبَابُ اللهِ الَّذِي لَا يُؤْتَى إِلَّا مِنْهُ ، وَإِنَّهُ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ ۔ وَإِنَّهُ الَّذِي يَسْأَلُ اللهُ عَنْ وَلَايَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

حضرت (امام) ابو جعفر محمد باقر اپنے بابا (امام زین العابدین) علیہما السلام سے روایت کرتے ہیں اور آپ اپنے بابا (امام حسین علیہ السلام) سے روایت کرتے ہیں: آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو یہ چاہے کہ وہ تیز ہوا کے جھونکے کی

مانند (پل) صراط کو عبور کر لے اور بغیر حساب کے جنت میں داخل ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ میرے گھر والوں سے میرے دوست اور میرے وصی اور میرے خلیفہ کو اپنا چارہ ساز بنائے اور جو یہ چاہے کہ وہ آگ میں داخل ہو تو وہ اس کی ولایت کو ترک کر دے، پس مجھے میرے رب کی عزت اور جلال کی قسم، بے شک علی، اللہ کا دروازہ ہے جس کے بغیر اللہ کو نہیں پایا جا سکتا اور بے شک علی صراط مستقیم ہے اور بے شک قیامت کے دن اللہ اسی کی ولایت کے بارے میں سوال کرے گا"

پنجتن پاک علیہم السلام ۔۔۔ نجوم ہدایت

91۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَسَوِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ بْنُ يُوسُفَ بْنِ مَكِّيِّ الزَّنْجَانِيُّ بِهَمَذَانَ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بِبَغْدَادَ. قَالَ: قُرِئَ عَلَى هِلَالِ بْنِ الْعَلَاءِ الرَّقِّيِّ وَأَنَا أَسْمَعُ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي. عَنِ الدَّرَاوَرْدِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: "اهْتَدُوا بِالشَّمْسِ. فَإِذَا غَابَ الشَّمْسُ فَاهْتَدُوا بِالْقَمَرِ. فَإِذَا غَابَ الْقَمَرُ فَاهْتَدُوا بِالزُّهَرَةِ. فَإِذَا غَابَتِ الزُّهَرَةُ فَاهْتَدُوا بِالْفَرْقَدَيْنِ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الشَّمْسُ وَمَا الْقَمَرُ. وَمَا الزُّهَرَةُ وَمَا الْفَرْقَدَانِ قَالَ: الشَّمْسُ أَنَا. وَالْقَمَرُ عَلِيٌّ وَالزُّهَرَةُ فَاطِمَةُ. وَالْفَرْقَدَانِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليه السلام"

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورج سے ہدایت حاصل کرو پس جب سورج غائب ہو جائے تو چاند سے راستہ تلاش کرو اور جب چاند غائب ہو جائے تو زُھرہ سے منزل تلاش کرو اور جب زُھرہ چھپ جائے تو فرقدین سے ہدایت کا سامان کرو" عرض کی گئی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! سورج کون ہے؟ چاند کون ہے؟ زُھرہ کون ہے؟ فرقدان کون نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سورج میں ہوں، چاند علی ہے، زُھرہ، فاطمہ ہے اور فرقدان، حسن اور حسین ہیں" علیہم السلام

92۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ النَّجَّارُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَسَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَرَّاجٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مُسَاوِرٍ. عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ سَلَّامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ

الْجُعْفِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ يَعْنِي الْبَاقِرَ فَقُلْتُ: "جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ، إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ فَإِنْ أَذِنْتَ لِي أَسْأَلُكَ فَقَالَ: سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ فَقُلْتُ: أَسْأَلُكَ عَنِ الْقُرْآنِ قَالَ: نَعَمْ. قُلْتُ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: (هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ) قَالَ: صِرَاطُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. فَقُلْتُ: صِرَاطُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: صِرَاطُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ"

سلام بن مستنیر جعفی بریشیہ نے کہا: میں ابو جعفر (امام) باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ مجھے آپ پر قربان کرے، میں ناپسند کرتا ہوں کہ میری وجہ سے آپ مشقت میں پڑیں، اگر آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں تو آپ سے ایک سوال پوچھوں؟ آپ نے فرمایا: جس بارے میں چاہو پوچھو۔ میں نے عرض کیا: میں آپ سے قرآن کے بارے میں سوال پوچھنا چاہتا ہوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں، پوچھو، میں نے عرض کی: اللہ کی کتاب میں "یہ سیدھی راہ جو میری طرف آتی ہے" (سورۃ الحجر، آیت: ۴۱) سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: اس سے مراد، علی علیہ السلام ہیں۔ میں نے عرض کیا: کیا اس سے مراد علی علیہ السلام ہیں؟ آپ نے فرمایا: اس سے مراد علی علیہ السلام ہیں"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم برھان اور نور علی علیہ السلام

93۔ وَحَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ رَبِيعٍ الْمُسْلِيِّ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ: "(قَدْ جَاءَكُمْ بُرْهَانٌ مِنْ رَبِّكُمْ) قَالَ: الْبُرْهَانُ مُحَمَّدٌ، وَالنُّورُ عَلِيٌّ، وَالصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيمُ عَلِيٌّ"

عبد اللہ بن سلیمان بریشیہ نے کہا: میں نے ابو عبد اللہ بریشیہ سے (اس آیت کے بارے میں) پوچھا: "بے شک تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس خوبصورت اور روشن دلیل آگئی" آپ نے کہا: برھان سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور نور علی ہیں اور صراط مستقیم بھی علی ہیں"

94۔ وَقَالَ: [أَخْبَرَنَا] مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ خُرَّزَادَ، عَنِ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ، عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، قَالَ: "آلُ مُحَمَّدٍ الصِّرَاطُ الَّذِي دَلَّ اللهُ عَلَيْهِ"

ابو جعفر بریشیہ نے کہا: "آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وہ سیدھی راہ ہیں جس کی طرف اللہ نے راہنمائی فرمائی"

95۔ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فَارِسٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ : "الصِّرَاطُ الَّذِي قَالَ إِبْلِيسُ : (لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ) فَهُوَ عَلِيٌّ"

ابو عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: وہ راستہ جس کے بارے میں جبرائیل علیہ السلام نے کہا: "میں ضرور ان کی تاک میں تیرے سیدھے راستے میں بیٹھ جاؤں گا" (الاعراف:۱۶)

96۔ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ ، عَنْ أَبِي جَمِيلَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي جَعْفَرٍ [كَذَا] قَالَ حَدَّثَنِي أَخِي عَنْ قَوْلِهِ : " (هٰذَا صِرَاطٌ عَلَيَّ مُسْتَقِيمٌ) قَالَ : هُوَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ"

عبد اللہ بن ابی جعفر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: مجھے میرے بھائی نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے متعلق بیان کیا: "یہ سیدھی راہ جو میری طرف آتی ہے" (الحجر:۴۱) اس سے مراد امیر المؤمنین ہیں"

سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم کی شان

97۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْعَدْنَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ [أَحْمَدُ] بْنُ [مُحَمَّدٍ] الشَّرْقِيُّ فِيمَا قُرِئَ عَلَيْهِ سَنَةَ : ثَمَانَ عَشْرَةَ وَثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ [أَحْمَدُ بْنُ الْأَزْهَرِ] قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ [قَالَ] أَنْبَأَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ. قَالَ : وَحَدَّثَنَا حَمْدَانُ السُّلَمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ : عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : "[إِنْ] وَلَّيْتُمُوهَا أَبَا بَكْرٍ فَزَاهِدٌ فِي الدُّنْيَا رَاغِبٌ فِي الْآخِرَةِ. وَفِي جِسْمِهِ ضَعْفٌ وَإِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عُمَرَ فَقَوِيٌّ أَمِينٌ . لَا تَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ . وَإِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عَلِيًّا يُقِيمُكُمْ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ "

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ابو بکر کو دوست رکھو تو وہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب ہیں اور ان کے جسم میں کمزوری ہے اور اگر تم عمر کو دوست رکھو گے تو وہ طاقت ور اور امانت دار ہیں، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، اور اگر تم علی کو دوست بناتے ہو تو وہ تمہیں صراط مستقیم پر گامزن کر دے گا"

(ثعلبی نیشاپوری، الکشف والبیان، ج:5، ص:272)

(حاکم، المستدرک، ج:3، ص:153، رقم:4685)

(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:6، ص:483، رقم:5613)

(متقی ہندی، کنز العمال، ج:11، ص:631)

(محمد بن یوسف، سبل الہدیٰ، ج:11، ص:250)

(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج:3، ص:302)

98۔ حَدَّثَنَا الْقَاضِي الْإِمَامُ أَبُو الْعَلَاءِ صَاعِدُ بْنُ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ إِمْلَاءً قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ:

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: "إِنْ وَلَّيْتُمُوهَا أَبَا بَكْرٍ فَزَاهِدٌ فِي الدُّنْيَا رَاغِبٌ فِي الْآخِرَةِ۔ وَفِي جِسْمِهِ ضَعْفٌ، وَإِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عُمَرَ فَقَوِيٌّ أَمِينٌ۔ لَا يَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ۔ وَإِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عَلِيّاً يُقِيمُكُمْ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ابو بکر کو دوست رکھو تو وہ دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب ہیں اور ان کے جسم میں کمزوری ہے اور اگر تم عمر کو دوست رکھو گے تو وہ طاقت ور اور امانت دار ہیں، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، اور اگر تم علی کو دوست بناتے ہو تو وہ تمہیں صراط مستقیم پر گامزن کر دے گا"

(حاکم، المستدرک، ج:3، ص:153، رقم:4685)(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:5، ص:272)

(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج:3، ص:302)(ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:517)

99۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْعَبْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلَوِيَةَ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ صَالِحٍ أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: "ذُكِرَتِ الْخِلَافَةُ أَوِ الْإِمَارَةُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: إِنْ تُؤَمِّرُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ ضَعِيفاً فِي بَدَنِهِ

قَوِيّاً فِي أَمْرِ اللهِ . وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ . تَجِدُوهُ قَوِيّاً فِي أَمْرِ اللهِ قَوِيّاً فِي بَدَنِهِ . وَإِنْ تُؤَمِّرُوا] عَلِيّاً تَجِدُوهُ هَادِياً مَهْدِيّاً . يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خلافت یا امارت کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ذکر کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ابو بکر کو حاکم بناؤ گے تو انہیں ان کے بدن کے لحاظ سے کمزور پاؤ گے، اللہ کے حکم میں مضبوط پاؤ گے، اگر تم عمر کو حاکم بناؤ گے تو انہیں اللہ کے حکم میں بھی مضبوط پاؤ گے اور ان کے بدن کے لحاظ سے بھی مضبوط پاؤ گے اور اگر تم علی کو حاکم بناؤ گے تو تم انہیں ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے، وہ تمہیں سیدھی راہ پر چلائے گا"

(بزار، المسند، ج:7، ص:299، رقم:2895)(ہیثمی، مجمع الزوائد، ج:5، ص:209، رقم:8910)

100۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ زَنْجَوَيْهِ قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حَبِيبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ الرَّوَّاسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ : عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: "إِنْ تَسْتَخْلِفُوا أَبَا بَكْرٍ تَجِدُوهُ صُلْباً أَمِيناً . زَاهِداً فِي الدُّنْيَا رَاغِباً فِي الْآخِرَةِ . وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عُمَرَ تَجِدُوهُ قَوِيّاً أَمِيناً . لَا تَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ وَإِنْ تُؤَمِّرُوا عَلِيّاً وَلَا أُظُنُّهُمْ فَاعِلِينَ . يَسْلُكْ بِهِمُ الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ"

حضرت علی علیہ السلام نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم ابو بکر کو خلیفہ بناؤ گے تو انہیں تم مضبوط امانت دار دنیا سے بے رغبت اور آخرت کی طرف راغب پاؤ گے، اور اگر تم عمر کو حاکم بناؤ گے تو انہیں تم قوی امانت دار پاؤ گے، اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی، اور اگر تم علی کو حاکم بناؤ گے۔ اور میں اُن کے بارے میں یہ خیال نہیں کرتا کہ وہ (یہ) کرنے والے ہیں۔ تو وہ تمہیں صراط مستقیم پر گامزن کرے گا"

سیدنا علی علیہ السلام ہادی و مہدی ہیں

101۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ فِي أَمَالِيهِ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلَوِيَّةَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ . عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ شَرِيكٍ . عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ : عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : "وَإِنْ تُوَلُّوا عَلِيّاً تَجِدُوهُ هَادِياً مَهْدِيّاً . يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم علی کو امیر بناؤ گے تو اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے وہ تمہیں سیدھی راہ چلائے گا"

(حاکم، المستدرک، ج:3، ص:70، رقم:4434)(بزار، المسند، ج:3، ص:32، رقم:783)

102۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْمُعَاذِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْكُهَيْلِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ [أَخْبَرَنَا] أَبُو بَكْرٍ وَعُثْمَانُ ابْنَا أَبِي شَيْبَةَ . وَيَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ . قَالُوا حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : "إِنْ تُوَلُّوا عَلِيّاً وَلَنْ تَفْعَلُوا تَجِدُوهُ هَادِياً مَهْدِيّاً . يَسْلُكُ بِكُمُ الطَّرِيقَ الْمُسْتَقِيمَ"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر تم علی کو امیر بناؤ گے اور تم ہرگز ایسا نہیں کرو گے، تو تم اسے ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ پاؤ گے وہ تمہیں سیدھی راہ چلائے گا"

(حاکم، المستدرک، ج:3، ص:70، رقم:4434)(بزار، المسند، ج:3، ص:32، رقم:783)

(ابو نعیم اصبہانی، حلیۃ الاولیاء، ج:1، ص:64)(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:6، ص:544، رقم:5519)

103۔وَبِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ حُمَيْدٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُكَيْرٍ . عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ . عَنِ الْيَمَانِ مَوْلَى مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ : "قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: مَنْ تَرَوْنَ أَنَّهُمْ يُوَلُّونَ الْأَمْرَ غَداً قَالُوا : عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَالَ : فَأَيْنَ هُمْ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَحْمِلُهُمْ عَلَى الطَّرِيقِ الْمُسْتَقِيمِ"

مصعب بن زبیر رحمۃ اللہ علیہ کے غلام یمان نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوگ کیا سمجھتے ہو کہ امر (خلافت) کس کے سپرد ہو گا؟ لوگوں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ، آپ رضی اللہ عنہ فرمایا: لوگ علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں جو کہ انہیں سیدھی راہ پر ڈالیں گے۔

104۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بِالْكُوفَةِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ

الرَّزَّاقِ قَالَ : ذَكَرَ الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ زَيْدِ بْنِ يُثَيْعٍ : عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : "إِنْ وَلَّيْتُمُوهَا عَلِيّاً فَهَادٍ مُهْتَدٍ يُقِيمُكُمْ عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ"

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر تم ہدایت دینے والے، ہدایت یافتہ علی کو مولی بناؤ گے تو وہ تمہیں سیدھی راہ پر گامزن کردے گا" (حاکم، المستدرک، ج:3، ص:153، رقم:4685)

قِيلَ لِعَبْدِ الرَّزَّاقِ : سَمِعْتَ هَذَا مِنَ الثَّوْرِيِّ فَقَالَ : . حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْعَلَاءِ وَغَيْرُهُ عَنِ الثَّوْرِيِّ. ثُمَّ سَأَلُوهُ مَرَّةً ثَانِيَةً. فَقَالَ : . حَدَّثَنَا النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَيَحْيَى بْنُ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيدٍ الثَّوْرِيِّ.

105۔ حَدَّثَنِي أَبُو عُثْمَانَ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو السَّنَائِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْمَخْلَدِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ : أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ [قَالَ] :

قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ ، عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى (صِراطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ) قَالَ : النَّبِيُّ وَمَنْ مَعَهُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَشِيعَتُهُ"

زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں: آپ نے کہا: "راہ ان کی جن پر تیرا انعام ہوا" اس سے مراد نبی ﷺ اور جو ان کے ساتھ ہیں اور علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم اور جو ان کا گروہ ہے"

سورۃ البقرہ میں سے حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہونے والی آیات

تقویٰ والوں کے امام۔۔۔ سیدنا علی علیہ السلام

(هُدًى لِلْمُتَّقِينَ)(البقرة 2:2)

"ضرور ہدایت ملتی ہے ڈر جانے والوں کو"

106. أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الدَّقَّاقُ بِبَغْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَابِتٍ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْهُذَيْلِ بْنِ حَبِيبٍ أَبِي صَالِحٍ عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: " (ذٰلِكَ الْكِتَابُ لا رَيْبَ فِيهِ) يَعْنِي لَا شَكَّ فِيهِ أَنَّهُ مِنْ عِنْدِ اللهِ نَزَلَ (هُدًى) يَعْنِي بَيَاناً وَنُوراً (لِلْمُتَّقِينَ) عَلِيّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الَّذِي لَمْ يُشْرِكْ بِاللهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ. اتَّقَى الشِّرْكَ وَعِبَادَةَ الْأَوْثَانِ وَأَخْلَصَ لِلّٰهِ الْعِبَادَةَ. يُبْعَثُ إِلَى الْجَنَّةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ هُوَ وَشِيعَتُهُ"

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ عزّ وجلّ کے فرمان کے بارے میں فرمایا: "وہ کتاب جس میں کوئی شک نہیں" یعنی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ اللہ کی طرف سے نازل کردہ ہے "ضرور ہدایت ملتی ہے" یعنی واضح اور نور "ڈر جانے والوں کو" علی بن ابی طالب وہ ہیں جنہوں نے پلک جھپکنے اتنی دیر بھی اللہ کی ذات کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا، شرک اور بتوں کی عبادت سے بچتے رہے اور اللہ کے لیے عبادت میں اخلاص پیدا کیا، آپ اور آپ کی جماعت کو جنت کی طرف بغیر حساب کے بھیجا جائے گا"

و [مما نزل فيهم عليهم السلام هو] قوله سبحانه :

﴿أُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ [4/ البقرة] "وہی فلاح بھی پانے والے ہیں"

راہِ علی علیہ السلام فوز و فلاح کی راہ ہے

107۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِئُ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو مُحَمَّدٍ بُنْدَارُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَقِيهُ الْجُرْجَانِيُّ بِ «فَرَاوَةَ» قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَاتِمٍ سَهْلُ بْنُ السَّرِيِّ بْنِ الْخَضِرِ الْحَافِظُ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ الْوَضَّاحِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ضُرَيْسٍ بِ «فَيْدَ» . قَالَ : حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليهم السلام قَالَ :

قَالَ لِي سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ : " قَلَّمَا طَلَعْتَ عَلَى رَسُولِ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] يَا [أَ] بَا الْحَسَنِ وَأَنَا مَعَهُ ۔ إِلَّا ضَرَبَ بَيْنَ كَتِفَيَّ وَقَالَ : يَا سَلْمَانُ هَذَا وَحِزْبُهُ هُمُ الْمُفْلِحُونَ"

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو الحسن! جب آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور میں آپ کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ مارا اور فرمایا: "اے سلمان! یہ (علی) اور اس کا گروہ ہی نجات پانے والا ہے"

(ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:404)

108۔ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ الْمَعْمَرِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْفَقِيهُ إِمْلَاءً قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى الدَّقَّاقُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِي سَلْمَانُ الْخَيْرِ فَقَالَ : "يَا (أَ) بَا الْحَسَنِ قَلَّمَا أَقْبَلْتَ أَنْتَ وَأَنَا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِلَّا قَالَ : يَا سَلْمَانُ هَذَا وَحِزْبُهُ هُمُ الْمُفْلِحُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے بتایا: اے ابو الحسن! جب آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور میں آپ کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے سلمان! یہ (علی) اور اس کا گروہ ہی نجات پانے والا ہے"

(ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:404)

109 ۔وَرَوَاهُ [أَيضاً] عَنِ الْحَسَنِ [بْنِ الْحُسَيْنِ] حُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ الْحِبَرِيِّ [كَمَا رَوَاهُ] بِإِسْنَادِ [هِ عَنْهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ] الْجَوْهَرِيُّ الْبَغْدَادِيُّ وَأَخْبَرَنَا [هُ] أَبُو الْقَاسِمِ سَهْلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَصْبَهَانِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ الْعَتِيقِ قَالَ : حَدَّثَنَا (السَّيِّدُ) أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ [بْنِ الْحَسَنِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ] عَلِيٍّ الْحَسَنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْكِسَائِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحِ الْبَزَّازُ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بِفَيْدَ قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام [قَالَ : أَخْبَرَنَا] أَبِي : عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ :

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ [قَالَ] لِي سَلْمَانُ : "قَلَّمَا [ا] طَلَعْتَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَأَنَا مَعَهُ إِلَّا ضَرَبَ بَيْنَ كَتِفَيَّ. فَقَالَ : يَا سَلْمَانُ هَذَا وَحِزْبُهُ [هُمُ] الْمُفْلِحُونَ"

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: جب آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور میں آپ کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ مارا اور فرمایا: اے سلمان! یہ (علی) اور اس کا گروہ ہی نجات پانے والا ہے" (ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:404)

قَالَ السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ : [هَذَا السَّنَدُ] قَدْ وَهِمَ فِيهِ . وَعِيسَى [هُوَ] ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ [بْنِ عَلِيٍّ وَ] هُوَ ابْنُ الْحَنَفِيَّةِ الْفَقِيهُ فِيمَا أَظُنُّ . وَاللهُ أَعْلَمُ

110 ۔حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَافِظُ بِقِرَاءَتِهِ عَلَيْنَا مِنْ أَصْلِهِ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ فَنَاكِيٍّ بِالرَّيِّ أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ هَارُونَ الرُّويَانِيَّ أَخْبَرَهُمْ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ ضُرَيْسٍ الْفَيْدِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ :

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ لِي سَلْمَانُ : "قَلَّمَا اَطَّلَعْتَ عَلَى رَسُولِ اللهِ يَا [أَ] بَا الْحَسَنِ وَأَنَا مَعَهُ إِلَّا ضَرَبَ بَيْنَ كَتِفَيَّ وَقَالَ : يَا سَلْمَانُ هَذَا وَحِزْبُهُ الْمُفْلِحُونَ"

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: مجھ سے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابوالحسن! جب آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور میں آپ کے ساتھ تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ مارا اور فرمایا: اے سلمان! یہ (علی) اور اس کا گروہ ہی نجات پانے والا ہے"

[ومما نزل فيهم عليهم السلام] قوله تعالى

(وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ) [13/البقرة]

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لاؤ جیسے محبت والے ایمان لائے"

111. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُوسَى إِمْلَاءً قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ [بْنِ] مَخْلَدٍ الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ يُوسُفَ الرَّقِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ. عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: "(آمِنُوا كَمَا آمَنَ النَّاسُ) قَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَجَعْفَرٌ الطَّيَّارُ. وَحَمْزَةُ وَسَلْمَانُ وَأَبُو ذَرٍّ. وَعَمَّارٌ. وَمِقْدَادٌ. وَحُذَيْفَةُ [بْنُ] الْيَمَانِ وَغَيْرُهُمْ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں فرمایا: "اور جب ان سے کہا جاتا ہے ایمان لاؤ جیسے محبت والے ایمان لائے"

آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: "اس سے مراد علی بن ابی طالب، اور جعفر طیار اور حمزہ اور سلمان اور ابوذر اور عمار اور مقداد اور حذیفہ بن یمان اور ان کے علاوہ ہیں رضی اللہ عنہم"

ومما نزل فيهم عليهم السلام] قوله تعالى:

(وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا) البقرة الآية :]

"اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں ہم ایمان لائے"

112۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْعَلَوِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْفَسَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الشِّيرَازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ فِي دَرْبِ الضَّفَادِعِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَابِتٍ الْمُقْرِي قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الْهُذَيْلِ، عَنْ مُقَاتِلٍ:

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ: "بَيْنَمَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَدْ أَقْبَلَ مِنْ خَارِجِ الْمَدِينَةِ وَمَعَهُ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ وَعَمَّارٌ، وَصُهَيْبٌ وَالْمِقْدَادُ، وَأَبُو ذَرٍّ، إِذْ بَصُرَ بِهِمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيِّ بْنِ سَلُولٍ الْمُنَافِقُ وَمَعَهُ أَصْحَابُهُ، فَلَمَّا دَنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ: مَرْحَباً بِسَيِّدِ بَنِي هَاشِمٍ وَصِيِّ رَسُولِ اللهِ وَأَخِيهِ وَخَتَنِهِ. وَأَبِي السِّبْطَيْنِ الْبَاذِلِ لَهُ مَالَهُ وَنَفْسَهُ فَقَالَ: وَيْلَكَ يَا ابْنَ أُبَيٍّ أَنْتَ مُنَافِقٌ أَشْهَدُ عَلَيْكَ بِنِفَاقِكَ. فَقَالَ ابْنُ أُبَيٍّ: وَتَقُولُ مِثْلَ هَذَا لِي وَوَاللهِ إِنِّي لَمُؤْمِنٌ مِثْلُكَ وَمِثْلُ أَصْحَابِكَ. فَقَالَ عَلِيٌّ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ مَا أَنْتَ إِلَّا مُنَافِقٌ. ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَأَخْبَرَهُ بِمَا جَرَى فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا) يَعْنِي وَإِذَا لَقِيَ ابْنُ سَلُولٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الْمُصَدِّقَ بِالتَّنْزِيلِ (قَالُوا آمَنَّا)، يَعْنِي صَدَّقْنَا بِمُحَمَّدٍ وَالْقُرْآنِ، (وَإِذَا خَلَوْا إِلَى شَيَاطِينِهِمْ) مِنَ الْمُنَافِقِينَ (قَالُوا: إِنَّا مَعَكُمْ) فِي الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ (إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِؤُونَ) بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابِهِ. يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: (اللهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ) يَعْنِي يُجَازِيهِمْ فِي الْآخِرَةِ جَزَاءَ اسْتِهْزَائِهِمْ بِعَلِيٍّ وَأَصْحَابِهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام مدینہ کے باہر سے تشریف لائے اور آپ کے ساتھ سلمان فارسی، عمار بن یاسر، صہیب، مقداد اور ابو ذر رضی اللہ عنہم تھے۔ عبد اللہ بن اُبیّ بن سلول منافق اور اس کے ساتھیوں نے آپ کو دیکھا۔ پس جب آپ علیہ السلام ان کے قریب پہنچے تو عبد اللہ بن اُبیّ نے کہا: مرحبا اے بنو ہاشم کے سردار اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی، بھائی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد! اے ابو سبطین! اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے مال اور اپنی جان تک لگا دینے والے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے ابن اُبیّ تو ہلاک ہو، تُو تو منافق ہے اور میں تیری منافقت کا گواہ ہوں۔ ابن اُبیّ نے

کہا: آپ میرے بارے میں یوں کہہ رہے ہیں جبکہ اللہ کی قسم میں پکا مومن ہوں بلکل ویسے ہی جیسے آپ اور آپ کے یہ ساتھی مومن ہیں۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تیری ماں تجھ پر روئے، تو فقط منافق ہے۔ پھر آپ علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور پوری بات عرض کی، پس اللہ تعالیٰ نے قرآن کی یہ آیت نازل فرمائی: "اور جب ایمان والوں سے ملتے ہیں "یعنی جب اُبَیّ ابن سلول، امیر المؤمنین قرآن کی تصدیق کرنے والے حضرت علی سے ملتا ہے" **کہتے ہیں ہم ایمان لائے** "یعنی ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن کی تصدیق کی" **اور جب اکیلے ہوتے ہیں اپنے سرداروں کے پاس** "یعنی منافقین میں سے" **کہتے ہیں ہم پکے تمہارے ساتھی ہیں** "یعنی کفر اور شرک میں" **ہم ایسے ہی مذاق کرنے والے ہیں** "یعنی علی بن ابی طالب اور ان کے ساتھیوں کے ساتھ" **اللہ بدلہ دیتا ہے ان کے مذاق کا** "یعنی اللہ منافقین کو قیامت کے دن حضرت علی اور ان کے ساتھیوں سے مذاق کرنے کی سزا دے گا"

[6] [ومما نزل فيهم عليهم السلام] منها قوله سبحانه :

(وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ)[25/البقرة]

"اور خوشخبری دو ایمان والوں اور اچھے عمل کرنے والوں کو"

113 ۔ حَدَّثُونَا عَنِ الْقَاضِي أَبِي الْحُسَيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ النَّصِيبِيِّ بِبَغْدَادَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ السَّبِيعِيُّ بِحَلَبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ الدَّهَّانُ بِبَغْدَادَ ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ الْجَصَّاصُ بِالْكُوفَةِ قَالَا : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ مُسْلِمٍ الْحِبَرِيُّ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْأَنْصَارِيُّ الْعَابِدُ أَبُو عَلِيٍّ الْعُرَنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : "مِمَّا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ خَاصَّةً فِي رَسُولِ اللهِ وَعَلِيٍّ وَأَهْلِ بَيْتِهِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ : (وَبَشِّرِ الَّذِينَ آمَنُوا) الْآيَةَ . نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَجَعْفَرٍ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالی نے قرآن کی سورۃ البقرہ میں خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت کی شان میں یہ آیت نازل فرمائی "اور خوشخبری دو ایمان والوں اور اچھے عمل کرنے والوں کو" یہ آیت حضرت علی، حضرت حمزہ، حضرت جعفر اور عبیدہ بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔

[7] ومما نزل فيهم عليهم السلام] قوله جل ذكره للملائكة:

(إِنِّي جاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً) [30/البقرة]

"فرمایامیں زمین میں نائب مقرر کرنے والا ہوں"

114۔أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنْتَصِرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ تَمِيمٍ الْوَاسِطِيُّ بِوَاسِطَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُدْرِكٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلْقَمَةَ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ وَقَعَتِ الْخِلَافَةُ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْقُرْآنِ لِثَلَاثَةِ نَفَرٍ: لِآدَمَ عليه السلام لِقَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً) يَعْنِي آدَمَ. (قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيها) يَعْنِي أَتَخْلُقُ فِيهَا (مَنْ يُفْسِدُ فِيها) يَعْنِي يَعْمَلُ بِالْمَعَاصِي بَعْدَ مَا صَلَحَتْ بِالطَّاعَةِ. نَظِيرُهَا: (وَلا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلاحِها) يَعْنِي لَا تَعْمَلُوا بِالْمَعَاصِي بَعْدَ مَا صَلَحَتْ بِالطَّاعَةِ. نَظِيرُهَا: (وَإِذا تَوَلَّى سَعى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيها) يَعْنِي لِيَعْمَلَ فِيهَا بِالْمَعَاصِي (وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ) يَعْنِي نَذْكُرُكَ. (وَنُقَدِّسُ لَكَ) يَعْنِي وَنُطَهِّرُ لَكَ الْأَرْضَ. (قَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ ما لا تَعْلَمُونَ) يَعْنِي سَبَقَ فِي عِلْمِي أَنَّ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ سُكَّانُ الْأَرْضِ۔ وَأَنْتُمْ سُكَّانُ السَّمَاءِ. وَالْخَلِيفَةِ الثَّانِي دَاوُدَ عليه السلام لِقَوْلِهِ تَعَالَى: (يا داوُدُ إِنَّا جَعَلْناكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ) يَعْنِي أَرْضَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَالْخَلِيفَةِ الثَّالِثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى (لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ) يَعْنِي آدَمَ وَدَاوُدَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: قرآن مجید میں خلافت اللہ عزّ وجلّ کی طرف سے تین افراد کے لیے بیان کی گئی: "حضرت آدم علیہ السلام کے لیے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **"اور جب آپ کے رب نے فرشتوں سے فرمایا میں زمین میں نائب مقرر کرنے والا ہوں"** حضرت آدم علیہ السلام کو، **"وہ عرض کرنے لگے کیا اس میں آپ ایسے کو خلیفہ بناؤ گے"** یعنی آپ ایسے کو پیدا کرو گے **"جو فساد مچائے گا"** (سورۃ البقرہ: ۳۰) یعنی اطاعت کی صلاحیت کے باوجود وہ گناہ کرے گا" اس کی مثال یہ ہے: **"اور زمین میں اس کے درست ہو جانے کے بعد فساد مت مچاؤ"** (سورۃ الاعراف: ۵۶) یعنی اطاعت کی صلاحیت کے بعد گناہ نہ کرو" اس کی مثال یہ ہے: **"اور جب وہ اختیار پائے گا سر توڑ کوشش کرے گا زمین میں فساد مچائے"** (سورۃ البقرہ: ۲۰۵) یعنی وہ زمین میں گناہ کر سکیں۔ **" آپ کی حمد کے ساتھ تسبیح تو کر ہی رہے ہیں"** (سورۃ البقرہ: ۳۰) یعنی اے اللہ تیرا

ذکر کر رہے ہیں۔ " اور آپ کی تقدیس تو کر ہی رہے ہیں "یعنی ہم تیرے لیے زمین کو پاک کریں گے " **فرمایا بے شک میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے**" (سورۃ البقرہ: ۳۰) یعنی میرے علم میں یہ بات ہے کہ آدم اور اس کی اولاد زمین میں اور تم آسمان میں رہنے والے ہو گے۔ اور دوسرے خلیفہ، حضرت داؤد علیہ السلام ہیں۔ ان کے بارے میں اللہ تعالی کا فرمان ہے: "**اے داؤد ہم نے آپ کو زمین میں خلیفہ قرار دیا ہے**" (سورۃ الاعراف: ۲۶) یعنی بیت المقدس کی زمین کا۔

اور تیسرے خلیفہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ آپ کے بارے میں اللہ تعالی نے فرمایا: **انہیں زمین میں ضرور خلافت سے نوازے گا جیسا اس نے ان سے پہلے لوگوں کو زمینی حکومت عطا کی**" (سور النور: ۵۵) یعنی آدم اور داؤد علیہما السلام۔

115۔وَبِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ [كَذَا] [قَالَ : حَدَّثَنَا] مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الْأَثْرَمُ ، بِالْبَصْرَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ دَاوُدَ الْقَنْطَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ : عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ "إِنَّ وَصِيِّي وَخَلِيفَتِي۔وَخَيْرَ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي يُنْجِزُ مَوْعِدِي۔وَيَقْضِي دَيْنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: " بے شک میرا وصی اور میرا خلیفہ اور اور جو میں اپنے بعد چھوڑے جاتا ہوں ان میں سب سے خیر والا، میرے وعدے کو پورا کرنے والا ہے اور میرا قرضہ ادا کرنے والا علی بن ابی طالب ہے"

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:2، ص:222، رقم:5940)

[8] وقال سبحانه :

(وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا) [31/البقرة]

اللہ عزوسبحانہ کا فرمان ہے: "اور سکھا دیے اللہ نے آدم کو سب نام سارے کے سارے"

سیدنا علی علیہ السلام۔۔۔ حامل صفات انبیاء علیہم السلام

ثم جعله المصطفى شبيه آدم في علمه فيما :

پھر مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو آدم علیہ السلام کے علم میں ان کے مشابہ قرار دیا:

116۔أَخْبَرَنَاهُ جَدِّي الشَّيْخُ أَبُو نَصْرٍ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ غَيْرَ مَرَّةٍ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْمُذَكِّي إِمْلَاءً . قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حُمْدُونِ بْنِ عِيسَى الْهَاشِمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي جَدِّي قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْأَزْدِيُّ عَنْ أَبِي رَاشِدٍ: عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَأَقْبَلَ عَلِيٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ : "مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى آدَمَ فِي عِلْمِهِ وَنُوحٍ فِي فَهْمِهِ . وَإِبْرَاهِيمَ فِي حِلْمِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ "

حضرت ابو حمراء رضی اللہ عنہ نے کہا، ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے درانحالیکہ حضرت علی علیہ السلام آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو آدم (علیہ السلام) کے علم کو دیکھنا چاہے اور نوح (علیہ السلام) کے فہم کو دیکھنا چاہے اور ابراھیم (علیہ السلام) کے حلم کو دیکھنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کو دیکھے"

(رازی، تفسیر کبیر، ج:8، ص:248)(البحر الحیط، ابوحیان اندلسی، ج:3، ص:190)(ابن عادل، تفسیر لباب، ج:1، ص:1106)(ابن المغازلی، المناقب، ج:1، ص:282، رقم:256)(فضائل الخلفاء الراشدین، ابونعیم اصبہانی، ج:1، ص:75، رقم:42)(ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، ج:7، ص:393)

. رواه جماعة عن عبيد الله بن موسى العبسي وهو ثقة من أهل الكوفة.

عبید اللہ بن موسیٰ عبسی ثقہ راوی ہے اور ان سے یہ روایت اہل کوفہ کی ایک جماعت نے نقل کی ہے۔

117۔حَدَّثَنَاهُ الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ إِمْلَاءً . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّازِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمِ بْنِ وَارَةَ . قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ :

حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ . عَنْ أَبِي رَاشِدٍ : عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : "مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى آدَمَ فِي عِلْمِهِ وَإِلَى نُوحٍ فِي فَهْمِهِ ـ وَإِلَى إِبْرَاهِيمَ فِي حِلْمِهِ وَإِلَى يَحْيَى فِي زُهْدِهِ ـ وَإِلَى مُوسَى فِي بَطْشِهِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ "

حضرت ابو حمراء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جو آدم (علیہ السلام) کے علم کو دیکھنا چاہے اور نوح (علیہ السلام) کے فہم کو دیکھنا چاہے اور ابراھیم (علیہ السلام) کے حلم کو دیکھنا چاہے اور یحیٰ (علیہ السلام) کے زہد کو دیکھنا چاہے اور موسیٰ (علیہ السلام) کی مضبوط گرفت کو دیکھنا چاہے اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کو دیکھے"

سیدنا علی علیہ السلام ۔۔۔باب علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

118 ـ أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَسَنِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قِرَاءَةً قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ الْهَرَوِيُّ وَكَتَبَهُ لِي بِخَطِّهِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّامِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُجَاهِدٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : " أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا . فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِ الْبَابَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے پس جو علم کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ دروازے سے آئے"

(حاکم نیشاپوری، المستدرک، ج:3، ص:126، رقم:4637)

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:9، ص:278، رقم:10898)

(ابو نعیم اصبہانی، معرفۃ الصحابہ، ج:1، ص:372، رقم:330)

(ابن المغازلی، المناقب، ج:1، ص:141، رقم:124)

(آلوسی، روح المعانی، ج:13، ص:60)

(اسماعیل حقی، روح البیان، ج:5، ص:209)

(احکام القرآن، ابن العربی مالکی، ج:5، ص:104)

و [ورد] في الباب عن أمير المؤمنين علي عليه السلام"

اس باب میں حضرت امیر المؤمنین علی علیہ السلام سے حدیث روایت کی گئی:

119۔أخبرناه أبو سعيد مسعود بن محمد القاضي قال: أخبرنا أبو إسحاق إبراهيم بن أحمد، قال: حدثنا محمد بن سليمان بن فارس قال: حدثنا أبو الأزهر، قال: حدثنا محمد بن عبد الله الرومي قال: حدثنا شريك، عن سلمة، عن الصنابجي عن علي.

120۔وحدثنا السيد أبو الحسن الحسني رحمه الله إملاء سنة ثمان وتسعين وثلاثمائة قال: أخبرنا عبد الله بن محمد بن الحسن قال: حدثنا أبو الأزهر قال: حدثنا محمد قال: حدثنا شريك، عن سلمة بن كهيل، عن الصنابجي عن علي.

121۔وَأَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُطَّوِّعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْبَزَّازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ سَلَمَةَ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الصَّنَابِجِيِّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: "أَنَا دَارُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهَا مِنْ بَابِهَا"

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں علم کا گھر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہے پس جو بھی علم کا ارادہ کریں اسے چاہیے کہ وہ دروازے سے آئے"

قَالَ وَكُنْتُ أَسْمَعُ عَلِيّاً كَثِيراً مَا يَقُولُ: إِنَّ مَا بَيْنَ أَضْلَاعِي هَذِهِ لَعِلْمٌ كَثِيرٌ

عبد اللہ صنابجی نے کہا: میں نے حضرت علی علیہ السلام کو کثرت کے ساتھ سنا تھا آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: "بے شک میری ان پسلیوں کے درمیان بہت زیادہ علم ہے"

هذا لفظ [محمد بن سليمان] بن فارس.

ورواه جماعة عن شريك بن عبد الله النخعي قاضي الكوفة.

وأخرجه أبو عيسى الحافظ الترمذي في جامعه

وله طرق عن أمير المؤمنين و [قد ورد] في الباب عن عبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمر، وعقبة بن عامر الجهني وأبي ذر الغفاري وأنس وسلمان وغيرهم.

سیدنا علی علیہ السلام۔۔۔اَعْلَمُ النَّاس اور اَوَّلُ الْمُؤْمِنِيْن

122۔أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ التَّمِيمِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الشَّيْخِ بِأَصْبَهَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَوْحٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْمَدَائِنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ الْمُثَنَّى ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ :

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] [لِفَاطِمَةَ] : "زَوَّجْتُكِ يَا بُنَيَّةُ أَعْظَمَ النَّاسِ حِلْماً ، وَأَقْدَمَهُمْ سِلْماً وَأَكْثَرَهُمْ عِلْماً"

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا: "اے میری بیٹی میں نے تیری شادی لوگوں میں سب سے بڑے بُردبار اور اسلام قبول کرنے میں تمام لوگوں سے پہل کرنے والے اور تمام لوگوں سے زیادہ علم والے سے کی ہے"

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:16، ص:472، رقم:18464)

(ابن المغازلی، المناقب، ج:1، ص:159)

(ذہبی، تاریخ الاسلام، ج:3، ص:628)

(صالحی، سبل الہدیٰ، ج:11، ص:291)

علم کے دس میں سے نو حصے سیدنا علی علیہ السلام کے پاس

و [ورد أيضا] في الباب عن عائشة الصديقة ومعقل بن يسار ، وغيرهما

123۔حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَجَلِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هَرَاسَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَلَاءِ ، [عَنْ] خَالِدِ بْنِ الْخَفَّافِ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : "الْعِلْمُ عَشَرَةُ أَجْزَاءٍ أُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْهَا تِسْعَةً ، وَالْجُزْءُ الْعَاشِرُ بَيْنَ جَمِيعِ النَّاسِ.وَهُوَ بِذَلِكَ الْجُزْءِ أَعْلَمُ مِنْهُمْ "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "علم کے دس حصے ہیں جن میں سے نو حصے علم علی بن ابی طالب علیہ السلام کو عطا کیا گیا ہے اور دسواں حصہ تمام لوگوں کے درمیان تقسیم کیا گیا اور حضرت علی لوگوں میں اس دسویں حصے علم کے باوجود ان تمام سے بڑے عالم ہیں"

وهذا باب واسع وقد جمعته في كتاب مفرد . فمن أراد أن يتوسع فيه فليطالعه [منه] إن شاء الله.

یہ باب بہت وسیع ہے اس لیے اس عنوان پر میں نے الگ سے کتاب مرتب کی ہے جو اس باب کے بارے میں وسعت علم چاہے اسے چاہیے کہ اس کتاب کا مطالعہ کرے۔

[9] [ومما نزل فيهم عليهم السلام] قوله سبحانه :

(وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ) [43/البقرة]

"نماز قائم رکھو اور زکوۃ دیتے رہو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو"

رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پہلے نمازی، سیدنا علی علیہ السلام

124 ۔ حَدَّثُونَا عَنِ الْقَاضِي أَبِي الْحُسَيْنِ النَّصِيبِيِّ بِبَغْدَادَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ [مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ] السَّبِيعِيُّ بِحَلَبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ بِبَغْدَادَ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَصَّاصُ بِالْكُوفَةِ قَالَا : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْعُرَنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : (وَارْكَعُوا) قَالَ : مِمَّا نَزَلَ فِي الْقُرْآنِ خَاصَّةً فِي رَسُولِ اللهِ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ : (وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ) إِنَّهَا نَزَلَتْ فِي رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَهُمَا أَوَّلُ مَنْ صَلَّى وَرَكَعَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور رکوع کرو" کے بارے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں سے یہ آیت خاص طور پر رسول اللہ ﷺ، حضرت علی بن ابی طالب اور آپ ﷺ کی اہلبیت کے بارے میں نازل فرمائی: "رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو" (البقرہ:۴۳) بے شک یہ آیت رسول اللہ ﷺ اور علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی اور سب سے پہلے ان دونوں ہستیوں نے ہی نماز پڑھی اور رکوع کیا"

125 ۔ وَيَشْهَدُ لَهُ حَدِيثُ الْعَبَّاسِ الَّذِي أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ الْحَارِثِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خَيْثَمٍ الْهِلَالِيُّ عَنْ أَسَدِ بْنِ وَدَاعَةَ الْبَجَلِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي [ابْنُ] يَحْيَى بْنِ عَفِيفٍ الْكِنْدِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ: قَدِمْتُ مَكَّةَ لِأَبْتَاعَ لِأَهْلِي مِنْ ثِيَابِهَا وَعِطْرِهَا. فَأَوَيْتُ إِلَى الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَكَانَ رَجُلاً تَاجِراً . فَأَنَا جَالِسٌ عِنْدَهُ أَنْظُرُ إِلَى الْكَعْبَةِ وَقَدْ حَلَّقَتِ الشَّمْسُ فِي السَّمَاءِ وَارْتَفَعَتْ. إِذْ جَاءَ شَابٌّ فَرَمَى بِبَصَرِهِ إِلَى السَّمَاءِ. ثُمَّ قَامَ مُسْتَقْبِلَ الْكَعْبَةِ . فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى جَاءَ غُلَامٌ فَقَامَ عَنْ يَمِينِهِ ، ثُمَّ لَمْ أَلْبَثْ إِلَّا يَسِيراً حَتَّى جَاءَتِ امْرَأَةٌ فَقَامَتْ خَلْفَهُمَا. فَرَكَعَ الشَّابُّ فَرَكَعَ الْغُلَامُ وَالْمَرْأَةُ . فَرَفَعَ

الشَّابُ فَرَفَعَ الغُلَامُ وَالْمَرْأَةُ . فَسَجَدَ الشَّابُ فَسَجَدَ الغُلَامُ وَالْمَرْأَةُ۔ فَقُلْتُ : يَا عَبَّاسُ أَمْرٌ عَظِيمٌ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ : [نَعَمْ] أَمْرٌ عَظِيمٌ . تَدْرِي مَنْ هَذَا الشَّابُ قُلْتُ : لَا. قَالَ : هَذَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ هَذَا ابْنُ أَخِي . هَلْ تَدْرِي مَنْ هَذَا الْغُلَامُ قُلْتُ لَا. قَالَ : هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ هَذَا ابْنُ أَخِي . أَتَدْرِي مَنْ هَذِهِ الْمَرْأَةُ قُلْتُ : لَا. قَالَ : هَذِهِ خَدِيجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ زَوْجَتُهُ . إِنَّ ابْنَ أَخِي هَذَا أَخْبَرَ أَنَّ رَبَّهُ رَبُّ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ۔ أَمَرَهُ بِهَذَا الدِّينِ الَّذِي هُوَ عَلَيْهِ . وَلَا وَاللهِ مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ كُلِّهَا أَحَدٌ عَلَى هَذَا الدِّينِ۔ غَيْرُ هَؤُلَاءِ الثَّلَاثَةِ"

ابن یحی بن عفیف کندی رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کیا اور انہوں نے پنے والد سے روایت، آپ نے کہا: میں اپنے گھر والوں کے لیے کپڑے اور خوشبو خریدنے مکہ آیا تو میں حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے پاس رکا۔ آپ ایک بڑے تاجر تھے۔ میں ان کے پاس بیٹھا کعبہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ سورج خوب روشن اور بلند ہوا تو ایک نوجوان آئے اور آسمان کی طرف دیکھا پھر کعبہ کی طرف چہرہ کر کے کھڑے ہو گئے تھوڑی ہی دیر کے بعد ایک لڑکا آیا اور ان کی دائیں جانب کھڑا ہو گیا ابھی کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ ایک عورت آئی اور ان دونوں کے پیچھے کھڑی ہو گئی، پس نوجوان نے رکوع کیا تو لڑکے اور عورت نے بھی رکوع کیا، جب نوجوان رکوع سے اٹھا تو لڑکا اور عورت بھی رکوع سے اٹھے پس ساتھ ہی نوجوان نے سجدہ کیا تو لڑکے اور عورت نے بھی سجدہ کیا۔ میں نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: اے عباس! یہ تو کوئی عظیم معاملہ لگتا ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاں۔ یہ ایک عظیم کام ہے، کیا تم جانتے ہو یہ نوجوان کون ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ میرے بھائی کے بیٹے محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہیں۔ کیا تم جانتے ہو یہ لڑکا کون ہے؟ میں نے کہا: نہیں۔ آپ نے کہا: یہ میرے بھائی کا بیٹا علی بن ابی طالب ہے۔ کیا تم جانتے ہو یہ عورت کون ہے؟ میں کہا: نہیں۔ آپ نے کہا: یہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ ہیں۔ بے شک میرے اس بھتیجے نے بتایا ہے کہ اس کے رب نے جو آسمانوں اور زمینوں کا رب ہے نے اسے اپنے دین کا حکم دیا ہے۔ اللہ کی قسم، زمین پر ان تینوں کے علاوہ اس دین پر اور کوئی نہیں ہے۔ (طبرانی، المعجم الکبیر، ج:12، ص:481) (نسائی، السنن الکبریٰ، ج:7، ص:408، رقم:8337) (ابو یعلی، مسند ابی یعلیٰ، ج:3، ص:117، رقم:1547) (ابو بکر شیبانی، الآحاد والمثانی، ج:5، ص:442، رقم:2999)

[10] [ومما نزل فيهم عليهم السلام] قوله جل ذكره:

(وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلاةِ وَإِنَّها لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخاشِعِينَ . الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلاقُوا رَبِّهِمْ)[45-46 البقرة]

"اور مدد گار بناؤ اپنا صبر اور نماز کو بلاشبہ یہ ایک بھاری سا کام ہے مگر فرماں بردار دل رکھنے والوں کے لیے یہ گراں نہیں گزرتا، وہ لوگ جو سمجھتے ہوں کہ انہیں بہر حال اپنے رب سے ملنا ہے اور یقیناً ان سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"

126 - حَدَّثُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ . وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَصَّاصُ قَالا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ . قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ [الْحُسَيْنِ] الْعُرَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي قَوْلِهِ: (وَاسْتَعِينُوا بِالصَّبْرِ وَالصَّلاةِ وَإِنَّها لَكَبِيرَةٌ إِلَّا عَلَى الْخاشِعِينَ)] [قَالَ:] الْخَاشِعُ: الذَّلِيلُ فِي صَلَاتِهِ، الْمُقْبِلُ عَلَيْهَا، يَعْنِي رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَعَلِيّاً . [ع. وَ] [فِي] قَوْلِهِ: (الَّذِينَ يَظُنُّونَ أَنَّهُمْ مُلاقُوا رَبِّهِمْ وَأَنَّهُمْ إِلَيْهِ راجِعُونَ) . نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَعُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ، وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَأَصْحَابٍ لَهُمْ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"اور مدد گار بناؤ اپنا صبر اور نماز کو بلاشبہ یہ ایک بھاری سا کام ہے مگر فرماں بردار دل رکھنے والوں کے لیے یہ گراں نہیں گزرتا"** (سورۃ البقرہ:۴۵) کے بارے میں فرمایا: "الْخَاشِعُ" کا مطلب اپنی نماز میں عاجزی کرنا اور اس پر مداومت اختیار کرنا ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: **"وہ لوگ جو سمجھتے ہوں کہ انہیں بہر حال اپنے رب سے ملنا ہے اور یقیناً ان سب نے اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے"** (سورۃ البقرہ:۴۶) یہ آیت حضرت علی حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عمار بن یاسر اور آپ دیگر اصحاب رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی"

[11] [ومما نزل فيهم عليهم السلام] قوله تعالى:

(وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) [82/ البقرة]

"اور جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے وہ جنت والے ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے"

127۔ حَدَّثُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ، وَحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَصَّاصُ قَالَا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " مِمَّا نَزَلَ مِنَ الْقُرْآنِ خَاصَّةً فِي رَسُولِ اللهِ وَعَلِيٍّ وَأَهْلِ بَيْتِهِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ [قَوْلُهُ تَعَالَى:] (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ أَصْحَابُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ) نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ خَاصَّةً وَهُوَ أَوَّلُ مُؤْمِنٍ، وَأَوَّلُ مُصَلٍّ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ میں سے یہ آیت خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی بن ابی طالب اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت کے بارے میں نازل فرمائی: **"اور جو ایمان لائے اور اچھے عمل کیے وہ جنت والے ہیں اور وہ ہمیشہ اس میں رہیں گے"** (سورۃ البقرہ: ۸۲) یہ آیت خاص طور پر سب سے پہلے مومن اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے پہلے نماز پڑھنے والی شخصیت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

سیدنا علی علیہ السلام کے چار خصائل

128۔ حَدَّثَنَا الْإِمَامُ أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ إِمْلَاءً قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْأَحْمَسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ عِكْرِمَةَ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "لِعَلِيٍّ أَرْبَعُ خِصَالٍ: هُوَ أَوَّلُ عَرَبِيٍّ وَعَجَمِيٍّ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم. وَهُوَ الَّذِي كَانَ لِوَاؤُهُ مَعَهُ فِي كُلِّ زَحْفٍ، وَهُوَ الَّذِي صَبَرَ مَعَهُ يَوْمَ الْمِهْرَاسِ انْهَزَمَ النَّاسُ كُلُّهُمْ غَيْرَهُ، وَهُوَ الَّذِي غَسَّلَهُ، وَهُوَ الَّذِي أَدْخَلَهُ قَبْرَهُ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت علی کے چار خصائل ہیں: "انہوں نے عرب و عجم میں سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، آپ علیہ السلام ہی وہ ہستی ہیں جن کے پاس ہر جنگ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جھنڈا ہوتا

تھا۔ آپ ہی وہ شخصیت ہیں جو یوم مہراس (غزوہ احد کا دن) کو نبی کریم ﷺ ساتھ ساتھ رہے جبکہ آپ کے سوا باقی لوگوں نے شکست کو تسلیم کر لیا تھا، اور آپ علیہ السلام ہی نے نبی کریم ﷺ کو غسل دیا اور قبر میں اتارا"

(حاکم نیشاپوری، المستدرک، ج:3، ص:111، رقم:4582)(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:378، رقم:4582)(صفدی، الوافی بالوفیات، ج:6، ص:444)

رواه جماعة عن عكرمة . وجماعة عن ابن عباس وفي الباب عن جماعة من الصحابة . وأسانيده مذكورة في كتاب مفرد لهذه المسألة .

[12] [ومما نزل فيهم عليهم السلام] قوله تعالى:

(وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ) [143 / البقرة]

"اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا ہے تاکہ تم بھولنے والوں اور محبت والوں سب پر گواہ ہو جاؤ"

اہل بیت علیہم السلام۔۔۔ حجۃ اللہ

129۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ الصُّوفِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوسُفَ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ: عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: "إِنَّ اللهَ إِيَّانَا عَنَى بِقَوْلِهِ تَعَالَى: (لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ) فَرَسُولُ اللهِ شَاهِدٌ عَلَيْنَا، وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللهِ عَلَى النَّاسِ [عَلَى خَلْقِهِ] وَحُجَّتُهُ فِي أَرْضِهِ، وَنَحْنُ الَّذِينَ قَالَ اللهُ جَلَّ اسْمُهُ [فِيهِمْ] (وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً)"

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہمارے ہی بارے میں ہے: **"تاکہ تم بھولنے والوں اور محبت والوں سب پر گواہ ہو جاؤ"** (سورۃ البقرہ: ۱۴۳) پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم پر گواہ ہیں اور ہم لوگوں پر اللہ کے گواہ اور اللہ کی زمین پر اللہ کی حجت ہیں اور ہمارے ہی بارے میں اللہ جَلَّ اسمُہُ نے ارشاد فرمایا ہے: **"اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا ہے"**

(آلوسی، روح المعانی، ج:1، ص:404، امام باقر علیہ السلام سے مروی ہے)

[13] و [فيهم عليهم السلام نزل أيضا] قوله عز اسمه :

(وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ) [143 / البقرة]

"یہ بات بڑی گراں تھی مگر ان کے لیے نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت بخشی"

130 ـ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْمُفَسِّرُ . قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْمُفَسِّرُ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَكَّامٌ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو دِرْهَمٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ : "كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنْ أَوَّلِ الْمُهْتَدِينَ ثُمَّ تَلَا : (وَما جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا) الْآيَةَ [الْبَقَرَة] فَكَانَ عَلِيٌّ أَوَّلَ مَنْ هَدَاهُ اللَّهُ مَعَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم وَأَوَّلَ مَنْ لَحِقَ بِالنَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ : تُرَابِيٌّ عِرَاقِيٌّ. قَالَ : فَقَالَ الْحَسَنُ : هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ"

حضرت حسن (بصری) رضی اللہ عنہ نے فرمایا: علی بن ابی طالب علیہ السلام سب سے پہلے ہدایت پانے والے ہیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **"ہم نے نہیں بنایا تھا وہ قبلہ جس پر آپ تھے"** (سورۃ البقرہ:۱۴۳) پس حضرت علی علیہ السلام ہی وہ پہلے شخص ہیں جن کی اللہ تعالی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ راہنمائی فرمائی پس آپ ہی نے سب سے پہلے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا۔ حسن بصری رضی اللہ عنہ سے حجاج نے کہا: تو ترابی اور عراقی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ میں تیرے لیے نہیں کہتا۔

سیدنا حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ اور حجاج بن یوسف

131 ـ حَدَّثَنِي السَّيِّدُ الزَّكِيُّ أَبُو مَنْصُورٍ ظَفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحُسَيْنِيُّ رَحِمَهُ اللَّهُ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَبْدَكِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْأَصْفَهَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ الْهَاشِمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ذَكْوَانَ . قَالَ : حَدَّثَنِي مُجَالِدُ بْنُ سَعِيدٍ أَنَّ الشَّعْبِيَّ حَدَّثَهُمْ قَالَ : "قَدِمْنَا عَلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ الْبَصْرَةَ وَكَانَ الْحَسَنُ آخِرَ مَنْ دَخَلَ . ثُمَّ جَعَلَ الْحَجَّاجُ يُذَاكِرُنَا وَيَنْتَقِصُ عَلِيّاً وَيَنَالُ مِنْهُ . فَنِلْنَا مِنْهُ مُقَارَبَةً لَهُ وَفَرَقاً مِنْ شَرِّهِ. وَالْحَسَنُ سَاكِتٌ عَاضٌّ عَلَى إِبْهَامِهِ . فَقَالَ لَهُ الْحَجَّاجُ : يَا [أَ] بَا سَعِيدٍ مَا لِي أَرَاكَ سَاكِتاً فَقَالَ الْحَسَنُ : مَا عَسَيْتُ أَنْ أَقُولَ قَالَ الْحَجَّاجُ أَخْبِرْنِي بِرَأْيِكَ فِي أَبِي تُرَابٍ. فَقَالَ الْحَسَنُ : سَمِعْتُ اللَّهَ يَقُولُ : (وَما جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ . وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ . وَما

كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُفٌ رَحِيمٌ). فَعَلِيٌّ مِمَّنْ هَدَا [ه] اللهُ وَمِنْ أَهْلِ الإِيمَانِ . وَعَلِيٌّ ابْنُ عَمِّ رَسُولِ اللهِ وَخَتَنُهُ عَلَى ابْنَتِهِ . أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيْهِ . وَصَاحِبُ سَوَابِقَ مُبَارَكَاتٍ سَبَقَتْ لَهُ مِنَ اللهِ . لا تَسْتَطِيعُ أَنْتَ رَدَّهَا وَلا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ أَنْ يَحْظُرَهَا عَلَيْهِ . وَذَكَرَ الْحَدِيثَ"

شعبی نے بیان کیا: ہم حجاج بن یوسف کے پاس بصرہ آئے تو سب سے آخر میں حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ داخل ہوئے، پھر حجاج ہم سے باتیں کرنے لگا اور حضرت علی علیہ السلام کی تنقیص کرنے لگا، وہ ان پر تنقید کرتا اور ہم بھی اس کی ہاں میں ہاں ملانے لگے اس کے قریب رہنے اور اس کے شر سے بچنے کے لیے جبکہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ خاموش بیٹھے اپنی انگلیاں چبانے لگے، حجاج نے ان سے کہا: اے ابو سعید! کیا وجہ ہے میں تمہیں بلکل خاموش دیکھ رہا ہوں؟ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: شاید میرے کہنے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ حجاج نے کہا: ابو تراب کے بارے میں اپنی رائے بتاؤ؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میں نے اللہ کو سنا ہے وہ فرماتا ہے: **"اور ہم نے نہیں بنایا تھا وہ قبلہ جس پر آپ تھے مگر اس لیے کہ دیکھیں ہم کون پیچھے چلتا ہی رہتا ہے رسول کے اور کون ہے وہ جو الٹے پاؤں پھر جاتا ہے یہ بات بڑی گراں تھی مگر ان کے لیے نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت بخشی اور اللہ کی شان نہیں کہ وہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے، یقین رکھیے کہ اللہ لوگوں کے حق میں نہایت مہربان رحمت والا ہے"** (سورۃ البقرہ:۱۴۳) پس علی ہی ہیں جن کو اللہ نے اہل ایمان میں سے ہدایت بخشی ہے اور علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی کے شوہر ہونے کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے داماد ہیں۔ علی، تمام لوگوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سب سے زیادہ محبوب ہیں اور اللہ کی طرف سے ملنے والی برکات کے پانے میں میں پہل کرنے والے ہیں تیری طاقت نہیں کہ تو ان کا رد کر سکے اور نہ ہی لوگوں میں کوئی ہے جو علی علیہ السلام پر ان فضائل کو روک سکے "اور حدیث بیان کی۔

(ابن ابی حاتم، تفسیر ابن ابی حاتم، ج:1، ص:351)

(غزالی، احیاء العلوم، ج:3، ص:373)

132۔ قَالَ : وَحَدَّثَنَا الْغَلَابِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الضَّحَّاكِ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو الْهَدَادِيُّ [كَذَا] قَالَ قَالَ الْحَجَّاجُ لِلْحَسَنِ : مَا تَقُولُ فِي أَبِي تُرَابٍ قَالَ : وَمَنْ أَبُو تُرَابٍ قَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . قَالَ : إِنَّ اللهَ جَعَلَهُ مِنَ الْمُهْتَدِينَ . قَالَ : هَاتِ عَلَى مَا تَقُولُ بُرْهَاناً . قَالَ : قَالَ اللهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ : (وما جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَى عَقِبَيْهِ . وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِينَ هَدَى اللهُ . وما كَانَ اللهُ لِيُضِيعَ إِيمَانَكُمْ إِنَّ اللهَ بِالنَّاسِ لَرَؤُفٌ رَحِيمٌ).

فَكَانَ عَلِيٌّ أَوَّلَ مَنْ هَدَاهُ اللهُ مَعَ النَّبِيِّ ص. قَالَ الْحَجَّاجُ: تُرَابِيٌّ عِرَاقِيٌّ. قَالَ الْحَسَنُ: هُوَ مَا أَقُولُ لَكَ. فَأَمَرَ بِإِخْرَاجِهِ. قَالَ الْحَسَنُ: فَلَمَّا سَلَّمَنِيَ اللهُ تَعَالَى مِنْهُ وَخَرَجْتُ. ذَكَرْتُ عَفْوَ اللهِ عَنِ الْعِبَادِ"

عبد اللہ بن عمرو ہدادی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حجاج نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: آپ ابو تراب کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: کون ابو تراب؟ اس نے کہا: علی بن ابی طالب علیہ السلام، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: بے شک اللہ نے علی علیہ السلام کو ہدایت پانے والوں میں سے فرمایا ہے۔ حجاج نے کہا: اس بات پر دلیل دو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک کی یہ آیت تلاوت فرمائی: "اور ہم نے نہیں بنایا تھا وہ قبلہ جس پر آپ تھے مگر اس لیے کہ دیکھیں ہم کون پیچھے چلتا ہی رہتا ہے رسول کے اور کون ہے وہ جو الٹے پاؤں پھر جاتا ہے یہ بات بڑی گراں تھی مگر ان کے لیے نہیں جنہیں اللہ نے ہدایت بخشی اور اللہ کی شان نہیں کہ وہ تمہارے ایمانوں کو ضائع کر دے، یقین رکھیے کہ اللہ لوگوں کے حق میں نہایت مہربان رحمت والا ہے" (سورۃ البقرہ: ۱۴۳) (پھر فرمایا): علی ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہیں اللہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سبب ہدایت عطا فرمائی، حسن بصری سے حجاج نے کہا: تو ترابی اور عراقی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ میں تیرے لیے نہیں کہتا۔ آپ حسن بصری سے حجاج نے کہا: تو ترابی اور عراقی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ میں تیرے لیے نہیں کہتا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جب اللہ نے مجھے اس سے سلامت رکھا اور میں وہاں سے باہر نکلا تو میں نے اللہ کے درگزر کرنے کو بیان کیا۔

[14] [وممانزل فیھم علیه السلام] قوله تعالی :

﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللهِ وَاللهُ رَؤُفٌ بِالْعِبادِ﴾[207/البقرة]

"اور اہل محبت میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس نے اپنی جان ہی بیچ رکھی ہوتی ہے اس تلاش میں کہ اللہ راضی ہو جائے اور اللہ بندوں پر بے حد مہربان ہے"

سیدنا علی علیہ السلام۔۔۔باعث افتخارِ جبرائیل امین علیہ السلام

133۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ السَّعْدِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ بِخَطِّ السُّلَمِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ زَكَرِيَّا الطَّحَّانُ بِبَغْدَادَ قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَحْمَدَ الْبُذُورِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَلَطِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَّاءُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَكَامٍ الرَّازِيُّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ :

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِالنَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم يُرِيدُ الْغَارَ ، بَاتَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى فِرَاشِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَأَوْحَى اللهُ إِلَى جَبْرَئِيلَ وَمِيكَائِيلَ : أَنِّي قَدْ آخَيْتُ بَيْنَكُمَا.وَجَعَلْتُ عُمْرَ أَحَدِكُمَا أَطْوَلَ مِنَ الآخَرِ ، فَأَيُّكُمَا يُؤْثِرُ صَاحِبَهُ بِالْحَيَاةِ فَكِلَاهُمَا اخْتَارَاهَا وَأَحَبَّا الْحَيَاةَ . فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِمَا۔ أَفَلَا كُنْتُمَا مِثْلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ آخَيْتُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ نَبِيِّي مُحَمَّدٍ صلي الله عليه وآله وسلم فَبَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ يَقِيهِ بِنَفْسِهِ ، اهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ فَاحْفَظَاهُ مِنْ عَدُوِّهِ. فَكَانَ جَبْرَئِيلُ عِنْدَ رَأْسِهِ وَمِيكَائِيلُ عِنْدَ رِجْلَيْهِ۔وَجَبْرَئِيلُ يُنَادِي بَخٍ بَخٍ مَنْ مِثْلُكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكَ الْمَلَائِكَةَ۔ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى : ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللهِ وَاللهُ رَؤُفٌ بِالْعِبادِ﴾

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کو خفیہ سفر کیا اور غار کا قصد فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر رات گزاری۔ پس اللہ تعالیٰ نے جبرائیل اور میکائیل کی طرف وحی فرمائی: کہ میں نے تم دونوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا ہے اور تم میں سے ایک کی عمر دوسرے سے زیادہ طویل ہے پس تم میں سے کون ہے جو اپنے ساتھی پر اپنی عمر قربان کر دے۔ دونوں نے اپنی ذات کو اختیار کیا اور زندگی کو محبوب رکھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی طرف وحی فرمائی۔ کیا تم دونوں علی بن ابی طالب کی مثل نہیں ہو، میں نے علی اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان بھائی چارہ

قائم کیا تو علی، نبی (اپنے بھائی) کی جان بچانے کے لیے ان کے بستر پر رات گزار رہا ہے۔ تم دونوں زمین پر اترو اور علی کی اس کے دشمن سے حفاظت کرو۔ پس جبرائیل حضرت علی علیہ السلام کے سر کی طرف اور میکائیل حضرت علی کے پاؤں کی جانب پہرہ دینے لگے۔ اور جبرائیل کہتے: واہ واہ اے ابو طالب کے بیٹے! آپ کی مثل کون ہے؟ اللہ عزّ و جلّ فرشتوں کے سامنے آپ پر فخر فرما رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"اور اہل محبت میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس نے اپنی جان ہی بیچ رکھی ہوتی ہے اس تلاش میں کہ اللہ راضی ہو جائے اور اللہ بندوں پر بے حد مہربان ہے"** (سورۃ البقرہ: ۲۰۷)

(ابن اثیر جزری، اسد الغابہ، ج:2، ص:296)

سیدنا علی علیہ السلام۔۔۔ بستر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر

134۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَبَّابُ [عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ] قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي عَاصِمٍ الْقَاضِي قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ [الْوَضَّاحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ] عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ أَبِي بَلْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَكَانَ .يَعْنِي عَلِيّاً أَوَّلَ مَنْ أَسْلَمَ مِنَ النَّاسِ بَعْدَ خَدِيجَةَ بِرَسُولِ اللهِ [بِالنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم] وَلَبِسَ ثَوْبَهُ وَنَامَ مَكَانَهُ. فَجَعَلَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَهُ كَمَا كَانُوا يَرْمُونَ رَسُولَ اللهِ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ نَبِيُّ اللهِ . فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ : يَا نَبِيَّ اللهِ . فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّ نَبِيَّ اللهِ قَدْ ذَهَبَ نَحْوَ بِئْرِ مَيْمُونٍ. وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَرْمُونَ عَلِيّاً وَهُوَ يَتَضَوَّرُ حَتَّى أَصْبَحَ. فَكَشَفَ عَنْ رَأْسِهِ فَقَالُوا : كُنَّا نَرْمِي صَاحِبَكَ وَلَا يَتَضَوَّرُ ، وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ اسْتَنْكَرْنَا ذَلِكَ [مِنْكَ].

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے بعد لوگوں میں اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سب سے پہلے حضرت علی علیہ السلام ایمان لائے، آپ علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس پہنا اور ان کی جگہ پر سو گئے مشرکین آپ علیہ السلام کو پتھر مارنے لگے جیسے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر پھینکا کرتے تھے اور وہ یہ گمان کر رہے تھے کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اتنے میں ابو بکر آئے اور کہا: اے اللہ کے رسول! تو حضرت علی علیہ السلام نے جواب دیا: اللہ کے نبی میمون کے کنویں کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ مشرکین حضرت علی علیہ السلام کو ایذا پہنچاتے رہے اور وہ درد سے تکلیف محسوس کرتے رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی تو حضرت علی علیہ السلام نے اپنے سر سے چادر ہٹائی۔ مشرکین نے دیکھا تو کہنے لگے: ہم تمہارے صاحب کو مار رہے تھے اور ان کو تو کوئی نقصان نہ پہنچا جبکہ آپ کو تکلیف ہوئی ہمیں یہ بات اچھی نہ لگی۔ (ابن ابی عاصم، السنہ، ج:3، ص:351، رقم:1146)

135۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجُرْجَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ السُّلَمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا جَدِّي أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ: [يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ] عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ الْأَوْدِيِّ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ: [قَالَ:] "إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم لَمَّا انْطَلَقَ لَيْلَةَ الْغَارِ أَنَامَ عَلِيّاً فِي مَكَانِهِ وَأَلْبَسَهُ بُرْدَهُ. فَجَاءَتْ قُرَيْشٌ تُرِيدُ أَنْ تَقْتُلَ النَّبِيَّ فَجَعَلُوا يَرْمُونَ عَلِيّاً وَهُمْ يَرَوْنَهُ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم وَقَدْ لَبِسَ بُرْدَهُ، وَجَعَلَ عَلِيٌّ يَتَضَوَّرُ. فَنَظَرُوا فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَقَالُوا: إِنَّكَ أَنْتَ تَتَضَوَّرُ وَكَانَ صَاحِبُكَ لَا يَتَضَوَّرُ وَقَدْ أَنْكَرْنَا ذَلِكَ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار کی رات جب چلے تو اپنی جگہ حضرت علی علیہ السلام کو سلایا اور اپنی چادر اُوڑھا دی پس قریش آئے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شہید کرنا چاہتے تھے جبکہ وہ حضرت علی علیہ السلام کو اذیت دینے لگے اور وہ آپ علیہ السلام کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سمجھ رہے تھے کیونکہ آپ نے چادر اوڑھ رکھی تھی اور حضرت علی علیہ السلام درد محسوس کرنے لگے۔ جب مشرکین نے دیکھا کہ وہ علی ہیں تو کہنے لگے: یہ تکلیف آپ کو سہنا پڑی اور آپ کے ساتھی کو تکلیف نہ ہوئی۔ ہمیں یہ بات اچھی نہیں لگی۔

136۔وَأَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ. قَالَ: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ الْخَلِيلِ التُّسْتَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ أَبِي بَلْجٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: "شَرَى عَلِيٌّ نَفْسَهُ وَلَبِسَ ثَوْبَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم ثُمَّ نَامَ مَكَانَهُ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "حضرت علی علیہ السلام نے اپنی جان کو بیچ دیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لباس پہن کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جگہ سو گئے"

137۔أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ الْوَالِدُ، عَنْ أَبِي حَفْصِ بْنِ شَاهِينَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سِرَاجٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْقَطَوَانِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ: حَدَّثَنِي سُلَيْمَانُ بْنُ قَرْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَيْمُونٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُولُ: "أَنَامَ رَسُولُ اللهِ عَلِيّاً عَلَى فِرَاشِهِ لَيْلَةَ انْطَلَقَ إِلَى الْغَارِ، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ يَطْلُبُ رَسُولَ اللهِ فَأَخْبَرَهُ عَلِيٌّ أَنَّهُ قَدِ انْطَلَقَ، فَاتَّبَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَبَاتَتْ قُرَيْشٌ تَنْظُرُ عَلِيّاً وَجَعَلُوا يَرْمُونَهُ، فَلَمَّا أَصْبَحُوا إِذَا هُمْ بِعَلِيٍّ فَقَالُوا: أَيْنَ مُحَمَّدٌ قَالَ: لَا عِلْمَ لِي بِهِ فَقَالُوا: قَدْ أَنْكَرْنَا تَضَوُّرَكَ كُنَّا نَرْمِي مُحَمَّداً فَلَا يَتَضَوَّرُ وَأَنْتَ تَتَضَوَّرُ. وَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ)."

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: غار کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے بستر پر سلایا تو ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے آئے۔ حضرت علی علیہ السلام نے انہیں بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے ہیں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے گئے۔ قریش نے حضرت علی علیہ السلام کو (چادر میں) دیکھتے اور انہیں ایذا دیتے ہوئے رات گزاری پھر جب صبح ہوئی تو انہوں نے حضرت علی ک علیہ السلام و پایا اور پوچھا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہاں ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: مجھے نہیں معلوم۔ انہوں نے کہا: آپ کو تکلیف دینا ہمیں برا لگا ہم اپنی طرف سے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اذیت دے رہے تھے پس انہیں تو تکلیف نہیں ہوئی جبکہ آپ کو تکلیف ہوئی۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی: **"اور اہل محبت میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس نے اپنی جان ہی بیچ رکھی ہوتی ہے اس تلاش میں کہ اللہ راضی ہو جائے"** (سورۃ البقرہ:۲۰۷)

138. قال سليمان بن قرم: وحدثني كثير أبو إسماعيل عن ميمون أبي عبد الله أنه سمع عبد الله بن عباس [مثله].

سیدنا ابو بکر و علی رضی اللہ عنہما کی۔۔۔۔ ہجرت کی راہ میں قربانیاں

139. حَدَّثُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَصْنَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فَرْقَدٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ ظَهِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي السُّدِّيُّ فِي حَدِيثِ الْغَارِ، قَالَ:

فَأَتَى غَارَ ثَوْرٍ، وَأَمَرَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ. فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ [صلي الله عليه وآله وسلم]. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ فِي طَلَبِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: قَدْ خَرَجَ. فَخَرَجَ فِي أَثَرِهِ. فَسَمِعَ النَّبِيُّ [ص] وَطْءَ أَبِي بَكْرٍ خَلْفَهُ. فَظَنَّ أَنَّهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَسْرَعَ. فَكَرِهَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَشُقَّ عَلَى النَّبِيِّ

فَتَكَلَّمَ فَعَلِمَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم كَلَامَهُ. فَانْطَلَقَا حَتَّى أَتَيَا الْغَارَ. فَلَمَّا أَرَادَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم أَنْ يَدْخُلَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَهُ. فَلَمَسَ بِيَدِهِ مَخَافَةَ أَنْ يَكُونَ دَابَّةٌ أَوْ حَيَّةٌ أَوْ عَقْرَبٌ يُؤْذِي النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم فَلَمَّا لَمْ يَجِدْ شَيْئاً قَالَ لِرَسُولِ اللهِ ادْخُلْ. فَدَخَلَ وَكَانَتْ عُيُونُ الْمُشْرِكِينَ يَخْتَلِفُونَ. يَنْظُرُونَ إِلَى عَلِيٍّ نَائِماً عَلَى فِرَاشِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَعَلَيْهِ بُرْدٌ لِرَسُولِ اللهِ أَخْضَرُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ شُدُّوا عَلَيْهِ. فَقَالُوا: الرَّجُلُ نَائِمٌ وَلَوْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَهْرُبَ لَهَرَبَ. وَلَكِنْ دَعُوهُ حَتَّى يَقُومَ فَتَأْخُذُوهُ أَخْذاً. فَلَمَّا أَصْبَحَ قَامَ عَلِيٌّ فَأَخَذُوهُ فَقَالُوا: أَيْنَ صَاحِبُكَ قَالَ: مَا أَدْرِي. فَأَيْقَنُوا أَنَّهُ قَدْ تَوَجَّهَ إِلَى يَثْرِبَ وَأَنْزَلَ اللهُ فِي عَلِيٍّ: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللهِ) الْآيَةَ.

سُدی نے حدیث غار کے بارے میں بیان کیا: رسول اللہ ﷺ غار ثور کی طرف تشریف لے گئے اور حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ چلے گئے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو تلاش کرتے ہوئے آئے۔ حضرت علی علیہ السلام نے انہیں کہا کہ آپ ﷺ تشریف لے گئے ہیں۔ پس ابو بکر رضی اللہ عنہ بھی رسول اللہ ﷺ کے قدموں کے نشانات پر آپ ﷺ کے پیچھے گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے پیچھے آپ رضی اللہ عنہ کے قدموں کی آہٹ کو سنا پس آپ نے خیال کیا کہ یہ مشرکین ہیں، آپ ﷺ تیز چلنے لگے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو یہ بات ناگوار گزری کہ آپ ﷺ کو (میری وجہ) سے مشقت اٹھانا پڑی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بات کی تو نبی کریم ﷺ نے آپ کے کلام سے آپ کو جان لیا۔ دونوں ہستیاں چلتی ہوئی غار تک پہنچی۔ جب نبی کریم ﷺ نے غار میں جانے کا ارادہ کیا تو ابو بکر آپ ﷺ سے پہلے غار میں داخل ہو گئے اور اپنے ہاتھ کو غار میں پھیرا اس ڈر سے کہ کہیں کوئی جانور یا سانپ یا بچھو نبی کریم ﷺ کو ایذا نہ دے۔ جب آپ رضی اللہ عنہ نے غار میں کچھ نہ پایا تو رسول اللہ ﷺ سے عرض کی: آپ ﷺ تشریف لے آئیں۔ مشرکین کی آنکھوں دھوکہ کھا گئی۔ انہوں نے حضرت علی علیہ السلام کو رسول اللہ ﷺ کے بستر پر سوتے دیکھا جبکہ آپ علیہ السلام پر رسول اللہ ﷺ کی سبز چادر تھی۔ مشرکین ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ان کو باندھ لو۔ کچھ بولے: یہ شخص سویا ہوا ہے اگر یہ بھاگنا چاہتا تو ضرور بھاگ جاتا۔ انہیں چھوڑ دو جب سو کر اٹھیں گے تو ضرور پکڑ لینا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہوئے انہوں نے آپ علیہ السلام کو پکڑ لیا اور پوچھا: آپ کے ساتھی کہاں ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں نہیں جانتا۔ مشرکین نے یقین کر لیا کہ آپ ﷺ یثرب کی طرف تشریف لے گئے ہیں۔ تب حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی:

"اور اہل محبت میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس نے اپنی جان ہی بیچ رکھی ہوتی ہے اس تلاش میں کہ اللہ راضی ہو جائے"

(سورۃ البقرہ:۲۰۷)

140۔ حَدَّثَنِي الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ قَالَ : حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصَّيْرَفِيُّ بِمَرْوَ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ قُنْفُذٍ الْبَزَّازُ بِالْكُوفَةِ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا قَيْسٌ قَالَ : حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ :

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: "إِنَّ أَوَّلَ مَنْ شَرَى (نَفْسَهُ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللهِ) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ"

حضرت علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا: بے شک جس نے سب سے پہلے اپنی جان کو بیچا اس تلاش میں کہ اللہ راضی ہو جائے وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

(حاکم نیشاپوری، المستدرک، ج:3، ص:5، رقم:4264)

(ثناء اللہ پانی پتی، ج:1، ص:1478، ناشر: مکتبہ رشیدیہ پاکستان)

141۔ وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ وَالْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَمَّارٍ . قَالُوا : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ . عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ أَوَّلُ مَنْ شَرَى نَفْسَهُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيٌّ . ثُمَّ قَرَأَ : وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللهِ

حضرت علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا: بے شک جس نے سب سے پہلے اپنی جان کو اللہ عزّ و جلّ کے لیے بیچا وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ پھر آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **"اور اہل محبت میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس نے اپنی جان ہی بیچ رکھی ہوتی ہے اس تلاش میں کہ اللہ راضی ہو جائے"** (البقرہ:۲۰۷)

زَادَ الْحَاكِمُ عِنْدَ مَبِيتِهِ عَلَى فِرَاشِ رَسُولِ اللهِ ص. ثُمَّ قَالا : وَقَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام :

حاکم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر رات گزارنے والی روایت میں کچھ الفاظ زیادہ بیان کیے: پھر انہوں نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے یہ اشعار پڑھے:

وَقَيْتُ بِنَفْسِي خَيْرَ مَنْ وَطِئَ الْحَصَى

وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَبِالْحِجْرِ

"میں نے اپنی جان سے اس ہستی کا دفاع کیا ہے جو زمین پر چلنے والوں اور کعبہ اور حجر اسود کا طواف کرنے والوں میں سب سے بہتر ہیں"

رَسُولَ إِلَهِي خَافَ أَنْ يَمْكُرُوا بِهِ
فَنَجَّاهُ ذُو الطَّوْلِ الْإِلَهُ مِنَ الْمَكْرِ

"رسول اللہ ﷺ کو یہ خوف ہوا کہ لوگ ان کے بارے میں سازشیں کریں گے تو اللہ جل مجدہ نے آپ ﷺ کو ان چالوں اور سازشوں سے نجات عطا فرمائی"

وَبَاتَ رَسُولُ اللهِ فِي الْغَارِ آمِناً
مُوَقًّى وَفِي حِفْظِ الْإِلَهِ وَفِي سَتْرِ

"اور آپ ﷺ نے غار میں پر سکون رات بسر فرمائی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حفاظت فرمائی اور آپ ﷺ کے گرد ایک پردہ فرمادیا"

وَبِتُّ أُرَاعِيهِمْ وَمَا يُثْبِتُونَنِي
وَقَدْ وَطَّنْتُ نَفْسِي عَلَى الْقَتْلِ وَالْأَسْرِ

"اور میں ان مشرکین کی چالوں سے نمٹ لوں گا اور میرے پائے استقلال میں لغزش نہ آئے گی اس لیے کہ میں نے تو اپنی جان کو شہید کیے جانے یا قید ہو جانے کے لیے خود تیار کیا ہے"

(حاکم، المستدرک، ج:3، ص:5، رقم:4264)(آلوسی، روح المعانی، ج:5، ص:185)

142۔ وَرَوَاهُ غَيْرُ الْحِمَّانِيِّ عَنْ قَيْسٍ، عَنْ حَكِيمٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ فِي قَوْلِهِ: (وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمَّا تَوَجَّهَ رَسُولُ اللهِ إِلَى الْغَارِ وَأَنَامَ عَلِيّاً عَلَى فِرَاشِهِ. وَفِي ذَلِكَ يَقُولُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام:

حضرت علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا: "اور اہل محبت میں کوئی ایسا بھی ہوتا ہے جس نے اپنی جان ہی بیچ رکھی ہوتی ہے اس تلاش میں کہ اللہ راضی ہو جائے" (سورۃ البقرہ:۲۰۷) یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی ۔جب رسول اللہ ﷺ غار کی جانب تشریف لے گئے اور حضرت علی علیہ السلام کو اپنے بستر پر سُلایا۔ اسی بارے میں علی بن ابی طالب علیہما السلام فرماتے ہیں:

وَقَيْتُ بِنَفْسِي خَيْرَ مَنْ وَطِئَ الْحَصَى

وَمَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ وَبِالْحِجْرِ

"میں نے اپنی جان سے اس ہستی کا دفاع کیا ہے جو زمین پر چلنے والوں اور کعبہ اور حجر اسود کا طواف کرنے والوں میں سب سے بہتر ہیں"

رَسُولَ إِلَهِي خَافَ أَنْ يَمْكُرُوا بِهِ

فَنَجَّاهُ ذُو الطَّوْلِ الْإِلَهُ مِنَ الْمَكْرِ

"رسول اللہ ﷺ کو یہ خوف ہوا کہ لوگ ان کے بارے میں سازشیں کریں گے تو اللہ جلّ مجدہ نے آپ ﷺ کو ان چالوں اور سازشوں سے نجات عطا فرمائی"

وَبَاتَ رَسُولُ اللهِ فِي الْغَارِ آمِناً

مُوَقّىً وَفِي حِفْظِ الْإِلَهِ وَفِي سَتْرِ

"اور آپ ﷺ نے غار میں پُر سکون رات بسر فرمائی جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی حفاظت فرمائی اور آپ ﷺ کے گرد ایک پردہ فرمادیا"

وَبِتُّ أُرَاعِيهِمْ وَمَا يُثْبِتُونَنِي

وَقَدْ وَطَّنْتُ نَفْسِي عَلَى الْقَتْلِ وَالْأَسْرِ

"اور میں ان مشرکین کی چالوں سے نمٹ لوں گا اور میرے پائے استقلال میں لغزش نہ آئے گی اس لیے کہ میں نے تو اپنی جان کو شہید کیے جانے یا قید ہو جانے کے لیے خود تیار کیا ہے"

15] [وممانزل فيهم عليهم السلام] قوله جل ذكره:

(وَآتَى الْمالَ عَلى حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبى وَالْيَتامى وَالْمَساكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقابِ)[177 / البقرة]

"اور دیتارہامال محبت میں رشتہ داروں، یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں اور سائلوں کو اور مسافروں کی رہائی پر خرچ کرتا رہا"

143۔حَدَّثُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيدِ الْبَجَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ الْغَزَّالُ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظَهِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي: عَنِ السُّدِّيِّ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي نَاسِخِ الْقُرْآنِ وَمَنْسُوخِهِ [كَذَا]

سُدی نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں قرآن کی ناسخ اور منسوخ نازل ہوئی۔

[16] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

(وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوالَهُمُ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللهِ وَتَثْبِيتاً مِنْ أَنْفُسِهِمْ كَمَثَلِ جَنَّةٍ بِرَبْوَةٍ أَصابَها وابِلٌ فَآتَتْ أُكُلَها ضِعْفَيْنِ فَإِنْ لَمْ يُصِبْها وابِلٌ فَطَلٌّ وَاللهُ بِما تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ) [265/ البقرة].

"اور مثال ان لوگوں کی جو اپنے مالوں کو اللہ کی رضا ڈھونڈنے اور اپنی دل جمعی کے لیے خرچ کرتے رہتے ہیں ایک باغ کی سی مثال ہے جو اونچی جگہ ہو اور اسے خوب بارش پہنچے اور وہ دُونے پھل لائے اور اگر تیز بارش نہ بھی ہو تو اس کے ثمر بار ہونے کے لیے شبنم ہی کافی ہو اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے"

144. أَبو النَّضْرِ الْعَيَّاشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنا حَمْدَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَحْوَلِ عَنْ سَلَّامِ بْنِ الْمُسْتَنِيرِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَوْلُهُ: (وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوالَهُمْ) [قَالَ] نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ عليه السلام.

حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالی کا یہ فرمان: "اور مثال ان لوگوں کی جو اپنے مالوں کو اللہ کی رضا ڈھونڈنے اور اپنی دل جمعی کے لیے خرچ کرتے رہتے ہیں ایک باغ کی سی مثال ہے جو اونچی جگہ ہو اور اسے خوب بارش پہنچے اور وہ دُونے پھل لائے اور اگر تیز بارش نہ بھی ہو تو اس کے ثمر بار ہونے کے لیے شبنم ہی کافی ہو اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے" (البقرہ: ۲۶۵) حضرت علی علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔

145. وَقَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حُمْرَانُ وَالْعَمْرَكِيُّ، عَنِ الْعُبَيْدِيِّ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَيُّوبَ بْنِ حُرٍّ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ قَالَ (وَمَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوالَهُمُ ابْتِغاءَ مَرْضاتِ اللهِ) قَالَ: "عَلِيٌّ أَفْضَلُهُمْ. وَهُوَ [كَانَ] مِمَّنْ يُنْفِقُ مَالَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللهِ"

حضرت ابو عبد اللہ سے روایت ہے: "اللہ تعالی کا یہ فرمان: "اور مثال ان لوگوں کی جو اپنے مالوں کو اللہ کی رضا ڈھونڈنے کے لیے خرچ کرتے رہتے ہیں" (سورۃ البقرہ: ۲۶۵) علی علیہ السلام ان سب مال خرچ کرنے والوں میں سے افضل ہیں۔ آپ علی علیہ السلام اللہ کی رضا ڈھونڈنے کے لیے مال خرچ کرتے رہتے تھے۔

[17] وفيها [نزل أيضا] قوله عز اسمه:

(يُؤْتِي الْحِكْمَةَ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً) [269/البقرة]

پھر آپ نے پلٹ کر کہا: "حکمت عطا فرماتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور جسے حکمت دے دی جائے تو سمجھو کہ اسے خیر کثیر دے دی گئی"

مرتضائی حکمت کا عالم

146۔ أَخْبَرَنِي أَبُو الْقَاسِمِ الْمَغْرِبِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَبْدَانَ الْحَافِظُ بِالْأَهْوَازِ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الذَّهَبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ سَلَمَةَ وَكَانَ عَدْلاً ثِقَةً مَرْضِيّاً. قَالَ: أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: "كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَسُئِلَ عَنْ عَلِيٍّ فَقَالَ: قُسِمَتِ الْحِكْمَةُ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ فَأُعْطِيَ عَلِيٌّ تِسْعَةَ أَجْزَاءٍ. وَأُعْطِيَ النَّاسُ جُزْءاً وَاحِداً"

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے علی کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حکمت کے دس حصے کیے گئے اور نو حصے علی کو دیے گئے جبکہ ایک حصہ تمام لوگوں کو دیا گیا۔

(ابن المغازلی، المناقب، ج:1، ص:353، رقم:328) (مناوی، فیض القدیر، ج:3، ص:60)

(ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، ج:7، ص:397) (ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:511)

147۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى الْحِمَّانِيُّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْجَنْبِيِّ عَنْ بِلَالِ بْنِ أَبِي مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنَفِيِّ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: "مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ فِي حِلْمِهِ. وَإِلَى نُوحٍ فِي حِكْمَتِهِ وَإِلَى يُوسُفَ فِي اجْتِمَاعِهِ. فَلْيَنْظُرْ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو شخص ابراھیم علیہ السلام کا حلم دیکھنا چاہے اور نوح علیہ السلام کی حکمت دیکھنا چاہے اور یوسف علیہ السلام کی اجتماعیت دیکھنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ علی بن ابی طالب کو دیکھے"

148. أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْمُفَسِّرُ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِ نُسْخَتِهِ بِخَطِّ . قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَكَّامٌ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ : قَالَ الرَّبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ : "مَا رَأَيْتُ رَجُلاً مَنْ يُحِبُّهُ أَشَدُّ حُبّاً مِنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ . وَلَا مَنْ يُبْغِضُهُ أَشَدُّ بُغْضاً مِنْ عَلِيٍّ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ : (وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً) يَعْنِي عَلِيّاً"

ربیع بن خُثَیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے کوئی شخص ایسا نہیں دیکھا جو علی علیہ السلام سے زیادہ بڑھ کر کسی اور سے شدید محبت کرتا ہو اور نہ ہی کوئی ایسا دیکھا جو علی علیہ السلام سے زیادہ کسی اور سے شدید بغض رکھتا ہو" **پھر آپ نے پلٹ کر کہا: "حکمت عطا فرماتا ہے جسے وہ چاہتا ہے اور جسے حکمت دے دی جائے تو سمجھو کہ اسے خیر کثیر دے دی گئی"** یعنی حضرت علی علیہ السلام وہ ہستی ہیں جنہیں حکمت عطا کی گئی۔

149. حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ عُقْدَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُتْبَةَ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَامِرُ بْنُ مُفَضَّلٍ التَّغْلِبِيُّ قَالَ : حَضَرْتُ حَسَنَ بْنَ صَالِحٍ غَيْرَ مَرَّةٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَيَقُولُ : قَالَ فِيهِ حَكِيمُ الْحُكَمَاءِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ"

عامر بن مفضّل تغلبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "میں حضرت حسن بن صالح کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لیے کئی مرتبہ حاضر ہوا، پس آپ فرماتے: اس بارے میں حکیم الحکماء علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا"

هكذا بخط أبي الحسن في أصله وهو عندي.

"یوں ہی ابو الحسن کے ہاتھ کا لکھا ہے جو میرے پاس موجود ہے"

150. أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الرَّمْجَارِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَالِكٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ . قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ . قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ . عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ . عَنْ مُنْذِرٍ . عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ أَنَّهُمْ ذَكَرُوا عِنْدَهُ عَلِيّاً فَقَالَ : لَمْ أَرَهُمْ يَجِدُونَ عَلَيْهِ فِي حِكَمِهِ وَاللهُ تَعَالَى يَقُولُ : (وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً)"

حضرت ربیع بن خُثَیم رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حضرت علی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کہا: میں نے انہیں علی کی حکمتوں جیسا نہیں پایا" اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور جسے حکمت دے دی جائے تو سمجھو کہ اسے خیر کثیر دے دی گئی"

151۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ [الْكُهَيْلِيُّ] قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَيَّنٌ [أَبُو جَعْفَرٍ] قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَرْثِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ:

عَنْ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ عَلِيٌّ فَقَالَ: "مَا رَأَيْتُ أَحَداً مُحِبَّهُ أَشَدُّ حُبّاً لَهُ مِنْهُ، وَلَا مُبْغِضُهُ أَشَدُّ بُغْضاً لَهُ مِنْهُ، وَمَا رَأَيْتُ أَحَداً مِنَ النَّاسِ يَجِدُ عَلَيْهِ فِي الْحِكَمِ. ثُمَّ قَرَأَ (وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً) الْآيَةَ. فَقَالَ النَّاسُ: رَبِيعُ بْنُ خُثَيْمٍ تُرَابِيٌّ. وَلَمْ يَكُونُوا يَدْرُونَ مَا هُوَ

عامر نے کہا کہ حضرت ربیع بن خُثیم رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے حضرت علی علیہ السلام کا ذکر کیا گیا تو آپ نے کہا: میں نے ان سے محبت کرنے والے کو ان سے زیادہ شدید کسی اور سے محبت کرنے والا نہیں پایا اور نہ ہی ان سے بغض رکھنے والے کو ان سے زیادہ شدید کسی اور بغض رکھنے والا پایا اور نہ ہی لوگوں میں کسی کو حکمتوں میں ان پر فائق پایا، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "اور جسے حکمت دے دی جائے تو سمجھو کہ اسے خیر کثیر دے دی گئی"

152۔وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ، عَنْ مُطَيَّنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ الْأَزْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ، عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ: "[إِنَّ عَلِيّاً] رَجُلٌ إِذَا وَجَدْتَ مَنْ يُحِبُّهُ يُحِبُّهُ الْحُبَّ كُلَّهُ، وَإِذَا وَجَدْتَ مَنْ يُبْغِضُهُ يُبْغِضُهُ الْبُغْضَ كُلَّهُ. ثُمَّ صَرَفَ وَجْهَهُ إِلَيَّ. فَقَالَ: وَاللهِ إِنْ كَانَ لَعَالِماً بِالْقَضَاءِ، وَقَالَ اللهُ: (وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْراً كَثِيراً) وَذَكَرَ عَلِيّاً"

ربیع بن خُثیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: بے شک جب تم کسی شخص کو علی علیہ السلام سے محبت کرنے والا پاؤ گے تو اسے علی علیہ السلام سے بھرپور محبت کرنے والا پاؤ گے اور جب تم کسی کو علی علیہ السلام سے بغض رکھنے والا پاؤ گے تو اسے بھرپور علی علیہ السلام سے بغض رکھنے والا پاؤ گے" پھر آپ نے چہرہ میری جانب پھیرا اور کہا: اللہ کی قسم حضرت علی علیہ السلام فیصلے کرنا خوب اچھی طرح جانتے تھے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور جسے حکمت دے دی جائے تو سمجھو کہ اسے خیر کثیر دے دی گئی" اور پھر آپ نے حضرت علی علیہ السلام کا ذکر فرمایا۔

153۔[وَ] عَنْ مُطَيَّنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مِنْجَابُ بْنُ الْحَرْثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عُمَرَ بْنِ الْفُرَاتِ الْأَحْمَسِيُّ، عَنْ مُخَارِقٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَ أُنَاسٌ مِنْ

[أَبْنَاءِ] الْمُهَاجِرِينَ فَقَالُوا لَهُ: يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَيَّ رَجُلٍ كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ: مُلِئَ جَوْفُهُ حُكْماً وَعِلْماً وَبَأْساً. وَنَجْدَةً وَقَرَابَةً مِنْ رَسُولِ اللهِ"

طارق بن شہاب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ مہاجرین کی اولاد میں سے کچھ لوگ آپ کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے: اے ابن عباس! علی بن ابی طالب کیسی شخصیت تھی؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کا سینہ حکمت، علم اور طاقت سے بھرا ہوا تھا اور انہیں بہادری اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قرابت حاصل تھی۔

154۔ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْعَدْلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ ضِرَارُ بْنُ صُرَدَ. قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنْ مُنْذِرٍ الثَّوْرِيِّ: عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ خُثَيْمٍ قَالَ: قَالَ: عَلِيٌّ الْعَالِمُ بِالْقَضَاءِ ثُمَّ قَالَ: قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ) الْآيَةَ.

ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: علی علیہ السلام فیصلہ کرنا خوب جانتے تھے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور جسے حکمت دے دی جائے تو سمجھو کہ اسے خیر کثیر دے دی گئی

[18] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

(الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً فَلَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ) [274/البقرة]

"وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے اموال کو رات میں بھی اور دن میں بھی چھپا کر بھی اور کھلے طور پر بھی ان کے لیے ان کے رب کے حضور اجر ہے اور ان پر کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے"

سیدنا علی علیہ السلام کا انفاق فی سبیل اللہ

155۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْمُذَكِّرُ إِمْلَاءً قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِبْرَاهِيمَ بْنُ أَبِي صَالِحٍ عَنْ يُوسُفَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً) [قَالَ]: "نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ غَيْرُ أَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ۔ فَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ لَيْلاً، وَبِدِرْهَمٍ نَهَاراً، وَبِدِرْهَمٍ سِرّاً وَبِدِرْهَمٍ عَلَانِيَةً. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ: مَا حَمَلَكَ عَلَى هَذَا قَالَ: حَمَلَنِي عَلَيْهَا رَجَاءُ أَنْ أَسْتَوْجِبَ عَلَى اللهِ الَّذِي وَعَدَنِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: أَلَا إِنَّ ذَلِكَ لَكَ. فَأَنْزَلَ اللهُ الْآيَةَ فِي ذَلِكَ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے اموال کو رات میں بھی اور دن میں بھی چھپا کر بھی اور کھلے طور پر بھی ان کے لیے ان کے رب کے حضور اجر ہے اور ان پر کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے"** کے بارے میں فرمایا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ آپ علیہ السلام کے پاس فقط چار درہم تھے۔ پس آپ علیہ السلام نے ایک درہم رات میں صدقہ کیا، ایک درہم دن میں صدقہ کیا ایک درہم چھپا کر صدقہ کیا او ایک درہم کھلے طور پر صدقہ کیا۔ تو آپ علیہ السلام سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: آپ کو کس نے اس طرح عمل پر ابھارا؟ آپ علیہ السلام نے کہا: اس امید نے مجھے یہ عمل کرنے پر ابھارہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے اس بارے وعدہ فرمایا وہ اللہ مجھے ضرور اس بات کا صلہ عطا فرمائے گا: تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ، بے شک یہ آپ کے لیے ہے۔ پس اس وقت اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(زمخشری، کشاف، ج:1، ص:319) (قرطبی، تفسیر قرطبی، ج:3، ص:347)

(بغوی، معالم التنزیل، ج:1، ص:339) (رازی، تفسیر کبیر، ج:7، ص:71)

(ابو حیان اندلسی، البحر المحیط، ج:2، ص:250)(بیضاوی، تفسیر بیضاوی، ج:1، ص:573)

(نسفی، مدارک التنزیل، ج:1، ص:338)(علاؤالدین خازن، تفسیر خازن، ج:1، ص:208)

156۔ أخبرناه أبو عبد الله الشيرازي قال : أخبرنا أبو بكر الجرجرائي قال : حدثنا أبو أحمد البصري قال : حدثنا محمد بن زكريا الغلابي قال : حدثنا أيوب بن سليمان ، قال : حدثنا محمد بن مروان به سواء [وساقه] إلى [قوله تعالى] : (وَعَلَانِيَةً) الآية [قَالَ :] "نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ [عليه السلام كَانَ] لَمْ يَمْلِكْ مِنَ الْمَالِ غَيْرَ أَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ .فَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ لَيْلاً وَبِدِرْهَمٍ نَهَاراً . وَبِدِرْهَمٍ سِرّاً وَبِدِرْهَمٍ عَلَانِيَةً فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ"

محمد بن مروان نے مذکورہ آیت تلاوت کرنے کے بعد بیان کیا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔ آپ کے پاس فقط چار درہم تھے۔ پس آپ علیہ السلام نے ایک درہم رات میں صدقہ کیا، ایک درہم دن میں صدقہ کیا ایک درہم چھپا کر صدقہ کیا اور ایک درہم کھلے طور پر صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

157۔ أخبرناه أبو الحسن الفارسي بقراءتي عليه في تفسيره ، قال : حدثنا أبو الطيب الذهلي قال : أخبرنا أبو إبراهيم بن أبي مطيع وجعفر بن سهل ، قالا : حدثنا أحمد بن محمد بن نصر ، قال : حدثنا يوسف بن بلال ، عن محمد بن مروان به إلا ما غيرت.

158۔ أَخْبَرَنَا [هُ] أَبُو بَكْرٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الشَّيْخِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَالِكٍ الضَّبِّيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ الْجُرْجَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ.

.وَأَخْبَرَنَا [هُ] أَبُو مُحَمَّدٍ الْقَاضِي قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُزَكِّي إِمْلَاءً ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْحِيرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرّاً وَعَلَانِيَةً) قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَانَتْ لَهُ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ فَتَصَدَّقَ بِدِينَارٍ نَهَاراً. وَبِدِينَارٍ لَيْلاً وَبِدِينَارٍ سِرّاً وَبِدِينَارٍ عَلَانِيَةً"

[هَذَا] لَفْظُ الْقَاضِي. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : كَانَ عِنْدَهُ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ فَأَنْفَقَ بِاللَّيْلِ وَاحِداً ، وَبِالنَّهَارِ وَاحِداً وَفِي السِّرِّ وَاحِداً وَفِي الْعَلَانِيَةِ وَاحِداً.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں فرمایا: "وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے اموال کو رات میں بھی اور دن میں بھی چھپا کر بھی اور کھلے طور پر بھی" یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔ آپ علیہ السلام کے پاس چار دینار تھے پس آپ علیہ السلام نے ایک دینار رات میں صدقہ کیا، ایک دینار دن میں صدقہ کیا ایک دینار چھپا کر صدقہ کیا اور ایک دینار کھلے طور پر صدقہ کیا۔

قاضی نے یہ الفاظ روایت کیے ہیں: آپ علیہ السلام کے پاس چار دینار تھے پس آپ علیہ السلام نے ایک درہم رات میں صدقہ کیا، ایک درہم دن میں صدقہ کیا ایک درہم چھپا کر صدقہ کیا اوایک درہم کھلے طور پر صدقہ کیا۔

159۔ وَأَخْبَرَنَاهُ [أَيضاً] الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ الْكِسَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ حَاجِبٍ الْمُلَقَّبُ بِالشَّاهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ وَأَخُوهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ) قَالَ: "كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَهُ أَرْبَعَةُ دَنَانِيرَ۔ أَوْ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ۔ فَأَنْفَقَ وَاحِداً سِرّاً وَوَاحِداً عَلَانِيَةً۔ وَوَاحِداً بِاللَّيْلِ وَوَاحِداً بِالنَّهَارِ، فَأَثْنَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے اموال کو رات میں بھی اور دن میں بھی چھپا کر بھی اور کھلے طور پر بھی" کے بارے میں فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس چار دینار تھے پس آپ علیہ السلام نے ایک دینار چھپا کر صدقہ کیا، اوایک دینار کھلے طور پر صدقہ کیا، ایک دینار رات میں صدقہ کیا، ایک دینار دن میں صدقہ کیا تو اللہ عزّ وجلّ نے اس پر آپ کی تعریف فرمائی۔

160۔ وَأَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ [بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ] قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَبَشٍ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زَيْدٍ السَّامِرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِشْكَابَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ۔ لَا يَمْلِكُ غَيْرَهَا فَتَصَدَّقَ بِدِرْهَمٍ سِرّاً وَبِدِرْهَمٍ عَلَانِيَةً، وَدِرْهَمٍ لَيْلاً وَدِرْهَمٍ نَهَاراً، فَنَزَلَتْ: (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرّاً وَعَلَانِيَةً) الْآيَةَ و [رواه أيضا] الأعمش عن أبي صالح عنه۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس فقط چار ہی درہم تھے ان کے علاوہ اور درہم نہ تھے۔ پس آپ علیہ السلام نے ایک درہم چھپا کر صدقہ کیا، ایک درہم کھلے طور پر صدقہ کیا، ایک درہم رات میں صدقہ کیا اور ایک درہم دن میں صدقہ کیا تو یہ آیت نازل ہوئی: **"وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے اموال کو رات میں بھی اور دن میں بھی چھپا کر بھی اور کھلے طور پر بھی"**

161۔ [أَخْبَرَنَا] ابْنُ مُؤْمِنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنْتَصِرُ بْنُ نَصْرِ بْنِ تَمِيمٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُدْرِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَكِّيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ: " (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ) الْآيَةَ [قَالَ:] نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ كَانَ عِنْدَهُ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ فَتَصَدَّقَ بِاللَّيْلِ مِنْهَا دِرْهَماً، وَبِدِرْهَمٍ نَهَاراً، وَبِدِرْهَمٍ سِرّاً وَبِدِرْهَمٍ عَلَانِيَةً، كُلُّ ذَلِكَ لِلَّهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ الْآيَةَ، فَقَالَ عَلِيٌّ: وَاللهِ مَا تَصَدَّقْتُ إِلَّا بِأَرْبَعَةِ دَرَاهِمَ۔ وَأَسْمَعُ اللهَ يَقُولُ: (أَمْوَالَهُمْ) "فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: "إِنَّ الدِّرْهَمَ الْوَاحِدَ مِنَ الْمُقِلِّ، أَفْضَلُ مِنْ مِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ مِنَ الْمُوسِرِ عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے اموال"** کے بارے فرمایا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے نازل ہوئی آپ علیہ السلام کے پاس چار درہم تھے آپ علیہ السلام نے ایک درہم دن میں صدقہ کیا اور ایک درہم رات میں صدقہ کیا، ایک درہم چھپا کر صدقہ کیا اور ایک درہم کھلے طور پر صدقہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، پس حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم میں نے فقط چار درہم خرچ کیے اور اللہ تعالیٰ کا فرمان سنا: **"وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے اموال"** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "بے شک اللہ عزّ و جلّ کے نزدیک قلیل مال سے (خرچ کیا گیا) ایک درہم کشادہ مال سے خرچ کیے گئے ایک لاکھ درہم سے بہتر ہے"

وروي في نزوله فيه وجه آخر:

162۔ حَدَّثَنِيهِ أَبُو الْقَاسِمِ الْمُفَسِّرُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ نَصْرِ بْنِ بَشَّارٍ عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى قَوْلَهُ: "(لِلْفُقَرَاءِ الَّذِينَ أُحْصِرُوا فِي سَبِيلِ اللهِ) بَعَثَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بِدَنَانِيرَ كَثِيرَةٍ. إِلَى أَصْحَابِ الصُّفَّةِ. وَبَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ بِوَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ. فَكَانَ أَحَبَّ الصَّدَقَتَيْنِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ. صَدَقَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَأَنْزَلَ [اللهُ] فِيهِمَا: (الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ) الْآيَةَ. يَعْنِي بِالنَّهَارِ عَلَانِيَةً صَدَقَةَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَبِاللَّيْلِ سِرًّا صَدَقَةَ عَلِيِّ [بْنِ أَبِي طَالِبٍ]"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"ان فقیروں کے لیے ہے جو اللہ کی راہ میں گھرے ہوئے ہیں"** (سورۃ البقرہ: ۲۷۳) تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کثیر دینار دے کر اصحاب صفہ کی طرف بھیجا اور حضرت علی بن ابی طالب کو آدھی رات میں ایک وسق کھجور دے کر بھیجا، دونوں صدقوں میں سے اللہ کے نزدیک زیادہ محبوب حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا صدقہ ہے، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان دونوں کے بارے میں نازل فرمائی: **"وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے اموال"** یعنی دن میں کھلے عام حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا صدقہ ہے اور رات میں چھپا کر صدقہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کا ہے۔

163. قُرِئَ عَلَى أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيِّ بِبَغْدَادَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ مُوسَى بْنِ عُبَيْدٍ الْمَرْزُبَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ. قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ حَكَمٍ الْحِبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ. عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي] قَوْلِهِ تَعَالَى: "(الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَعَلَانِيَةً) نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ خَاصَّةً فِي أَرْبَعَةِ دَنَانِيرَ كَانَتْ لَهُ تَصَدَّقَ بَعْضَهَا نَهَارًا وَبَعْضَهَا لَيْلًا، وَبَعْضَهَا سِرًّا وَبَعْضَهَا عَلَانِيَةً"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں فرمایا: "وہ لوگ جو خرچ کرتے ہیں اپنے اموال کو رات میں بھی اور دن میں بھی چھپا کر بھی اور کھلے طور پر بھی" یہ آیت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی جبکہ آپ کے پاس چار دینار تھے آپ نے ان میں سے ایک دن میں صدقہ کیا اور ایک رات میں صدقہ کیا اور ایک چھپا کر اور ایک کھلے طور پر خرچ کیا"

[19] ومن سورة آل عمران [أيضا. نزلت] فيها [آيات] [منها] قوله تعالى:

(قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذٰلِكُمْ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ خالِدِينَ فِيها وَأَزْواجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوانٌ مِنَ اللهِ وَاللهُ بَصِيرٌ بِالْعِبادِ). [15 / آل عمران]

"(اے حبیب) فرمادیں کیا میں تمہیں ان سب سے بہتر چیز کی خبر اپنے خداداد علم کے ساتھ نہ دے دوں کہ تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے تو ان کے رب کے ہاں باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں رواں دواں ہیں وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے اور پاکیزہ جوڑے ہیں اور خوشی ہی خوشی اللہ کی طرف سے نصیب ہو گی اور اللہ اپنے بندوں پر خوب نظر رکھنے والا ہے"

164. أَخبَرَنَا الْفَرَّاءُ عَنْ أَبِي الْقَاسِمِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحُسَيْنِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ. قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ. عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: " [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذٰلِكُمْ) الْآيَةُ كُلُّهَا [نَزَلَتْ] فِي عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "(اے حبیب) فرمادیں کیا میں تمہیں ان سب سے بہتر چیز کی خبر اپنے خداداد علم کے ساتھ نہ دے دوں" یہ پوری آیت حضرت علی حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم کی شان میں نازل ہوئی۔

164. وأخبرنا أبو محمد الحسن بن علي الجوهري قال: أخبرنا أبو عبد الله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثنا [علي بن محمد] بن عبيد الحافظ، قال: حدثني الحسين بن الحكم بذلك

[20] وفيها [نزل أيضا] قوله عز اسمه :

(إِنَّ اللهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ عَلَى الْعَالَمِينَ). [33/ آل عمران]

"بے شک اللہ نے فضیلت کے ساتھ چن لیا آدم اور نوح اور آل ابراھیم اور عمران کی اولاد کو تمام جہانوں میں"

165۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْحَافِظُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ قَرَأْتُ فِي مُصْحَفِ عَبْدِ اللهِ [وَ] هُوَ ابْنُ مَسْعُودٍ: "إِنَّ اللهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ وَآلَ مُحَمَّدٍ عَلَى الْعَالَمِينَ"

شقیق نے کہا: میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے مصحف میں پڑھا: "بے شک اللہ نے آدم علیہ السلام اور نوح علیہ السلام اور آل ابراھیم اور آلِ عمران اور آل محمد علیہم السلام کو عالمین میں فضیلت کے ساتھ چن لیا۔ (اندلسی، البحر المحیط، ج:2، ص:330)

(آلوسی، روح المعانی، ج:2، ص:127)

166۔ [وأخبرناه أيضا عن أبي بكر محمد بن الحسين بن صالح] السبيعي قال أخبرنا ابن عقدة . قال: حدثنا أحمد بن ميثم بن أبي نعيم [الفضل بن دكين ..] قال : حدثنا أبو جنادة السلولي عن الأعمش به سواء

167۔ [وَ] أَخْبَرَنَاهُ [أَيضاً] أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجُرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ عَرِيبٍ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ كَانَ يَقْرَأُ (إِنَّ اللهَ اصْطَفَى آدَمَ وَنُوحاً) الْآيَةَ . يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ [كَذَا] وَآلَ عِمْرَانَ وَآلَ أَحْمَدَ عَلَى الْعَالَمِينَ [قال الحسكاني :] قلت : إن لم تثبت هذه القراءة فلا شك في دخولهم في الآية لأنهم آل إبراهيم"

نمیر بن عریب نے کہا کہ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آیت "بے شک اللہ نے فضیلت کے ساتھ چن لیا" کی تلاوت کیا کرتے تھے تو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ نے آل عمران اور آلِ احمد کو بھی جہانوں میں فضیلت کے ساتھ چن لیا ہے ۔ میں (امام حسکانی) نے کہا: اگر یہ قرات ثابت نہ بھی ہو تو بھی ان کے لیے اس فضیلت میں دخول پر کچھ شک نہیں کیونکہ وہ آل ابراھیم ہیں۔

[2] وفيها [نزل أيضا] قوله عز اسمه :

(فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ ما جاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعالَوْا نَدْعُ أَبْناءَنا وَأَبْناءَكُمْ وَنِساءَنا وَنِساءَكُمْ وَأَنْفُسَنا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكاذِبِينَ) [61 / آل عمران : 3].

"پھر بھی اگر کسی نے آپ سے حجت بازی کی بعد اس کے کہ آپ کے پاس صحیح علم پہنچا ہے تو ان سے فرما دو اب آجاؤ ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور ہم اپنے اپنوں اور تمہارے اپنوں کو پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں"

اہل نجران کے ساتھ مباہلہ

168۔ حَدَّثَنِي الْحَاكِمُ الْوَالِدُ رَحِمَهُ اللهُ عَنْ أَبِي حَفْصِ بْنِ شَاهِينٍ فِي تَفْسِيرِهِ [عَنْ] مُوسَى بْنِ الْقَاسِمِ [عَنْ] مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ وَاقِدٍ الْأَسْلَمِيُّ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ جُبَيْرَةَ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ :

"قَدِمَ وَفْدُ نَجْرَانَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ فَقَالَا : يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَذْكُرُ صَاحِبَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم : وَمَنْ صَاحِبُكُمْ قَالُوا : عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ. فَقَالَ النَّبِيُّ : هُوَ عَبْدُ اللهِ وَ رَسُولُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ [صلي الله عليه وآله وسلم] : هُوَ عَبْدُ اللهِ وَنَبِيُّه [وَرَسُولُهُ]. قَالَا : فَأَرِنَا فِيمَنْ خَلَقَ اللهُ مِثْلَهُ وَفِيمَا رَأَيْتَ وَسَمِعْتَ. فَأَعْرَضَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم عَنْهُمَا يَوْمَئِذٍ. وَنَزَلَ [عَلَيْهِ] جَبْرَئِيلُ [بِقَوْلِهِ تَعَالَى] : (إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرابٍ) فَعَادَا وَقَالَا : يَا مُحَمَّدُ هَلْ سَمِعْتَ بِمِثْلِ صَاحِبِنَا قَطُّ قَالَ : نَعَمْ. قَالَا : مَنْ هُوَ قَالَ : آدَمُ. ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : (إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ آدَمَ) الْآيَةَ. قَالَا : فَإِنَّهُ لَيْسَ كَمَا تَقُولُ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] : (تَعالَوْا نَدْعُ أَبْناءَنا وَأَبْناءَكُمْ وَنِساءَنا وَنِساءَكُمْ) الْآيَةَ. فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ بِيَدِ عَلِيٍّ وَمَعَهُ فَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ [وَ] قَالَ : هَؤُلَاءِ أَبْنَاؤُنَا وَأَنْفُسُنَا وَنِسَاؤُنَا. فَهَمَّا أَنْ يَفْعَلَا

. ثُمَّ إِنَّ السَّيِّدَ قَالَ لِلْعَاقِبِ مَا تَصْنَعُ بِمُلَاعَنَتِهِ لَئِنْ كَانَ كَاذِباً مَا تَصْنَعُ بِمُلَاعَنَتِهِ ، وَلَئِنْ كَانَ صَادِقاً لَنَهْلِكَنَّ!! !! فَصَالَحُوهُ عَلَى الْجِزْيَةِ . فَقَالَ النَّبِيُّ [صلي الله عليه وآله وسلم] يَوْمَئِذٍ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. لَوْ لَاعَنُونِي مَا حَالَ الْحَوْلُ وَبِحَضْرَتِهِمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ"

عمرو بن سعد بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سید اور عاقب کے نجران کا وفد آیا اور ان دونوں نے کہا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! بے شک آپ ہمارے صاحب کا ذکر کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: تمہارے صاحب کون ہیں؟ انہوں نے کہا: عیسیٰ بن مریم علیہما السلام۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں یا فرمایا: وہ اللہ کے بندے اور اس کے نبی اور رسول ہیں۔ ان دونوں نے کہا: آپ ہمیں بتائیں جو آپ نے سنا دیکھا ہے کہ اللہ نے ان کی مثل کس کو پیدا کیا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دن ان سے منہ پھیر لیا اور اسی دن جبرائیل یہ آیت لے کر اترے "**بے شک مثال عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی سی ہے اسے مٹی سے پیدا کیا**" وہ دونوں پھر لوٹ کر آئے اور کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کیا کبھی آپ نے ہمارے صاحب کی (پیدائش) کی مثل سنا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کی تلاوت کی: "**بے شک مثال عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی سی ہے**" ان دونوں نے کہا: بات ایسے نہیں جیسے آپ نے کہا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کہا: "**اب آجاؤ ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں**" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ساتھ حضرت فاطمہ علیہا السلام اور حضرات حسن و حسین علیہما السلام تھے اور فرمایا: یہ ہمارے بچے ہمارے اپنے اور ہماری عورتیں ہیں۔ پس وہ دونوں بھی آئے تاکہ مباہلہ کریں۔ سید نے عاقب سے کہا: ان کے ساتھ ملاعنہ نہیں کرتے اگرچہ یہ جھوٹے ہی ہوں ان کے ساتھ ملاعنہ نہیں کرتے اور اگر یہ سچے ہوئے تو ہم ضرور ہلاک ہو جائیں گے پس انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جزیہ دینے پر صلح کر لی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اگر وہ مجھ سے ملاعنہ کر لیتے تو ایک سال کے اندر ان میں سے کوئی بھی نہ بچتا"

(طبری، جامع البیان، ج:1، ص:231) (ابن المنذر، تفسیر ابن منذر، ج:1، ص:231)

("ملاعنہ" کا مطلب ہے کہ ایک دوسرے کے لیے اللہ کی رحمت سے محرومی کی دعا کرنا۔ مترجم)

169۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْمُقْرِي قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ الْخَلِيلِ بِـ «بَلْخٍ» قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ [أَخْبَرَنَا] يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي]" قَوْلِهِ : (إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ آدَمَ) فَبَلَغَنَا. وَاللهُ أَعْلَمُ [كَذَا] أَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ قَدِمُوا عَلَى نَبِيِّ اللهِ وَهُوَ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَهُمُ السَّيِّدُ وَالْعَاقِبُ وَ [أَ] بُو حَنَسٍ وَأَبُو الْحَرْثِ وَاسْمُهُ

عَبْدُ الْمَسِيحِ وَهُوَ رَأْسُهُمْ وَهُوَ الأُسْقُفُ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ سَادَةُ أَهْلِ نَجْرَانَ فَقَالُوا : يَا مُحَمَّدُ لِمَ تَذْكُرُ صَاحِبَنَا وَسَاقَ نَحْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ : وَنَزَلَ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ : (إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللهِ) إِلَى [قَوْلِهِ] (لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) قَالُوا : نُلَاعِنُكَ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَمَعَهُ فَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ فَقَالَ : هٰؤُلَاءِ أَبْنَاؤُنَا وَنِسَاؤُنَا وَأَنْفُسُنَا فَهَمُّوا أَنْ يُلَاعِنُوا. ثُمَّ إِنَّ أَبَا الْحَرْثِ قَالَ لِلسَّيِّدِ وَالْعَاقِبِ : وَاللهِ مَا نَصْنَعُ بِمُلَاعَنَةِ هٰذَا شَيْئاً . فَصَالَحُوهُ عَلَى الْجِزْيَةِ. قَالُوا : صَدَقْتَ [يَا] أَبَا الْحَرْثِ. فَعَرَضُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ الصُّلْحَ وَالْجِزْيَةَ فَقَبِلَهَا. وَقَالَ : أَمَا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ. لَوْ لَاعَنُونِي مَا أَحَالَ اللهُ لِيَ الْحَوْلَ وَبِحَضْرَتِهِمْ مِنْهُمْ بَشَرٌ. إِذاً [كَذَا] لَأَهْلَكَ اللهُ الظَّالِمِينَ "

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت ہے: **"بے شک مثال عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی سی ہے "** پس ہم تک پہنچا اور اللہ زیادہ بہتر جانتا ہے۔ بات یہ ہے کہ نجران کا وفد اللہ کے نبی کے پاس مدینہ میں آیا اور ان کے ساتھ سید اور عاقب تھے اور ابو حنس اور ابو حرث اور اس کا نام عبدالمسیح تھا جو ان کا سردار اور بڑا پادری تھا اور وہ سب اس وقت اہل نجران کے سردار تھے انہوں نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ ہمارے صاحب کا ذکر کیوں کرتے ہیں؟ اور ویسے ہی اپنی بات کو مکمل کیا۔ اتنے میں جبرائیل علیہ السلام اترے اور کہا:

"بے شک مثال عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی سی ہے اسے مٹی سے پیدا کیا پھر فرمایا اسے ہو جا تو فوراً ہو گیا" (سورۃ آل عمران:۵۹) **" وہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے (تو اے سننے والے) تو شک کرنے والوں میں سے نہ ہو جا"** (سورۃ آل عمران:۶۰) **پھر بھی اگر کسی نے آپ سے حجت بازی کی بعد اس کے کہ آپ کے پاس صحیح علم پہنچا ہے تو ان سے فرما دو اب آ جاؤ ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور ہم اپنے اپنوں اور تمہارے اپنوں کو پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں** (سورۃ آل عمران:۶۱) **بے شک یہی بیان سچا درست اور پکا ہے اور اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور بے شک اللہ ہی ہے غالب حکمت والا"** (سورۃ آل عمران:۶۲)

انہوں نے ملاعنہ کرنے کا ارادہ کیا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور ان کے ساتھ حضرت فاطمہ اور حضرات حسن و حسین علیہم السلام تھے اور فرمایا: یہ ہمارے بچے ہمارے اپنے اور ہماری عورتیں ہیں۔ پس وہ نکلے تاکہ ملاعنہ کریں۔ پھر ابو الحرث نے سید اور عاقب سے کہا: اللہ کی قسم! ہم بلکل بھی ملاعنہ نہیں کریں گے پس انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جزیہ دینے پر صلح کر لی۔ وہ سب بولے: اے ابو الحارث! آپ نے سچ کہا اور انہوں نے رسول

اللہ ﷺ کے سامنے صلح اور جزیہ کے بارے میں عرض کیا تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمالیا۔

170۔ أَخْبَرَنِي الْحَاكِمُ الْوَالِدُ ، عَنْ أَبِي حَفْصِ بْنِ شَاهِينَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ الْأَشْعَثِ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَاتِمٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ :

عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ أَهْلِ نَجْرَانَ عَلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم [وَفِيهِمُ] الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ فَدَعَاهُمَا إِلَى الْإِسْلَامِ فَقَالَا : أَسْلَمْنَا قَبْلَكَ. قَالَ : كَذَبْتُمَا ـ إِنْ شِئْتُمَا أَخْبَرْتُكُمَا بِمَا يَمْنَعُكُمَا مِنَ الْإِسْلَامِ . فَقَالَا : هَاتِ أَنْبِئْنَا. قَالَ : حُبُّ الصَّلِيبِ وَشُرْبُ الْخَمْرِ وَأَكْلُ لَحْمِ الْخِنْزِيرِ . فَدَعَاهُمَا إِلَى الْمُلَاعَنَةِ ـ فَوَعَدَاهُ أَنْ يُغَادِيَانِهِ بِالْغَدَاةِ ـ فَغَدَا رَسُولُ اللهِ وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَأَبَيَا أَنْ يَجِيئَا ، وَأَقَرَّا لَهُ بِالْخَرَاجِ. فَقَالَ النَّبِيُّ : وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ ـ لَوْ فَعَلَا لَأَمْطَرَ الْوَادِي [عَلَيْهِمَا] نَاراً قَالَ جَابِرٌ : فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : (نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ) قَالَ الشَّعْبِيُّ : أَبْنَاءَنَا الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليه السلام وَنِسَاءَنَا فَاطِمَةُ وَأَنْفُسَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام "

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے کہا: اہل نجران کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، جس میں عاقب اور سید تھے پس آپ ﷺ نے ان دونوں کو اسلام کی طرف بلایا تو ان دونوں نے کہا: ہم آپ سے پہلے اسلام لا چکے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم دونوں نے جھوٹ کہا۔ اگر تم چاہو تو میں تمہیں بتاؤں کہ تم دونوں کو کس چیز نے اسلام قبول کرنے سے روکا ہے؟ انہوں نے کہا: آپ ہمیں بتائیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: صلیب کی محبت، شراب پینے اور خنزیر کا گوشت کھانے نے تمہیں اسلام قبول کرنے سے روکا ہے، پھر آپ ﷺ نے ان دونوں کو ملاعنہ کی طرف بلایا۔ ان دونوں نے وعدہ کیا کہ وہ کل صبح آئیں گے۔ اگلی صبح رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ، حضرات حسن و حسین علیہم السلام کے ساتھ تشریف لائے اور انہیں بلایا لیکن ان دونوں نے آنے سے انکار دیا اور نبی کریم ﷺ کو خراج دینے کا اقرار کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اگر یہ ایسا کرتے تو پوری وادی میں آگ کی بارش ہوتی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: تب ہی یہ آیت نازل ہوئی: " ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے اور

تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور ہم اپنے اپنوں اور تمہارے اپنوں" شعبی نے کہا: بیٹوں سے مراد حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام ہیں اور عورتوں سے مراد حضرت فاطمہ علیہا السلام ہیں اور اپنوں سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

(واحدی، اسباب النزول، ج:1، ص:99)(ابن جوزی، زاد المسیر، ج:1، ص:353)(سیوطی، الدر المنثور، ج:3، ص:307)
(آلوسی، روح المعانی، 2، ص:181)(مغازلی، المناقب، ج:1، ص:333، رقم:310)

171۔ أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَإِمْلَاءً قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مَاتِي الدِّهْقَانُ بِالْكُوفَةِ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ الْعُرَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ جَلَّ وَعَزَّ: "(فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ) [قَالَ] نَزَلَتْ فِي رَسُولِ اللهِ وَعَلِيٍّ (أَنْفُسَنَا) وَ (نِسَاءَنَا) فَاطِمَةُ وَ (أَبْنَاءَنَا) حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ. وَالدُّعَاءُ عَلَى الْكَاذِبِينَ نَزَلَتْ فِي الْعَاقِبِ وَالسَّيِّدِ وَعَبْدِ الْمَسِيحِ وَأَصْحَابِهِمْ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ عزّ وجلّ کے فرمان: **"تو ان سے فرمادو اب آجاؤ ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور ہم اپنے اپنوں اور تمہارے اپنوں کو پھر ہم مباہلہ کرتے ہیں پھر جھوٹوں پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں"** کے بارے میں فرماتے ہیں کہ یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی جبکہ **"اپنوں"** سے مراد حضرت علی علیہ السلام اور **"ہماری عورتوں"** سے مراد حضرت فاطمہ علیہا السلام اور **"ہمارے بیٹوں"** سے مراد حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام ہیں اور جھوٹوں پر لعنت کی دعا عاقب اور سید اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

172۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الزَّاهِدُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ: عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: "(نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) دَعَا رَسُولُ اللهِ عَلِيّاً وَفَاطِمَةَ وَحَسَناً وَحُسَيْناً فَقَالَ: اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي

حضرت عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی "ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے" تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو بلایا اور عرض کی: اے اللہ یہ میرے اپنے ہیں"

رواه مسلم بن الحجاج في مسنده الصحيح وأبو عيسى الترمذي في جامعه جميعا عن قتيبة [وذكرا] الحديث بطوله.

وهذا مختصر والراوي هو سعد بن أبي وقاص الزهري رضي الله عنه.

(ترمذی، جامع ترمذی، ج:5، ص:255، رقم:2999)

173 ـ أَخْبَرَنَا جَمَاعَةٌ مِنْهُمْ أَبُو الْحَسَنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمِيكَالِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَانُ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَاتِمٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مِهْرَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دِينَارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: "قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ، فَدَعَاهُمَا إِلَى الْإِسْلَامِ فَتَلَاحَيَا وَرَدَّا عَلَيْهِ، فَدَعَاهُمَا إِلَى الْمُلَاعَنَةِ، فَوَاعَدَاهُ عَلَى أَنْ يُغَادِيَاهُ بِالْغَدَاةِ فَغَدَا رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيْهِمَا فَأَبَيَا أَنْ يَجِيئَا وَأَقَرَّا لَهُ بِالْخَرَاجِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ لَوْ فَعَلَا لَأَمْطَرَ عَلَيْهِمَا الْوَادِي نَاراً. وَفِيهِمْ نَزَلَتْ: (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ). قَالَ الشَّعْبِيُّ: قَالَ جَابِرٌ: (أَنْفُسَنَا) رَسُولُ اللهِ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَ(أَبْنَاءَنَا) الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَ(نِسَاءَنَا) فَاطِمَةُ عليه السلام"

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ کے پاس عاقب اور سید آئے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں اسلام کی طرف بلایا، ان دونوں نے جھگڑا کیا اور اسلام قبول کرنے کو رد کر دیا تو آپ ﷺ نے انہیں ملاعنہ کی طرف بلایا تو ان دونوں نے صبح آپ ﷺ کے پاس آنے کا وعدہ کیا اگلی صبح رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ، حضرات حسن و حسین علیہم السلام کے ساتھ تشریف لائے اور انہیں بلایا لیکن ان دونوں نے آنے سے انکار دیا اور نبی کریم ﷺ کو خراج دینے کا اقرار کیا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، اگر یہ ایسا

کرتے تو پوری وادی میں آگ کی بارش ہوتی۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: تب ہی یہ آیت نازل ہوئی: **"ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور ہم اپنے اپنوں اور تمہارے اپنوں"** شعبی نے کہا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنوں سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام ہیں بیٹوں سے مراد، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہما السلام ہیں اور عورتوں سے مراد حضرت فاطمہ علیہا السلام ہیں۔

(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:2، ص:55)(سیوطی، الدر المنثور، ج:3، ص:707)

(واحدی، اسباب النزول، ج:1، ص:98)(ابو نعیم، دلائل النبوۃ، ج:1، ص:283)

ورواه [أيضا] عن يحيى بن حاتم أبو بكر بن أبي داود.

[وورد أيضا عن حذيفة بن اليمان كما] في تفسير السبيعي وفي [التفسير] العتيق

174۔ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ عَنْ صِلَةَ بْنِ زُفَرَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ : "جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ أُسْقُفَّا نَجْرَانَ يَدْعُوَانِ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم إِلَى الْمُلَاعَنَةِ . فَقَالَ الْعَاقِبُ لِلسَّيِّدِ : إِنْ لَاعَنَ بِأَصْحَابِهِ فَلَيْسَ بِنَبِيٍّ ـ وَإِنْ لَاعَنَ بِأَهْلِ بَيْتِهِ فَهُوَ نَبِيٌّ! فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَدَعَا عَلِيّاً فَأَقَامَهُ عَنْ يَمِينِهِ ثُمَّ دَعَا الْحَسَنَ فَأَقَامَهُ عَنْ يَسَارِهِ. ثُمَّ دَعَا الْحُسَيْنَ فَأَقَامَهُ عَنْ يَمِينِ عَلِيٍّ ثُمَّ دَعَا فَاطِمَةَ فَأَقَامَهَا خَلْفَهُ فَقَالَ الْعَاقِبُ لِلسَّيِّدِ : لَا تُلَاعِنْهُ إِنَّكَ إِنْ لَاعَنْتَهُ لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا أَعْقَابُنَا! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : لَوْ لَاعَنُونِي مَا بَقِيَتْ بِنَجْرَانَ عَيْنٌ تَطْرِفُ"

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا: نجران کے پادری عاقب اور سید، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ملاعنہ کی دعوت دیتے ہوئے آئے پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو بلایا اور اپنے دائیں جانب کھڑا کیا اور پھر حضرت حسن علیہ السلام کو بلایا اور اپنی بائیں جانب کھڑا کیا پھر حضرت حسین علیہ السلام کو بلایا اور حضرت علی علیہ السلام کی دائیں جانب کھڑا کیا پھر حضرت فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور اپنے پیچھے کھڑا کیا، تو عاقب نے سید سے کہا: ان سے ملاعنہ نہ کرنا، بے شک اگر تو نے ان سے ملاعنہ کیا تو نہ ہم بچے گے نہ ہمارے پچھلے بچے گے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر اہل نجران مجھ سے ملاعنہ کر لیتے تو پلک جھپکنے سے پہلے اہل نجران میں سے کوئی بھی نہ بچتا۔

175. حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ . قَالَ : أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ الزَّاهِدُ قَالَ : حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التِّرْمِذِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ آدَمَ) الْآيَةَ . فَزَعَمَ أَنَّ وَفْدَ نَجْرَانَ قَدِمُوا عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ اللهِ الْمَدِينَةَ مِنْهُمُ السَّيِّدُ وَالْحَارِثُ وَعَبْدُ الْمَسِيحِ فَقَالُوا : يَا مُحَمَّدُ لِمَ تَذْكُرُ صَاحِبَنَا قَالَ :وَمَنْ صَاحِبُكُمْ قَالُوا : عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ تَزْعُمُ أَنَّهُ عَبْدٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ. فَقَالُوا : هَلْ رَأَيْتَ أَوْ سَمِعْتَ فِيمَنْ خَلَقَ اللهُ عَبْداً مِثْلَهُ! فَأَعْرَضَ نَبِيُّ اللهِ عَنْهُمْ وَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ : (إِنَّ مَثَلَ عِيسَى عِنْدَ اللهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ) الْآيَةَ. فَغَدَوْا إِلَى نَبِيِّ اللهِ فَقَالُوا : هَلْ سَمِعْتَ بِمِثْلِ صَاحِبِنَا قَالَ : نَعَمْ نَبِيُّ اللهِ آدَمُ خَلَقَهُ اللهُ مِنْ تُرَابٍ. ثُمَّ قَالَ لَهُ : كُنْ فَكَانَ قَالُوا : لَيْسَ كَمَا قُلْتَ. فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِ : (فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ) الْآيَاتَ. قَالُوا: نَعَمْ نُلَاعِنُكَ. فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بِيَدَيْ ابْنِ عَمِّهِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ [وَ] قَالَ: هَؤُلَاءِ أَبْنَاؤُنَا وَنِسَاؤُنَا وَأَنْفُسُنَا. فَهَمُّوا أَنْ يُلَاعِنُوهُ ثُمَّ إِنَّ الْحَرْثَ قَالَ لِعَبْدِ الْمَسِيحِ : مَا نَصْنَعُ بِمُلَاعَنَتِهِ هَذَا شَيْئاً. لَئِنْ كَانَ كَاذِباً مَا مُلَاعَنَتُهُ بِشَيْءٍ وَلَئِنْ كَانَ صَادِقاً لَنَهْلِكَنَّ إِنْ لَاعَنَّاهُ. فَصَالَحُوهُ عَلَى أَلْفَيْ حُلَّةٍ كُلَّ عَامٍ . فَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ : وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ .لَوْ لَاعَنُونِي مَا حَالَ الْحَوْلُ وَبِحَضْرَتِهِمْ أَحَدٌ. إِلَّا أَهْلَكَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"بے شک مثال عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی سی ہے"** کے بارے میں روایت ہے پس آپ رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ نجران کا وفد اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں مدینہ میں حاضر ہوا۔ ان میں سردار حارث اور عبد المسیح تھے۔ انہوں نے کہا: اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ ہمارے صاحب کا ذکر کیوں کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمہارا صاحب کون ہے؟ انہوں نے کہا: عیسیٰ بن مریم ہیں اور آپ گمان کرتے ہیں کہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا آپ نے کبھی

دیکھا یا سنا کہ اللہ نے اپنے بندے کو ایسے پیدا کیا ہو۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ پھیر لیا تو جبرائیل علیہ السلام یہ آیت لے کر اترے: "بے شک مثال عیسیٰ کی اللہ کے نزدیک آدم کی مثال کی سی ہے اللہ نے انہیں مٹی سے پیدا کیا" اگلی صبح وہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: کیا آپ نے کبھی سنا کوئی ہمارے صاحب کے جیسا ہو؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں۔ اللہ کے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہیں۔ اللہ نے انہیں مٹی سے پیدا کیا اور انہیں "کُن" کہا تو وہ ہو گئے۔ وہ بولے: بات ایسے نہیں جیسے آپ نے کہی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل نازل فرمائی: "پھر بھی اگر کسی نے آپ سے حجت بازی کی بعد اس کے کہ آپ کے پاس صحیح علم پہنچا ہے تو ان سے فرمادو اب آجاؤ ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور ہم اپنے اپنوں اور تمہارے اپنوں" انہوں نے کہا: ہاں، ہم ملاعنہ کریں گے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا کے بیٹے علی کا ہاتھ پکڑا اور حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کو ساتھ لیا اور فرمایا: یہ ہمارے بیٹے، ہماری عورتیں اور ہمارے اپنے ہیں، پس وہ آئے تاکہ ملاعنہ کریں۔ پھر حرث نے عبد المسیح سے کہا کہ ہم ان سے ہرگز ملاعنہ نہیں کرتے۔ اگر وہ جھوٹے ہوئے تو بھی ہم ملاعنہ نہیں کرتے اور اگر وہ سچے ہوئے اور ہم نے ملاعنہ کیا تو ہم ضرور ہلاک ہو جائیں گے۔ انہوں نے ہر سال دو ہزار حلے دینے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صلح کر لی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اگر وہ مجھ سے ملاعنہ کر لیتے تو ایک سال میں ہی اللہ ان سب کو ہلاک کر دیتا۔

[و] له طرق عن الكلبي، وطرق عن ابن عباس رواه عن الكلبي حبان بن علي العنزي ومحمد بن فضيل ويزيد بن زريع.

176۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْوَاسِطِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ.

عَنْ أَبِي الْبَخْتَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَرَادَ أَنْ يُلَاعِنَ أَهْلَ نَجْرَانَ بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَفَاطِمَةَ عليه السلام [كَذَا]

ابو بختری نے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل نجران سے حضرت حسن، حضرت حسین اور حضرت فاطمہ علیہم السلام کے ساتھ ملاعنہ کرنے کا اردہ کیا۔

والأولى أن يستقصيه [من أراد] ما عنى الآية في تفسير القرآن وفي كتاب الإرشاد. إلى إثبات نسب الأحفاد. فذلك اختصرته في هذا الكتاب فمن أحب الوقوف عليه رجع [إليه] إن شاء الله

[22] وفيها [نزل أيضا] قوله جل ذكره:

(وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً) الآية [103 / آل عمران]

"اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو"

ولائے علی علیہ السلام۔۔۔ مضبوط سہارا

177۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ. عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى الرِّضَا. عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: "مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَرْكَبَ سَفِينَةَ النَّجَاةِ. وَيَسْتَمْسِكَ (بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى) وَيَعْتَصِمَ بِحَبْلِ اللهِ الْمَتِينِ فَلْيُوَالِ عَلِيّاً وَلْيَأْتَمَّ بِالْهُدَاةِ مِنْ وُلْدِهِ"

امام علی بن موسی رضا علیہ السلام اپنے آباء سے یہ روایت نقل کرتے ہیں اور وہ حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو چاہے کہ وہ نجات کی کشتی میں سوار ہو اور مضبوط سہارا پکڑنا چاہتا ہو اور اللہ کی مضبوط رسی کو تھامنا چاہتا ہو وہ علی کو ولی جانے اور اس کی اولاد کا اپنا امام بنائے"

اہل بیت علیہم السلام۔۔۔ حبل اللہ

178۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصُّوفِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ الْجَلُودِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَمْرٍو. قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحَسَنِ. قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَلِيٍّ الرَّبَعِيُّ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: "نَحْنُ حَبْلُ اللهِ. الَّذِي قَالَ اللهُ: (وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً) الآيَةَ" فَالْمُسْتَمْسِكُ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ الْمُسْتَمْسِكُ بِالْبِرِّ [كذا] فَمَنْ تَمَسَّكَ بِهِ كَانَ مُؤْمِناً. وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ خَارِجاً مِنَ الْإِيمَانِ"

امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہما السلام نے فرمایا: ہم ہی اللہ کی وہ رسی ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا: "اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو" پس علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا سہارا پکڑنے والا نیکی کو پکڑنے والا ہے اور جس نے

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ ہو گیا وہ مومن ہے اور جس نے ان کو چھوڑ دیا وہ ایمان سے خارج ہو گیا"
(ثعلبی نیشاپوری، الکشف والبیان، ج:3، ص:159)

179. وأخبرنا [ه] عن أبي بكر محمد بن الحسين بن صالح السبيعي في تفسيره قال: حدثنا علي بن العباس المقانعي قال: حدثنا جعفر بن محمد بن حسين قال: حدثنا حسن بن حسين قال: حدثنا يحيى بن علي به سواء إلى [قوله:] (وَلا تَفَرَّقُوا) و [قوله:] وَلَايَةُ عَلِيٍّ. مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهِ كَانَ مُؤْمِناً. وَمَنْ تَرَكَهُ خَرَجَ مِنَ الْإِيمَانِ"

"حضرت یحیٰ بن علی علیہ السلام نے "**اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں بکھر نا پڑو**" کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام کی ولایت ہے جس نے آپ علیہ السلام کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ ہو گیا وہ مومن ہے اور جس نے آپ علیہ السلام کو چھوڑ دیا وہ ایمان سے خارج ہو گیا"

180. وَبِهِ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الصَّائِغُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي قَوْلِهِ: (وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللهِ جَمِيعاً وَلا تَفَرَّقُوا) قَالَ: نَحْنُ حَبْلُ اللهِ"

امام جعفر صادق بن محمد باقر علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: "**اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور آپس میں بکھر نا پڑو**" کے بارے میں فرمایا: ہم اللہ کی رسی ہیں"
(ثعلبی نیشاپوری، الکشف والبیان، ج:3، ص:159)

ولایت علی علیہ السلام ـــ اللہ تعالیٰ کا قلعہ

181. حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ جُمْلَةً قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ نَصْرِ الْأُمَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَارَةَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ خَلِيفَةَ أَخُو هَوْذَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُلَيْكِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شِهَابٍ الزُّهْرِيُّ عَنْ نَافِعٍ:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: "قَالَ لِي جَبْرَئِيلُ قَالَ اللهُ تَعَالَى: وَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِصْنِي فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِي أَمِنَ مِنْ عَذَابِي"

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مجھ سے جبرائیل نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "علی بن ابی طالب کی ولایت میرا قلعہ ہے اور جو میرے قلعہ میں داخل ہو گیا وہ میرے عذاب سے امن میں آ گیا"

وفيها [نزل أيضا] قوله عز اسمه:

(الَّذِينَ اسْتَجابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ ما أَصابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ)]172 آل عمران

"وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے ان میں سے احسان اور تقوی والوں کے لیے بڑا اجر ہے"

[وقوله (ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعاساً) آل عمران 154

"پھر اس نے تم پر غم کے بعد اونگھ کی صورت میں راحت نازل فرمائی"

182. أَخْبَرَنِي الْوَالِدُ، عَنْ أَبِي حَفْصِ بْنِ شَاهِينَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نُصَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا ضِرَارُ بْنُ صُرَدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ، عَنْ عَوْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بَعَثَ عَلِيّاً فِي أُنَاسٍ مِنَ الْخَزْرَجِ حِينَ انْصَرَفَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ أُحُدٍ، فَجَعَلَ لَا يَنْزِلُ الْمُشْرِكُونَ مَنْزِلاً إِلَّا نَزَلَهُ عَلِيٌّ عليه السلام فَأَنْزَلَ اللهُ فِي ذَلِكَ (الَّذِينَ اسْتَجابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ ما أَصابَهُمُ الْقَرْحُ) [يَعْنِي] الْجِرَاحَاتِ (الَّذِينَ قالَ لَهُمُ النَّاسُ) هُوَ نُعَيْمُ بْنُ مَسْعُودٍ الْأَشْجَعِيُّ (إِنَّ النَّاسَ) هُوَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ (قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزادَهُمْ إِيماناً وَقالُوا: حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ. فَانْقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِنَ اللهِ وَفَضْلٍ. لَمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوانَ اللهِ. وَاللهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ).

حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب میدان اُحد سے مشرکین واپس لوٹے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو خزرج کے کچھ لوگوں کی طرف بھیجا تو جہاں کہیں بھی مشرکین پڑاو کرنے لگتے وہاں حضرت علی علیہ السلام پڑاو کر لیتے، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اسی بارے میں نازل فرمائی: "وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے "یعنی وہ زخمی تھے۔" یہ وہ ہیں جنہیں لوگوں نے دھمکی دی" دھمکی دینے والا نُعیم بن مسعود اشجعی تھا۔ "ناسپاس منکرین

حق "اس سے مراد ابو سفیان ہے۔ "تمہارے خلاف جمع ہو گئے ہیں سو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور وہ پکار اٹھے ہمارے لیے اللہ کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے، سو وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے ساتھ واپس ہوئے، انہیں کوئی برائی چھو تک نہ سکی اور انہوں نے اللہ کی انتہائی خوشنودی اپنائی اور اللہ بڑے فضل والا ہے"

183۔أَخْبَرُونَا عَنِ الْقَاضِي أَبِي الْحُسَيْنِ النَّصِيبِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ السَّبِيعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَمَةَ الْبَزَّازُ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي الْحَرْثِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُوسَى بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) هُمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَلِيٌّ وَابْنُ مَسْعُودٍ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے "اس سے مراد، حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم ہیں"

184۔قَالَ السَّبِيعِيُّ: وَحَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّهَّانُ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَصَّاصُ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاساً) نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ"وَقَوْلِهِ: (الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ) إِلَى [قَوْلِهِ] (أَجْرٌ عَظِيمٌ) نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَتِسْعَةِ نَفَرٍ مَعَهُ. بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فِي أَثَرِ أَبِي سُفْيَانَ حِينَ ارْتَحَلَ. فَاسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "پھر اس نے تم پر غم کے بعد اونگھ کی صورت میں راحت نازل فرمائی" کے بارے میں کہا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب کے بارے میں نازل ہوئی، غزوہ احد کے دن ان پر اُونگھ طاری ہوئی تھی "اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے ان میں سے احسان اور تقوی والوں کے لیے بڑا اجر ہے" کے بارے میں فرمایا:" یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب اور ان کے ساتھ نو افراد کے بارے میں نازل ہوئی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ابو سفیان کے پیچھے بھیجا جب وہ (میدان اُحد) سے روانہ ہوا۔ پس ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا"

185۔ أَبُو النَّضْرِ الْعَيَّاشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْعَمْرَكِيُّ بْنُ عَلِيٍّ، وَحَمْدَانُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَالِمِ الْأَشَلِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللهِ:

إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بَعَثَ عَلِيّاً فِي عَشَرَةٍ (اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِنْ بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ) [وَقَوْلِهِ:]: (لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ) إِنَّمَا أُنْزِلَتْ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام.

سالم بن ابی مریم نے کہا کہ مجھے ابو عبد اللہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو نو افراد کے ساتھ بھیجا تو یہ آیت حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی: **"وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے ان میں سے احسان اور تقوی والوں کے لیے بڑا اجر ہے"**

186۔ [أَخْبَرَنَا] أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ الْمَرْزُبَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاساً) نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ غَشِيَهُ النُّعَاسُ يَوْمَ أُحُدٍ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "پھر اس نے تم پر غم کے بعد اونگھ کی صورت میں راحت نازل فرمائی" کے بارے میں کہا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی، غزوہ احد کے دن ان پر اُونگھ طاری ہوئی تھی"

وَقَوْلِهِ: (وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ) [186 آلِ عِمْرَانَ] نَزَلَتْ فِي رَسُولِ اللهِ خَاصَّةً وَأَهْلِ بَيْتِهِ.

"اور تم ضرور اگلے کتاب والوں اور شرک کرنے والوں کی تکلیف دہ باتیں سنو گے" کے بارے میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہلبیت کے بارے میں نازل ہوئی۔

وَقَوْلِهِ: (الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ) الْآيَةَ. نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَتِسْعَةِ نَفَرٍ مَعَهُ بَعَثَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فِي أَثَرِ أَبِي سُفْيَانَ حِينَ ارْتَحَلَ. فَاسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَرَسُولِهِ.

"وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے ان میں سے احسان اور تقویٰ والوں کے لیے بڑا اجر ہے" کے بارے میں عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام اور ان کے ساتھ نو افراد کے بارے میں نازل ہوئی "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ابو سفیان کے پیچھے بھیجا جب وہ (میدان اُحد) سے روانہ ہوا۔ پس ان لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانا"

وَقَوْلِهِ: (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا) [أَيْ] أَنْفُسَكُمْ (وَصابِرُوا) [أَيْ جِهَادَ] عَدُوِّكُمْ (وَرابِطُوا) [أَيْ] فِي سَبِيلِ اللهِ. نَزَلَتْ فِي رَسُولِ اللهِ وَعَلِيٍّ وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ"

"اے ایمان والو! صبر کرو "یعنی اپنی جان کے ساتھ "اور مقابلہ میں ثابت قدم رہو "یعنی اپنے دشمن کے خلاف جہاد کرتے ہوئے "اور حفاظت دین کے لیے مستعد رہو" (آل عمران:200) یعنی اللہ کے راستے میں، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہما کی شان میں نازل ہوئی۔

وَقَوْلِهِ: (وَاتَّقُوا اللهَ الَّذِي تَسائَلُونَ بِهِ وَالأَرْحامَ) نَزَلَتْ فِي رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَذَوِي أَرْحَامِهِ. وَذَلِكَ أَنَّ كُلَّ سَبَبٍ وَنَسَبٍ مُنْقَطِعٌ يَوْمَ الْقِيامَةِ إِلَّا مَا كَانَ مِنْ سَبَبِهِ وَنَسَبِهِ (إِنَّ اللهَ كانَ عَلَيْكُمْ رَقِيباً) يَعْنِي حَفِيظاً"

"اور ڈرو اللہ سے جس کے نام پر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور قرابتوں کے بارے میں بھی ڈرتے رہو" (النساء:1) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت اور آپ کے رشتہ داروں کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ بھی کہ قیامت کے دن ہر تعلق اور نسب قیامت کے دن منقطع ہو جائے گا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تعلق اور نسب کے۔ "اور بے شک اللہ تمہارا نگہبان اور نگران ہے "یعنی حفاظت فرمانے والا ہے۔

وَقَوْلِهِ: (أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللهُ) نَزَلَتْ فِي رَسُولِ اللهِ خَاصَّةً مِمَّا أَعْطَاهُ اللهُ مِنَ الْفَضْلِ"

"یا وہ محبت والوں سے حسد کرتے ہیں اس پر کہ اللہ نے جو انہیں اپنے فضل سے نواز رکھا ہے" (النساء:54) یہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت خاص طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی، اللہ نے آپ کو اپنے فضل سے نوازا تھا۔

وَقَوْلِهِ: (إِذْ هَمَّ قَوْمٌ أَنْ يَبْسُطُوا إِلَيْكُمْ أَيْدِيَهُمْ) نَزَلَتْ فِي رَسُولِ اللهِ وَعَلِيٍّ وَزِيرِهِ. حِينَ أَتَاهُمْ يَسْتَعِينُهُمْ فِي الْقَتِيلَيْنِ

"جب ایک قوم نے ارادہ کیا تھا کہ تم پر دست درازی کرے" (المائدۃ:11) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ آیت رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کے وزیر حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی جب آپ بنو نضیر و بنو قریظہ کے خلاف اہل ایمان کی مدد کرنے آئے۔

[24] [وأيضا نزل] فيها قوله جل ذكره:

(وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ) [144/ آل عمران]

"اور اللہ شکر کرنے والوں کو جلد جزا دے گا"

187. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَلَقَدْ شَكَرَ اللهُ تَعَالَى فَعَالَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي مَوْضِعَيْنِ مِنَ الْقُرْآنِ: (وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ) وَ (سَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ). [145-144/ آل عمران].

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں دو مقامات پر حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے (دینی خدمات) کے لیے کیے گئے کاموں پر احسان کا اعتراف کیا "اور اللہ شکر کرنے والوں کو جلد جزا دے گا" اور عنقریب ہم شکر گزر بندوں کو جزا دیں گے"

میدانِ احد میں مولا علی علیہ السلام کی شجاعت

188. وَفِي [التَّفْسِيرِ] الْعَتِيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ عَنْ مُوسَى بْنِ قَيْسٍ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ السَّعْدِيِّ:

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ: "لَمَّا الْتَقَوْا مَعَ رَسُولِ اللهِ بِأُحُدٍ وَانْهَزَمَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَأَقْبَلَ عَلِيٌّ يَضْرِبُ بِسَيْفِهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ مَعَ أَبِي دُجَانَةَ الْأَنْصَارِيِّ حَتَّى كَشَفَ الْمُشْرِكِينَ عَنْ رَسُولِ اللهِ، فَأَنْزَلَ اللهُ: (وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُونَ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللهُ الشَّاكِرِينَ) [143/ آل عمران] عَلِيًّا وَأَبَا دُجَانَةَ وَأَنْزَلَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: (وَكَأَيِّنْ مِنْ نَبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ) وَالْكَثِيرُ عَشَرَةُ آلَافٍ [146/ آل عمران] عَلِيًّا وَأَبَا دُجَانَةَ"

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا: جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میدان اُحد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کفار کے مقابلہ میں اترے اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ ہارنے لگے تو حضرت علی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تلوار چلاتے ہوئے آگے بڑھے جبکہ آپ کے ساتھ ابو دجانہ تھے یہاں تک کہ آپ نے کفار کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دور کر دیا، پس اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: **"اور بے شک تم موت کی تمنا کرتے تھے اس سے ملاقات کرنے سے پہلے سو اب تم نے اسے دیکھ ہی لیا اور تم خود حقیقتِ حال دیکھتے ہی ہو، اور نہیں محمد مگر بڑی عظمت والے رسول یقیناً ان سے پہلے سارے ہی رسول گزر چکے ہیں کیا وہ اگر انتقال کریں یا شہید کر دیئے جائیں تو تم الٹے قدم پھر جاؤ گے اور جو الٹے قدم پلٹے گا تو ہرگز اللہ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکے گا اور اللہ شکر کرنے والوں کو جلد جزا دے گا"** یعنی علی اور ابو دجانہ کو جزا دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"اور کتنے ہی نبیوں کی معیت میں اللہ والوں کی ایک کثیر جماعت نے جہاد کیا تو انہوں نے ہمت نہ ہاری ان تکلیفوں پر جو انہیں اللہ کی راہ میں پہنچی اور نہ وہ کمزور پڑے اور نہ دب کر رہے اور صبر کرنے والوں سے اللہ پیار کرتا ہے"** یعنی اللہ علی اور ابو دجانہ سے پیار کرتا ہے۔ اس آیت میں لفظ کثیر سے دس ہزار کا لشکر مراد ہے۔

[25] وَفِيهَا [نَزَلَ أَيضاً] قَوْلُهُ جَلَّ وَعَزَّ :

(ثَواباً مِنْ عِنْدِ اللهِ وَاللهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوابِ [195/ آل عمران]

"زبردست صلہ اللہ کی طرف سے اور اچھا ثواب تو اللہ ہی کے پاس ہے"

وَما عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِلأَبْرارِ) [198/ آل عمران]

"اور نیک لوگوں کے لیے اللہ کے پاس خیر ہی خیر ہے"

189۔أَخْبَرَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبدِ اللهِ قَالَ : أَخْبَرَنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَافِظُ قَالَ : حَدَّثَنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْجَلُودِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَلَوِيُّ قَالَ : حَدَّثَنا عُمَارَةُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ ، قَالَ : أَخْبَرَنِي أَبِي [عَنْ] صَالِحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ : "سَمِعْتُ عَلِيّاً يَقُولُ أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بِيَدِي ثُمَّ قَالَ : يَا أَخِي. قَوْلُ اللهِ تَعَالَى : (ثَواباً مِنْ عِنْدِ اللهِ وَاللهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوابِ ، وَما عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِلأَبْرارِ) أَنْتَ الثَّوَابُ وَشِيعَتُكَ الْأَبْرَارُ"

حضرت اصبغ بن نُباتہ رضی اللہ عنہ نے کہا، میں نے حضرت علی کو فرماتے سنا، آپ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: اے میرے بھائی! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: **"زبردست صلہ اللہ کی طرف سے اور اچھا ثواب تو اللہ ہی کی طرف سے ہے"** میں ثواب سے مراد آپ اور آپ کے نیکوکار پیروکار ہیں"

190۔أَبُو النَّضْرِ الْعَيَّاشِيُّ قَالَ : حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى . عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ زُرَيْعٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : "(ثَواباً مِنْ عِنْدِ اللهِ) قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : أَنْتَ الثَّوَابُ وَأَصْحَابُكَ الْأَبْرَارُ"

حضرت اصبغ بن نُباتہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: **"زبردست صلہ اللہ کی طرف سے اور اچھا ثواب تو اللہ ہی کی طرف سے ہے"** کے بارے میں روایت کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس آیت میں ثواب سے مراد آپ اور آپ کے ساتھی ہیں"

[26] وَفِيهَا [نَزَلَ أَيضاً] قَوْلُهُ عَزَّ ذِكْرُهُ:

(يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصابِرُوا وَرابِطُوا وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) [200 / آل عمران]

"اے ایمان والو! صبر کرو اور مقابلے میں ثابت قدم رہو اور حفاظتِ دین کے لیے مستعد رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم ثابت قدم رہو"

191۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمُهَلَّبِيُّ أَنَّ أَبَا الْقَاسِمِ الطَّبَرَانِيَّ كَتَبَ إِلَيْهِ تَحْتَ خَتْمِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي تَفْسِيرِهِ (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصابِرُوا وَرابِطُوا) عَلَى مَحَبَّةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام (وَاتَّقُوا اللهَ) فِي مَحَبَّةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادِهِ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت: "اے ایمان والو! صبر کرو اور مقابلہ میں ثابت قدم رہو اور حفاظتِ دین کے لیے مستعد رہو" کے بارے میں فرمایا: علی بن ابی طالب کی محبت پر (مشکلات کو صبر سے برداشت کرو) "اور اللہ سے ڈرتے رہو" علی بن ابی طالب اور ان کی اولاد کی محبت کے معاملے میں"

192۔ أَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّهَّانُ وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَصَّاصُ، قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي] قَوْلِهِ: (اصْبِرُوا) [يَعْنِي] فِي أَنْفُسِكُمْ (وَصابِرُوا) [يَعْنِي مَعَ] عَدُوِّكُمْ. (وَرابِطُوا) فِي سَبِيلِ اللهِ (وَاتَّقُوا اللهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ) نَزَلَتْ فِي رَسُولِ اللهِ وَعَلِيٍّ وَحَمْزَةَ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُمْ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان "صبر کرو" سے مراد ہے کہ خود میں صبر پیدا کرو۔ "اور مقابلہ میں ثابت قدم رہو" یعنی اپنے دشمن کے ساتھ مقابلہ میں ثابت قدم رہو۔ "اور حفاظتِ دین کے لیے مستعد رہو" یعنی اللہ کے راستے میں "اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ کامیاب رہو" حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا: یہ آیت حضرت علی اور حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔

[27] ومن سورة النساء [أيضا نزل] فيها قوله سبحانه :

﴿وَلا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ [29/النساء]

"اور اپنی جانوں کو تباہ مت کرو"

193۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْفَرْغَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُفَضَّلِ الشَّيْبَانِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ أَبُو الطَّيِّبِ الْجُعْفِيُّ الدَّهَّانُ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ شَيْبَانَ . قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَازِنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ صُهَيْبٍ الْكُلَيْبِيُّ ، عَنْ كَامِلٍ أَبِي الْعَلَاءِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَلا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ قَالَ : لَا تَقْتُلُوا أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ صلي الله عليه وآله وسلم "

"اور اپنی جانوں کو تباہ مت کرو" حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا: "اپنے نبی کی اہل بیت کو قتل نہ کرو" (ابن المغازلی، المناقب، ج:1، ص:362، رقم:362)

194۔ أَخْبَرُونَا عَنِ الْقَاضِي أَبِي الْحُسَيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ النَّصِيبِيِّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ السَّبِيعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنِي جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ ، عَنْ عَبَّادٍ ، عَنْ كَامِلٍ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿وَلا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾ قَالَ : لَا تَقْتُلُوا أَهْلَ بَيْتِ نَبِيِّكُمْ إِنَّ اللهَ يَقُولُ : ﴿تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ﴾ وَكَانَ أَبْنَاؤُنَا الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ ، وَكَانَ نِسَاؤُنَا فَاطِمَةَ ، وَأَنْفُسُنَا النَّبِيَّ وَعَلِيٌّ عليه السلام

"اور اپنی جانوں کو تباہ مت کرو" حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمایا: "اپنے نبی کی اہل بیت کو قتل نہ کرو" بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ان سے فرمادو آجاؤ ہم بلاتے ہیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور ہم اپنے اپنوں اور تمہارے اپنوں" اور اپنے بیٹوں سے مراد حضرات حسن و حسین رضی اللہ عنہما ہیں اور ہماری عورتوں سے مراد سیدہ فاطمہ علیہا السلام ہیں اور اپنوں سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

[28] وفيها [أيضا نزل] قوله سبحانه :

﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ [54/النساء]

"یا وہ محبت والوں سے حسد کرتے اس پر کہ اللہ نے جو اپنے فضل سے انہیں نواز رکھا ہے"

اہل بیت علیہم السلام پر اللہ کا خاص فضل ہے

195 ۔ [أَخْبَرَنَا] أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَحْمَسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْلَى الزَّبَعِيِّ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ : عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ قَالَ : نَحْنُ الْمَحْسُودُونَ.

امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت "یا وہ محبت والوں سے حسد کرتے اس پر کہ اللہ نے جو اپنے فضل سے انہیں نواز رکھا ہے" کے بارے میں فرمایا: "ہم ہی سے حسد کیا جاتا ہے"

196 ۔ أَبُو النَّضْرِ الْعَيَّاشِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي مُزَاحِمٍ [قَالَ] حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُؤَدِّبُ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ﴾ قَالَ : نَحْنُ النَّاسُ الْمَحْسُودُونَ وَفَضْلُهُ النُّبُوَّةِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "یا وہ محبت والوں سے حسد کرتے اس پر کہ اللہ نے جو اپنے فضل سے انہیں نواز رکھا ہے" کے بارے میں فرمایا: "ہم ہی وہ محبت والے ہیں جن سے حسد کیا جاتا ہیں اور فضل سے مراد نبوت ہے"۔

اہل بیت علیہم السلام سے حسد کی وجہ

197 ۔ [وَعَنْ] حَمْدَوَيْهِ قَالَ : قَالَ : حَدَّثَنَا أَيُّوبُ بْنُ نُوحِ بْنِ دَرَّاجٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ ، عَنْ أَبِي الصَّبَّاحِ قَالَ قَالَ لِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ : يَا [أَ] بَا الصَّبَّاحِ أَمَا سَمِعْتَ اللهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : ﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ﴾ الْآيَةَ ـ قُلْتُ : بَلَى أَصْلَحَكَ اللهُ . قَالَ : نَحْنُ وَاللهِ هُمْ نَحْنُ وَاللهِ الْمَحْسُودُونَ"

ابو صباح سے روایت ہے کہ امام جعفر بن امام محمد باقر علیہما السلام نے مجھے فرمایا: اے ابو صباح کیا آپ نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے: "یا وہ محبت والوں سے حسد کرتے اس پر کہ اللہ نے جو اپنے فضل سے انہیں نواز رکھا ہے" میں نے عرض کیا: جی بلکل، اللہ آپ کو مزید صلاحیت سے نوازے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ کی قسم، ہم سے ہی حسد کیا جاتا ہے"

198۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَدْلُ قَالَ: أَخْبَرَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرَّاقُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ هِشَامٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ:

نَظَرَ خُزَيْمَةُ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ [لَهُ] عَلِيٌّ عليه السلام أَمَا تَرَى كَيْفَ أُحْسَدُ عَلَى فَضْلِ اللهِ بِمَوْضِعِي مِنْ رَسُولِ اللهِ وَمَا رَزَقَنِيهِ اللهُ مِنَ الْعِلْمِ فِيهِ [كَذَا] فَقَالَ خُزَيْمَةُ:

حضرت عباس بن ہشام نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے کہا: حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف دیکھا تو حضرت علی علیہ السلام نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ نے دیکھا نہیں کہ اللہ کے فضل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں میرے مقام اور جو اللہ نے مجھے علم سے نوازا ہے اس باعث مجھ سے حسد کیا جاتا ہے؟ تو حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ نے کہا:

رَأَوْا نِعْمَةَ اللهِ لَيْسَتْ عَلَيْهِمْ

عَلَيْكَ وَفَضْلاً بَارِعاً لَا تُنَازَعُهُ

"انہوں نے آپ پر اللہ کی نعمت اور اس کے فضل کو دیکھا جو ان پر نہیں ہے اسے کوئی چھین نہیں سکتا"

مِنَ الدِّينِ وَالدُّنْيَا جَمِيعاً لَكَ الْمُنَى

وَفَوْقَ الْمُنَى أَخْلَاقُهُ وَطَبَائِعُهُ

"دین اور دنیا دونوں سے آپ کے لیے فضیلت ہے اور اس فضیلت سے بڑھ کر آپ کے اخلاق اور آپ کی طبیعت ہے"

فَعَضُّوا مِنَ الْغَيْظِ الطَّوِيلِ أَكُفَّهُمْ

عَلَيْكَ وَمَنْ لَمْ يَرْضَ فَاللهُ خَادِعُهُ

"وہ حسد کی بنا پر غصے سے اپنی تھیلیاں کاٹتے ہیں اور جو راضی نہیں تو اسے اللہ سزا دے گا"

[29] وفيها [نزل أيضا] قوله عز اسمه :

(فَقَدْ آتَيْنا آلَ إِبراهِيمَ الْكِتابَ وَالْحِكْمَةَ ، وَآتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً) [54/النساء]

"بے شک ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت دی اور ہم ہی نے انہیں ملک عظیم سے نوازا"

آئمہ اہلِ بیت علیہم السلام کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے

199۔أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ أَحْمَدَ اللِّحْيَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي حَامِدٍ الشَّيْبَانِيُّ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاشَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ الْأَزْدِيُّ الثِّقَةُ الْمَأْمُونُ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ الْحَكَمِ : عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ : (وَآتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً) قَالَ : جَعَلَ فِيهِمْ أَئِمَّةً مَنْ أَطَاعَهُمْ (فَقَدْ أَطَاعَ اللهَ) ، وَمَنْ عَصَاهُمْ فَقَدْ عَصَى اللهَ" رواه جماعة عن جعفر .

امام جعفر بن امام محمد باقر علیہما السلام سے اللہ کے فرمان: "اور ہم ہی نے انہیں ملک عظیم سے نوازا" کے بارے میں مروی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اللہ نے ان میں ایسے امام بنائے ہیں کہ جس نے ان کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی" امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس کو ایک جماعت نے روایت کیا۔

200۔أَبُو النَّضْرِ الْعَيَّاشِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي ابْنُ شُجَاعٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ قُرَيْبٍ عَنْ أَبِي خَالِدٍ الْكَابُلِيِّ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ فِي قَوْلِ اللهِ :

(وَآتَيْناهُمْ مُلْكاً عَظِيماً) قُلْتُ : مَا هَذَا الْمُلْكُ الْعَظِيمُ فَقَالَ : أَنْ جَعَلَ فِيهِمْ أَئِمَّةً مَنْ أَطَاعَهُمْ أَطَاعَ اللهَ ، وَمَنْ عَصَاهُمْ فَقَدْ عَصَى اللهَ ، فَهَذَا مُلْكٌ عَظِيمٌ "

امام ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ تعالی کے فرمان: "اور ہم ہی نے انہیں ملک عظیم سے نوازا" کے بارے میں مروی ہے، میں نے آپ سے عرض کی: یہ عظیم ملک سے کیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ نے ان میں ایسے امام بنائے ہیں کہ جس نے ان کی اطاعت کی پس اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے ان کی نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی، پس یہی ملک عظیم ہے"

201۔قال : حدثنا محمد بن الحسين ، عن حسن بن خرزاد ، عن البرقي عن ابن محبوب ، عن مالك بن عطية ، عن أبي خالد ، به سواء.

[30] وفيها [نزل أيضا] قوله عز وجل:

﴿أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ [59/ النساء]

"اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنوں میں سے ان کی بھی جو امر والے ہیں"

سیدنا علی علیہ السلام "أولی الأمر" میں سے

202۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ يُوسُفَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنِي سُلَيْمُ بْنُ قَيْسٍ الْهِلَالِيُّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: "شُرَكَائِي الَّذِينَ قَرَنَهُمُ اللهُ بِنَفْسِهِ وَبِي. وَأَنْزَلَ فِيهِمْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ الآيَةَ. فَإِنْ خِفْتُمْ تَنَازُعاً فِي أَمْرٍ فَارْجِعُوهُ إِلَى اللهِ. وَالرَّسُولِ وَأُولِي الأَمْرِ. قُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللهِ مَنْ هُمْ قَالَ: أَنْتَ أَوَّلُهُمْ"

حضرت علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے شرکاء کو اللہ نے خود میرے ساتھ ملایا ہے، تو اس پر یہ آیت نازل ہوئی: **"اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنوں میں سے ان کی بھی جو امر والے ہیں"** پس اگر تمہیں کسی معاملہ میں تنازع کا خوف ہو تو اسے اللہ اور اس کے رسول اور جو امر والے ہیں ان کی طرف لوٹاؤ، میں نے عرض کی یا نبی اللہ! وہ (امر والے) کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "آپ ان میں سے سب سے پہلے ہو"

مولا علی علیہ السلام۔۔۔ "أولی الأمر" میں سے ہیں

203۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الصَّفَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ:

عَنْ مُجَاهِدٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ يَعْنِي [الَّذِينَ] صَدَقُوا بِالتَّوْحِيدِ ﴿أَطِيعُوا اللهَ﴾ يَعْنِي فِي فَرَائِضِهِ ﴿وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ﴾ يَعْنِي فِي سُنَّتِهِ ﴿وَأُولِي الأَمْرِ مِنْكُمْ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ حِينَ خَلَّفَهُ رَسُولُ اللهِ بِالْمَدِينَةِ فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي عَلَى النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ: أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي

بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى حِينَ قَالَ لَهُ : (اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ). فَقَالَ اللهُ : (وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) قَالَ : [هُوَ] عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَلَّاهُ اللهُ الْأَمْرَ بَعْدَ مُحَمَّدٍ فِي حَيَاتِهِ. حِينَ خَلَّفَهُ رَسُولُ اللهِ بِالْمَدِينَةِ. فَأَمَرَ اللهُ الْعِبَادَ بِطَاعَتِهِ وَتَرْكِ خِلَافِهِ"

مجاھد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: "اے ایمان والو!" یعنی وہ لوگ جو صدق دل سے توحید کے معترف ہو، "**اطاعت کرو اللہ کی**" یعنی فرائض کو بجالاؤ، "**اور اطاعت کرو رسول کی**" یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت کی اطاعت کرو، "**اور ان کی بھی جو امر والے ہیں**" مجاھد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ الفاظ امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ علیہ السلام کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنایا تو آپ علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جارہے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کیا آپ اس پر راضی نہیں کہ آپ کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو موسیٰ کو ہارون سے تھی؟ جبکہ موسیٰ علیہ السلام نے ہارون سے کہا تھا: "**میری قوم میں میری نیابت کرنا اور اصلاح کرتے رہنا**" (الاعراف:142) پس اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "**اور تم میں سے جو امر والے ہیں**" مجاھد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پس اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں امر آپ کے سپرد کیا، جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو مدینہ میں اپنا خلیفہ بنا یا تھا، پس اللہ تعالیٰ نے بندوں کو حضرت علی علیہ السلام کی اطاعت کا حکم دیا اور آپ کی مخالفت کرنے سے منع فرمایا۔

امام باقر علیہ السلام کا آیت مذکورۃ کی خوبصورت تفسیر

203۔ أَبُو النَّضْرِ الْعَيَّاشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْدَانُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَلَانِسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ الطَّيَالِسِيُّ . عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ :

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ . أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : (أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. قُلْتُ : إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ : فَمَا مَنَعَهُ أَنْ يُسَمِّيَ عَلِيّاً وَأَهْلَ بَيْتِهِ فِي كِتَابِهِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ : قُولُوا لَهُمْ : إِنَّ اللهَ أَنْزَلَ عَلَى رَسُولِهِ الصَّلَاةَ وَلَمْ يُسَمِّ ثَلَاثاً وَلَا أَرْبَعاً. حَتَّى كَانَ رَسُولُ اللهِ هُوَ الَّذِي فَسَّرَ ذَلِكَ . وَأَنْزَلَ الْحَجَّ فَلَمْ يُنْزِلْ: طُوفُوا سَبْعاً حَتَّى فَسَّرَ ذَلِكَ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ وَأَنْزَلَ : (أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ) فَنَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ . وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : أُوصِيكُمْ بِكِتَابِ اللهِ وَأَهْلِ بَيْتِي إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ أَنْ لَا يُفَرِّقَ بَيْنَهُمَا . حَتَّى يُورِدَهُمَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَأَعْطَانِي ذَلِكَ"

امام ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا گیا: "اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنوں میں سے ان کی بھی جو امر والے ہیں" آپ علیہ السلام نے فرمایا: "یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی" تو میں نے عرض کی: بے شک لوگ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ کو قرآن پاک میں حضرت علی علیہ السلام اور اہل بیت کا نام ذکر کرنے سے کس نے روکا؟ تو امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: ان سے کہو کہ اللہ نے اپنے نبی پر نماز کا حکم اتارا لیکن تین یا چار کا عدد بیان نہ فرمایا یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تفسیر بیان فرمائی، اور اللہ تعالیٰ نے حج کا حکم نازل فرمایا لیکن سات کعبہ کے سات چکر لگانے کا حکم نہیں نازل فرمایا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کی تفسیر بیان فرمائی، پس اللہ نے ایسے ہی یہ آیت: "**اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور اپنوں میں سے ان کی بھی جو امر والے ہیں**" حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کے بارے میں نازل فرمائی، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "میں تمہیں کتاب اللہ اور اپنی اہل بیت کے ساتھ وابستگی کی وصیت کرتا ہوں بے شک میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ وہ ان دونوں کو ہرگز جدا نہ کرے یہاں تک کہ حوض کوثر پر ان دونوں کو میرے پاس پہنچا دے، پس اللہ نے میری دعا قبول فرمائی"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک سیدنا علی علیہ السلام کا مقام

204۔ أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ إِسْحَاقَ يَقُولُ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم الْجُرْفَ لَحِقَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَحْمِلُ سِلَاحاً ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ خَلَّفْتَنِي عَنْكَ وَلَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ غَزْوَةٍ قَبْلَهَا ، وَقَدْ أَرْجَفَ الْمُنَافِقُونَ بِي أَنَّكَ خَلَّفْتَنِي لِمَا اسْتَثْقَلْتَنِي!!! قَالَ سَعْدٌ : فَسَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ : يَا عَلِيُّ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي فَارْجِعْ فَاخْلُفْنِي فِي أَهْلِي وَأَهْلِكَ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام جرف پر اترے تو حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملے دراں حالیکہ کہ آپ مُسلّح تھے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے مجھے اپنے سے پیچھے چھوڑ دیا جبکہ اس سے پہلے کبھی آپ نے مجھے پیچھے نہ چھوڑا اور منافقین میرے بارے میں یہ افواہ پھیلا رہے ہیں کہ آپ نے مجھے بوجھ

سمجھا ہے؟ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: اے علی! کیا آپ اس بات پہ خوش نہیں کہ آپ کا میرے نزدیک وہی مقام ہے جو موسیٰ کے نزدیک ہارون کا تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے، آپ لوٹ جائیں پس آپ میرے اور اپنے اہل میں میرے نائب ہیں۔

(بخاری، صحیح بخاری، ج:5، ص:24۔ رقم:3706)(مسلم، صحیح مسلم، ج:7، ص:119، رقم:6370)(ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ج:1، ص:83، رقم:115)(احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:1، ص:170۔ رقم:1463)

205۔ وَبِهِ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بُكَيْرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ بُكَيْرٍ الْغَنَوِيُّ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ سَعْدٍ مَوْلَى عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعْدٌ. عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَرَادَ أَنْ يَغْزُوَ غَزْوَةً لَهُ. فَدَعَا جَعْفَراً فَأَمَرَهُ أَنْ يَتَخَلَّفَ عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ: لَا أَتَخَلَّفُ بَعْدَكَ يَا رَسُولَ اللهِ أَبَداً. قَالَ: فَدَعَانِي رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَعَزَمَ عَلَيَّ لَمَّا تَخَلَّفْتُ قَبْلَ أَنْ أَتَكَلَّمَ. فَبَكَيْتُ. فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ يَا عَلِيُّ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ يُبْكِينِي خِصَالٌ غَيْرُ وَاحِدَةٍ تَقُولُ قُرَيْشٌ غَداً: مَا أَسْرَعَ مَا تَخَلَّفَ عَنِ ابْنِ عَمِّهِ وَخَذَلَهُ. وَتُبْكِينِي خَصْلَةٌ أُخْرَى: كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَتَعَرَّضَ لِلْجِهَادِ فِي سَبِيلِ اللهِ. لِأَنَّ اللهَ يَقُولُ: (وَلَا يَطَؤُنَ مَوْطِئاً يَغِيظُ الْكُفَّارَ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ وَكُنْتُ أُرِيدُ أَنْ أَتَعَرَّضَ لِفَضْلِ اللهِ. وَمَا بِي غِنًى عَنْ سَهْمٍ أُصِيبُهُ مَعَ الْمُسْلِمِينَ وَأَعُودُ بِهِ عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِكَ. فَقَالَ صلي الله عليه وآله وسلم: أَنَا مُجِيبٌ فِي جَمِيعِ مَا قُلْتَ. أَمَّا قَوْلُكَ: إِنَّ قُرَيْشاً سَتَقُولُ: مَا أَسْرَعَ مَا خَذَلَ ابْنَ عَمِّهِ. فَقَدْ قَالُوا لِي أَشَدَّ مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ قَالُوا: سَاحِرٌ وَكَاهِنٌ وَكَذَّابٌ. وَأَمَّا قَوْلُكَ: أَتَعَرَّضُ لِلْأَجْرِ مِنَ اللهِ فَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي وَأَمَّا قَوْلُكَ: أَتَعَرَّضُ لِفَضْلِ اللهِ [فَ] هَذَا بُهَارٌ مِنْ فُلْفُلٍ جَاءَنَا مِنَ الْيَمَنِ فَبِعْهُ. وَاسْتَمْتِعْ بِهِ أَنْتَ وَفَاطِمَةُ حَتَّى يَأْتِيَكُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهِ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ، حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے لیے غزوہ کا ارادہ فرمایا اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں مدینے میں رہنے کا حکم دیا تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے بغیر میں چاہ کر بھی مدینہ میں نہیں رہ سکتا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے بلایا اور میرے بات کرنے سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے مدینے میں چھوڑنے کے ارادہ کا اظہار فرمایا پس میں رونے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی آپ کو

کس نے رُلایا ہے؟ میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ مجھے کہیں باتوں نے رُلایا ہے ایک یہ کہ کل قریش کہیں گے: چچا کے بیٹے نے کتنی جلدی پیچھے چھوڑ دیا اور بے تعلق ہو گئے؟ اور (دوسری) بات یہ ہے کہ میں جہاد فی سبیل اللہ میں شامل ہونا چاہتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: **"یا وہ کفار کو غیظ میں مبتلا کرنے کے لیے کوئی قدم رکھتے ہیں یا وہ دشمن کو کوئی نقصان پہنچاتے ہیں اس کے بدلے میں ان کے لیے نیک عمل لکھ دیا جاتا ہے بے شک اللہ نیکو کاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا"** (التوبہ:120) اور (تیسرا) یہ کہ میں اللہ کے فضل میں شامل ہونا چاہتا ہوں اور میں مسلمانوں کے ساتھ مال غنیمت کا حصہ پانے سے بے نیاز نہیں ہوں میں خود پر اور آپ کے گھر والوں کے لیے اسے لے کر واپس آؤں گا۔ رسول ﷺ نے فرمایا: میں آپ کی تمام باتوں کا جواب دیتا ہوں، آپ نے کہا کہ قریش کہیں گے کہ اپنے چچا کے بیٹے کو کتنا جلدی چھوڑ دیا ہے تو قریش نے اس سے بھی سخت الفاظ میرے بارے میں کہے ہیں، انہوں نے مجھے ساحر، کاہن اور کذّاب کہا ہے۔ آپ نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اجر حاصل کرنے کے لیے جہاد میں شامل ہونا چاہتا ہوں تو پس آپ اس پر خوش نہیں کہ آپ کا مقام میرے نزدیک ایسے ہی ہے جیسے موسیٰ کے نزدیک ہارون کا مقام تھا مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جہاں تک آپ کی یہ بات ہے کہ آپ اللہ کے فضل میں شامل ہونا چاہتے ہو تو یہ سیاہ مرچ یمن سے آئی ہے پس اسے بیچو اور آپ اور فاطمہ نفع حاصل کرو یہاں تک کہ اللہ کا فضل آ جائے۔ (بزار، المسند، ج:3، ص:59، رقم:817) (حاکم، المستدرک، ج:2، ص:337۔ رقم:3294) (ہیثمی، مجمع الزوائد، ج:9، ص:2)

ورواه جماعة عن عبد الله بن بكير وتابعه جماعة في الرواية عن حكيم بن جبير . و.أخرجه زيد بن علي في جامعه كذلك

وهذا [هو] حديث المنزلة. الذي كان شيخنا أبو حازم الحافظ يقول: خرجته بخمسة آلاف إسناد!!!

اس حدیث کو عبد اللہ بن بکیر رحمۃ اللہ علیہ سے ایک جماعت نے روایت کیا اور ان کے بعد حکیم بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ سے بھی ایک جماعت نے روایت کیا اور زید بن علی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی جامع میں اس کو نقل کیا یہ ہی حدیث منزلہ ہے جس کے بارے میں ہمارے شیخ ابو حازم حافظ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میں نے اس حدیث کی پانچ ہزار اسناد کی تخریج کی ہ

[31] ومنها قوله جل ذكره:

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقًا ﴿ ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ وَكَفَى بِاللَّهِ عَلِيمًا﴾ [الآية 69 / النساء]

"اور جو اللہ اور رسول معظم کی اطاعت کرے تو ایسوں کو ہی ان لوگوں کی معیّت ملے گی جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیکوکار اور ان لوگوں کی رفاقت میں ہی حسن جگمگاتا ہے یہ اللہ کی طرف سے فضل کی باتیں ہوتی ہیں اور کافی ہے اللہ جاننے والا"

سیدنا علی علیہ السلام صدیقین و شہداء کے سردار

206۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَلِيِّ بِكَازِرُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَمَنْ يُطِعِ اللهَ) يَعْنِي فِي فَرَائِضِهِ (وَالرَّسُولَ) فِي سُنَّتِهِ (فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ) يَعْنِي مُحَمَّداً (وَالصِّدِّيقِينَ) يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ صَدَّقَ بِرَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم (وَالشُّهَدَاءِ) يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَجَعْفَرَ الطَّيَّارَ. وَحَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ. هَؤُلَاءِ سَادَاتُ الشُّهَدَاءِ (وَالصَّالِحِينَ) يَعْنِي سَلْمَانَ وَأَبَا ذَرٍّ وَصُهَيْبَ وَبِلَالاً وَخَبَّاباً وَعَمَّاراً (وَحَسُنَ أُولَئِكَ) أَيِ الْأَئِمَّةُ الْأَحَدَ عَشَرَ (رَفِيقاً) يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ (ذَلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللهِ وَكَفَى بِاللهِ عَلِيماً) إِنَّ مَنْزِلَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَمَنْزِلَ رَسُولِ اللهِ وَهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَاحِدٌ [كذا].

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "**جو اللہ کی اطاعت کرے**" یعنی اللہ کی طرف سے عائد کردہ فرائض کی پابندی کرے "**اور رسول کی اطاعت کرے**" یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت پر عمل کرے "**تو ایسوں کو ہی ان لوگوں کی معیّت ملے گی جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء**" انبیاء سے مراد سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "**اور صدیقین**" سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام اور آپ نے سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی "**اور شہداء**" سے مراد علی بن ابی طالب اور جعفر طیار اور حمزہ بن عبد المطلب اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم ہیں، پس یہ تمام شہداء کے سردار ہیں "**اور صالحین**" سے مراد سلمان اور ابوذر اور صہیب

اور بلال اور خباب اور عمار رضی اللہ عنہم ہیں "اور ان لوگوں کی رفاقت میں ہی حسن جگمگاتا ہے "یعنی جنت میں بارہ ائمہ کی رفاقت سے "یہ اللہ کی طرف سے فضل کی باتیں ہوتی ہیں اور کافی ہے اللہ جاننے والا" بے شک جنت میں حضرت علی اور سیدہ فاطمہ اور حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھر ایک ہی ہو گا۔

207۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحِيرِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجُورِيُّ، قَالَا: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: قُرِئَ عَلَى أَبِي الْحَسَنِ عَلِيِّ بْنِ مَهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيِّ بِهَا فِي الْجَامِعِ وَأَنَا أَسْمَعُ سَنَةَ تِسْعٍ وَثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ دَاوُدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا، قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ عَنْ أَبِيهِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام قَالَ قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فِي هَذِهِ الْآيَةِ: (فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ) قَالَ: (مِنَ النَّبِيِّينَ) مُحَمَّدٌ، وَمِنَ (الصِّدِّيقِينَ) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَمِنَ (الشُّهَدَاءِ) حَمْزَةُ، وَمِنَ (الصَّالِحِينَ) الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ (وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً) قَالَ: الْقَائِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ ص. لَفْظاً سَوَاءً.

امام علی رضا نے فرمایا: مجھے خبر دی میرے بابا امام موسیٰ کاظم نے، آپ نے فرمایا: مجھے خبر دی میرے بابا امام جعفر صادق نے، آپ نے اپنے بابا امام محمد باقر سے روایت کیا، آپ نے اپنے بابا امام علی بن حسین سے روایت کیا، آپ نے اپنے بابا حضرت حسین بن علی علیہم السلام سے روایت کیا اور آپ نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت کیا، آپ علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آیت کے بارے میں فرمایا: "تو ایسوں کو ہی ان لوگوں کی معیّت ملے گی جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء" سے مراد (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں اور "صدّیقین" سے مراد علی بن ابی طالب ہیں علیہ السلام "اور شہداء" سے مراد، حمزہ "اور صالحین" سے مراد حسن اور حسین ہیں "اور ان لوگوں کی رفاقت میں ہی حسن جگمگاتا ہے" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قائم آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ باقی الفاظ پچھلی روایت کے جیسے ہیں۔

208۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى الْجَلُودِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَزَوَّرٍ عَنْ أَصْبَغَ بْنِ نُبَاتَةَ

قَالَ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ الْآيَةَ۔ فَقَالَ : (مِنَ النَّبِيِّينَ) مُحَمَّدٌ ، وَمِنَ (الصِّدِّيقِينَ) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَمِنَ (الشُّهَدَاءِ) حَمْزَةُ وَجَعْفَرٌ ، وَمِنَ (الصَّالِحِينَ) الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ (وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً) فَهُوَ الْمَهْدِيُّ فِي زَمَانِهِ"

حضرت اصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: تو فرمایا: "انبیاء" سے مراد (سیدنا) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہیں اور "صدیقین" سے مراد علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور "شہداء" سے مراد حمزہ اور جعفر ہیں اور "صالحین" سے مراد حسن اور حسین ہیں "اور ان لوگوں کی رفاقت میں ہی حسن جگمگاتا ہے" اس سے مراد اپنے زمانے میں مہدی ہیں۔

209۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْفَرْغَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُفَضَّلِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُطَرِّفِ بْنِ سَوَّارٍ ، أَبُو الْحُسَيْنِ الْبُسْتِيُّ قَاضِي الْحَرَمَيْنِ بِمَكَّةَ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ شَاهِ السِّنْجَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي الصَّارِمِ الْهَرَوِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي مُدْرِكَةُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبَانِ بْنِ أَبِي عَيَّاشٍ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ ، عَنْ سَعْدِ بْنِ حُذَيْفَةَ :

عَنْ أَبِيهِ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم ذَاتَ يَوْمٍ وَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ هَذِهِ الْآيَةُ : (فَأُولَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً) فَأَقْرَأَنِيهَا صلي الله عليه وآله وسلم. فَقُلْتُ : يَا نَبِيَّ اللهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي مَنْ هَؤُلَاءِ. إِنِّي أَجِدُ اللهَ بِهِمْ حَفِيّاً! قَالَ : يَا حُذَيْفَةُ أَنَا (مِنَ النَّبِيِّينَ) الَّذِينَ (أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ) أَنَا أَوَّلُهُمْ فِي النُّبُوَّةِ وَآخِرُهُمْ فِي الْبَعْثِ ، وَمِنَ (الصِّدِّيقِينَ) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ ، وَلَمَّا بَعَثَنِي اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِرِسَالَتِهِ كَانَ أَوَّلَ مَنْ صَدَّقَ بِي ، ثُمَّ مِنَ (الشُّهَدَاءِ) حَمْزَةُ وَجَعْفَرٌ ، وَمِنَ (الصَّالِحِينَ) الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ، (وَحَسُنَ أُولَئِكَ رَفِيقاً) الْمَهْدِيُّ فِي زَمَانِهِ"

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی تھی: "تو ایسوں کو ہی ان لوگوں کی معیت ملے گی جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور نیکوکار اور ان لوگوں کی رفاقت میں ہی حسن جگمگاتا ہے" تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت میرے سامنے تلاوت فرمائی، تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا، اس آیت میں جن کا ذکر ہے ان سے کون مراد

ہیں؟ میں نے اللہ کو ان کے بارے میں بہت عزت و اکرام دینے والے پایا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے حُذیفہ! **"انبیاء"** میں سے میں محمد ﷺ ہوں جن پر اللہ نے انعام فرمایا، پس مجھے تمام انبیاء سے پہلے نبوت دی گئی اور تمام انبیاء سے آخر میں مبعوث کیا گیا اور **"صِدِّیقین"** سے مراد علی بن ابی طالب ہیں جب اللہ نے مجھے رسول مبعوث فرمایا تو علی نے سب سے پہلے میری تصدیق کی، اور **"شہداء"** سے مراد حمزہ اور جعفر ہیں، اور **"صالحین"** سے مراد حسن و حسین ہیں جو کہ جنت کے جوانوں کے سردار ہیں **"اور ان لوگوں کی رفاقت میں ہی حسن جگمگاتا ہے"** اس سے مراد اپنے زمانے میں مہدی ہیں۔

[32] ومن سورة المائدة [أيضا نزل] فيها قوله عز اسمه :

(اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً) [المائدة : 3]

"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں اور تمہارے لیے اسلام کو بحیثیت دین پسند کر لیا"

اٹھارہ ذوالحج کے روزے کی فضیلت

210۔أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ الْوَالِدُ ، عَنْ أَبِي حَفْصِ بْنِ شَاهِينَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّيِّرِيُّ الْبَزَّازُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعْدٍ الرَّقِّيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ ، عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ :عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ . قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كَتَبَ اللهُ لَهُ صِيَامَ سِتِّينَ شَهْراً ، وَهُوَ يَوْمُ غَدِيرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اٹھارہ ذوالحجۃ کا روزہ رکھا اللہ نے اس کے لیے ساٹھ مہینوں کا ثواب لکھ دیا، اور اٹھارہ ذوالحجہ یوم غدیر خم ہے جس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا: جس کا بھی میں مولا ہوں پس اس کا علی مولا ہے "تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے ابو طالب کے بیٹے! آپ کو مبارک ہو۔

(ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، ج:7، ص:324)(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج:8، ص:289)

211۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجُرْجَرَائِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمَّارِ بْنِ خَالِدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ :

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم لَمَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِ] هَذِهِ الْآيَةُ۔ قَالَ : اللهُ أَكْبَرُ عَلَى إِكْمَالِ الدِّينِ وَإِتْمَامِ النِّعْمَةِ ، وَرِضَا الرَّبِّ بِرِسَالَتِي وَوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ مِنْ بَعْدِي . ثُمَّ

قَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ. وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ"

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی تو فرمایا: "اللہ سب سے بڑا ہے دین کے مکمل کرنے اور نعمت کے تمام کرنے پر اس کے لیے کبریائی ہے اور رب کی رضا میری رسالت اور میرے بعد علی بن ابی طالب کی ولایت کے ساتھ ہی میسر آئے گی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا بھی میں مولا ہوں پس اس کا علی مولا ہے، اے اللہ تو اسے دوست رکھ جو علی سے دوستی کرے اور اس کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے اور جو علی کو چھوڑ دے، تو اسے چھوڑ دے"

(احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:1، ص:118۔ رقم:950)(حاکم، المستدرک، ج:3، ص:109، رقم:4576)

(ابن حبان، صحیح ابن حبان، ج:15، ص:376، رقم:6931)(بزار، المسند، ج:2، ص:، رقم:492)

(نسائی، السنن الکبریٰ، ج:7، ص:439)(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:3، ص:299، رقم:8473)

(ابو یعلیٰ موصلی، مسند ابی یعلی، ج:1، ص:428، رقم:6423)(ابن ابی شیبہ، المصنف، ج:12، ص:67، رقم:32754)

(ابو نعیم اصبہانی، معرفۃ الصحابہ، ج:8، ص:248)

ولایت مولا علی علیہ السلام کا اعلان

212۔ حَدَّثَنِي أَبُو زَكَرِيَّا بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الذَّارِعُ قَالَ : حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ حَفْصٍ الدَّارِمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ أَبُو الْحَسَنِ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم دَعَا النَّاسَ إِلَى عَلِيٍّ فَأَخَذَ بِضَبْعَيْهِ فَرَفَعَهُمَا. ثُمَّ لَمْ يَفْتَرِقَا حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي) فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اللهُ أَكْبَرُ عَلَى إِكْمَالِ الدِّينِ وَ[إِ]تْمَامِ النِّعْمَةِ وَرِضَا الرَّبِّ بِرِسَالَتِي وَالْوَلَايَةِ لِعَلِيٍّ ثُمَّ قَالَ لِلْقَوْمِ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ [و] الحديث اختصرته.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو علی کے لیے بلایا، اور حضرت علی کے دونوں بازو پکڑ کر بلند فرمائے پھر وہ جدا نہ ہوئے یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا

اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں" پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ سب سے بڑا ہے دین کے مکمل کرنے اور نعمت کے تمام کرنے پر اس کے لیے کبریائی ہے اور رب کی رضا میری رسالت اور میرے بعد علی بن ابی طالب کی ولایت کے ساتھ ہی میسر آئے گی، پھر آپ ﷺ نے قوم سے ارشاد فرمایا: جس کا بھی میں مولا ہوں پس اس کا علی مولا ہے، اے اللہ تو اسے دوست رکھ جو علی سے دوستی کرے اور اس کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے اور جو علی کو چھوڑ دے تو اسے چھوڑ دے"

(آلوسی، روح المعانی، ج:3، ص:234)

213۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْيَزْدِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ السَّرَخْسِيُّ بِبُخَارَى قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ حَبْشُونَ بْنُ مُوسَى الْخَلَّالُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيدٍ الشَّامِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ بْنُ رَبِيعَةَ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَوْذَبٍ ، عَنْ مَطَرٍ ، عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كَتَبَ اللهُ لَهُ صِيَامَ سِتِّينَ شَهْراً ، وَهُوَ يَوْمُ غَدِيرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ : أَلَسْتُ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ قَالُوا : بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ. فَقَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ مَوْلَايَ وَمَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ !! وَأَنْزَلَ اللهُ : (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس شخص نے اٹھارہ ذوالحجۃ کا روزہ رکھا اللہ نے اس کے لیے ساٹھ مہینوں کا ثواب لکھ دیا، اور اٹھارہ ذوالحجہ یوم غدیر خم ہے جس دن رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا تھا: کیا میں مومنوں کا ولی نہیں ہوں؟ سب نے عرض کی: کیوں نہیں، بلکل، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس کا بھی میں مولا ہوں پس اس کا علی مولا ہے" تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابن ابی طالب واہ واہ، مبارک ہو آپ کو، آپ میرے اور ہر ایک مومن کے مولا ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا"

(رازی، تفسیر کبیر، ج:12، ص:401)(ابن المغازلی، المناقب، ج:1، ص:47، رقم:54)(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج:8۔ ص:289)(ابن کثیر، البدایہ والنھایہ، ج:7، ص:387)(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:393)

رواه جماعة عن أبي نصر حبشون بن موسى الخلال ، وتابعه جماعة في الرواية عن أبي الحسن علي بن سعيد الشامي . ورواه عنه السبيعي في تفسيره

"ابو نصر جیشون بن موسیٰ خلال سے اس حدیث کو ایک جماعت نے روایت کیا اور ان کے بعد بھی اس روایت کو ابو الحسن علی بن سعید شامی سے ایک جماعت نے روایت کیا، اور ان سے سبیعی نے اپنی تفسیر میں روایت کیا"

214. وَحَدَّثُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ الْجَصَّاصُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَيُّوبَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ خَلَّالٍ الْبَرْذَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فِي الطَّوَافِ. إِذْ قَالَ: أَفِيكُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قُلْنَا: نَعَمْ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَرَّبَهُ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم فَضَرَبَ عَلَى مَنْكِبِهِ. وَقَالَ: طُوبَاكَ يَا عَلِيُّ، أُنْزِلَتْ عَلَيَّ فِي وَقْتِي هَذَا آيَةٌ ذِكْرِي. وَإِيَّاكَ فِيهَا سَوَاءٌ: (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً) قَالَ: (أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ) بِالنَّبِيِّ (وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي) بِعَلِيٍّ (وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِيناً) بِالْعَرَبِ"

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "ہم طواف میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے دراں حالیکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں علی بن ابی طالب ہیں؟ ہم نے عرض کی: جی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اپنے قریب کیا اور آپ کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا اور فرمایا: اے علی! تمہارے لیے بشارت ہے، اسی وقت اللہ نے مجھ پر ایک آیت نازل فرمائی ہے جس میں میرا اور آپ کا ذکر اکٹھا کیا گیا ہے: **"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں او تمہارے لیے اسلام کو بحیثیت دین پسند کر لیا"** فرمایا: "تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا "یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باعث، "اور تم پر اپنی نعمتیں تمام کر دیں "یعنی علی کے باعث، "تمہارے لیے اسلام کو بحیثیت دین پسند کر لیا"یعنی عرب کے لیے۔

215. فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خَلَفٍ الشَّيْبَانِيُّ [عَنْ] عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ الْمُتَوَكِّلِ الْفِلَسْطِينِيِّ، عَنْ بِشْرِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَمْرٍو الْعَامِرِيِّ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ سَعِيدٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم بِمَكَّةَ أَيَّامَ الْمَوْسِمِ إِذِ الْتَفَتَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ: هَنِيئاً لَكَ يَا [أَ] بَا الْحَسَنِ إِنَّ اللهَ قَدْ أَنْزَلَ عَلَيَّ آيَةً مُحْكَمَةً غَيْرَ

مُتَشَابِهَةٍ، ذِكْرِي وَإِيَّاكَ فِيهَا سَوَاءٌ: (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ) الْآيَةَ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "نبی کریم ﷺ بہار کے ایام میں مکہ میں تھے، آپ ﷺ حضرت علی کی طرف متوجہ ہوئے پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابوالحسن آپ کو مبارک ہو بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایک محکم آیت نازل فرمائی جو متشابہ نہیں ہے۔ اس میں میرا اور آپ کا ذکر ایک مقام پر فرمایا ہے: "آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا"

[33] وفيها [نزل أيضا] قوله سبحانه :

﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ [المائدة: 55]

"نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع کرنے والے ہوتے ہیں"

216. أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الشَّيْخِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ التُّسْتَرِيُّ. وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ الزُّهْرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ، عَنْ أَبِيهِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں" کے بارے میں فرمایا کہ یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

217. أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعَلَوِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ الْفَضْلِ الطَّبَرِيُّ مِنْ لَفْظِهِ بِسِجِسْتَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُزَنِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَهْمُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْفَهْمِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سُلَيْكِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْغَطَفَانِيُّ صَاحِبُ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بْنُ هَمَّامٍ عَنْ مَعْمَرٍ: عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِساً مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ دَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ. فَقَالَ أَخْبِرْنِي عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ﴾ فَقَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ: أُنْزِلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

طاؤس اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے کہا کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا جبکہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا: مجھے اس آیت کے بارے میں بتائیں: "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں" تو حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

(طبری، جامع البیان، ج:8، ص:531)(سیوطی، الدر المنثور، ج:5، ص:559)

218۔ أَخبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شَيْبَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ الْكِسَائِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَقِيلٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا) قَالَ : عَلِيٌّ عليه السلام.

مجاهد رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور وہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا: یہ آیت "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں" حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

219۔ وأَخبَرَنَا الْحُسَيْنُ [بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ] قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْفَتْحِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَزْدِيُّ الْمَوْصِلِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عِصَامُ بْنُ غِيَاثٍ السَّمَّانُ الْبَغْدَادِيُّ [قَالَ :] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهِ ، [وَ] قَالَ : نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

220۔ أخبرنا عقيل بن الحسين قال : أخبرنا علي بن الحسين قال : حدثنا محمد بن عبيد الله قال : حدثنا أبو عمرو عثمان بن أحمد بن عبد الله الدقاق ببغداد ابن السماك قال : حدثنا عبد الله بن ثابت المقري قال : حدثني أبي عن الهذيل ، عن مقاتل ، عن الضحاك [عن] ابن عباس [به].

مولا علی علیہ السلام کا حالت رکوع میں انگوٹھی صدقہ کرنا

221۔ وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْفَسَوِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ مُجَاهِدٍ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ :

قَالَ سُفْيَانُ : وَحَدَّثَنِي الْأَعْمَشُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِينِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) يَعْنِي نَاصِرَكُمُ اللهُ (وَرَسُولُهُ) يَعْنِي مُحَمَّداً صلي الله عليه و آله وسلم

ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِينَ آمَنُوا) فَخَصَّ مِنْ بَيْنِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ: (الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ) يَعْنِي يُتِمُّونَ وُضُوءَهَا وَقِرَاءَتَهَا وَرُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا وَخُشُوعَهَا فِي مَوَاقِيتِهَا (وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ) وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم صَلَّى يَوماً بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الظُّهْرِ وَانْصَرَفَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ. فَلَمْ يَبْقَ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرُ عَلِيٍّ قَائِماً يُصَلِّي بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ. إِذْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ] فَقِيرٌ مِنْ فُقَرَاءِ الْمُسْلِمِينَ فَلَمْ يَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَحداً خَلَا عَلِيّاً فَأَقْبَلَ نَحْوَهُ. فَقَالَ: يَا وَلِيَّ اللهِ بِالَّذِي يُصَلَّى لَهُ أَنْ تَتَصَدَّقَ عَلَيَّ بِمَا أَمْكَنَكَ. وَلَهُ خَاتَمٌ عَقِيقٌ يَمَانِيٌّ أَحْمَرُ [كَانَ] يَلْبَسُهُ فِي الصَّلَاةِ فِي يَمِينِهِ فَمَدَّ يَدَهُ فَوَضَعَهَا عَلَى ظَهْرِهِ وَأَشَارَ إِلَى السَّائِلِ بِنَزْعِهِ. فَنَزَعَهُ وَدَعَا لَهُ. وَمَضَى وَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ: لَقَدْ بَاهَى اللهُ بِكَ مَلَائِكَتَهُ الْيَوْمَ. اقْرَأْ (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُه)

سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالی کے فرمان کے بارے میں روایت ہے: "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول تمہارے ولی ہیں" یعنی تمہارے ناصر ہیں، "اس کے رسول" سے مراد سیدنا محمد ﷺ ہیں، پھر کہا: "اور وہ جو ایمان والے ہیں" پس مؤمنین میں علی بن ابی طالب کو خاص فرمایا، پھر کہا: "وہ جو نماز ادا کرتے ہیں" یعنی نماز کے لیے مکمل وضو کرتے ہیں اور نماز کی قرءت، رکوع، سجود اور خشوع کو مکمل اپنے وقت پر ادا کرتے ہیں "اور زکوۃ ادا کرتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع کرنے والے ہوتے ہیں" یہ تب کی بات ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ کو ظہر کی نماز پڑھائی، آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ واپس ہو گئے یہاں تک کہ ظہر اور عصر کے درمیان مسجد میں صرف علی نماز ادا کر رہے تھے جبکہ مسلمانوں میں سے ایک فقیر مسجد میں داخل ہوا اور اس نے مسجد میں سوائے علی کے اور کسی کو نہ دیکھا تو آپ کی جانب آگے بڑھ کر کہا: اے اللہ کے ولی! جو اس کے لیے نماز ادا کر رہے ہو جو کچھ ہو سکتا ہے مجھے صدقہ دو۔ آپ علیہ السلام کے پاس سرخ رنگ کی عقیق کی یمنی انگوٹھی تھی جو آپ نے اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی میں نماز میں پہنی ہوئی تھی آپ علیہ السلام نے ہاتھ آگے بڑھا کر اس کی پیٹھ پر رکھ دیا اور فقیر کی طرف انگوٹھی کو اتارنے کا اشارہ کیا۔ وہ فقیر آگے بڑھا اور اس نے انگوٹھی اتار لی اور آپ علیہ السلام کے لیے دعا کی اور چلا گیا۔ تب ہی جبرائیل اترے پس نبی کریم ﷺ نے حضرت علی علیہ السلام کے لیے فرمایا: آج اللہ نے فرشتوں کے سامنے اے علی آپ پر فخر فرمایا ہے، آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں"

222۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ إِمْلَاءً وَقِرَاءَةً فِي الْفَوَائِدِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْخَضِرُ بْنُ أَبَانٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ هُدْبَةَ:

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ سَائِلاً أَتَى الْمَسْجِدَ وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ يُقْرِضُ الْوَفِيَّ الْمَلِيَّ وَعَلِيٌّ عليه السلام رَاكِعٌ۔ يَقُولُ بِيَدِهِ خَلْفَهُ لِلسَّائِلِ أَيِ اخْلَعِ الْخَاتَمَ مِنْ يَدِي. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: يَا عُمَرُ وَجَبَتْ. قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ مَا وَجَبَتْ قَالَ: وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ. وَاللهِ مَا خَلَعَهُ مِنْ يَدِهِ۔ حَتَّى خَلَعَهُ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَمِنْ كُلِّ خَطِيئَةٍ قَالَ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا لِهَذَا قَالَ: هَذَا لِمَنْ فَعَلَ هَذَا مِنْ أُمَّتِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک سائل مسجد میں یہ کہتا ہوا آیا: کون ہے جو کچھ عرصہ تک پورا قرض دے؟ حضرت علی علیہ السلام رکوع کرتے ہوئے اپنا ہاتھ سائل کے لیے پیچھے کرتے ہوئے اشارے سے کہتے ہیں کہ میرے ہاتھ سے انگوٹھی اتار لو، پس رسول اللہ ص صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عمر واجب ہو گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا، کیا واجب ہو گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کے لیے جنت واجب ہو گئی، اللہ کی قسم علی کے ہاتھ سے سائل نے انگوٹھی ہی نہیں اتاری بلکہ ہر ایک گناہ اور خطا کو بھی اتار لیا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر فدا، کیا یہ فقط علی ہی کے لیے خاص ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری امت میں جو بھی ایسے کرے گا یہ اس کے لیے بھی ہے۔

(رافعی، التدوین، ج:1، ص:401)

223۔ أَخْبَرَنِي الْحَاكِمُ الْوَالِدُ. وَمُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ الْوَاعِظَ أَخْبَرَهُمْ: أَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ بْنِ الصَّلْتِ الْمُقْرِئَ حَدَّثَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ وَكَانَ ثِقَةً۔ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ زَكَرِيَّا بْنُ دُوَيْدِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْأَشْعَثِ بْنِ قَيْسٍ الْكِنْدِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم إِلَى صَلَاةِ الظُّهْرِ۔ فَإِذَا هُوَ بِعَلِيٍّ يَرْكَعُ وَيَسْجُدُ. وَإِذَا بِسَائِلٍ يَسْأَلُ فَأَوْجَعَ قَلْبَ عَلِيٍّ كَلَامُ السَّائِلِ۔ فَأَوْمَأَ بِيَدِهِ الْيُمْنَى إِلَى خَلْفِ ظَهْرِهِ فَدَنَا السَّائِلُ مِنْهُ فَسَلَّ خَاتَمَهُ عَنْ إِصْبَعِهِ۔ فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ وَانْصَرَفَ عَلِيٌّ إِلَى الْمَنْزِلِ۔

فَبعَثَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم إِلَيهِ فَأَحْضَرَهُ. فَقَالَ: أَيَّ شَيْءٍ عَمِلْتَ يَوْمَكَ هَذَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ اللهِ تَعَالَى فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ لَهُ: هَنِيئاً لَكَ يَا [أَ] بَا الْحَسَنِ قَدْ أَنْزَلَ اللهُ فِيكَ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) الْآيَةَ. [والحديث] اختصرته.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ظہر کی ادائیگی کے لیے تشریف لائے جبکہ حضرت علی علیہ السلام رکوع و سجود فرما رہے تھے اتنے میں ایک سائل کے سوال نے حضرت علی علیہ السلام کے دل کو دکھی کر دیا پس آپ علیہ السلام نے اپنے دائیں ہاتھ کو اپنی پیٹھ کے پیچھے کر کے اشارہ کیا پس سائل آپ کے قریب ہوا اور آہستہ سے آپ علیہ السلام کی انگلی سے انگوٹی اتار لی، پس اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس بارے میں آیت نازل فرمائی۔ حضرت علی علیہ السلام نماز پڑھنے کے بعد گھر کی طرف تشریف لے گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنی بارگاہ میں حاضر ہونے کے لیے پیغام بھیجا اور فرمایا: آپ نے آج اپنے اور اللہ کے درمیان کونسا عمل کیا؟ آپ علیہ السلام نے ساری بات عرض کی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے ابو الحسن تجھے مبارک ہو، اللہ تعالیٰ نے آپ کے بارے میں قرآن میں ایک آیت نازل فرمائی ہے: **"نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں"** اس حدیث کو میں نے مختصر بیان کیا ہے۔

224. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُورِيُّ السُّفْيَانِيُّ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا ظَفْرَانُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ. بْنِ تَارْخَ الْمَعْمَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدَكَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَّانُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ قَطَنٍ الْكُوفِيُّ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ: عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ فَلَمْ يُعْطِهِ [غَيْرُ عَلِيٍّ] أَحَدٌ شَيْئاً. فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] وَقَالَ: هَلْ أَعْطَاكَ أَحَدٌ شَيْئاً قَالَ: لَا إِلَّا رَجُلٌ مَرَرْتُ بِهِ وَهُوَ رَاكِعٌ فَنَاوَلَنِي خَاتَمَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم: وَتَعْرِفُهُ قَالَ: لَا.

فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ) فَكَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

منہال بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک سائل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مسجد میں سوال کیا تو اسے حضرت علی علیہ السلام کے سوا کسی نے کچھ نہ عطا کیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا: کیا تجھے کسی نے کوئی شئی عطا کی ہے؟ اس نے کہا: سوائے ایک شخص کے کسی نے کچھ عطا نہ کیا اور وہ رکوع میں تھے تو میں نے ان کی

انگوٹھی لے لی، پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو اس کو جانتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں، پس یہ آیت نازل ہوئی: **"نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع کرنے والے ہوتے ہیں"** پس وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام تھے۔

225۔ وَأَخْبَرَنَا [أَيضاً] قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ التَّنُوخِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى مَوْلَى آلِ طَلْحَةَ عَنِ الْحَكَمِ: عَنِ الْمِنْهَالِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَلَمْ يُعْطِهِ أَحَدٌ. فَمَرَّ بِعَلِيٍّ وَهُوَ رَاكِعٌ فِي الصَّلَاةِ فَنَاوَلَهُ خَاتَمَهُ. فَأَنْزَلَ اللهُ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) الْآيَةَ.

منھال بن عمرو رحمۃ اللہ علیہ نے محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کیا، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک سائل آیا تو اسے کسی نے کچھ نہ دیا پس وہ حضرت علی علیہ السلام کے پاس سے گزرا درانحالیکہ آپ رکوع میں تھے تو آپ نے اپنی انگوٹھی اس کے سپرد کر دی پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں"**

و [رواه أيضا] الحماني عن موسى بن مطير عن المنهال [كما رواه] في [التفسير] العتيق.

226۔ حَدَّثَنِي الْحَاكِمُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَارِسِيُّ [حَدَّثَنَا] أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ خَفِيفٍ بِشِيرَازَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ النُّعْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ يَعْمُرَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقُرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الصَّفَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) الْآيَةَ. قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ مَرَّ بِهِ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فَنَاوَلَهُ خَاتَمَهُ

عطا بن سائب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: **نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں"** یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی، ایک سائل آپ کے پاس سے گزرا جبکہ آپ حالت رکوع میں تھے پس آپ نے اپنی انگوٹھی اس کے سپرد کر دی۔

227۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْجَبَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ لُؤْلُؤٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ خَلَفٍ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، عَنِ

ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ : (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) الْآيَةَ . خَرَجَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا سَائِلٌ يَسْأَلُ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم هَلْ أَعْطَاكَ أَحَدٌ شَيْئاً قَالَ : نَعَمْ رَجُلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ لَا أَدْرِي مَنْ هُوَ . قَالَ : مَاذَا [أَعْطَاكَ] قَالَ : هَذَا الْخَاتَمَ . فَإِذَا الرَّجُلُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . وَالْخَاتَمُ خَاتَمُهُ عَرَفَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم

ابن جریج نے کہاجب یہ آیت نازل ہوئی: **نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں**" نبی کریم ﷺ مسجد کی طرف تشریف لائے درانحالیکہ ایک سائل مسجد میں سوال کر رہاتھاتو نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تجھے کسی نے کچھ دیا ہے؟اس نے کہا: ایک شخص نے دیاہے جبکہ وہ رکوع کر رہاتھامیں ان کو نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیاعطا کیا؟اس نے کہا: یہ انگوٹھی، پس وہ شخص علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں، جبکہ آپ کی انگوٹھی کو نبی کریم ﷺ نے پہچان لیا۔

228۔أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ حَمَّوَيْهِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ الْمُذَكِّرُ إِمْلَاءً قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَجَرٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ يُونُسَ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ قَالَ :

سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ قَوْلِهِ : (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا) . قَالَ : أَصْحَابُ النَّبِيِّ [صلي الله عليه وآله وسلم] قُلْتُ : يَقُولُونَ : عَلِيٌّ قَالَ : عَلِيٌّ مِنْهُمْ .

عبد الملک بن سلیمان نے کہاکہ میں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں" آپ علیہ السلام نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے بارے میں، میں نے کہا، لوگ کہتے ہیں علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی؟ فرمایا: علی علیہ السلام ان میں سے ہیں۔ (سیوطی، الدر المنثور، ج:5، ص:374)

229۔وحدثنيه [أيضا] أبو عمرو الواعظ قال : حدثنا أبو العباس أحمد بن سعيد المعداني بمرو . قال : أخبرنا محمد بن أحمد بن عبد الله بن عاصم بن سيار قال : حدثنا علي بن خشرم قال : حدثنا عيسى بن يونس به سواء

230۔ [و] أَخْبَرَنَاهُ [أَيضاً] أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ فَنْجَوَيْهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ السُّنِّيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا حَامِدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ يُونُسَ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ قَوْلِهِ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا). قَالَ: هُمُ الْمُؤْمِنُونَ. قُلْتُ: فَإِنَّ نَاساً يَقُولُونَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. قَالَ: فَعَلِيٌّ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا.

عبد الملک بن جریج رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں" آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد مومن ہیں۔ میں نے عرض کی: بے شک لوگ کہتے ہیں کہ اس سے مراد علی علیہ السلام ہیں؟ فرمایا: علی علیہ السلام ایمان والوں میں سے ہیں۔

(طبری، جامع البیان، ج:8، ص:531، رقم: 12266)

231۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الشَّيْخِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ أَبَانٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ زَيْدِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ جَدِّهِ قَالَ: سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُولُ: وَقَفَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ فِي صَلَاةِ التَّطَوُّعِ. فَنَزَعَ خَاتَمَهُ فَأَعْطَاهُ السَّائِلَ. فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَأَعْلَمَهُ ذَلِكَ. فَنَزَلَ عَلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم هَذِهِ الْآيَةُ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. قَالَ رَسُولُ اللهِ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَإِنَّ عَلِيّاً مَوْلَاهُ اللَّهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک سائل حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کے پاس ٹھہرا جبکہ آپ نفلی نماز کے رکوع میں تھے، پس آپ نے اپنی انگوٹھی اتار کر سائل کو دی، اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس بارے میں بتایا گیا پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی: **"نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں"** پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جس کا میں مولا ہوں پس بے شک علی اس کا مولا ہے، اے اللہ تو اس سے دوست رکھ جو علی سے دوستی کرے اور اس سے عداوت کر جو علی سے عداوت کرے"

(طبرانی، المعجم الاوسط، ج:5، ص:218، رقم: 6232) ہیثمی، مجمع الزوائد، ج:7، ص:80، رقم:10978)

(زیلعی، تخریج احادیث الکشاف، ج:1، ص:410، رقم:420)(سیوطی، الدر المنثور، ج:5، ص:359)

.[و] رواه [أيضا] أبو النضر العياشي في كتابه وفي تفسيره قال: حدثنا سلمة بن محمد بذلك

232. حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ يَزِيدَ الشَّطَوِيُّ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنِ يَزِيدَ الْأَدَمِيُّ الْقَارِئُ بِبَغْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا بْنُ إِبْرَاهِيمَ هُوَ أَبُو إِسْحَاقَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ التَّغْلِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَعْلَى. عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى. عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَأُنَاسٌ مَعَهُ يَشْكُونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم مُجَانَبَةَ النَّاسِ إِيَّاهُمْ مُنْذُ أَسْلَمُوا. فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم: ابْتَغُوا إِلَيَّ سَائِلاً. فَدَخَلْنَا الْمَسْجِدَ فَوَجَدْنَا فِيهِ مِسْكِيناً. فَأَتَيْنَا [بِهِ] النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم فَسَأَلَهُ هَلْ أَعْطَاكَ أَحَدٌ شَيْئاً قَالَ: نَعَمْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ يُصَلِّي فَأَعْطَانِي خَاتَمَهُ. قَالَ اذْهَبْ فَأَرِهِمْ إِيَّاهُ [قَالَ جَابِرٌ] فَانْطَلَقْنَا وَعَلِيٌّ قَائِمٌ يُصَلِّي قَالَ: هُوَ هَذَا فَرَجَعْنَا وَقَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) الْآيَةَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں کچھ لوگوں کے ساتھ آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کی کہ جب سے انہوں نے اسلام قبول کیا لوگ ان سے کنارہ کش رہتے ہیں" پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کسی سائل کو تلاش کر کے لاؤ، حضرت جابر نے کہا: ہم مسجد میں داخل ہوئے تو وہاں ایک مسکین کو پایا پس ہم اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا: کیا کسی نے تجھے کچھ دیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، میں ایک نمازی کے پاس سے گزرا جو کہ نماز پڑھ رہا تھا اس نے مجھے اپنی انگوٹھی دی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چل اور ہمیں وہ شخص دکھا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، پس ہم گئے تو حضرت علی علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے پایا، اس نے کہا: یہ ہی وہ شخص ہیں، پس ہم واپس آ گئے اور یہ آیت نازل ہوئی: "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں"

233۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ التَّمِيمِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سَلَمَةَ الثَّوْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْفَيْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ:

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ فِي بَيْتِهِ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) الْآيَةَ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ وَدَخَلَ الْمَسْجِدَ وَجَاءَ النَّاسُ يُصَلُّونَ بَيْنَ رَاكِعٍ وَسَاجِدٍ وَقَائِمٍ. فَإِذَا سَائِلٌ فَقَالَ: يَا سَائِلُ هَلْ أَعْطَاكَ أَحَدٌ شَيْئاً قَالَ: لَا إِلَّا ذَاكَ الرَّاكِعُ لِعَلِيٍّ أَعْطَانِي خَاتَمَهُ

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے، یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی: "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں" پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور لوگ بھی آئے اور رکوع و سجود اور قیام کرنے لگے کہ ایک سائل آیا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے سائل کیا تجھے کسی نے کوئی شئی دی ہے؟ اس نے کہا: نہیں سوائے اس رکوع کرنے والے علی کے انہوں نے مجھے اپنی انگوٹھی دی ہے"

(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:32، ص:123، رقم:34892)

(متقی ہندی، کنز العمال، ج:13، ص:175، رقم:37501)(البدایہ والنھایہ، ج:7، ص:375)

234۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْمَدِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفِهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَدَقَةَ عَنْ هِلَالٍ:

عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ الْكِنْدِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوساً بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَدَوِيٌّ مُتَنَكِّبٌ عَلَى قَوْسِهِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ حَتَّى قَالَ: وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَائِمٌ. يُصَلِّي فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ رَكَعَاتٍ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ. فَنَاوَلَهُ خَاتَمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم: بَخٍ بَخٍ بَخٍ وَجَبَتِ الْغُرُفَاتُ. فَأَنْشَأَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ:

حضرت مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک مصائب کے باعث کر خمیدہ دیہاتی آیا اور آپ نے طویل حدیث بیان کی یہاں تک کہ کہا: اور علی بن ابی طالب علیہ السلام مسجد کے وسط میں ظہر اور عصر کے درمیان کھڑے چند رکعت نماز ادا فرما رہے تھے پس آپ نے اپنی انگوٹھی اس سائل کے سپرد کر دی پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: واہ، واہ واہ (جنت) کے کمرے واجب ہو گئے:

پس ایک اعرابی نے نے کہا:

يَا وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ كُلِّهِمُ
وَسَيِّدَ الْأَوْصِيَاءِ مِنْ آدَمَ

"اے تمام مومنوں کے سردار! اور اے اولاد آدم کے تمام اوصیاء کے سردار!

قَدْ فُزْتَ بِالنَّفْلِ يَا أَبَا حَسَنٍ
إِذْ جَادَتِ الْكَفُّ مِنْكَ بِالْخَاتَمِ

"اے ابوالحسن! آپ نوافل پڑھتے ہوئے کامیاب ہو گئے جبکہ آپ کی ہتھیلی نے انگوٹھی دے کر سخاوت کی"

فَالْجُودُ فَرْعٌ وَأَنْتَ مُغْرِسُهُ
وَأَنْتُمْ سَادَةٌ لِذَا الْعَالَمِ

"پس جود و سخا تو ایک شاخ ہے جسے اُگانے والے آپ ہیں اور آپ جہاں والوں کے سردار ہیں"

فَعِنْدَهَا هَبَطَ جَبْرَئِيلُ بِالْآيَةِ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ) الْآيَةَ

پس اتنے میں جبرائیل یہ آیت لے کر اترے:

"نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں"

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا شان علی علیہ السلام بیان کرنا

235 حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ [الْفَقِيهُ] الصَّيْدَلَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الشَّعْرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَزِينٍ الْبَاشَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي

الْمُظَفَّرُ بْنُ الْحَسَنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا السِّنْدِيُّ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ ، عَنْ قَيْسِ بْنِ الرَّبِيعِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ قَالَ :

بَيْنَمَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ جَالِسٌ عَلَى شَفِيرِ زَمْزَمَ يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ مُتَعَمِّمٌ بِعِمَامَةٍ. فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِلَّا قَالَ الرَّجُلُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : سَأَلْتُكَ بِاللهِ مَنْ أَنْتَ فَكَشَفَ الْعِمَامَةَ عَنْ وَجْهِهِ. وَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي. وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي. فَأَنَا جُنْدَبُ بْنُ جُنَادَةَ الْبَدْرِيُّ أَبُو ذَرٍّ الْغِفَارِيُّ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم بِهَاتَيْنِ وَإِلَّا فَصَمَّتَا . وَرَأَيْتُهُ وَإِلَّا فَعَمِيَتَا وَهُوَ يَقُولُ : عَلِيٌّ قَائِدُ الْبَرَرَةِ وَقَاتِلُ الْكَفَرَةِ ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ وَمَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُ.

أَمَا إِنِّي صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَوْماً مِنَ الْأَيَّامِ. صَلَاةَ الظُّهْرِ فَسَأَلَ سَائِلٌ فِي الْمَسْجِدِ فَلَمْ يُعْطِهِ أَحَدٌ ، فَرَفَعَ السَّائِلُ يَدَهُ إِلَى السَّمَاءِ. وَقَالَ : اللهُمَّ اشْهَدْ أَنِّي سَأَلْتُ فِي مَسْجِدِ رَسُولِ اللهِ فَلَمْ يُعْطِنِي أَحَدٌ شَيْئاً. وَكَانَ عَلِيٌّ رَاكِعاً فَأَوْمَى إِلَيْهِ بِخِنْصِرِهِ الْيُمْنَى. وَكَانَ يَتَخَتَّمُ فِيهَا. فَأَقْبَلَ السَّائِلُ حَتَّى أَخَذَ الْخَاتَمَ مِنْ خِنْصِرِهِ ، وَذَلِكَ بِعَيْنِ النَّبِيِّ فَلَمَّا فَرَغَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم مِنْ صَلَاتِهِ. رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ. وَقَالَ : اللهُمَّ إِنَّ أَخِي مُوسَى سَأَلَكَ. فَقَالَ : (رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِنْ لِسَانِي يَفْقَهُوا قَوْلِي وَاجْعَلْ لِي وَزِيراً مِنْ أَهْلِي هَارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي) فَأَنْزَلْتَ عَلَيْهِ قُرْآناً نَاطِقاً : (سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ) اللهُمَّ وَأَنَا مُحَمَّدٌ نَبِيُّكَ ، صَفِيُّكَ. اللهُمَّ (اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي وَاجْعَلْ لِي وَزِيراً مِنْ أَهْلِي عَلِيّاً أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي)

عَبایہ بن ربعی نے کہا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ زم زم کے کنویں کے کنارے بیٹھے ہوئے فرمانے لگے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، اتنے میں ایک شخص عمامہ لپیٹے ہوئے آیا، ابھی ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ کہنے ہی نہ پائے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مگر یہ کہ اس آنے والے شخص نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، پس عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اے شخص میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ کون ہو؟ پس اس آنے والے نے اپنا عمامہ ہٹایا، اور

فرمایا: اے لوگو! جس نے مجھے پہچانا اس نے مجھے پہچانا اور جو مجھے نہ پہچان سکا، پس میں جُندب بن جُنادۃ بدری ابو ذر غفاری ہوں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دو کانوں سے فرماتے سنا ہے اگر نہ سنا ہو تو یہ دونوں بہرے ہو جائیں اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا ہے اور اگر نہ دیکھا ہو تو میری دونوں آنکھیں اندھی ہو جائیں آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"علی نیکوکاروں کے قائد ہیں اور کفار کے قاتل ہیں، جو علی کی مدد کرے اس کی مدد کی جاتی ہے اور جو اس کو چھوڑ دے اسے چھوڑ دیا جاتا ہے"

پس میں نے (گزرے) دنوں میں سے ایک دن سول اللہ ﷺ کے ساتھ ظہر کی نماز ادا کی تو ایک سائل نے مسجد میں سوال کیا اور اسے کسی نے کچھ نہ دیا پس سائل نے اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا: اے اللہ! تو گواہ ہو جا میں نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد میں سوال کیا ہے اور کسی نے کچھ نہ دیا، پس حضرت علی علیہ السلام نے حالت رکوع اپنے دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اس کی طرف کر کے اشارہ کیا اور آپ علیہ السلام اس انگلی میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے، پس سائل آگے بڑھا اور آپ علیہ السلام کی چھوٹی انگلی سے انگوٹھی اتار دی، اور یہ نبی کریم ﷺ کی نظروں کے سامنے ہوا، پس جب نبی کریم ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا اور فرمایا: "اے اللہ بے شک میرے بھائی موسیٰ نے تجھ سے سوال کیا تھا: "**اے میرے پالنے والے! میرے سینے کو کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے اور کھول دے میری زبان کی گرہ کہ وہ لوگ میری بات کی حقیقت تک پہنچ سکیں اور میرے گھر والوں میں سے میرے لیے کام کا بوجھ اٹھانے والا مقرر فرما، ہارون میرا بھائی اس کے ساتھ میری کمر مضبوط فرما اور اسے میرے کام میں شریک کر**" پس تو نے قرآن ناطق میں ان کے لیے یہ آیت نازل فرمائی ہے: "**ہم تیرے بازوں کو تیرے بھائی کے ذریعے مضبوط کریں گے**" (القصص:35) اے اللہ! میں محمد ﷺ تیرا چنیدہ پیغمبر ہوں، اے اللہ! پس "میرے سینے کو کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان کر دے اور کھول دے میری زبان کی گرہ کہ وہ لوگ میری بات کی حقیقت تک پہنچ سکیں اور میرے گھر والوں میں سے میرے لیے کام کا بوجھ اٹھانے والا مقرر فرما، ہارون میرا بھائی، اس کے ساتھ میری کمر مضبوط فرما"

قَالَ أَبُو ذَرٍّ: فَوَاللهِ مَا اسْتَتَمَّ رَسُولُ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] الْكَلَامَ. حَتَّى هَبَطَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ مِنْ عِنْدِ اللهِ. وَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ هَنِيئاً [لَكَ] مَا وَهَبَ اللهُ لَكَ فِي أَخِيكَ. قَالَ: وَمَا ذَاكَ جَبْرَئِيلُ قَالَ: أَمَرَ اللهُ أُمَّتَكَ بِمُوَالاتِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَأَنْزَلَ قُرْآناً عَلَيْكَ (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ).

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابھی بات پوری نہ کی تھی کہ اللہ کی طرف سے جبرائیل اترے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اللہ نے جو آپ کے بھائی کے بارے میں آپ کو عطا فرمایا اس پر آپ کو مبارک ہو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا اے جبرائیل وہ کیا ہے؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اللہ نے آپ کی امت کو علی کی ولایت کا قیامت تک حکم دیا ہے اور آپ پر یہ قرآن کی آیت نازل فرمائی ہے: "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع کرنے والے ہوتے ہیں"

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:4، ص:80)

236۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ [عَلِيٍّ] صَاحِبُ الْفَقِيهِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَأْمُونُ بْنُ أَحْمَدَ السُّلَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَنْظَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ. وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصُّوفِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْيَسَعِ أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْحَبَطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) الْآيَةَ۔ قَالَ: إِنَّ رَهْطاً مِنْ مُسْلِمِي أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْهُمْ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَأَسَدٌ وَأُسَيْدٌ وَثَعْلَبَةُ، لَمَّا أَمَرَهُمُ اللهُ أَنْ يَقْطَعُوا مَوَدَّةَ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى فَفَعَلُوا قَالَتْ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيرُ: فَمَا بَالُنَا نَوَدُّ أَهْلَ دِينِ مُحَمَّدٍ وَقَدْ تَبَرَّءُوا مِنَّا۔ وَمِنْ دِينِنَا وَمَوَدَّتِنَا۔ فَوَاللهِ [الَّذِي] يُحْلَفُ بِهِ۔ لَا يُكَلِّمُ رَجُلٌ مِنَّا رَجُلاً مِنْهُمْ دَخَلَ فِي دِينِ مُحَمَّدٍ. فَأَقْبَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَأَصْحَابُهُ۔ فَشَكَوْا ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَقَالُوا: قَدْ شَقَّ عَلَيْنَا۔ وَلَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نُجَالِسَ أَصْحَابَكَ لِبُعْدِ الْمَنَازِلِ. فَبَيْنَمَا هُمْ يَشْكُونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ أَمْرَهُمْ۔ إِذْ نَزَلَ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) وَأَقْرَأَهَا رَسُولُ اللهِ إِيَّاهُمْ فَقَالُوا: رَضِينَا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ کے فرمان: "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں" کے بارے میں روایت ہے: جو گروہ اہل کتاب میں سے مسلمان ہوا جن میں عبد اللہ بن سلام، اسد، اسید اور ثعلب رضی اللہ عنہم ہیں، اللہ نے جب انہیں یہود و نصاری کی محبت سے منع کیا تو انہوں نے ایسے ہی کیا۔ بنو قریظہ اور بنو نضیر نے کہا: ہمیں کیا ہے کہ ہم دین محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قبول کرنے والوں سے محبت کریں جبکہ وہ ہم سے، ہمارے دین اور ہماری

محبت سے برات کا اظہار کریں، پس قسم اس اللہ کی جس کے نام کے ساتھ حلف لیا جاتا ہے، ہم میں سے کوئی شخص بھی اس سے بات نہ کرے گا جو بھی ہم میں سے دین محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں داخل ہو گا۔ پس عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور اس بات کی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی اور کہا کہ ہم پر یہ بات بہت گراں گزری ہے، پس ہم اپنے گھروں سے دور (آکے) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے ساتھ بیٹھنے کی طاقت نہیں رکھتے "ابھی وہ اپنے اس معاملے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کر ہی رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں"** پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے سامنے تلاوت فرمائی تو وہ بولے: ہم اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے سہارے راضی ہیں"

قَالَ : وَأَذَّنَ بِلَالٌ لِلصَّلَاةِ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَالنَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ يُصَلُّونَ مِنْ بَيْنِ قَائِمٍ فِي الصَّلَاةِ وَرَاكِعٍ وَسَاجِدٍ، فَإِذَا هُوَ بِمِسْكِينٍ يَطُوفُ وَيَسْأَلُ. فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] فَقَالَ : هَلْ أَعْطَاكَ أَحَدٌ شَيْئاً قَالَ : نَعَمْ. قَالَ : مَا ذَا قَالَ : خَاتَمَ فِضَّةٍ. قَالَ : مَنْ أَعْطَاكَهُ قَالَ : ذَاكَ الْقَائِمُ. فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ : عَلَى أَيِّ حَالٍ أَعْطَاكَهُ قَالَ : أَعْطَانِيهِ وَهُوَ رَاكِعٌ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آذان دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور لوگ مسجد میں حالت نماز میں رکوع و سجود کر رہے تھے پس ایک مسکین سوال کرتے ہوئے گھوم رہا تھا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے بلایا اور فرمایا: کیا تجھے کسی نے کچھ دیا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کیا؟ اس نے کہا چاندی کی انگوٹھی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے وہ کس نے دی ہے؟ اس نے کہا: وہ شخص جو کھڑا ہے؟ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا تو وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تجھے کس حال میں اس نے وہ انگوٹھی دی ہے؟ اس نے کہا: انہوں نے مجھے حالت رکوع میں دی ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **"نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع کرنے والے ہوتے ہیں"**

(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:3، ص:138)(سیوطی، الدر المنثور، ج:5، ص:358)

237. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَسْوَدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ قَوْمِهِ. مِمَّنْ قَدْ آمَنُوا بِالنَّبِيِّ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ مَنَازِلَنَا بَعِيدَةٌ وَلَيْسَ لَنَا مَجْلِسٌ. وَلَا مُتَحَدَّثٌ دُونَ هَذَا الْمَجْلِسِ. وَإِنَّ قَوْمَنَا لَمَّا رَأَوْنَا آمَنَّا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَصَدَّقْنَاهُ. رَفَضُونَا وَآلَوْا عَلَى أَنْفُسِهِمْ أَنْ لَا يُجَالِسُونَا. وَلَا يُنَاكِحُونَا وَلَا يُكَلِّمُونَا فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا. فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا. الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ).

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم میں سے ایک گروہ جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لا چکا تھا آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آیا، اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے گھر دور ہیں اور ہمارے لیے بیٹھنے کی کوئی جگہ نہیں اور نہ ہی بات چیت کرنے کے لیے اس مجلس کے علاوہ کوئی اور مجلس ہے اور ہماری قوم نے جب دیکھا ہے کہ ہم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لا چکے ہیں اور اس کی تصدیق کی ہے تو انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے اور قسم کھائی ہے کہ وہ ہمارے ساتھ نہ بیٹھیں گے نہ نکاح کریں گے اور نہ ہم سے کلام کریں گے، پس ہم پر یہ بات بہت گراں گزری ہے۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے یہ آیت تلاوت فرمائی:

"نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع کرنے والے ہوتے ہیں"

ثُمَّ إِنَّ النَّبِيَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ بَيْنَ قَائِمٍ وَرَاكِعٍ فَبَصُرَ بِسَائِلٍ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم: هَلْ أَعْطَاكَ أَحَدٌ شَيْئاً قَالَ: نَعَمْ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ: مَنْ أَعْطَاكَهُ قَالَ: ذَاكَ الْقَائِمُ وَأَوْمَى بِيَدِهِ إِلَى عَلِيٍّ. فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم: عَلَى أَيِّ [حَالٍ] أَعْطَاكَ قَالَ: أَعْطَانِي وَهُوَ رَاكِعٌ. فَكَبَّرَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم ثُمَّ قَرَأَ: (وَمَنْ يَتَوَلَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغَالِبُونَ)

پس پھر نبی کریم ﷺ مسجد تشریف لائے درانحالیکہ لوگ قیام اور رکوع کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے ایک سائل کو دیکھا اور اس سے پوچھا: کیا تجھے کسی نے کچھ دیا؟ اس نے کہا: جی ہاں، ایک سونے کی انگوٹھی، نبی کریم ﷺ نے پوچھا: تجھے وہ انگوٹھی کس نے دی ہے؟ اس نے کہا: اس شخص نے جو کھڑا ہے اور اپنے ہاتھ سے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کیا۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تجھے کس حال میں انگوٹھی دی ہے؟ اس نے کہا: حالت رکوع میں، ساتھ ہی نبی کریم ﷺ نے "اللہ اکبر" کہا اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: "اور جو دوست بناتا ہے اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو تو بے شک اللہ والوں کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے"

فَأَنْشَأَ حَسَّانُ بْنُ ثَابِتٍ يَقُولُ فِي ذَلِكَ :

پس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے یہ اشعار پڑھے:

أَبَا حَسَنٍ تَفْدِيكَ نَفْسِي وَمُهْجَتِي

وَكُلُّ بَطِيءٍ فِي الْهُدَى وَمُسَارِعُ

"اے ابوالحسن! آپ پر میری جان اور میرا خلوص فدا ہو جائے اور ہر وہ جس نے ہدایت قبول کرنے میں سست روی اختیار کی اور جس نے جلدی کی"

أَيَذْهَبُ مَدْحِي وَالْمُحَبَّرُ ضَائِعاً

وَمَا الْمَدْحُ فِي جَنْبِ الْإِلَهِ بِضَائِعِ

"کیا میرا آپ کی شان میں قلم اٹھانا اور آپ کی مدح کرنا ضائع ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے ہاں مدح ضائع نہیں ہوتی"

وَأَنْتَ الَّذِي أَعْطَيْتَ إِذْ كُنْتَ رَاكِعاً

زَكَاةً فَدَتْكَ النَّفْسُ يَا خَيْرَ رَاكِعِ

"اور آپ ہی تو ہیں جنہوں نے دورانِ رکوع صدقہ دیا اے بہترین رکوع کرنے والے! آپ پر جان نثار ہو جائے"

فَأَنْزَلَ فِيكَ اللهُ خَيْرَ وَلَايَةٍ

فَبَيَّنَهَا فِي نَيِّرَاتِ الشَّرَائِعِ

"پس آپ ہی کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے بہترین ولایت نازل فرمائی اور اس بات کو شریعت نے کتاب اللہ کی آیات میں بیان کیا"

(آلوسی، روح المعانی، ج:3، ص:334) (خفاجی، حاشیہ الشہاب علی البیضاوی، ج:3، ص:254)

238۔ وَقِيلَ فِي ذَلِكَ أَيْضاً:

اور یہ اشعار بھی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں کہے گئے:

(مندرجہ ذیل اشعار بنو عباس کے دور کے معروف شاعر اسماعیل بن محمد بن یزید المعروف حمیری کے ہیں جن کا لقب "سید" تھا جو اہل بیت علیہم السلام کی مودت سے سرشار تھے مندرجہ ذیل اشعار ان کے دیوان میں موجود مولا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ایک طویل قصیدے سے لیے گئے ہیں۔ از مترجم)

أَوْفَى الصَّلَاةَ مَعَ الزَّكَاةِ فَقَامَهَا

[كَذَا] وَاللهُ يَرْحَمُ عَبْدَهُ الصَّبَّارَا

"(علی وہ ہیں) جنہوں نے نماز کے ساتھ زکوٰۃ کو مکمل کیا اور اسے صحیح معنوں میں قائم کیا"

مَنْ ذَا بِخَاتَمِهِ تَصَدَّقَ رَاكِعاً

وَأَسَرَّهُ فِي نَفْسِهِ إِسْرَارَا

"وہ کون ہیں جنہوں نے حالتِ رکوع میں اپنی انگوٹھی صدقہ کی اور اس بات کو اپنے دل میں چھپائے رکھا"

مَنْ كَانَ بَاتَ عَلَى فِرَاشِ مُحَمَّدٍ

وَمُحَمَّدٌ يَسْرِي وَيَنْحُو الْغَارَا

"وہ ہستی جنہوں نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر رات گزاری اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کے وقت غار کی جانب تشریف لے گئے"

مَنْ كَانَ جِبْرِيلُ يَقُومُ يَمِينَهُ

فِيهَا وَمِيكَالُ يَقُومُ يَسَارَا

"اور آپ کرم اللہ وجہہ الکریم وہ ہستی ہیں جن کی دائیں طرف جبرائیل علیہ السلام اور جن کی نماز میں بائیں جانب میکائیل علیہ السلام

کھڑے ہوتے ہیں"

مَنْ كَانَ فِي الْقُرْآنِ سُبِّيَ مُؤْمِناً
فِي تِسْعِ آيَاتٍ جُعِلْنَ كِبَاراً

"آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم وہ ہستی ہیں جن کو قرآن مجید میں مؤمن قرار دیا گیا اور آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم کی عظمت کو قرآن مجید کی نو آیات میں بیان کیا گیا"

(حمیری، دیوان حمیری، ص:115)

239۔ وَأَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُطَيْرٍ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو :
عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ يُصَلِّي إِذْ جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَهُ۔ فَقَالَ بِإِصْبَعِهِ فَمَدَّهَا فَأَعْطَى السَّائِلَ خَاتَماً . فَجَاءَ السَّائِلُ إِلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ [لَهُ النَّبِيُّ] : هَلْ أَعْطَاكَ [أَحَدٌ] شَيْئاً فَنَزَلَتْ فِيهِ : (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) الْآيَةَ

حضرت عبد اللہ بن محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حضرت علی علیہ السلام نماز ادا فرما رہے تھے جبکہ ایک سائل آیا اور اس نے سوال کیا، پس آپ علیہ السلام نے اپنی انگلی اس کی طرف بڑھائی اور اسے انگوٹھی عطا فرمائی، پس وہ سائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے پوچھا، کیا تجھے کسی نے کوئی شئی دی ہے؟ پس اس پر یہ آیت نازل ہوئی: "نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوۃ دیتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع کرنے والے ہوتے ہیں"

240۔ وَبِهِ حَدَّثَنِي الْحِبَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حِبَّانُ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) [قَالَ] : نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ خَاصَّةً . وَقَوْلِهِ : (وَمَنْ يَتَوَلَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا) فِي عَلِيٍّ [نَزَلَ] . وَقَوْلِهِ : (بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ) نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ . أُمِرَ رَسُولُ اللهِ أَنْ يُبَلِّغَ فِيهِ فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ وَقَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ . وَقَوْلِهِ : (لَا تُحَرِّمُوا

طَیِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ لَکُمْ) نَزَلَتْ فِیْ عَلِیٍّ وَاَصْحَابِہٖ. مِنْھُمْ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ وَعَمَّارٌ. حَرَّمُوْا عَلٰی اَنْفُسِھِمُ الشَّھَوَاتِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "**نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں**" کے بارے میں روایت ہے کہ یہ آیت خاص طور پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ آیت: "**اور جو دوست بناتا ہے اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو تو بے شک اللہ والوں کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے**" حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔ اور یہ آیت: "**پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ کی طرف**" بھی حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس آیت میں حکم دیا گیا کہ تبلیغ کر دیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: "جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے"

اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: "**حرام نہ ٹھہراؤ ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے حلال کر دی ہیں**" بھی حضرت علی علیہ السلام اور آپ کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جن میں حضرت عثمان بن مظعون اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما ہیں۔ انہوں نے اپنے اوپر لذات کو حرام کر دیا تھا"

[34] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى ذكره:

(وَمَنْ يَتَوَلَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغَالِبُونَ) [55 / المائدة].

"اور جو دوست بناتا ہے اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو تو بے شک اللہ والوں کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے"

جدھر حق اُدھر علی علیہ السلام

241۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْمُحَمَّدِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الدَّقَّاقُ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ السَّمَّاكِ بِبَغْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَابِتٍ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنِ الْهُذَيْلِ، عَنْ مُقَاتِلٍ عَنِ الضَّحَّاكِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ (وَمَنْ يَتَوَلَّ اللهَ) يَعْنِي يُحِبُّ اللهَ (وَرَسُولَهُ) يَعْنِي مُحَمَّداً (وَالَّذِينَ آمَنُوا) يَعْنِي وَيُحِبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ (فَإِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغَالِبُونَ) يَعْنِي شِيعَةَ اللهِ وَشِيعَةَ مُحَمَّدٍ وَشِيعَةَ عَلِيٍّ هُمُ الْغَالِبُونَ۔يَعْنِي الْعَالُونَ عَلَى جَمِيعِ الْعِبَادِ۔الظَّاهِرُونَ عَلَى الْمُخَالِفِينَ لَهُمْ۔قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَبَدَأَ اللهُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ بِنَفْسِهِ۔ثُمَّ ثَنَّى بِمُحَمَّدٍ، ثُمَّ ثَلَّثَ بِعَلِيٍّ [ثُمَّ قَالَ]: فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ۔قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: رَحِمَ اللهُ عَلِيّاً اللهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. قال ابن مؤمن: لا خلاف بين المفسرين۔أن هذه الآية نزلت في أمير المؤمنين [عليه السلام].

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے "اور جو دوست بناتا ہے اللہ کو "یعنی اللہ سے محبت کرتا ہے" اور اس کے رسول کو "یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو، "اور ایمان والوں کو "یعنی حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہ الکریم سے محبت کرتا ہے" تو بے شک اللہ والوں کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے "یعنی اللہ کا گروہ، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گروہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہ الکریم کا گروہ ہی غالب ہو گا۔یعنی تمام لوگوں سے سربلند ہو گا اور اپنے مخالفین پر حاوی رہے گا۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس آیت کا آغاز اپنے ذکر سے فرمایا پھر دوسرا اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنایا اور تیسرا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بنایا۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ علی پر رحمت نازل فرمائے، اے اللہ! جہاں کہیں علی ہو حق کو ادھر پھیر دے" ابن مؤمن نے کہا: اس بات میں مفسرین میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ آیت امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی۔

(ترمذی، جامع ترمذی، ج:13، ص:319، رقم:4079)

(بزار، المسند، ج:1، ص:152، رقم:807)

(حاکم، المستدرک، ج:3، ص:134، رقم: 4629)

242۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ حُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ خُشْنَامٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَرِيزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَتَى عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَرَهْطٌ مَعَهُ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ نَبِيَّ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم عِنْدَ صَلَاةِ الظُّهْرِ۔ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ [إِنَّ] بُيُوتَنَا قَاصِيَةٌ۔ وَلَا نَجِدُ مَسْجِداً دُونَ هَذَا الْمَسْجِدِ، وَإِنَّ قَوْمَنَا لَمَّا رَأَوْنَا قَدْ صَدَّقْنَا اللهَ وَرَسُولَهُ وَتَرَكْنَا دِينَهُمْ أَظْهَرُوا لَنَا الْعَدَاوَةَ۔ وَأَقْسَمُوا أَنْ لَا يُخَالِطُونَا وَلَا يُجَالِسُونَا وَلَا يُكَلِّمُونَا۔ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْنَا۔ فَبَيْنَمَا هُمْ يَشْكُونَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِذْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللهُ وَرَسُولُهُ) الْآيَةَ۔ إِلَى قَوْلِهِ: (الْغَالِبُونَ). فَلَمَّا قَرَأَهَا عَلَيْهِمْ قَالُوا: رَضِينَا بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ. فَأَذَّنَ بِلَالٌ بِالصَّلَاةِ۔ وَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِلَى الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بَيْنَ رَاكِعٍ وَسَاجِدٍ وَقَائِمٍ وَقَاعِدٍ، وَإِذَا مِسْكِينٌ يَسْأَلُ، فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ فَقَالَ [لَهُ] هَلْ أَعْطَاكَ أَحَدٌ شَيْئاً قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَاذَا قَالَ: خَاتَمٌ مِنْ فِضَّةٍ. قَالَ: مَنْ أَعْطَاكَهُ قَالَ: ذَاكَ الرَّجُلُ الْقَائِمُ. فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: عَلَى أَيِّ حَالٍ أَعْطَاكَهُ قَالَ: أَعْطَانِيهِ وَهُوَ رَاكِعٌ. فَزَعَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] كَبَّرَ عِنْدَ ذَلِكَ.

وَقَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: (وَمَنْ يَتَوَلَّ اللهَ وَرَسُولَهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا فَإِنَّ حِزْبَ اللهِ هُمُ الْغَالِبُونَ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھ کچھ اہل کتاب کے لوگ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ظہر کے وقت آئے اور انہوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہمارے گھر دور ہیں اور ہمیں اس مسجد کے سوا کوئی دوسری مسجد میسر نہیں، ہمارے قوم کے لوگ جب یہ دیکھتے ہیں کہ ہم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق کی اور ان کا مذہب چھوڑ دیا ہے تو وہ ہم سے دشمنی کا اظہار کرتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں کہ وہ نہ ہی ہمارے ساتھ ملیں گے نہ بیٹھیں گے نہ ہم سے بات کریں گے، پس یہ بات ہم پر بہت گراں گزری ہے، ابھی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں شکایت کر ہی رہے تھے کہ یہ آیات نازل ہوئی:

"نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے تمہارے دوست ہیں اور وہ جو نماز قائم کرتے ہیں زکوٰۃ ادا کرتے ہیں درانحالیکہ وہ رکوع کرنے والے ہوتے ہیں اور جو دوست بناتا ہے اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو تو بے شک اللہ والوں کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے"

جب رسول اللہ ﷺ نے ان کے سامنے یہ آیات تلاوت فرمائی تو وہ بولے ہم راضی ہو گئے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے ساتھ، پس حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کے لیے اذان دی تو رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نماز کے لیے نکلے جبکہ لوگ مسجد میں رکوع و سجود اور قیام و قعود کر رہے تھے اور ایک مسکین سوال کر رہا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے بلایا اور پوچھا: کیا آپ کو کسی نے کوئی شئی دی ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا: کیا؟ اس نے کہا: ایک چاندی کی انگوٹھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: کس نے دی ہے؟ اس نے کہا: اس سامنے کھڑے شخص نے۔ اور وہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم تھے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: کس حال میں اس نے یہ انگوٹھی تجھے دی ہے؟ اس نے کہا: انہوں نے یہ انگوٹھی مجھے حالت رکوع میں دی ہے۔ ان کا خیال ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات پر "اللہ اکبر" کہا۔ اور فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "اور جو دوست بناتا ہے اللہ اور اس کے رسول اور ایمان والوں کو تو بے شک اللہ والوں کی جماعت ہی غالب آنے والی ہے"

(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:3، ص:138)

[35] وفيها [نزل أيضا] قوله جل ذكره:

(يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ) [المائدة:67]

"اے رسول! پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا پیغامات الٰہیہ کی تبلیغ نہ کی اور اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا"

بزمِ غدیر میں اعلان ولایت سیدنا علی علیہ السلام

244۔ أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ [عَلِيِّ بْنِ] الْحُسَيْنِ الْحَسَنِيُّ رَحِمَهُ اللهُ قِرَاءَةً قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْأَنْصَارِيُّ بِطُوسَ. قَالَ: حَدَّثَنَا قُرَيْشُ بْنُ خِدَاشِ بْنِ السَّائِبِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِصْمَةَ نُوحُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ. عَنْ إِسْمَاعِيلَ. عَنْ أَبِي مَعْشَرٍ. عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ سَمِعْتُ [نِدَاءً مِنْ] تَحْتِ الْعَرْشِ أَنَّ عَلِيّاً رَايَةُ الْهُدَى وَحَبِيبُ مَنْ يُؤْمِنُ بِي بَلِّغْ يَا مُحَمَّدُ. قَالَ: فَلَمَّا نَزَلَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم أَسَرَّ ذَلِكَ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. (وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ. وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمان کی سیر کروائی گئی تو میں نے عرش کے نیچے سے ایک غیبی آواز سنی کہ علی ہدایت کا نشان ہے اور جو مجھ پر ایمان لائے اس کا محبوب ہے، اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ پہنچا دیجئے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج سے واپس تشریف لائے تو (ابھی) اس بات کو بیان نہ فرمایا تھا، پس اللہ عزّ وجلّ نے یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں نازل فرمائی:

"اے رسول! پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا پیغامات الٰہیہ کی تبلیغ نہ کی اور اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا"

244۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الدِّينَوَرِيُّ قِرَاءَةً [قَالَ:] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ [بْنِ إِبْرَاهِيمَ] السُّنِّيُّ قَالَ: أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِيُّ

قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُونٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ ، عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ [دَاوُدَ بْنِ أَبِي عَوْفٍ] عَنْ عَطِيَّةَ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ : (يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں نازل فرمائی: "اے رسول! پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے"

(سیوطی، الدر المنثور، ج:3، ص:117)

245۔أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ جُمْلَةً . [قَالَ : أَخْبَرَنَا] عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيسَى الدِّهْقَانُ بِالْكُوفَةِ . قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ الْعَنَزِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : (يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) الْآيَةَ . [قَالَ :] نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ . أُمِرَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَنْ يُبَلِّغَ فِيهِ . فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ . اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت ہے:

"اے رسول! پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے"

آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیت حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی شان میں نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا گیا کہ آپ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی (شان) کی تبلیغ کریں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے"

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:4، ص:92)

246۔رواه جماعة عن الحبري و۔أخرجه السبيعي في تفسيره عنه . فكأني سمعته من السبيعي و

۔رواه جماعة عن الكلبي.

وطرق هذا الحديث مستقصاة. في كتاب دعاء الهداة إلى أداء حق الموالاة من تصنيفي في عشرة أجزاء

247. أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ السُّكَّرِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الْمُقْرِي قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ أَزْهَرَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرِو بْنِ جَبَلَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ نُعَيْمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ قَيْسٍ الْمَاصِرُ ، قَالَ : سَمِعْتُ جَدِّي قَالَ :

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : (يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ ، وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَما بَلَّغْتَ رِسالَتَهُ) ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ ثُمَّ قَالَ : أَلَا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. ثُمَّ قَالَ : اللهُمَّ اشْهَدْ.

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غدیر خُم کے روز فرماتے سنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

"اے رسول! پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا پیغامات الٰہیہ کی تبلیغ نہ کی"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو بلند کیا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بغلوں کی سفیدی نظر آنے لگی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ، جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے، اے اللہ! تو اس کو دوست رکھ جو علی کو دوست رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے اے اللہ تو اس پر گواہ ہو جا"

248. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَدْلُ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِ نُسْخَتِهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سُلَيْمَانَ النَّوْفَلِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ

سَمِعْتُ زِيَادَ بْنَ الْمُنْذِرِ يَقُولُ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ . إِذْ قَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ يُقَالُ لَهُ : عُثْمَانُ الْأَعْشَى كَانَ يَرْوِي عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ فَقَالَ لَهُ : يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ جَعَلَنِيَ اللهُ فِدَاكَ . إِنَّ الْحَسَنَ يُخْبِرُنَا أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ بِسَبَبِ رَجُلٍ . وَلَا يُخْبِرُنَا مَنِ الرَّجُلُ (يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ). فَقَالَ : لَوْ أَرَادَ أَنْ يُخْبِرَ بِهِ لَأَخْبَرَ بِهِ ، وَلَكِنَّهُ

يَخَافُ . إِنَّ جِبْرَئِيلَ هَبَطَ عَلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه و آله وسلم فَقَالَ لَهُ : إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَدُلَّ أُمَّتَكَ عَلَى صَلَاتِهِمْ . فَدُلَّهُمْ عَلَيْهَا . ثُمَّ هَبَطَ . فَقَالَ : إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَدُلَّ أُمَّتَكَ عَلَى زَكَاتِهِمْ . فَدُلَّهُمْ عَلَيْهَا . ثُمَّ هَبَطَ . فَقَالَ : إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَدُلَّ أُمَّتَكَ عَلَى صِيَامِهِمْ . فَدُلَّهُمْ . ثُمَّ هَبَطَ . فَقَالَ : إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَدُلَّ أُمَّتَكَ عَلَى حَجِّهِمْ . فَفَعَلَ . ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَدُلَّ أُمَّتَكَ عَلَى وَلِيِّهِمْ . عَلَى مِثْلِ مَا دَلَلْتَهُمْ عَلَيْهِ مِنْ صَلَاتِهِمْ وَزَكَاتِهِمْ وَصِيَامِهِمْ وَحَجِّهِمْ . لِيَلْزَمَهُمُ الْحُجَّةُ فِي جَمِيعِ ذَلِكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ : يَا رَبِّ إِنَّ قَوْمِي قَرِيبُو عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ وَفِيهِمْ تَنَافُسٌ وَفَخْرٌ ، وَمَا مِنْهُمْ رَجُلٌ إِلَّا وَقَدْ وَتَرَهُ وَلِيُّهُمْ وَإِنِّي أَخَافُ . فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى : (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ) يُرِيدُ فَمَا بَلَّغْتَهَا تَامَّةً (وَاللهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ). فَلَمَّا ضَمِنَ اللهُ [لَهُ] بِالْعِصْمَةِ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ ، اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ ، وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ وَأَحِبَّ مَنْ أَحَبَّهُ وَأَبْغِضْ مَنْ أَبْغَضَهُ. قَالَ زِيَادٌ : فَقَالَ عُثْمَانُ : مَا انْصَرَفْتُ إِلَى بَلَدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ هَذَا الْحَدِيثِ

زیاد بن منذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں ابو جعفر (امام) محمد بن علی علیہما السلام کے پاس تھا اور آپ لوگوں سے باتیں کر رہے تھے کہ بصرہ کے رہنے والوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا، اس کا نام عثمان اعشی تھا وہ حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے احادیث روایت کرتا تھا، پس اس نے (امام باقر علیہ السلام) سے کہا: اے رسول اللہ کے بیٹے! اللہ مجھے آپ پر فدا کرے، بے شک حسن بصری رضی اللہ عنہ ہمیں بتاتے تھے کہ اس آیت کے نزول کا سبب ایک شخص تھا، اور وہ ہمیں یہ نہ بتاتے کہ وہ کون تھا: "اے رسول! پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے " پھر عثمان نے کہا: اگر وہ اس شخص کا نام بتانا چاہتے تو بتا دیتے لیکن وہ ڈر کی وجہ سے نہ بتاتے، جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اترے اور کہا: بے شک اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی امت کو ان کی نماز کے بارے میں بتائیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو نماز کے بارے میں بتایا، جبرائیل علیہ السلام پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اترے اور کہا: بے شک اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی امت کو ان کے روزوں کے بارے میں بتائیں ،پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو روزوں کے بارے میں بتایا، جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پھر اترے اور کہا: بے شک اللہ آپ کو حکم دیتا ہے کہ آپ اپنی امت کو ان کے حج کے بارے میں بتائیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت کو حج کے بارے میں بتایا، بے شک جبرائیل علیہ السلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی: بے شک اللہ آپ کو حکم

دیتاہے کہ آپ اپنی امت کو ان کے ولی کے بارے میں بتائیں جیسے آپ نے ان کو ان کی نمازوں ان کے روزوں اور ان کے حج کے بارے میں آگاہ کیا تا کہ ان پر اِن تمام امور میں حجت قائم ہو جائے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے میرے رب! بے شک میری قوم زمانہ جاہلیت کے قریب ہے ان میں باہم مقابلہ کرنا اور اترانا جیسی عادات ہیں یہ اپنے ولی کو ضرور تکلیف پہنچائیں گے اور بے شک مجھے اس بات کا ڈر ہے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

"اے رسول! پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو گویا پیغامات الٰہیہ کی تبلیغ نہ کی" مراد یہ ہے آپ کی تبلیغ مکمل نہ ہو گی **"اور اللہ آپ کو لوگوں سے محفوظ رکھے گا"** پس جب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو آپ ﷺ کی حفاظت کی ضمانت دی تو آپ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: اے لوگو! جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے، اے اللہ اس سے دوستی رکھ جو علی سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے اور اس کی مدد فرما جو علی کی مدد فرما اور اس کو چھوڑ دے جو علی کو چھوڑ دے، اور اس سے بغض رکھ جو علی سے بغض رکھے"

عثمان نے کہا: میں اپنے شہر لوٹا درانحالیکہ اس حدیث سے زیادہ کوئی شئ محبوب نہ تھی۔

249۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالا أَمَرَ اللهُ مُحَمَّداً أَنْ يَنْصِبَ عَلِيّاً لِلنَّاسِ. لِيُخْبِرَهُمْ بِوَلَايَتِهِ۔ فَتَخَوَّفَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَنْ يَقُولُوا حَابَى ابْنَ عَمِّهِ۔ وَأَنْ يَطْعَنُوا فِي ذَلِكَ عَلَيْهِ فَأَوْحَى اللهُ إِلَيْهِ: (يا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ ما أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) الْآيَةَ. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ بِوَلَايَتِهِ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ

حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا کہ لوگوں کے لیے علی کا نشانِ عظمت قائم کریں تا کہ لوگ علی کی ولایت سے آگاہ ہوں تو رسول اللہ ﷺ کو اندیشہ ہوا کہ لوگ کہیں گے کہ آپ ﷺ چچا کے بیٹے کی طرف داری کی ہے اور یہ کہ اس وجہ سے وہ علی پر طعن کرنے لگیں گے تب اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی طرف وحی فرمائی:

"اے رسول! پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے"

پس آپ ﷺ نے غدیر خم کے روز حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی ولایت کا اعلان فرمایا۔

(آلوسی، روح المعانی، ج:3، ص:359)

250۔ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ فِي تَفْسِيرِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَلَفِ بْنِ عَمَّارٍ الْأَسَدِيِّ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الْعَبْدِيِّ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِبْعِيٍّ:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم [وَسَاقَ] حَدِيثَ الْمِعْرَاجِ إِلَى أَنْ قَالَ: وَإِنِّي لَمْ أَبْعَثْ نَبِيّاً إِلَّا جَعَلْتُ لَهُ وَزِيراً، وَإِنَّكَ رَسُولُ اللهِ وَإِنَّ عَلِيّاً وَزِيرُكَ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَهَبَطَ رَسُولُ اللهِ فَكَرِهَ أَنْ يُحَدِّثَ النَّاسَ بِشَيْءٍ مِنْهَا۔ إِذْ كَانُوا حَدِيثِي عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ حَتَّى مَضَى [مِنْ] ذَلِكَ سِتَّةُ أَيَّامٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَى إِلَيْكَ) فَاحْتَمَلَ رَسُولُ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] حَتَّى كَانَ يَوْمُ الثَّامِنَ عَشَرَ، أَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ (يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ) ثُمَّ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَمَرَ بِلَالاً حَتَّى يُؤَذِّنَ فِي النَّاسِ۔ أَنْ لَا يَبْقَى غَداً أَحَدٌ إِلَّا خَرَجَ إِلَى غَدِيرِ خُمٍّ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَالنَّاسُ مِنَ الْغَدِ، فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللهَ أَرْسَلَنِي إِلَيْكُمْ بِرِسَالَةٍ۔ وَإِنِّي ضِقْتُ بِهَا ذَرْعاً مَخَافَةَ أَنْ تَتَّهِمُونِي وَتُكَذِّبُونِي۔ حَتَّى عَاتَبَنِي رَبِّي فِيهَا بِوَعِيدٍ أَنْزَلَهُ عَلَيَّ بَعْدَ وَعِيدٍ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَرَفَعَهَا حَتَّى رَأَى النَّاسُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِمَا [إِبْطِهِمَا] ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ اللهُ مَوْلَايَ وَأَنَا مَوْلَاكُمْ۔ فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ. وَأَنْزَلَ اللهُ: (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ).

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، نبی اکرم ﷺ کے بارے میں حدیث معراج بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (اللہ تعالیٰ نے فرمایا) اور میں نے جو بھی نبی بھیجا ہے اس کے لیے ایک وزیر بنایا ہے اور آپ اللہ کے رسول ہیں اور بے شک علی آپ کا وزیر ہے، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: پس آپ ﷺ معراج سے واپس تشریف لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ناپسند جانا کہ اس میں سے کچھ لوگوں کو بتائیں جبکہ وہ ایک ایسے زمانے میں ہیں جو زمانہ جاہلیت کے قریب ہے یہاں تک کہ اس کو چھ دن گزر گئے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ اس وحی میں سے کچھ چھوڑ دیں" یہاں

تک اٹھارہ دن گزر گئے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "اے رسول! پہنچا دیجئے جو نازل کیا گیا آپ پر آپ کے رب کی طرف سے" پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا یہاں تک کہ آپ نے لوگوں میں اعلان کیا کہ ہر شخص کل غدیر خم کی طرف نکلے، پس اگلی صبح رسول اللہ ﷺ اور تمام لوگ نکلے، پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ نے مجھے تمہاری جانب رسالت دے کر بھیجا ہے اور میں نے اس بات میں تنگی محسوس کی کہ تم مجھ پر تہمت لگاؤ اور میری تکذیب کرو گے اس خوف کے باعث مجھے رسالت کے بوجھ سے مشقت ہوئی۔ تو میرے رب نے اس بارے میں وعید کے بعد وعید مجھ پر نازل فرما کر میری فہمائش فرمائی پھر آپ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑا اور اسے بلند کیا یہاں تک لوگوں نے آپ ﷺ کے بغلوں کی سفیدی دیکھ لی پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ میرا مولا ہے اور میں تمہارا مولا ہوں، پس جس کا میں مولا ہوں اس کا علی مولا ہے، اے اللہ اس سے دوست رکھ جو علی سے دوستی رکھے اور اس سے دشمنی رکھ جو علی سے دشمنی رکھے اور اس کی مدد فرما جو علی کی مدد کرے اور اس کو چھوڑ دے جو علی کو چھوڑ دے، اور اس سے بغض رکھ جو علی سے بغض رکھے "تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا"**

[36] ومنها : [أيضا] قوله عز ذكره :

(يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ ما أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ) [87/ المائدة]

"اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمارے لیے حلال قرار دی ہیں"

251۔ أَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّهَّانُ ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَصَّاصُ ، قَالا : حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (لا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ ما أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ) [قَالَ :] نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَأَصْحَابٍ لَهُ۔ مِنْهُمْ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ ، وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ حَرَّمُوا عَلَى أَنْفُسِهِمُ الشَّهَوَاتِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ ان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمارے لیے حلال قرار دی ہیں" کے بارے میں فرمایا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی، ان میں حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ اور حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ ہیں انہوں نے ہر قسم کی لذات کو اپنے اوپر حرام کرر کھا تھا۔

252۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الصَّفَّارُ الْمُعَاذِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْكُهَيْلِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ عَنْ مُوسَى بْنِ عُبَيْدَةَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَرْثِ التَّيْمِيِّ :

أَنَّ عَلِيّاً وَعُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَنَفَراً مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم تَعَاقَدُوا أَنْ يَصُومُوا النَّهَارَ وَيَقُومُوا اللَّيْلَ ۔ وَلَا يَأْتُوا النِّسَاءَ وَلَا يَأْكُلُوا اللَّحْمَ فَبَلَغَ [ذَلِكَ] رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى : (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ ما أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ) .

حضرت محمد بن ابراھیم بن حرث تیمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ میں سے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے عہد کرر کھا تھا کہ دن کو روزہ رکھیں گے اور رات کو قیام کریں گے عورتوں کے پاس نہ جائیں گے اور گوشت نہ کھائیں گے، پس یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچی، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

"اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمارے لیے حلال قرار دی ہیں"

253۔ أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ . عَنْ أَسْبَاطٍ . عَنِ السُّدِّيِّ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ) قَالَ : جَلَسَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم ذَاتَ يَوْمٍ ۔ فَذَكَّرَ [هُمْ] ثُمَّ قَامَ وَلَمْ يَزِدْهُمْ عَلَى التَّخْوِيفِ فَقَالَ نَاسٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَهُمْ جُلُوسٌ مِنْهُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَعُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ : مَا خِفْنَا إِنْ لَمْ نُحْدِثْ عَمَلاً . فَحَرَّمَ بَعْضُهُمْ أَنْ يَأْكُلَ اللَّحْمَ وَالْوَدَكَ . وَأَنْ يَأْكُلَ بِنَهَارٍ . وَحَرَّمَ بَعْضُهُمُ النَّوْمَ وَحَرَّمَ بَعْضُهُمُ النِّسَاءَ ۔ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى : (لا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكُمْ) وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : مَا بَالُ قَوْمٍ حَرَّمُوا النِّسَاءَ ۔ وَالطَّعَامَ وَالنَّوْمَ . أَلَا إِنِّي أَنَامُ وَأَقُومُ . وَأُفْطِرُ وَأَصُومُ وَأَنْكِحُ النِّسَاءَ . فَمَنْ رَغِبَ عَنِّي فَلَيْسَ مِنِّي.

سُدی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمارے لیے حلال قرار دی ہیں" کے بارے میں کہا: ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نصیحت فرمائی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور مزید تخویف نہ فرمائی، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ صحابہ نے عرض کیا، جبکہ وہ بیٹھے ہوئے تھے ان میں حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ تھے: ہمیں خوف نہیں کہ ہم نے کوئی نیا عمل کیا ہے، پس ان میں سے بعض نے گوشت حرام کر لیا اور یہ کہ وہ دن کو کھانا نہ کھائیں گے اور بعض نے سونے کو حرام کر لیا اور بعض نے عورتوں کے پاس جانے کو حرام کر لیا، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "حرام نہ ٹھہراؤان پاکیزہ چیزوں کو جو اللہ نے تمارے لیے حلال قرار دی ہیں" اور رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ انہوں نے عورتوں کو، کھانے کو اور نیند کو اپنے اوپر حرام کر دیا ہے، سن لو میں سوتا بھی ہوں اور جاگتا بھی ہوں، روزہ افطار بھی کرتا ہوں اور روزہ رکھتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں جس نے مجھ سے منہ موڑا وہ مجھ سے نہیں۔

(طبری، تفسیر طبری، ج:8، ص: 610)

(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:3، ص: 171)

[38] ومن سورة الأنعام [أيضا نزل] فيها قوله سبحانه عز اسمه:

(وَإِذا جاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآياتِنا فَقُلْ سَلامٌ عَلَيْكُمْ كَتَبَ رَبُّكُمْ عَلى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ)[54/ الأنعام]

"اور جب آپ کے پاس حاضری دیں وہ لوگ جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو فرمایئے سلام ہو تم پر تمہارے پروردگار نے نزول رحمت کی ذمہ داری لے لی ہے"

254۔أَخْبَرُونا عَنْ أَبِي بَكْرٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قالا: حَدَّثَنا حُسَيْنُ بْنُ حَكَمٍ قَالَ: حَدَّثَنا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي] قَوْلِهِ: (وَإِذا جاءَكَ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِآياتِنا) الْآيَةَ [قَالَ:] نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحَمْزَةَ وَجَعْفَرٍ وَزَيْدٍ صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "یہ آیت ""اور جب آپ کے پاس حاضری دیں وہ لوگ جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں تو فرمایئے سلام ہو تم پر تمہارے پروردگار نے نزول رحمت کی ذمہ داری لے لی ہے" حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم حضرت حمزہ اور حضرت جعفر اور حضرت زید "ان سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو" کے بارے میں نازل ہوئی۔

[39] وفيها [نزل أيضا] قوله عز اسمه :

(الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُهْتَدُونَ) [82/الأنعام]

"وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم سے نہ ملایا امن و سلامتی انہی کے لیے ہے اور ہدایت یافتہ بھی وہی ہیں"

255۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي الطَّيِّبِ السَّامِرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ مُجَاهِدٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (الَّذِينَ آمَنُوا) يَعْنِي صَدَّقُوا بِالتَّوْحِيدِ هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ (وَلَمْ يَلْبِسُوا) يَعْنِي لَمْ يَخْلِطُوا، نَظِيرُهَا: (لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ) يَعْنِي لِمَ تَخْلِطُونَ. وَلَمْ يَخْلِطُوا إِيمَانَهُمْ (بِظُلْمٍ) يَعْنِي الشِّرْكَ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللهِ مَا آمَنَ أَحَدٌ إِلَّا بَعْدَ شِرْكٍ۔ مَا خَلَا عَلِيّاً فَإِنَّهُ آمَنَ بِاللهِ۔ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُشْرِكَ بِهِ طَرْفَةَ عَيْنٍ (أُولَئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ) مِنَ النَّارِ وَالْعَذَابِ (وَهُمْ مُهْتَدُونَ) يَعْنِي مُرْشَدُونَ إِلَى الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِغَيْرِ حِسَابٍ، فَكَانَ عَلِيٌّ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ۔ بِهِ۔ وَهُوَ مِنْ أَبْنَاءِ سَبْعِ سِنِينَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں کہا: **"وہ لوگ جو ایمان لائے"** یعنی توحید کی تصدیق کی، وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔ **"اپنے ایمان کو نہ ملایا"** یعنی باتوں کو باہم ملاتے نہیں، ان کی مثال **"تم حق کو باطل کے ساتھ کیوں ملاتے ہو"** یعنی تم کیوں باہم حق و باطل کو ملاتے ہو، اور انہوں نے اپنے ایمان کو (نفاق کی) ملاوٹ سے پاک رکھا **"ظلم سے"** یعنی شرک، حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ کی قسم! جو بھی ایمان لایا ہے شرک کرنے کے بعد ہی ایمان لایا سوائے علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم کے، پس آپ اپنی زندگی میں بغیر شرک کیے پلک جھپکنے کی تاخیر کیے بنا ایمان لے آئے۔ "امن و سلامتی انہی کے لیے ہے" "آگ اور عذاب سے،" "اور ہدایت یافتہ بھی وہی ہیں" یعنی قیامت کے دن بغیر حساب کے جنت کی طرف رہنمائی فرمائی جائے گی۔ پس علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ایمان لائے جبکہ آپ کی عمر سات سال تھی۔

[40] ومن سورة الأعراف [أيضا نزل] فيها قوله تعالى:

(وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِسِيمَاهُمْ) [46]

"اور مقام اعراف پر کچھ لوگ ہیں جو ہر ایک کو چہروں کے نشان دیکھ کر پہچان لیں گے"

اہل بیت علیہم السلام ۔۔۔ جنت و دوزخ تقسیم فرمانے والے

256۔ أَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحِ السَّبِيعِيِّ فِي تَفْسِيرِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ يَزِيدَ الْمُرَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ رَاشِدٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي. عَنْ حُسَيْنِ بْنِ عُلْوَانَ. عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ قَالَ كُنْتُ جَالِساً عِنْدَ عَلِيٍّ فَأَتَاهُ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِ اللهِ: (وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ) فَقَالَ: وَيْحَكَ يَا ابْنَ الْكَوَّاءِ نَحْنُ نُوقَفُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَمَنْ يَنْصُرُنَا عَرَفْنَاهُ بِسِيمَاهُ فَأَدْخَلْنَاهُ الْجَنَّةَ. وَمَنْ أَبْغَضَنَا عَرَفْنَاهُ بِسِيمَاهُ فَأَدْخَلْنَاهُ النَّارَ.

حضرت اصبغ بن نباتہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی خدمت میں بیٹھا تھا اتنے میں عبد اللہ بن کواء حاضر ہوئے اور عرض کی: اے امیر المؤمنین! مجھے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں بتائیں، "اور مقام اعراف پر کچھ لوگ ہیں، تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: "افسوس اے ابن الکوّاء! ہم ہی تو قیامت کے دن جنت اور دوزخ کے درمیان ہوں گے پس جو ہماری مدد کرے گا اسے ہم اس کی پیشانی سے پہچان لیں گے اور اسے جنت میں داخل کریں گے اور جو ہم سے بغض رکھے گا ہم اسے بھی اس کی پیشانی سے پہچان لیں گے اور اسے آگ میں داخل کر دے گے۔

257۔ قَالَ: وَحَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ أَبُو جَعْفَرٍ الضُّبَعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَالِمِ بْنِ رُشَيْدٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ. حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْبِرُ بْنُ سَعِيدٍ. عَنِ الضَّحَّاكِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ) [قَالَ:] الْأَعْرَافُ: مَوْضِعٌ عَالٍ مِنَ الصِّرَاطِ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ يَعْرِفُونَ مُحِبِّيهِمْ بِبَيَاضِ الْوُجُوهِ. وَمُبْغِضِيهِمْ بِسَوَادِ الْوُجُوهِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور مقام اعراف پر کچھ لوگ ہیں" کے بارے میں کہا: "الاعراف" پل صراط پر ایک بلند جگہ ہے جس پر حضرت عباس، حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم ہوں گے اور وہ اپنے

۔۔ے محبت کرنے والوں کو (ان کے) چہروں کی سفیدی سے پہچان لیں گے اور اپنے سے بغض رکھنے والوں کو (ان کے) چہروں کی سیاہی سے پہچان لیں گے۔

(قرطبی، تفسیر قرطبی، ج:7، ص:212) (آلوسی، روح المعانی، ج:4، ص:373)

(اسماعیل حقی، روح البیان، ج:3، ص:127) (شوکانی، فتح القدیر، ج:3، ص:39)

258۔وَأَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي الْفَوَارِسِ بِبَغْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَحْمَدَ الْمَخْزُومِيُّ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّقَّامُ. قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ رُسْتُمَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ سُلَيْمَانَ. قَالَ: حَدَّثَنَا جُوَيْبِرٌ. عَنِ الضَّحَّاكِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ) قَالَ: مَوْضِعٌ عَالٍ مِنَ الصِّرَاطِ يُقَالُ لَهُ الْأَعْرَافُ عَلَيْهِ الْعَبَّاسُ وَحَمْزَةُ وَعَلِيٌّ وَجَعْفَرٌ يَعْرِفُونَ مُحِبِّيهِمْ بِسِيمَاءِ الْوُجُوهِ [كَذَا] وَمُبْغِضِيهِمْ بِسَوَادِ الْوُجُوهِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالی کے فرمان "**اور مقام اعراف پر کچھ لوگ ہیں**" کے بارے میں کہا: پل صراط پر ایک بلند جگہ جسے "اَلْاَعْرَاف" کہا جاتا ہے جس پر حضرت عباس، حضرت حمزہ، حضرت علی اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہم اجمعین ہوں گے اور وہ اپنے سے محبت کرنے والوں کو (ان کے) چہروں کی چمک سے پہچان لیں گے اور یوں ہی اپنے سے بغض رکھنے والوں کو (ان کے) چہروں کی سیاہی سے پہچان لیں گے۔

[41] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى :

﴿وَنَزَعْنا ما فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهارُ﴾ [43/الأعراف]

"اور ہم نے ان کے سینوں سے کینہ دور کر دیا اور وہ رواں دواں ندیوں پر جنت میں رہتے ہیں"

259. حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْحَافِظُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَزَّازُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ . عَنْ يَحْيَى بْنِ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ عُرْوَةَ الْبَجَلِيِّ عَنْ أَبِيهِ : عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُلَيْلٍ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : ﴿وَنَزَعْنا ما فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ﴾ قَالَ : نَزَلَتْ فِينَا.

حضرت عبد اللہ بن ملیل رضی اللہ عنہ، حضرت علی علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان: **"اور ہم نے ان کے سینوں سے کینہ دور کر دیا"** ہمارے بارے میں نازل ہوا۔

260. أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيٍّ [عليه السلام] قَالَ فِينَا وَاللهِ نَزَلَتْ : ﴿وَنَزَعْنا ما فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ﴾

حضرت حسن بن علی علیہما السلام نے فرمایا: اللہ کی قسم یہ آیت ہماری شان میں نازل ہوئی: **"اور ہم نے ان کے سینوں سے کینہ دور کر دیا"**

[42] وفيها [نزلت أيضا] قوله تعالى :

(فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ) [44 / الأعراف]

"تو اچانک ان کے درمیان ایک ہاتف نے صدا دی کہ ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو"

مولا علی علیہ السلام۔۔۔روز قیامت صدا دیں گے

261۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجُرْجَرَائِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ سَلَّامٍ . عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّغْلِبِيِّ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ (فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ أَنْ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِينَ) فَأَنَا ذَلِكَ الْمُؤَذِّنُ

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: **"تو اچانک ان کے درمیان ایک ہاتف نے صدا دی کہ ظلم کرنے والوں پر اللہ کی لعنت ہو"** پس میں ہی وہ مؤذن ہوں گا۔

262۔فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عَتَّابٍ قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ . عَنْ يَحْيَى بْنِ رَاشِدٍ . عَنْ كَامِلٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي كِتَابِ اللهِ أَسْمَاءً لَا يَعْرِفُهَا النَّاسُ [مِنْهَا] قَوْلُهُ . (فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ) فَهُوَ الْمُؤَذِّنُ بَيْنَهُمْ . يَقُولُ : أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الَّذِينَ كَذَّبُوا بِوَلَايَتِي . وَاسْتَخَفُّوا بِحَقِّي

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: بے شک علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کے قرآن مجید میں متعدد نام ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے، پس ان ناموں میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان **"تو اچانک ان کے درمیان ایک ہاتف نے صدا دی"** جب قیامت کے دن لوگوں کے درمیان حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم ہی صدا دینے والے ہوں گے، حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: آگاہ رہو، جن لوگوں نے میری ولایت کو جھٹلایا اور میرے حق کو ہلکا جانا ان پر اللہ کی لعنت ہو۔

263۔أَبُو النَّضْرِ الْعَيَّاشِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُصَيْرٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ . عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ . عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ فِي قَوْلِهِ : (فَأَذَّنَ مُؤَذِّنٌ بَيْنَهُمْ) قَالَ : قَالَ الْمُؤَذِّنُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ

ب دینہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"تو اچانک ان کے درمیان ایک ہاتف نے صدا دی"** کے بارے میں کہا، صدا دینے والے امیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم ہوں گے۔

264۔وحدثنا به عن الحسين بن سعيد . عن محمد بن الحسين . عن محمد بن الفضيل . عن ابن أذينة . عن حمران عن أبي جعفر مثل ذلك.

265۔قَالَ : [وَ] حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ : حَدَّثَنِي الْعَمْرَكِيُّ . وَحَمْدَانُ . عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى . عَنْ يُونُسَ . عَنِ ابْنِ أُذَيْنَةَ . عَنْ حُمْرَانَ . عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ الْمُؤَذِّنُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام .

حضرت ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں: "صدا دینے والے "امیر المؤمنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

[43] وفيها [أيضا نزل] قوله :

(وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ) [181 / الأعراف]

"اور ان میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا ایک عظمت والی جماعت ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ عدل کرتے ہیں"

266۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ . قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ بِالْبَصْرَةِ قَالَ : حَدَّثَنَا [أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ أَبُو عُمَرَ] الْعُطَارِدِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ . عَنِ الْأَعْمَشِ . عَنْ مُجَاهِدٍ :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : (وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ) قَالَ : يَعْنِي مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ أُمَّةٌ . يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ (يَهْدُونَ بِالْحَقِّ) يَعْنِي يَدْعُونَ بَعْدَكَ يَا مُحَمَّدُ إِلَى الْحَقِّ (وَبِهِ يَعْدِلُونَ) فِي الْخِلَافَةِ بَعْدَكَ . وَمَعْنَى الْأُمَّةِ : الْعَلَمُ فِي الْخَيْرِ . نَظِيرُهَا : (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً) يَعْنِي عَلَماً فِي الْخَيْرِ . مُعَلِّماً لِلْخَيْرِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان **"اور ان میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا ایک عظمت والی جماعت ہے"** کے بارے میں کہا: یعنی امت محمد صلی اللہ علی نبینا الکریم وآلہ وسلم، مراد علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم **"جو حق کی ہدایت کرتے ہیں"** یعنی اے محمد ﷺ آپ کے بعد حق کی طرف دعوت دینے والے ہوں گے۔ **"اسی کے ساتھ عدل کرتے ہیں"** آپ ﷺ کے بعد خلافت میں۔ اور امت کا معنی خیر کے بارے میں آگاہ ہونا ، اس کی نظیر **"بے شک ابراھیم خود ہی ایک جماعت تھے"** یعنی خیر کے بارے میں آگاہ ہیں اور خیر کی تعلیم دینے والے ہیں۔

267۔ وَفِي كِتَابِ فَهْمِ الْقُرْآنِ عَنِ [الْإِمَامِ] جَعْفَرٍ الصَّادِقِ فِي مَعْنَى قَوْلِهِ : (وَمِمَّنْ خَلَقْنَا أُمَّةٌ يَهْدُونَ بِالْحَقِّ وَبِهِ يَعْدِلُونَ) قَالَ : هَذِهِ الْآيَةُ لِآلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم

فہم القرآن کتاب میں ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت **"اور ان میں سے جنہیں ہم نے پیدا کیا ایک عظمت والی جماعت ہے جو حق کی ہدایت کرتے ہیں اور اسی کے ساتھ عدل کرتے ہیں"** کے معنی کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: "یہ آیت آل محمد ﷺ کے بارے میں نازل ہوئی۔

[44] ومن سورة الأنفال [نزل أيضا] فيها قوله تعالى:

(يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَخُونُوا اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمانَاتِكُمْ) [27/الأنفال]

"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت ڈالو"

آلِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں خیانت نہ کرو

268. [و] في [التَّفسِيرِ] العَتِيقِ: رُوِيَ عَنْ يُونُسَ بْنِ بَكَّارٍ. عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ذِكْرُهُ: (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَخُونُوا اللهَ وَالرَّسُولَ وَتَخُونُوا أَمانَاتِكُمْ) فِي آلِ مُحَمَّدٍ (وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ).

ابو جعفر امام محمد بن علی علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں کہا: **"اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو اور نہ ہی اپنی امانتوں میں خیانت ڈالو"** یعنی آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں خیانت نہ کرو" اور تم علم رکھتے ہو"

[15] وفيها [نزل أيضا] قوله سبحانه :

(وَاتَّقُوا فِتْنَةً لا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً) [25 / الأنفال]

"اور ڈرو ان اُس فتنہ سے جو تم میں صرف ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا"

جس نے مولا علی علیہ السلام پر ظلم کیا اس نے نبوت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کیا

269 ـ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحٍ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَاتِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْأَشَجُّ . عن أَبِي خَالِدٍ الْأَحْمَرِ [سُلَيْمَانَ بْنِ حَيَّانَ] عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ طَهْمَانَ . عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي عَرُوبَةَ . عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ : (وَاتَّقُوا فِتْنَةً لا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً) قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : مَنْ ظَلَمَ عَلِيّاً مَقْعَدِي هَذَا بَعْدَ وَفَاتِي . فَكَأَنَّمَا جَحَدَ نُبُوَّتِي وَنُبُوَّةَ الْأَنْبِيَاءِ قَبْلِي

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی:

"اور ڈرو اس فتنہ سے جو تم میں صرف ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا"

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے اس بیٹھنے کے مقام پر میری وفات کے بعد علی پر ظلم کیا گویا کہ اس نے میری نبوت کا اور میرے سے قبل انبیاء کی نبوت کا انکار کیا۔

270 ـ أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْحُسَيْنِ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ : سَمِعْتُ الْحُسَيْنَ يُحَدِّثُ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : (وَاتَّقُوا فِتْنَةً لا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً) وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ مُتَوَافِرُونَ . فَجَعَلْنَا نَعْجَبُ مِنْ هَذِهِ الْآيَةِ أَيَّةُ فِتْنَةٍ تُصِيبُنَا مَا هَذِهِ الْفِتْنَةُ حَتَّى رَأَيْنَاهَا .

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت نازل ہوئی: **"اور ڈرو اس فتنہ سے جو تم میں صرف ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا"** اس روز ہم اس روز کثیر تھے پس ہم اس آیت کے بارے میں تعجب کرنے لگے کہ اس فتنہ سے کیا مراد ہے یہاں تک کہ ہم نے اس فتنے کو دیکھ لیا۔

ـ.وَبِهِ قَالَ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ . قَالَ : حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ . قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ . عَنْ أَبِي شُعَيْبٍ الصلت بن دينارٍ . عَنْ عُقْبَةَ بْنِ صُهْبَانَ قَالَ : سَمِعْتُ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ يَقُولُ لَقَدْ قَرَأْنَاهَا زَمَاناً وَمَا نَرَى أَنَّا مِنْ أَهْلِهَا . وَإِذَا نَحْنُ الْمَعْنِيُّونَ بِهَا : (وَاتَّقُوا فِتْنَةً لا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً).

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نے اس آیت کو ایک زمانہ تلاوت کیا اور ہم اس آیت کو اپنے بارے میں نہیں سمجھتے تھے جبکہ ہم ہی مدلول کلام تھے **"اور ڈرو اس فتنہ سے جو تم میں صرف ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا"**

272۔وَبِهِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى . وَمُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ . قَالا : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ . قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ جُوَيْبِرٍ . عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (وَاتَّقُوا فِتْنَةً لا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً) قَالَ . أُنْزِلَتْ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم خَاصَّةً

حضرت ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالی کے اس فرمان: **"اور ڈرو اس فتنہ سے جو تم میں صرف ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا"** کے بارے میں کہتے ہیں "کہ یہ آیت خاص طور پر اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی۔

اس آیت میں "فتنہ" سے مراد جنگ جمل ہے

273۔وَبِهِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَصْحَابِهِ [كذا] [قَالُوا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (وَاتَّقُوا فِتْنَةً لا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ) قَالَ : أَهْلُ بَدْرٍ خَاصَّةً . قَالَ : فَأَصَابَتْهُمْ يَوْمَ الْجَمَلِ فَاقْتَتَلُوا . وَكَانَ مِنَ الْمَفْتُونِينَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَهُمْ مِنْ أَهْلِ بَدْرٍ الْحَدِيثَ.

سدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے اس آیت کے بارے میں روایت کیا: **"اور ڈرو اس فتنہ سے جو تم میں صرف ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا"** اس سے مراد خاص طور پر اہل بدر ہیں، ان کو یہ فتنہ جمل کے روز پہنچا، پس انہوں نے قتال کیا، اور فلاں اور فلاں جو اہل بدر میں سے اس فتنے میں مبتلا ہوئے۔

274۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ . قَالَ : حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ دِينَارٍ . عَنِ الْحَسَنِ :

عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ قَرَأَ هَذِهِ الآيَةَ : (وَاتَّقُوا فِتْنَةً) إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ : مَا شَعَرْتُ [أَنَّ] هَذِهِ الآيَةَ [نَزَلَتْ فِينَا] إِلَّا الْيَوْمَ . يَعْنِي يَوْمَ الْجَمَلِ فِي مُحَارَبَتِهِ عَلِيّاً.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے یہ آیت آخر تک تلاوت فرمائی **"اور ڈرو اس فتنہ سے جو تم میں صرف ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا"** اور فرمایا کہ یہ آیت ہمارے بارے میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ جمل کے دن جنگ کے بارے میں ہی نازل ہوئی۔

275 ۔ حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الْيَمَنِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الْحَمُّوِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ خُرَيْمٍ الْعَبْسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ الْكَشِّيُّ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يُونُسَ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو شِهَابٍ [عَبْدُ رَبِّهِ بْنُ نَافِعٍ] عَنْ دَاوُدَ . عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ الزُّبَيْرَ قَالَ حُذِّرْنَا فِتْنَةً وَمَا نَدْرِي مَنْ تَخَلَّفَ لَهَا . ثُمَّ قَرَأَ (وَاتَّقُوا فِتْنَةً) فَقَالَ بَعْضُهُمْ : سُبْحَانَ اللهِ فَمَا لَكُمْ فَقَالَ : وَيْحَكَ إِنَّمَا نُبْصِرُ وَلَكِنْ لَا نَصْبِرُ.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں فتنہ سے متنبہ کیا گیا اور ہمیں نہیں معلوم کون اس فتنے میں مبتلا ہونے کے لیے پیچھے رہ جائے گا: "حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں "پس ایک شخص نے ان سے کہا: سبحان اللہ، تو آپ کو کیا ہے؟ آپ نے کہا: تجھ پر افسوس، ہم دیکھتے ہیں لیکن صبر نہیں کرتے۔

276 ۔ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مَالِكٍ الْقَطِيعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا غَيْلَانُ بْنُ جَرِيرٍ ، عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ :

قُلْنَا لِلزُّبَيْرِ : يَا [أَ] بَا عَبْدِ اللهِ ضَيَّعْتُمُ الْخَلِيفَةَ حَتَّى قُتِلَ . ثُمَّ جِئْتُمْ تَطْلُبُونَ بِدَمِهِ!! فَقَالَ الزُّبَيْرُ : إِنَّا قَرَأْنَاهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ : (وَاتَّقُوا فِتْنَةً لَا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً) [وَ] لَمْ نَكُنْ نَحْسُبُ أَنَّا أَهْلُهَا حَتَّى وَقَعَتْ مِنَّا حَيْثُ وَقَعَتْ.

مطرّف نے کہا کہ ہم نے زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عبد اللہ! آپ نے خلیفہ (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ شہید کر دیے گئے پھر آپ ان کا قصاص طلب کرنے آ گئے، تو حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہا: بے شک ہم ایک آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں تلاوت کیا کرتے تھے:

"اور ڈرو اس فتنہ سے جو تم میں صرف ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا"

اور ہم نے خیال نہ کیا کہ یہ ہمارے بارے میں ہے یہاں تک کہ واقع ہوئی ہم میں ہی جب جہاں واقع ہوئی۔

(احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:1، ص:170)(بزار، مسند بزار، ج:3، ص:190)

(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:37)(سیوطی، در منثور، ج:7، ص:87)

277۔ قَالَ : [وَ] حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْبَلْخِيُّ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُقَاتِلٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : (وَاتَّقُوا فِتْنَةً لا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ) الْآيَةَ ، قَالَ : حَذَّرَ اللهُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صلي الله عليه وآله وسلم أَنْ يُقَاتِلُوا عَلِيّاً.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں کہا:

"اور ڈرو اس فتنہ سے جو تم میں صرف ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کو خبردار کیا کہ کہیں وہ علی سے جنگ کریں۔

278۔ [قَالَ :] وَحَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عُبَادَةُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ بْنُ بَدْرٍ ، قَالَ : قَالَ الزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ قَرَأْتُ هَذِهِ الْآيَةَ بضع [بِضْعاً] وَعِشْرِينَ ، أَوْ بضع [بِضْعاً] وَثَلَاثِينَ سَنَةً ، وَلَا أَخَافُ أَنْ تُصِيبَنِي (وَاتَّقُوا فِتْنَةً) الْآيَةَ.

حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے یہ آیت "اور ڈرو اس فتنہ سے جو تم میں صرف ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا" بیس یا تیس سال سے زیادہ عرصہ تلاوت کی اور مجھے خوف نہیں تھا کہ یہ فتنہ مجھے پہنچے گا۔

279۔ [قَالَ : وَ] حَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ، عَنِ السُّدِّيِّ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] (وَاتَّقُوا فِتْنَةً لا تُصِيبَنَّ الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْكُمْ خَاصَّةً) قَالَ : هُمْ أَهْلُ الْجَمَلِ.

سُدی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت "اور ڈرو اس فتنہ سے جو تم میں صرف ان لوگوں کو نہ پہنچے گا جنہوں نے ظلم کیا" کے بارے میں کہا: اس سے مراد اہل جمل ہیں۔

280۔ قَالَ : [وَ] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ ، عَنْ هِشَامِ بْنِ بُكَيْرٍ الطَّوِيلِ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ عَلِيّاً يَوْمَ الْجَمَلِ وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : (وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ) فَحَلَفَ عَلِيٌّ بِاللهِ ، مَا قُوتِلَ أَهْلُ هَذِهِ الْآيَةِ مُنْذُ نَزَلَتْ إِلَّا الْيَوْمَ.

حضرت عثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو جمل کے روز یہ آیت تلاوت کرتے دیکھا: "**اور اگر یہ لوگ اپنے عہد و وعدہ کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں**" پس آپ نے اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا: یہ آیت جن کے بارے میں نازل ہوئی ان سے فقط آج ہی کے دن لڑائی کی گئی۔

281۔ قَالَ [وَ] أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَيَّنٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ. قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ. عَنْ أَبِي الْجَحَّافِ. عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ. عَنْ بُكَيْرٍ الطَّوِيلِ. عَنْ [أَبِي] عُثْمَانَ مُؤَذِّنِ بَنِي أَقْصَى قَالَ:

صَحِبْتُ عَلِيّاً سَنَةً كُلَّهَا۔ فَمَا سَمِعْتُ مِنْهُ بَرَاءَةً وَلَا وَلَايَةً. إِلَّا أَنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ يُعْذِرُنِي مِنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ إِنَّهُمَا بَايَعَانِي طَائِعَيْنِ غَيْرَ مُكْرَهَيْنِ. ثُمَّ نَكَثَا بَيْعَتِي مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ أَحْدَثْتُ. وَاللهِ مَا قُوتِلَ أَهْلُ هَذِهِ الْآيَةِ: (وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ) إِلَّا الْيَوْمَ

بنو اقصیٰ کے مؤذن ابو عثمان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے ایک سال حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی پورا ایک سال صحبت پائی میں نے ان سے کسی برات یا ولایت کے بارے میں نہیں سنا سوائے اس کے کہ کون ہے جو میرا فلاں فلاں سے عذر قبول کروائے گا؟ ان دونوں (حضرت طلحہ و حضرت زبیر رضی اللہ عنہما) نے بغیر کسی مجبوری کے خوشی خوشی میری بیعت کی تھی پھر ان دونوں نے بغیر کسی بات کے میری بیعت کو توڑ دیا، اس آیت "اور اگر یہ لوگ اپنے عہد و وعدہ کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں" والوں سے سوائے آج کے دن کے کبھی جنگ نہیں کی گئی۔

(سیوطی، جامع لاحادیث، ج:30، ص:492) (متقی ہندی، کنز العمال، ج:2، ص:379)

282۔ وَبِهِ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ حَسَّانَ. عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ. قَالَ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ وَاللهِ مَا قُوتِلَ أَهْلُ هَذِهِ الْآيَةِ: (وَإِنْ نَكَثُوا أَيْمَانَهُمْ) إِلَى قَوْلِهِ (فَقَاتِلُوا أَئِمَّةَ الْكُفْرِ).

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں: اللہ کی قسم! اس آیت "اور اگر یہ لوگ اپنے عہد و وعدہ کے بعد اپنی قسمیں توڑ دیں" والوں سے سوائے آج کے دن کے کبھی جنگ نہیں کی گئی۔

[40] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

(وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ أَوْ يُخْرِجُوكَ. وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللهُ وَاللهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ) [30/ الأنفال]

"اور یاد کرو جب کافر لوگ آپ کے خلاف ایک چال بنا رہے تھے کہ آپ کو قیدی بنا لیں یا شہید کر دیں یا دیس بدر کر دیں وہ اپنی چالیں چل رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر فرما رہا تھا اور چالوں کو ناکام کرنے میں اللہ ہی سب سے بہتر ہے"

واقعات شب ہجرت

283۔ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الثَّقَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَاجَةَ الْقَزْوِينِيُّ قَالَ. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَاصِمٍ الرَّازِيُّ إِمْلَاءً. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَبِي عُمَرَ الْعَدَنِيُّ. قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. قَالَ: أَخْبَرَنَا مُعَمَّرٌ. قَالَ: أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ. عَنْ مِقْسَمٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا) قَالَ: تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَصْبَحَ [مُحَمَّدٌ] فَأَوْثِقُوهُ بِالْوَثَاقِ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْتُلُوهُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ أَخْرِجُوهُ. فَأَطْلَعَ اللهُ نَبِيَّهُ عَلَى ذَلِكَ. فَبَاتَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى فِرَاشِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم تِلْكَ اللَّيْلَةَ. فَخَرَجَ رَسُولُ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] حَتَّى لَحِقَ بِالْغَارِ. وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَ عَلِيّاً وَهُمْ يَظُنُّونَ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ. فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا إِلَيْهِ. فَلَمَّا رَأَوْا عَلِيّاً رَدَّ اللهُ مَكْرَهُمْ. فَقَالُوا: أَيْنَ صَاحِبُكَ قَالَ: لَا أَدْرِي. فَاقْتَصُّوا أَثَرَهُ فَلَمَّا بَلَغُوا الْجَبَلَ اخْتَلَطَ عَلَيْهِمْ. فَصَعِدُوا فَوْقَ الْجَبَلِ فَمَرُّوا بِالْغَارِ فَرَأَوْا عَلَى بَابِهِ نَسْجَ الْعَنْكَبُوتِ فَقَالُوا: لَوْ دَخَلَ هَاهُنَا لَمْ يَكُنْ عَلَى بَابِهِ نَسْجُ الْعَنْكَبُوتِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "اور یاد کرو جب کافر لوگ آپ کے خلاف ایک چال بنا رہے تھے" کے بارے میں کہا: ایک رات قریش نے مکہ میں باہم مشاورت کی، پس ان میں سے ایک نے کہا: ان کو قید کر لو، ایک نے کہا: ان کو قتل کر دو، ایک نے کہا: بلکہ انہیں مکہ سے نکال دو، پس وہ رات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے بسر کیا، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر سے نکلے اور غار میں تشریف لے گئے اور مشرکین نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے گرد پہرا دیتے ہوئے رات گزاری اور وہ آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کو اللہ کا رسول سمجھتے رہے، جب

صبح ہوئی تو مشرکین غصے سے آپ کرّم اللہ وجہ الکریم پر ٹوٹ پڑے، پس جب انہوں نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو دیکھا تو اللہ تعالی نے ان کا مکر انہی کی طرف لوٹا دیا، پس انہوں نے کہا: تمہارے ساتھی کہاں ہیں؟ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں نہیں جانتا، پس انہوں نے آپ ﷺ کے قدموں کے نشانات کو تلاش کیا اور جب پہاڑ کے پاس پہنچے تو ان پر معاملہ مشتبہ ہو گیا جب وہ پہاڑ کے اوپر چڑھے اور غار کے پاس سے گزرے تو انہوں نے غار کے دروازے پر مکڑی کا جالا تنا ہوا تھا تو انہوں نے کہا کہ اگر اس غار میں گیا ہوتا تو اس کے دروزے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا۔

(مسند احمد، احمد بن حنبل، ج:1، ص:348)(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:10، ص:100)

(طبری، جامع البیان، ج:11، ص:137)(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:45)

(سیوطی، الدر المنثور، ج:7، ص:95)

[وأيضا] رواه عن عبد الرزاق بن راهويه، وسلمة، وعبد الله بن جعفر.

285ـ أخبرنا أبو بكر التميمي قال: أخبرنا أبو بكر بن المقري، قال: حدثنا إسحاق بن أحمد الخزاعي قال: حدثنا محمد بن أحمد بن أبي عمر قال: حدثنا عبد الرزاق، قال: حدثنا معمر عن عثمان الجزري عن مقسم، عن ابن عباس.

286ـ وَأَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ الْجَزَرِيُّ أَنَّ مِقْسَماً أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا) قَالَ: تَشَاوَرَتْ قُرَيْشٌ لَيْلَةً بِمَكَّةَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِذَا أَصْبَحَ فَأَثْبِتُوهُ فِي الْوَثَاقِ. يُرِيدُونَ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم وَذَكَرَهُ مِثْلَهُ سَوَاءً إِلَّا مَا غُيِّرَتْ. إِلَى [قَوْلِهِ] فَلَمَّا أَصْبَحُوا ثَارُوا إِلَيْهِ. وَقَالَ ابْنُ رَاهَوَيْهِ: فَلَمَّا أَصْبَحُوا رَأَوْا عَلِيّاً. وَسَاقَ مِثْلَهُ إِلَّا مَا غُيِّرَتْ. إِلَى [قَوْلِهِ:] لَوْ دَخَلَ هَاهُنَا لَمْ يَكُنْ يَنْسَجُ الْعَنْكَبُوتُ عَلَى بَابِهِ. فَمَكَثَ فِيهِ ثَلَاثاً. وَقَالَ ابْنُ رَاهَوَيْهِ: ثَلَاثَ لَيَالٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "اور یاد کرو جب کافر لوگ آپ کے خلاف ایک چال بنا رہے تھے" کے بارے میں کہا: ایک رات قریش نے مکہ میں باہم مشاورت کی، پس ان میں سے ایک نے کہا: جب صبح ہو تو ان کو قید کر لو، اور ان کا ارادہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قید کرنے کا تھا۔ اور آگے (پچھلی) حدیث کے مطابق ہی بیان کی مگر کچھ تبدیل کی گئی اس قول تک کہ جب صبح ہوئی تو مشرکین غصے سے آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم پر ٹوٹ پڑے، ابن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: جب صبح ہوئی تو انہوں نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو دیکھا، اور آگے (پچھلی) حدیث کے مطابق ہی بیان کی مگر کچھ تبدیل کی گئی اس قول تک کہ اگر اس غار میں گیا ہوتا تو اس کے دروزے پر مکڑی کا جالا نہ ہوتا۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس غار میں تین دن تک رہے اور ابن راہویہ نے کہا: تین راتیں۔

(طبری، جامع البیان، ج:11، ص:135، رقم: 16043)

(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:45)

287۔ وَأَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ : (وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا) قَالَ : لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم وَأَبُو بَكْرٍ إِلَى الْغَارِ ، أَمَرَ عَلِيّاً فَنَامَ فِي مَضْجَعِهِ وَبَاتَ الْمُشْرِكُونَ يَحْرُسُونَهُ. فَلَمَّا رَأَوْهُ نَائِماً حَسِبُوا أَنَّهُ النَّبِيُّ وَتَرَكُوهُ ، فَلَمَّا أَصْبَحَ وَثَبُوا إِلَيْهِ وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم فَإِذَا هُمْ بِعَلِيٍّ ، قَالُوا : أَيْنَ صَاحِبُكَ قَالَ : لَا أَدْرِي. فَرَكِبُوا الصَّعْبَ وَالذَّلُولَ فِي طَلَبِهِ:

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "**اور یاد کرو جب کافر لوگ آپ کے خلاف ایک چال بنا رہے تھے**" کے بارے میں کہا: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ غار کی طرف نکلے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو حکم دیا تو آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سو گئے اور مشرکین نے رات کو آپ کے گرد پہرا دیتے ہوئے رات گزاری، پس جب انہوں آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم کو سوتا دیکھا تو گمان کیا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جبکہ وہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم تھے، تو انہوں نے پوچھا: آپ کے ساتھی کہاں ہیں؟ تو آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم کے فرمایا: میں نہیں جانتا، پس مشرکین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے کے لیے ہر دشواری کا سامنا کیا۔

(طبری، جامع البیان، ج:11، ص:135، رقم: 16044)

(عبدالرزاق صنعانی، تفسیر عبدالرزاق، ج:2، ص:121)

288۔أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ عَلِيِّ بنِ مُحَمَّدٍ الْمُقرِئُ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ الْفَضلِ بنِ مُحَمَّدٍ . قَالَ : أَخبَرَنَا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ جَدِّي قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ عِيسَى قَالَ : حَدَّثَنَا سَلَمَةُ . قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ إِسحَاقَ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبدُ اللهِ بنُ أَبِي نَجِيحٍ عَن مُجَاهِدِ بنِ جَبرٍ : عَنِ ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اجتَمَعُوا لِذَلِكَ وَاتَّعَدُوا أَن يَدخُلُوا دَارَ النَّدوَةِ وَيَتَشَاوَرُوا فِيهَا فِي أَمرِ رَسُولِ اللهِ! غَدَوا فِي الْيَومِ الَّذِي اتَّعَدُوا . وَكَانَ ذَلِكَ الْيَومُ يُسَمَّى يَومَ الزَّحمَةِ . فَاعتَرَضَهُم إِبلِيسُ فِي هَيئَةِ شَيخٍ جَلِيلٍ عَلَيهِ بَتٌّ فَوَقَفَ عَلَى بَابِ الدَّارِ . فَلَمَّا رَأَوهُ وَاقِفاً عَلَى بَابِهَا قَالُوا : مَنِ الشَّيخُ قَالَ : شَيخٌ مِن أَهلِ نَجدٍ سَمِعَ بِالَّذِي اتَّعَدتُم لَهُ۔ فَحَضَرَ مَعَكُم لِيَسمَعَ مَا تَقُولُونَ۔ وَعَسَى أَن لَا يَعدَمَنَّكُم مِنهُ رَأيٌ وَنُصحٌ. قَالُوا : أَجَل فَادخُل. فَدَخَلَ مَعَهُم ۔ وَقَدِ اجتَمَعَ فِيهَا أَشرَافُ قُرَيشٍ كُلُّهُم مِن كُلِّ قَبِيلَةٍ . مِن بَنِي عَبدِ شَمسٍ عُتبَةُ . وَشَيبَةُ ابنَا رَبِيعَةَ . وَأَبُو سُفيَانَ بنُ حَربٍ . وَمِن بَنِي نَوفَلِ بنِ عَبدِ مَنَافٍ طُعمَةُ بنُ عَدِيٍّ وَجُبَيرُ بنُ مُطعِمٍ وَالْحَرثُ بنُ عَامِرِ بنِ نَوفَلٍ . وَمِن بَنِي عَبدِ الدَّارِ بنِ قُصَيٍّ النَّضرُ بنُ الْحَرثِ بنِ كَلَدَةَ . وَمِن بَنِي أَسَدِ بنِ عَبدِ الْعُزَّى أَبُو الْبَختَرِيِّ بنُ هِشَامٍ وَزَمعَةُ بنُ الْأَسوَدِ بنِ الْمُطَّلِبِ وَحَكِيمُ بنُ حِزَامٍ . وَمِن بَنِي مَخزُومٍ أَبُو جَهلِ بنُ هِشَامٍ . وَمِن بَنِي سَهمٍ نَبِيهٌ وَمُنَبِّهٌ ابنَا الْحَجَّاجِ . وَمِن بَنِي جُمَحٍ أُمَيَّةُ بنُ خَلَفٍ أَو مَن كَانَ مِنهُم وَغَيرُهُم مِمَّن لَا يُعَدُّ مِن قُرَيشٍ . فَقَالَ بَعضُهُم لِبَعضٍ : إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَد كَانَ مِن أَمرِهِ مَا قَد رَأَيتُم [وَ] إِنَّا وَاللهِ مَا نَأمَنُهُ عَلَى الْوُثُوبِ عَلَينَا۔ بِمَن قَد اتَّبَعَهُ مِن غَيرِنَا . فَاجمَعُوا فِيهِ رَأياً وَتَشَاوَرُوا . ثُمَّ قَالَ قَائِلٌ مِنهُم : احبِسُوهُ فِي الْحَدِيدِ وَغَلِّقُوا عَلَيهِ بَاباً . ثُمَّ تَرَبَّصُوا بِهِ مَا أَصَابَ أَشبَاهَهُ مِنَ الشُّعَرَاءِ۔ الَّذِينَ [كَانُوا] قَبلَهُ [مِثلَ] زُهَيرٍ . وَنَابِغَةَ وَمَن مَضَى مِنهُم مِن هَذَا الْمَوتِ [كَذَا] حَتَّى يُصِيبَهُ مِنهُ مَا أَصَابَهُم. فَقَالَ الشَّيخُ النَّجدِيُّ : لَا وَاللهِ مَا هَذَا لَكُم بِرَأيٍ۔ وَاللهِ لَئِن حَبَستُمُوهُ كَمَا تَقُولُونَ لَخَرَجَ أَمرُهُ مِن وَرَاءِ الْبَابِ۔ الَّذِي أَغلَقتُم دُونَهُ إِلَى أَصحَابِهِ . فَلَأَوشَكُوا أَن يَثِبُوا عَلَيكُم فَيَنتَزِعُونَهُ مِن أَيدِيكُم۔ ثُمَّ يُكَابِرُوكُم بِهِ حَتَّى يَغلِبُوكُم عَلَى أَمرِكُم . مَا هَذَا لَكُم بِرَأيٍ فَانظُرُوا فِي غَيرِهِ. ثُمَّ تَشَاوَرُوا . ثُمَّ قَالَ قَائِلٌ مِنهُم : نُخرِجُهُ مِن بَينِ أَظهُرِنَا فَنَنفِيهِ مِن بَلَدِنَا . فَإِذَا خَرَجَ عَنَّا فَوَاللهِ مَا نُبَالِي أَينَ يَذهَبُ۔ وَلَا حَيثُ وَقَعَ [إِذَا] غَابَ عَنَّا

أذاه. وفرغنا منه وأصلحنا أمرنا وألفتنا كما كانت. قال الشيخ النجدي: لا والله ما هذا لكم برأي. ثم تروا إلى حسن حديثه وحلاوة منطقه. وغلبته على قلوب الرجال بما يأتي به. والله لو فعلتم ذلك. ما أمنتم على أن يحل على حي من العرب فيغلب عليهم بذلك من قوله وحديثه حتى يبايعوه عليه. ثم يسير بهم إليكم حتى يطأكم بهم. فيأخذ أمركم من أيديكم ثم يفعل بكم ما أراد. دبروا فيه رأياً غير هذا. فقال أبو جهل بن هشام: والله إن لي فيه لرأياً. ما أراكم وقفتم عليه بعد. قالوا: وما هو يا [أ] با الحكم قال: أرى أن تأخذوا من كل قبيلة فتى. شاباً جليداً نسيباً وسيطاً فينا. ثم نعطي كل فتى منهم سيفاً صارماً. ثم يعمدون إليه. ثم يضربون بها ضربة رجل واحد فيقتلونه فنستريح منه. فإنهم إذا فعلوا ذلك تفرق دمه في القبائل كلها. فلم يقدر بنو عبد مناف على حرب قومهم جميعاً. ورضوا عنا بالعقل فعقلناه لهم. قال: فقال لهم الشيخ النجدي: القول ما قال هذا الرجل. هذا [هو] الرأي لا رأي لكم غيره فتفرق القوم عنه على ذلك وهم مجمعون له. فأتى جبرئيل رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم فقال: لا تبت هذه الليلة على فراشك. الذي كنت تبيت عليه. قال: فلما كان عتمة من الليل اجتمعوا على بابه. يرصدونه حتى ينام فيثبون عليه. فلما رأى رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم مكانهم. قال لعلي: نم على فراشي. واتشح ببردي هذا الحضرمي الأخضر. فنم فيه فإنه لا يخلص إليك شر وكراهة منهم. وكان رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم ينام في برده ذلك إذا نام. قلت: انتهى حديث سلمة. وزاد يونس بن بكير عن ابن إسحاق: ثم دعا رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم علي بن أبي طالب فأمره أن يبيت على فراشه ويتشح ببرد له أخضر. ففعل [علي ذلك]. ثم خرج رسول الله صلي الله عليه وآله وسلم على القوم وهم على بابه. فخرج [و] معه حفنة من تراب فجعل ينثرها على رءوسهم. وأخذ الله عز وجل بأبصارهم عن رؤية نبيه [و] هو يقرأ: (يس والقرآن الحكيم) إلى قوله: (فأغشيناهم فهم لا يبصرون). فلما أصبح رسول الله أذن الله له بالخروج إلى المدينة وكان آخر من قدم إلى المدينة من الناس. فيمن لم يفتن في دينه. أو [لم] يحبس علي بن أبي طالب وذلك أن رسول الله أخره بمكة

وَأَمَرَهُ أَنْ يَنَامَ عَلَى فِرَاشِهِ وَأَجَّلَهُ ثَلَاثاً. وَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَدِّيَ إِلَى كُلِّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَفَعَلَ. ثُمَّ لَحِقَ بِرَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَاطْمَأَنَّ النَّاسُ. وَنَزَلُوا إِلَى أَرْضِ أَمْنٍ مَعَ إِخْوَانِهِمْ مِنَ الْأَنْصَارِ.

.[وأيضا] أخبرناه محمد، وأحمد، قالا: حدثنا محمد بن يعقوب، قال: حدثنا أحمد بن عبد الجبار، قال: حدثنا يونس بن بكير، عن محمد بن إسحاق بذلك.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب مشرکین اس کے لیے جمع ہوئے اور دارالندوہ میں داخل ہوئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں مشاورت کے لیے تیار ہوئے تو صبح کا وقت تھا اس دن کا نام "یوم الرّحمۃ" رکھا گیا۔ اس دن ابلیس ایک بڑے بزرگ کی شکل میں موٹا کپڑا پہنے ہوئے آیا اور گھر کے دروازے پر کھڑا ہو گیا جب مشرکین نے اسے دیکھا تو انہوں نے پوچھا: یہ کون بزرگ ہے؟ کہنے والے نے کہا: یہ نجد کا ایک بزرگ ہے جس نے تمہاری مشاورت کے بارے سنا تو آ گیا کہ سنے تم کیا کہتے ہو؟ اور قریب ہے کہ تم اس کی کوئی رائے اور نصیحت ضائع نہ کر دو۔ مشرکین بولے: ضرور، آجاؤ، پس شیطان بھی ان کی مجلس میں داخل ہو گیا۔ اس مجلس میں قریش کے ہر قبیلے کا سردار موجود تھا۔ بنو عبد شمس سے ربیعہ کے بیٹے عتبہ، شیبہ اور ابو سفیان تھا۔ بنو نوفل بن عبد مناف سے طعمہ بن عدی، جبیر بن مطعم اور حارث بن عامر بن نوفل شامل تھے بنو عبد الدار بن قصی سے نضر بن حارث بن کلدہ تھا بنو اسد بن عبد العزی میں سے ابو البختری بن ہشام، زمعہ بن اسود بن مطلب اور حکیم بن حزام تھا بنو مخزوم سے ابو جہل بن ہشام تھا بنو سہم سے نبیہ اور منبہ حجاج کے دونوں بیٹے شامل تھے اور بنو جمح میں سے امیہ بن خلف تھا۔ ہر وہ جو ان میں سے تھا یا ان میں سے نہ تھا اس مجلس میں شامل تھا ان میں سے ایک بولا: بے شک اس شخص کا معاملہ ایسا ہے کہ اس کی پیروی کرنے والے جتنے لوگ ہیں ہم اس کے حملے سے محفوظ نہیں ہیں پس اس بارے میں سب رائے دو اور مشورہ دو۔ ایک کہنے والے نے کہا: ان کو لوہے کے ایک پنجرے میں قید کر کے دروازہ بند کر دو پھر انتظار کرو موت کا جو ان جیسے ان سے پہلے شاعر زُہیر اور نابغہ پر واقع ہوئی تھی۔ پھر وہ نجدی بوڑھا: اللہ کی قسم! یہ رائے مناسب نہیں اگر تم انہیں قید کرو گے تو جیسے تم کہہ رہے ہو ان کا حکم دروازے کے پیچھے سے نکل جائے گا جو تم ان کے اصحاب کے لیے بند کرو گے وہ تم پر جھپٹ پڑیں گے اور تمہارے ہاتھوں سے انہیں چھڑا کر لیں جائیں گے اور ہو سکتا ہے وہ ان کے معاملے میں تم پر غالب آ جائیں لہذا تمہاری یہ رائے درست نہیں کوئی اور رائے اپناؤ پھر انہوں نے باہم مشاورت کی اور ایک بولا: ہم انہیں اپنے درمیان سے نکال دیتے ہیں اور انہیں اپنے شہر سے دور بھیج دیتے ہیں جب وہ ہمارے شہر سے نکل جائیں گے تو ہمیں پروا نہیں ہو گی کہ وہ کہاں ہیں جب وہ ہمارے شہر سے غائب ہو جائیں گے تو ہم ان

کی تکلیف سے نجات پا جائیں گے اور ان سے نجات پانے کے بعد ہم اپنے معاملات درست کر لیں گے اور ہماری باہم الفت و محبت بھی پہلے جیسی ہو جائے گی۔ بوڑھا نجدی بولا: اللہ کی قسم! یہ رائے بھی درست نہیں ہے، کیا تم ان کی خوبصورت باتوں ،ان کی گفتگو کی مٹھاس اور ان کے لائے ہوئے دین کے باعث لوگوں کے دلوں پر ان کا غلبہ نہیں دیکھتے؟ اللہ کی قسم! اگر تم ایسا کرو گے تو وہ عرب کے کسی قبیلے میں تشریف لے جائیں گے اور وہ اپنی میٹھی باتوں سے ان پر غالب آ جائیں گے یہاں تک کہ قبیلے والے ان کی بیعت کر لیں گے پھر وہ ان کے ساتھ تم پر حملہ کریں گے اور تمہیں کچل دیں گے اور تمہارے ہاتھوں سے امر حکومت چھین لیں گے پھر تمہارے ساتھ جو چاہیں گے وہ کریں گے لہذا اس کے علاوہ کوئی اور رائے پیش کرو۔ ابو جہل بولا: اللہ کی قسم! میرے پاس ایک رائے ہے اس کے بعد تم کسی رائے پر نہیں ٹھہرو گے۔ سب بولے: اے ابوالحکم! وہ کیا ہے؟ ہم ہر قبیلے سے ایک صاحب نسب، باہمت اور بہادر نوجوان لیں اور ان میں سے ہر ایک کو تلوار دیں پھر ان تلواروں کے ذریعے انہیں قتل کر دیں پس ہم ان سے نجات پا لیں گے اگر ہم نے یوں کیا تو ان کا خون تمام قبائل میں بٹ جائے گا اور بنو عبد مناف تمام قبائل سے جنگ نہیں کر سکیں گے تو وہ دیت پر راضی ہو جائیں گے اور ہم انہیں دیت ادا کر دیں گے۔ بوڑھا نجدی بولا: یہی رائے درست ہے جو اس شخص نے دی ہے اس سے بہتر تمہارے لیے کوئی رائے نہیں پس سب بکھر گئے اور لڑکے جمع کرنے لگے۔ جبرائیل امین علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا: جس بستر پر آپ رات گزارتے ہیں اس پر آج کی رات آرام نہ کیجیے گا جب رات کا اندھیرا چھانے لگا تو وہ سب دروازے پر جمع ہو گئے اور وہ انتظار کرنے لگے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سو جائیں اور وہ حملہ کر دیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مورچے دیکھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: میرے بستر پر سو جاؤ اور میری سبز رنگ کی حضرمی چادر اوڑھ لو ان کی جانب سے آپ کو کوئی ایذا اور تکلیف نہیں پہنچے گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آرام فرماتے تو اسی چادر میں آرام فرمایا کرتے۔ میں نے کہا: یہاں تک سلمہ کی حدیث مکمل ہوئی۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحاق سے مزید الفاظ نقل کیے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا اور آپ کو حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بستر پر سو جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سبز چادر اوڑھ لیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے یوں ہی فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قوم پر نکلے ابھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے دروازے پر تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مٹھی میں مٹی تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے سروں پر ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھوں سے اپنے نبی کو دیکھنے کی طاقت لے لی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورۃ یٰس کی ابتدائی آیات تلاوت فرما رہے تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صبح فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ کی طرف جانے کی اجازت عطا فرمائی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم لوگوں میں سے

سب سے آخر میں مدینہ آئے نہ ہی آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم فتنہ کا شکار ہوئے اور نہ ہی قید کیے گئے اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں مکہ میں چھوڑا تھا اور اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا تھا اور تین دن قیام کا حکم دیا تھا اور یہ کہ ہر حق دار کو اس کا حق دیں آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے ایسا ہی کیا پھر رسول اللہ ﷺ سے آملے اور لوگ مطمئن ہوگئے اور اپنے انصار بھائیوں کے ساتھ امن والی زمین پر آباد ہوئے۔

(حلبی، سیرت حلبیہ، ج:2، ص:191)(ابو نعیم اصبہانی، دلائل النبوۃ، ج:1، ص:175)

[47] وفيها [نزل أيضا] قوله سبحانه:

(وَما كانُوا أَوْلِياءَهُ . إِنْ أَوْلِياؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ) [34 / الأنفال]

"وہ اس کے متولی نہیں ہو سکتے اس کے متولی ہونے کے حق دار تو صرف تقویٰ والے لوگ ہیں"

289 - أَخْبَرَنا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ . قالَ : أَخْبَرَنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قالَ : أَخْبَرَنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ . قالَ : حَدَّثَنا أَبُو مَرْوانَ قاضِي مَدِينَةِ الرَّسُولِ بِها سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ وَثَلاثِمِائَةٍ . قالَ : حَدَّثَنا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَنِيعٍ . قالَ : حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ . قالَ : حَدَّثَنا شُعْبَةُ . عَنْ قَتادَةَ عَنِ الْحَسَنِ : عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبّاسٍ [فِي قَوْلِهِ تَعالَى] : (وَما كانُوا) يَعْنِي كُفّارَ مَكَّةَ (أَوْلِياءَهُ إِنْ أَوْلِياؤُهُ) يَعْنِي ما أَوْلِياؤُهُ (إِلَّا الْمُتَّقُونَ) يَعْنِي [عَنِ] الشِّرْكِ وَالْكَبائِرِ . يَعْنِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طالِبٍ وَحَمْزَةَ وَجَعْفَراً وَعَقِيلاً . هٰؤُلاءِ هُمْ أَوْلِياؤُهُ (وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ).

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: **"وہ نہیں ہو سکتے"** یعنی مکہ کے کافر **"اس کے متولی"** نہیں ہیں اس کے متولی، یعنی وہ اس کے متولی نہیں ہو سکتے **"مگر صرف تقویٰ والے"** یعنی شرک اور کبیرہ گناہ سے بچنے والے، یعنی حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم، حضرت حمزہ، حضرت جعفر اور حضرت عقیل رضی اللہ عنہم، یہ ہی مسجد حرام کے متولی ہیں **"لیکن ان کی اکثریت بے علموں کی ہے"**

290 - أَخْبَرَنا مَنْصُورُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، قالَ : حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ . قالَ : حَدَّثَنا إِبْراهِيمُ بْنُ إِسْحاقَ . قالَ : حَدَّثَنا إِسْحاقُ . قالَ : حَدَّثَنا الْقاسِمُ بْنُ يَزِيدَ الْمَوْصِلِيُّ عَنْ أَبِي عَلِيٍّ . عَنْ أَبِي هُرْمُزَ : عَنْ أَنَسِ بْنِ مالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم قالَ آلُ مُحَمَّدٍ كُلُّ تَقِيٍّ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "(سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا تو متقی ہی ہو سکتا ہے"

291 . قالَ إِبْراهِيمُ : [وَ] حَدَّثَنا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ قالَ : حَدَّثَنا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ . قالَ : حَدَّثَنا أَسْباطُ . عَنِ السُّدِّيِّ . عَنْ أَصْحابِهِ [فِي قَوْلِهِ تَعالَى :] (إِنْ أَوْلِياؤُهُ إِلَّا الْمُتَّقُونَ) يَعْنِي أَصْحابَ مُحَمَّدٍ صلي الله عليه وآله وسلم

سدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے روایت کیا: **"اس کے متولی ہونے کے حق دار تو صرف تقویٰ والے لوگ ہیں"** یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ اس کے متولی ہونے کے حقدار ہیں۔

[48] وفيها [نزل أيضا] قوله جل ذكره:

(وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ) {41/الأنفال}

"اور خوب جان لو کہ تم اموالِ غنیمت میں سے جو کچھ بھی حاصل کرو تو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے اور قرابت داروں کے لیے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے"

292۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ عَمْرٍو. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ. عَنْ أَبِيهِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ. عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ. عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ) الْآيَةَ. قَالَ: لَنَا خَاصَّةً. وَلَمْ يَجْعَلْ لَنَا فِي الصَّدَقَةِ نَصِيباً، كَرَامَةً أَكْرَمَ اللهُ تَعَالَى نَبِيَّهُ وَآلَهُ بِهَا. وَأَكْرَمَنَا عَنْ أَوْسَاخِ أَيْدِي الْمُسْلِمِينَ.

حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمانِ باری: **"اور خوب جان لو کہ تم اموالِ غنیمت میں سے جو کچھ بھی حاصل کرو"** کے بارے میں فرمایا، یہ آیت خاص طور پر ہمارے لیے آئی اور ہمارے لیے صدقہ میں حصہ نہیں رکھا گیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ اور ان کی آل کو اس کے ذریعے عزت و کرامت سے نوازا ہے اور ہمیں مسلمانوں کے ہاتھوں کی میل سے بچا کر عزت دی ہے۔

293۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ السُّفْيَانِيُّ قِرَاءَةً. قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ بْنِ [مَالِكِ بْنِ شَبِيبِ بْنِ] عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُرْجِي عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ. عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حُمَيْدٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي بَكْرٍ. عَنْ قَيْسِ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْعَبَّاسِ عَنْ عِكْرِمَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ عليها السلام قَالَتْ لَمَّا اجْتَمَعَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ وَفَاطِمَةُ وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عِنْدَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: سَلُونِي. فَقَالَ الْعَبَّاسُ: أَسْأَلُكَ كَذَا وَكَذَا مِنَ الْمَالِ. قَالَ: هُوَ لَكَ. وَقَالَتْ فَاطِمَةُ: أَسْأَلُكَ مِثْلَ مَا سَأَلَ عَمِّي الْعَبَّاسُ. فَقَالَ: هُوَ لَكِ. وَقَالَ أُسَامَةُ: أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّ عَلَيَّ أَرْضَ كَذَا وَكَذَا، أَرْضاً كَانَ لَهُ انْتَزَعَهُ مِنْهُ. فَقَالَ: هُوَ لَكَ. فَقَالَ

بِعَلِيٍّ : سَلْ . فَقَالَ : أَسْأَلُكَ الْخُمُسَ . فَقَالَ هُوَ لَكَ . فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى : (وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ) الْآيَةَ . فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم : قَدْ نَزَلَتْ فِي الْخُمُسِ كَذَا كَذَا . فَقَالَ عَلِيٌّ : فَذَاكَ أَوْجَبُ لِحَقِّي . فَأَخْرَجَ الرُّمْحَ الصَّحِيحَ وَالرُّمْحَ الْمُكَسَّرَ . وَالْبَيْضَةَ الصَّحِيحَةَ وَالْبَيْضَةَ الْمَكْسُورَةَ . فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ أَرْبَعَةَ أَخْمَاسٍ وَتَرَكَ فِي يَدِهِ خُمُساً .

عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کہ فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: جب حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فاطمہ اور حضرت اسامہ بن زید، رضی اللہ عنہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے سوال کرو۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میں آپ سے مال میں سے اس اور اس شئ کا سوال کرتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آپ کا ہوا، حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے عرض کی: میں بھی آپ سے وہ ہی سوال کرتی ہوں جو میرے چچا نے عباس رضی اللہ عنہ نے آپ سے سوال کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ آپ کے لیے ہے۔ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ سے فلاں زمین کو لوٹانے کا سوال کرتا ہوں۔ یہ آپ رضی اللہ عنہ کی ایک زمین تھی جو آپ سے چھین لی گئی تھی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ آپ کی ہوئی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: آپ بھی سوال کرو، تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: میں آپ سے خمس کا سوال کرتا ہوں ، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آپ کے لیے ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"اور خوب جان لو کہ تم اموالِ غنیمت میں سے جو کچھ بھی حاصل کرو تو اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول کے لیے"** تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ آیت خمس کے حوالے سے یوں اور یوں نازل ہوئی، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی: پس میرا حق لازم ٹھرا۔ پس آپ رضی اللہ عنہ نے صحیح نیزا نکالا اور ٹوٹا ہوا نیزا نکالا، اور صحیح خود نکالی اور ٹوٹی ہوئی خود نکالی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چوتھا حصہ لے لیا اور پانچواں حصہ آپ رضی اللہ عنہ کے پاس رہنے دیا۔

294۔ [وَ] أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْبَرِيدِ ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ مَيْمُونٍ ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ مَوْلَى بَنِي هَاشِمٍ قَاضِي الرَّيِّ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ : سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيّاً يَقُولُ اجْتَمَعْتُ أَنَا وَفَاطِمَةُ وَالْعَبَّاسُ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ [عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صلي الله عليه وآله وسلم] فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَبِرَتْ سِنِّي

وَدَقَّ عَظْمِي وَكَثُرَتْ مَئُونَتِي. فَإِنْ رَأَيْتَ يَا رَسُولَ اللهِ أَنْ تَأْمُرَ لِي بِكَذَا وَكَذَا. وَسْقاً مِنَ الطَّعَامِ فَافْعَلْ فَأَجَابَهُ النَّبِيُّ [صلي الله عليه وآله وسلم]. فَقَالَتْ فَاطِمَةُ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَأْمُرَ لِي كَمَا أَمَرْتَ لِعَمِّكَ فَافْعَلْ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: نَعَمْ. ثُمَّ قَالَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ: يَا رَسُولَ اللهِ كُنْتَ أَعْطَيْتَنِي أَرْضاً كَانَتْ مَعِيشَتِي مِنْهَا. ثُمَّ قَبَضْتَهَا. فَإِنْ رَأَيْتَ أَنْ تَرُدَّهَا عَلَيَّ فَافْعَلْ. فَقَالَ: نَعَمْ. فَقُلْتُ: أَنَا إِنْ رَأَيْتَ أَنْ تُوَلِّيَنِي هَذَا الْحَقَّ. الَّذِي جَعَلَهُ اللهُ لَنَا فِي كِتَابِهِ مِنْ هَذَا الْخُمُسِ. فَأَقْسِمَهُ فِي حَيَاتِكَ كَيْلَا يُنَازِعَنِيهِ أَحَدٌ بَعْدَكَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم: فَافْعَلْ. فَوَلَّانِيهِ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَسَمْتُهُ فِي حَيَاتِهِ. ثُمَّ وَلَّانِيهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَسَمْتُهُ فِي حَيَاتِهِ. ثُمَّ وَلَّانِيهِ عُمَرُ فَقَسَمْتُهُ حَتَّى كَانَ آخِرُ سَنَةٍ مِنْ سِنِي عُمَرَ أَتَاهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَعَزَلَ حَقَّنَا ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَيَّ. فَقَالَ: هَذَا حَقُّكُمْ فَخُذْهُ. فَقُلْتُ: بِنَا عَنْهُ غِنًى الْعَامَ. وَبِالْمُسْلِمِينَ حَاجَةٌ. فَرَدَّهُ تِلْكَ السَّنَةَ فَلَمْ يَدْعُنِي إِلَيْهِ أَحَدٌ بَعْدَهُ. حَتَّى قُمْتُ مَقَامِي هَذَا. فَلَقِيَنِي الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا عَلِيُّ لَقَدْ نَزَعْتَ الْيَوْمَ مِنَّا شَيْئاً لَا يُرَدُّ إِلَيْنَا أَبَداً.. رواه جماعة عن هاشم به تارات.

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو سنا آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: میں، فاطمہ، عباس اور زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود تھے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میری عمر زیادہ ہوگئی ہے اور میری ہڈیاں کمزور ہوگئی ہیں میرے اور بوجھ زیادہ ہوگئے ہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لیے یوں اور یوں فرمان جاری کریں، کچھ وسق طعام، پس آپ ایسے کردیں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو اس کا (ہاں میں) جواب دیا تو حضرت فاطمہ علیہا السلام نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میرے لیے بھی ویسا ہی حکم صادر فرمائیں جیسا آپ نے اپنے چچا کے لیے صادر فرمایا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، پھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ نے مجھے ایک زمین عطا فرمائی تھی جو میرا ذریعہ معاش تھی پھر وہ مجھ سے لے لی، اگر آپ مناسب سمجھیں تو وہ مجھے واپس لوٹا دیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں نے عرض کی: اگر آپ مناسب سمجھیں تو آپ نے یہ حق مجھے سونپا تھا جس کو اللہ نے قرآن میں ہمارے لیے اس خمس سے مقرر فرمایا ہے پس آپ اس کو اپنی زندگی میں تقسیم فرمادیں تاکہ اس بارے میں آپ کے بعد مجھ سے کوئی نزاع نہ کریں، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

ارشاد فرمایا: ایسا کر دو، تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات میں مجھے سونپ دیا تو میں نے آپ کی حیات میں ہی اسے تقسیم کر دیا، پھر ابو بکر رضی اللہ عنہ نے میرے سپرد کیا تو میں نے ان کی زندگی میں ہی تقسیم کیا، پھر عمر رضی اللہ عنہ نے میرے سپرد کیا تو میں نے تقسیم کیا۔ یہاں تک کہ آپ رضی اللہ عنہ کی زندگی کے آخری سالوں میں ایک سال آپ رضی اللہ عنہ کو کافی سارا مال دیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ہمارا حق علیحدہ کیا پھر میری طرف بجھوایا اور فرمایا: یہ آپ کا حق ہے اسے لے لیں، میں نے کہا: اس سال ہم خوشحال ہیں اور مسلمانوں کو اس کی حاجت ہے پس آپ کرّم اللہ وجہ الکریم نے اس سال خمس کا مال لوٹا دیا اس کے بعد کسی نے آپ کی طرف مالِ غنیمت میں پانچواں حصہ نہیں بجھوایا۔ یہاں تک کہ میں اپنی اس جگہ سے کھڑا ہوا تو مجھ سے عباس ملے اور کہا: اے علی! آج تم نے ہم سے وہ چیز لے لی ہے جو ہمارے پاس کبھی واپس نہیں آئے گی۔

295۔وَبِهِ قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ . قَالَ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ .قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ خُصَيْفٍ : عَنْ مُجَاهِدٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (وَلِذِي الْقُرْبى) قَالَ : هُمْ أَقَارِبُ النَّبِيِّ الَّذِينَ لَمْ يَحِلَّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور قرابت والوں کے لیے" کے بارے میں کہا: وہ رسول اللہ ﷺ کے اقرباء ہیں جن کے لیے صدقہ حلال نہیں ہے۔

296۔وَ[بِهِ] قَالَ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ . قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ خُصَيْفٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ .قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم وَأَهْلُ بَيْتِهِ لَا تَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ فَجَعَلَ لَهُمُ الْخُمُسَ

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی اہل بیت کے لیے صدقہ حلال نہیں تھا، پس اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے خمس مقرر فرمایا۔

297۔وَبِهِ حَدَّثَنَا يُوسُفُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حُمْرَانَ . عَنْ سَعِيدٍ ، عَنْ قَتَادَةَ قَالَ :سَهْمُ ذَوِي الْقُرْبَى طُعْمَةٌ كَانَتْ لِقَرَابَةِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله سلم .

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: قرابت داروں حصہ، مال غنیمت ہے جو رسول اللہ ﷺ کے قرابت داروں کے لیے ہیں۔

298۔ وَحَدَّثَنَا يُوسُفُ . قَالَ : حَدَّثَنَا حَجَّاجُ [بْنُ الْمِنْهَالِ] قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ النُّمَيْرِيُّ عَنْ يُونُسَ [بْنِ يَزِيدَ] الْأَيْلِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ عَنْ سَهْمِ ذَوِي الْقُرْبَى فَقَالَ : هُوَ لِقُرْبَى رَسُولِ اللهِ قَسَمَهُ لَهُمْ رَسُولُ اللهِ بَيْنَهُمْ

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ذوی القربیٰ کے حصے کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قرابت داروں کا حصہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے لیے ان کے درمیان تقسیم کیا۔

[49] وفيها [نزل أيضا] قوله عز اسمه :

﴿هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ﴾ [62/ الأنفال 8]

"وہی تو ہے جس نے آپ کی اور مسلمانوں کی اپنی خاص مدد سے تائید فرمائی"

مولا علی علیہ السلام کے ساتھ تائید مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

299۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ السَّعْدِيُّ وَأَبُو إِبْرَاهِيمَ الْوَاعِظُ بِقِرَاءَتِي عَلَى كُلِّ وَاحِدٍ [مِنْهُمَا] مِنْ أَصْلِهِ . قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ هِلَالُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِالْبَصْرَةِ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ بَكَّارٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ أَبِي عَمْرٍو الْأَسَدِيُّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ عَلَى الْعَرْشِ مَكْتُوباً : لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا وَحْدِي لَا شَرِيكَ لِي ، وَمُحَمَّدٌ عَبْدِي وَرَسُولِي أَيَّدْتُهُ بِعَلِيٍّ . فَذَلِكَ قَوْلُهُ : ﴿هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ﴾ . [وَوَرَدَ أَيْضاً] فِي الْبَابِ عَنْ أَنَسٍ :

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی تو میں نے عرش پر لکھا دیکھا: "نہیں ہے کوئی معبود مگر میں اکیلا میرا کوئی شریک نہیں، محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میرے بندے اور میرے رسول ہیں میں نے ان کی علی کے ذریعے تائید کی، پس اسی بارے میں یہ آیت ہے: **"وہی تو ہے جس نے آپ کی اور مسلمانوں کی اپنی خاص مدد سے تائید فرمائی"** اسی طرح اس باب میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:3، ص:202)

(ابن عساکر، تاریخ ابن عساکر، ج:5، ص:408)(سیوطی، الدر المنثور، ج:7، ص:191)

300۔ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْحَرَشِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ الْعَتِيقِ غَيْرَ مَرَّةٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَدِيٍّ الْحَافِظُ بِجُرْجَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَبُو مُوسَى الْبَغْدَادِيُّ بِدِمَشْقَ سَنَةَ ثَلَاثِمِائَةٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَابِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ : عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم لَمَّا عُرِجَ بِي رَأَيْتُ عَلَى سَاقِ الْعَرْشِ مَكْتُوباً : لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ . مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ أَيَّدْتُهُ بِعَلِيٍّ نَصَرْتُهُ بِعَلِيٍّ .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں نے عرش کے کنارے لکھا دیکھا: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں میں نے ان کی علی کے ذریعے تائید کی، علی کے ساتھ ان کی مدد کی۔

(ابن عساکر، تاریخ ابن عساکر، ج:5، ص:408)(سیوطی، الدر المنثور، ج:7، ص:191)

(ہیثمی، مجمع الزوائد، ج:9، ص:159)

301۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُقْرِي قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي. عَنْ ثَابِتٍ:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم جَاعَ جُوعاً شَدِيداً. فَهَبَطَ عَلَيْهِ جَبْرَئِيلُ بِلَوْزَةٍ خَضْرَاءَ مِنَ الْجَنَّةِ فَقَالَ: افْكُكْهَا. فَفَكَّهَا فَإِذَا فِيهَا مَكْتُوبٌ: بِسْمِ اللهِ الرَّحْمنِ الرَّحِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ أَيَّدْتُهُ بِعَلِيٍّ وَنَصَرْتُهُ بِهِ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شدید بھوک میں مبتلا تھے تو جبرائیل علیہ السلام جنت سے سبز بادام لے کر اترے اور کہا کہ اس کو کھولیں، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو کھولا تو اس میں لکھا تھا: "اللہ، رحمن رحیم کے نام سے شروع ،اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، میں نے ان کی علی کے ذریعے تائید کی،اور علی کے ساتھ ان کی مدد کی"

(ابن المغازلی، المناقب، ص:257)

302۔ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى زَكَرِيَّا بْنُ أَحْمَدَ الْجُورِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُوس+فُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَطَّارُ بِمَكَّةَ. قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْعُقَيْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى الْكِسَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَالِمٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَشْعَثُ ابْنُ عَمِّ حَسَنِ بْنِ صَالِحٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم مَكْتُوبٌ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ بِأَلْفَيْ عَامٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ. أَيَّدْتُهُ بِعَلِيٍّ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت کے دروازے پر آسمان اور زمین کی تخلیق سے دو ہزار سال پہلے لکھا تھا: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں، میں نے ان کی علی کے ذریعے تائید کی" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

303۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ غَيْرَ مَرَّةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ أَيُّوبَ الْفَقِيهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ. عَنْ يُونُسَ بْنِ عُبَيْدٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم لَمَّا أُسْرِيَ بِي رَأَيْتُ فِي الْعَرْشِ «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ أَيَّدْتُهُ بِعَلِيٍّ».

حضرت ابو الحمراء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے معراج کرائی گئی تو میں نے عرش پر دیکھا: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں، میں نے ان کی علی کے ذریعے تائید کی" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:15، ص:72) (عبد الباقی، معجم الصحابہ، ج:3، ص:202)

(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:18، ص:25) (متقی ہندی، کنز العمال، ج:11، ص:524)

(قاضی عیاض، الشفاء، ج:1، ص:131) (خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج:11، ص:171)

(ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:7، ص:195)

304۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ. قَالَ. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عِيسَى السَّبِيعِيُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا الحسين بن الحكم قَالَ. حدثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الصِّينِيُّ أَبُو إِسْحَاقَ [قَالَ الْحَاكِمُ] وَأَخْبَرَنِي أبو جعفر محمد بن علي بن دحيم قَالَ. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الصِّينِيِّ قَالَ: حدثنا عَمْرُو بْنُ ثَابِتِ بْنِ أَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ:

عَنْ أَبِي الْحَمْرَاءِ قَالَ. قَالَ رَسُولُ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ نَظَرْتُ إِلَى سَاقِ الْعَرْشِ الْأَيْمَنِ. فَإِذَا عَلَيْهِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ أَيَّدْتُهُ بِعَلِيٍّ وَنَصَرْتُهُ بِهِ.

حضرت ابوالحمراء رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی تو میں نے دائیں عرش کے کنارے پر دیکھا، وہاں لکھا تھا: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول ہیں، میں نے ان کی علی کے ذریعے تائید کی اور ان کی مدد کی" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

[50] وفيها [نزل أيضا] قوله جل ذكره:

(يا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) [64 / الآنفال: 8]

"اے نبی! آپ کے لیے اور آپ کی غلامی بجالانے والے مؤمنوں کے لیے اللہ کافی ہے"

305۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ [قَالَ:] أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ الْقَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: (يا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام.

امام جعفر بن محمد علیہما السلام اپنے بابا سے روایت کرتے ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا:: "اے نبی! آپ کے لیے اور آپ کی غلامی بجالانے والے مؤمنوں کے لیے اللہ کافی ہے" یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔

306۔ وَبِهِ وَقَرَأْتُهُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَيْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ وَعَبْدُ اللهِ ابْنَا الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِمَا، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: (يا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام

امام جعفر بن محمد علیہما السلام اپنے بابا سے روایت کرتے ہیں، آپ علیہ السلام نے فرمایا: "اے نبی! آپ کے لیے اور آپ کی غلامی بجالانے والے مؤمنوں کے لیے اللہ کافی ہے" یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی۔

[51] ومن سورة التوبة [نزل أيضا] فيها قوله تعالى:

﴿وَأَذَانٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ إِلَى النَّاسِ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ أَنَّ اللهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ [التوبة: 9]

"اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں میں بڑے حج کے دن اعلانِ عام کر دینا ہے کہ اللہ اور اس کا رسول مشرکوں سے بیزار ہے"

رسول اللہ ﷺ سیدنا علی علیہ السلام کو سورۃ التوبۃ کی آیات دے کر بھیجا

307۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْقَاضِي بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي دَارِي مِنْ أَصْلِهِ. قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ النَّجَّارِ بِالْكُوفَةِ. قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ بْنِ زِيَادٍ الْقَطَّانُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي. قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَزِيدَ عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ إِنَّ لِعَلِيٍّ أَسْمَاءً فِي كِتَابِ اللهِ لَا يَعْلَمُهُ النَّاسُ. قُلْتُ: وَمَا هُوَ قَالَ: ﴿وَأَذَانٌ مِنَ اللهِ وَرَسُولِهِ﴾ عَلِيٌّ وَاللهِ هُوَ الْأَذَانُ يَوْمَ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ

حکیم بن جبیر نے کہا کہ علی بن حسین علیہما السلام نے فرمایا: بے شک حضرت علی علیہ السلام کے کتاب اللہ میں کافی اسماء ہیں جن کو لوگ نہیں جانتے، حکیم نے کہا میں نے پوچھا: اور وہ کون سے ہیں؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لوگوں میں بڑے حج کے دن اعلانِ عام کر دینا ہے" سے مراد علی علیہ السلام ہیں، اللہ کی قسم وہ اذان حج اکبر کے دن ہوئی۔

.ورواه عن حكيم بن قيس بن الربيع وحسين الأشقر، وأبو الجارود.ورواه ابن أبي ذيب عن الزهري عن زين العابدين مثله والأخبار متظاهرة بأن هذا المبلغ هو علي بن أبي طالب عليه السلام.

308۔أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ الْوَالِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بِبَغْدَادَ. قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُسَيَّبُ. عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ نَبِيِّ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَبَيْنَ قَبَائِلَ مِنَ الْعَرَبِ عَهْدٌ. فَأَمَرَ اللهُ نَبِيَّهُ أَنْ يَنْبِذَ إِلَى كُلِّ ذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ۔ إِلَّا مَنْ أَقَامَ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَالزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ. فَبَعَثَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ بِتِسْعِ آيَاتٍ مُتَوَالِيَاتٍ۔ مِنْ أَوَّلِ

بَرَاءَةَ . وَأَمَرَهُ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَنْ يُنَادِيَ بِهِنَّ يَوْمَ النَّحْرِ . وَهُوَ يَوْمُ (الْحَجِّ الْأَكْبَرِ) . وَأَنْ يُبْرِئَ ذِمَّةَ رَسُولِ اللهِ مِنْ أَهْلِ كُلِّ عَهْدٍ . فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ يَوْمَ النَّحْرِ عِنْدَ الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى فَنَادَى بِهٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور عرب کے کچھ قبائل کے درمیان ایک عہد تھا تو اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے ساتھ بھی عہد کیا اگر وہ فرض نماز قائم نہ کرے اور فرض زکوۃ ادا نہ کرے تو اس کا عہد اسی کی طرف پھینک دیں، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو سورۃ توبہ کی پہلی نو متواتر آیات دے کر بھیجا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا آپ علیہ السلام ان آیات کو یوم النحر کو پڑھ سنا دیں **"اور وہ حج اکبر کا دن تھا"** کہ ہر وہ بندہ جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد تھا اب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذمہ سے بری ہے پس حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام یوم النحر کو جمرہ کبریٰ کے پاس کھڑے ہوئے اور یہ آیات پڑھ کر سنائی۔

309۔أَخْبَرَنَا جَدِّي الشَّيْخُ أَبُو نَصْرٍ رَحِمَهُ اللهُ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْمُزَكِّي قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو خَلِيفَةَ الْبَصْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْخُزَاعِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ : عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بَعَثَ بِبَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ . فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ بَعَثَ إِلَيْهِ فَرَدَّهُ وَقَالَ : لَا يَذْهَبُ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي.

فَبَعَثَ عَلِيّاً [كَذَا] ..رواه جماعة عن حماد بن سلمة كذلك

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ کی آیات دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا، جب آپ رضی اللہ عنہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کو واپس کر دیا اور فرمایا: اس کام کے لیے میری اہل بیت کا ایک شخص جائے گا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کو بھیجا۔

(احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ج:2، ص:559)(عینی، عمدۃ القاری، ج: 6، ص:214)

310۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجُرْجَانِيُّ [قَالَ : أَخْبَرَنَا] أَبُو طَاهِرٍ السُّلَمِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ جَدِّي قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ وَعَبْدُ الصَّمَدِ قَالَا : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ . عَنْ سِمَاكٍ :

عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم بِبَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ : لَا يَنْبَغِي أَنْ يُبَلِّغَ هَذَا إِلَّا رَجُلٌ مِنِّي مِنْ أَهْلِي. فَدَعَا عَلِيّاً فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ کی آیات دے کر بھیجا جب آپ رضی اللہ عنہ ذو الحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کو واپس کر دیا اور فرمایا: اس کام کے لیے میری اہل بیت کا ایک شخص جائے گا ، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بھیجا۔

(نسائی، السنن الکبریٰ، ج:7، ص:435)(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:10، ص:245)

(نسائی، خصائص علی، ج:1، ص:92)

311۔ أَخْبَرَنَاهُ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ . قَالَ : أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدَةَ . قَالَ : حَدَّثَنَا تَمْتَامٌ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ أَبُو عُثْمَانَ الصَّفَّارُ . قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ . عَنْ سِمَاكٍ :

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم بَعَثَ بِبَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ . فَلَمَّا أَدْبَرَ . دَعَاهُ وَأَرْسَلَ عَلِيّاً وَقَالَ : لَا يُبَلِّغُهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ قَوْمِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ کی آیات دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا، پس جب آپ نے سفر شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بلا لیا اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو بھیجا اور فرمایا: اس کو میری قوم کا ایک شخص آگے پہنچائے گا۔

312۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ قِرَاءَةً وَأَمْلَاهُ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ بِالْكُوفَةِ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ. وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيّ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيّ الرَّفَّاءُ . قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بِمَكَّةَ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ . عَنْ سِمَاكٍ : عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بَعَثَ بَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ . فَلَمَّا أَنْ قَفَاهُ دَعَاهُ فَبَعَثَ عَلِيّاً وَقَالَ : لَا يُبَلِّغُهُ إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي. [وساقاه] لفظا واحدا إلا ما غيرت.

قال الحاكم : تفرد به حماد عن سماك وعنه ضويرة

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ کی آیات دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا، پس جب آپ نے سفر شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلا لیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بھیجا اور فرمایا: اس کو میرے گھر والوں میں سے ایک شخص آگے پہنچائے گا۔ اس روایت میں اور پچھلی روایت میں فقط ایک لفظ ہی تبدیل کیا گیا۔ حاکم نے کہا: حماد نے سماک سے تنہا روایت کیا اور ان سے ضویمرہ نے روایت کیا۔

(احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:3، ص:283)

314۔ أَخْبَرَنَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى بْنِ الْفَضْلِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَفَّانُ . قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ . عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ : عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ بَعَثَ بِبَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ . ثُمَّ دَعَاهُ فَبَعَثَ عَلِيّاً فَقَالَ : لَا يُبَلِّغُهَا إِلَّا رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي..وقال عفان : أحسبه قال : أخبرنا سماك قال : سمعت أنس بن مالك.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ کی آیات دے کر اہل مکہ کی طرف بھیجا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلا لیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو بھیجا اور فرمایا: اس کو میرے گھر والوں میں سے ایک شخص آگے پہنچائے گا۔

315۔ حَدَّثَنِي الْأُسْتَاذُ أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ الْمُحَمَّدَآبَادِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو قِلَابَةَ الرَّقَاشِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ وَمُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَا : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ : عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم بَعَثَ سُورَةَ بَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ أَرْسَلَ [إِلَيْهِ] فَأَخَذَهَا وَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ : لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا، پھر ان کو روک لیا اور یہ کام حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو سونپا اور فرمایا: میری طرف سے میرے گھر والوں میں سے ایک شخص آگے پہنچائے گا۔

(نسائی، السنن الکبریٰ، ج:7، ص:435)(سیوطی، الدر المنثور، ج:7، ص:229)

316. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجُرْجَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو طَاهِرٍ السُّلَمِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا جَدِّي أَبُو بَكْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ سِمَاكٍ : عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم بَعَثَ بِبَرَاءَةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ، فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ قَالَ : لَا يُؤَدِّيْهَا إِلَّا أَنَا أَوْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي . فَبَعَثَ بِهَا عَلِيّاً .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ کی آیات دے کر بھیجا جب آپ رضی اللہ عنہ ذوالحلیفہ کے مقام پر پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کو واپس کر دیا اور فرمایا: اس کام کو میں یا میری اہل بیت کا ایک شخص جائے گا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کو بھیجا۔

(مسند احمد، احمد بن حنبل، ج:3، ص:212)(ابن حجر، فتح الباری، ج:8، ص:320)

(عینی، عمدۃ القاری، ج:27، ص:281)(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:105)

317. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَالَوِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو يَعْقُوبَ يُوسُفُ بْنُ عَاصِمٍ الرَّازِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ ، عَنْ سِمَاكٍ :
عَنْ أَنَسٍ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ بِسُورَةِ بَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ أَرْسَلَ [إِلَيْهِ] فَرَدَّهُ وَأَخَذَهَا مِنْهُ. فَدَفَعَهَا إِلَى عَلِيٍّ وَقَالَ : لَا يُقِيمُ بِهَا إِلَّا أَنَا أَوْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا، جب آپ ذوالحلیفہ کے قریب پہنچے تو آپ رضی اللہ عنہ کو واپس کر دیا اور آپ سے سورۃ لے کر حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو بھجوا دی اور فرمایا: اس حکم کو یا میں قائم کروں گا یا میرے گھر والوں میں سے ایک شخص۔

318. أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ مَنْصُورُ بْنُ خَلَفٍ الْمُقْرِي قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ يَحْيَى قَالَ : حَدَّثَنَا الْكِرْمَانِيُّ بْنُ عَمْرٍو قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ سِمَاكٍ : عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بَعَثَ بِالْبَرَاءَةِ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ : لَا يَخْطُبُ بِهَا إِلَّا أَنَا أَوْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِي . فَبَعَثَ بِهَا مَعَ عَلِيٍّ عليه السلام .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا پھر فرمایا: اس کو میں یا میرے اہل سے ایک شخص ہی بیان کرے گا، پس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو سورۃ توبہ دے کر بھیجا۔

319۔وَ [رُوِيَ] فِي الْبَابِ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ [عليه السلام].

اس بارے میں جو امیر المؤمنین حضرت علی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا گیا۔

أَخْبَرَنِيهِ الْحَاكِمُ الْوَالِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْوَاعِظُ بِبَغْدَادَ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطُ بْنُ نَصْرٍ، عَنْ سِمَاكٍ: عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم حِينَ بَعَثَهُ بِبَرَاءَةَ قَالَ: يَا نَبِيَّ اللهِ إِنِّي لَسْتُ بِاللَّسِنِ وَلَا بِالْخَطِيبِ. قَالَ: مَا بُدٌّ مِنْ أَنْ أَذْهَبَ بِهَا أَنَا أَوْ تَذْهَبَ بِهَا أَنْتَ. قَالَ: فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَسَأَذْهَبُ أَنَا. فَقَالَ: انْطَلِقْ. فَإِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يُثَبِّتُ لِسَانَكَ وَيَهْدِي قَلْبَكَ. ثُمَّ وَضَعَ يَدَهُ عَلَى فَمِي. وَقَالَ: انْطَلِقْ فَاقْرَأْهَا عَلَى النَّاسِ

حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو سورۃ توبہ کی آیات دے کر بھیجا تو آپ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں اتنا تجربہ نہیں رکھتا اور نہ ہی میں خطیب ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا یا آپ کا ان آیات کو لے کر جانا ضروری ہے، حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کیا: اگر یہ ضروری ہے تو میں چلا جاتا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جاؤ، اللہ تعالیٰ آپ کی زبان کو ثبات اور دل کو ہدایت عطا فرمائے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ آپ کے منہ پر رکھا اور فرمایا: جاؤ اور ان آیات کو لوگوں کو پڑھ کر سناؤ۔

(احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ج:2، ص:702)

320۔أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ أَبِي الْهَيْثَمِ الْإِمَامُ قَالَ: أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ أَحْمَدَ. قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ نَاجِيَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ [كَذَا] رَسُولُ اللهِ حِينَ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ الْأَكْبَرِ. قَالَ عَلِيٌّ: أَلَا لَا يَحُجَّ بَعْدَ هَذَا الْعَامِ مُشْرِكٌ. أَلَا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ. أَلَا وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُسْلِمٌ وَمَنْ كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ مُحَمَّدٍ ذِمَّةٌ فَأَجَلُهُ إِلَى مُدَّتِهِ. وَاللهُ (بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ).

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا جبکہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حج اکبر کے لیے لوگوں کے درمیان اعلان کرنے کے لیے بھیجا تھا، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: سن لو، اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کر سکے گا، آگاہ ہو جاؤ، نہ ہی کوئی عریاں کعبے کا طواف کر سکے گا، اور جنت میں صرف مسلمان ہی داخل ہو سکے گا، پس جس شخص کے (سیدنا) محمد ﷺ کے درمیان کوئی ذمّہ ہو تو وہ اس کی مدت تک ملتوی کر دے، "اور اللہ اور اس کا رسول مشرکین سے بری ہے"

321۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدٍ [أَخْبَرَنَا] مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدَانَ الْعُصْفُرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ [بْنُ مَخْلَدٍ] بْنِ زَنْجَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنِ الشَّيْبَانِيِّ، عَنِ الشَّعْبِيِّ: عَنِ الْمُحْرِزِ بْنِ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ بَعَثَهُ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم بِالْبَرَاءَةِ فَكُنْتُ أُنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: جب نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو سورۃ براءت دے کر بھیجا تو میں آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ تھا پس میں نداء دیتا تھا یہاں تک کے میری آواز بیٹھ گئی۔

(حاکم، المستدرک، ج:4، ص:179) (نسائی، السنن الکبریٰ، ج:9، ص:225)

(احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:2، ص:299) (بزار، المسند، ج:15، ص:295)

(طبری، جامع البیان، ج:11، ص:313) (ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:104)

(جصاص رازی، احکام القرآن، ج:4، ص:255) (بیہقی، السنن الکبریٰ، ج:9، ص:225)

(ابن حجر، فتح الباری، ج:8، ص:83)

322۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حُسَيْنٍ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ مِقْسَمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ وَأَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ عَلِيّاً فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللهِ. فَبَيْنَا أَبُو بَكْرٍ فِي الطَّرِيقِ. إِذْ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ الْقُصْوَى فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَزِعاً وَظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، فَإِذَا [هُوَ] عَلِيٌّ فَدَفَعَ إِلَيْهِ كِتَابَ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَأَمَّرَهُ عَلَى الْمَوْسِمِ وَأَمَرَ عَلِيّاً أَنْ يُنَادِيَ بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ. فَانْطَلَقَا فَحَجَّا فَقَامَ عَلِيٌّ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ فَنَادَى: ذِمَّةُ

اللهِ وَرَسُولِهِ بَرِيئَةٌ مِنْ كُلِّ مُشْرِكٍ ، (فَسِيحُوا فِي الأَرْضِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ) ، وَلَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَنَّ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ، وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ . فَكَانَ عَلِيٌّ يُنَادِي بِهَا . فَإِذَا بَحَّ قَامَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَنَادَى بِهَا.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان کلمات کے ساتھ ندا دیں پھر ان کے پیچھے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو بھیجا آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط دیا درانحالیکہ حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راستے میں تھے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ قصویٰ کی آواز سنی تو فوراً باہر نکلے اور خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہو گئے ہیں جبکہ وہ علی تھے پس آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط دیا جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کے اجتماع پر آپ کو امیر بنایا اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو حکم دیا کہ وہ ان کلمات کے ساتھ ندا دیں، پس دونوں حضرات گئے اور اور حج کیا پس حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم ایام تشریق میں کھڑے ہوئے اور فرمایا: ہر مشرک اللہ اور اس کے رسول کے ذمہ سے بری ہے "تو زمین میں چار مہینے چل پھر لو" پس اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کر سکے گا اور نہ ہی کوئی عریاں بیت اللہ کا حج کر سکے گا اور جنت میں صرف مومن ہی داخل ہو گا۔ پس حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم ان کلمات کے ساتھ ندا دیتے جب آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم کی آواز بیٹھ گئی تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور ان کلمات کے ساتھ ندا دی۔

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:10، ص:93) (آلوسی، روح المعانی، ج:5، ص:240)

(بیہقی، دلائل النبوۃ، ج:5، ص:297) (شوکانی، فتح القدیر، ج:3، ص:217)

323. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُطَيَّنٌ قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو شَيْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الْحَكَمُ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ:

عَنْ سَعْدٍ ، قَالَ : بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَبَا بَكْرٍ بِبَرَاءَةَ ، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى ضَجْنَانَ تَبِعَهُ عَلِيٌّ ، فَلَمَّا سَمِعَ [أَبُو بَكْرٍ] وَقْعَ نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم ظَنَّ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ فَخَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِعَلِيٍّ ، فَدَفَعَ إِلَيْهِ بَرَاءَةَ فَكَانَ هُوَ الَّذِي يُنَادِي بِهَا

حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ برات دے کر بھیجا پس جب آپ ضجنان کے مقام پر پہنچے تو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم آپ کے پیچھے پہنچ گئے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ کی آواز سنی تو خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے ہیں پس آپ رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے تو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم تھے پس آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو سورۃ برات دی اور آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے ان آیات کو پڑھا۔

324۔أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ . قَالَ : أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ يَحْيَى أَبُو مَالِكٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ ، عَنْ سُلَيْمَانَ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ إِمَّا أَبُو هُرَيْرَةَ وَإِمَّا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَبَا بَكْرٍ بِبَرَاءَةَ . فَلَمَّا بَلَغَ ضَجْنَانَ سَمِعَ رُغَاءَ نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ فَعَرَفَهُ فَأَتَاهُ. فَقَالَ : مَا شَأْنِي قَالَ : خَيْرٌ . إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بَعَثَنِي بِبَرَاءَةَ وَجَعَلَكَ عَلَى الْمَوْسِمِ . فَأَقَامَا حَتَّى فَرَغَا . فَلَمَّا رَجَعَا انْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِي قَالَ : خَيْرٌ. أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ وَصَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُبَلِّغُ عَنِّي غَيْرِي أَوْ رَجُلٌ مِنِّي .

حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ برات دے کر بھیجا پس جب آپ ضجنان کے مقام پر پہنچے تو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم آپ کے پیچھے پہنچ گئے جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناقہ کی آواز سنی پس (حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم) تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے انہیں (حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم) کو پہچان لیا اور پوچھا: کیا حال ہیں؟ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: خیریت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ برات کی آیات سنانے کے لیے بھیجا ہے اور آپ کو حج پر (امیر) مقرر فرمایا ہے۔ پس دونوں حضرات نے حج ادا کیا اور فارغ ہوئے پس جب واپس لوٹے تو حضرت ابو بکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے بارے میں کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بھلائی ہے آپ تو میرے غار اور حوض کے ساتھی ہیں بات یہ ہے کہ ان آیات کو میرے یا میرے (گھر والوں) میں سے کوئی اور نہیں پہنچا سکتا ہے۔

(ابن حبان، صحیح ابن حبان، ج:15، ص:17)(ابن حجر، فتح الباری، ج:8، ص:318)

325۔أَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ . قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو رَبِيعَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ . قَالَ : حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ قَالَا بَعَثَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَبَا بَكْرٍ بِبَرَاءَةَ . فَلَمَّا بَلَغَ ضَجْنَانَ سَمِعَ ثُغَاءَ نَاقَةِ عَلِيٍّ فَعَرَفَهُ فَأَتَاهُ۔ فَقَالَ : مَا شَأْنِي فَقَالَ : خَيْرٌ . إِنَّ النَّبِيَّ بَعَثَنِي بِبَرَاءَةَ عَلَى الْمَوْسِمِ . فَلَمَّا رَجَعَ انْطَلَقَ أَبُو بَكْرٍ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا لِي قَالَ : خَيْرٌ۔ أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ وَالْحَوْضِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يُبَلِّغُ عَنِّي غَيْرِي أَوْ رَجُلٌ مِنِّي يَعْنِي عَلِيّاً .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو سورۃ برات دے کر بھیجا پس جب آپ ضجنان کے مقام پر پہنچے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی ناقہ کی آواز سنی تو انہیں پہچان لیا پس آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا حال ہیں؟ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: خیریت ہے، بے شک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سورت برات حج کے مجمع میں سنانے کے لیے بھیجا ہے پس جب حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ واپس ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میرے بارے میں کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بھلائی ہے آپ تو میرے غار اور حوض کے ساتھی ہیں بات یہ ہے کہ ان آیات کو میرے یا میرے (گھر والوں) میں سے کوئی اور نہیں پہنچا سکتا ہے۔

326۔أَخْبَرَنَاهُ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ شِيرَوَيْهِ . قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى مُوسَى بْنِ طَارِقٍ الْيَمَانِيِّ . عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ . عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ جِعْرَانَةَ . بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ . فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْعَرْجِ ثَوَى بِالصُّبْحِ فَلَمَّا اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ [إِذْ] سَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ [فَ] وَقَفَ عِنْدَ التَّكْبِيرِ فَقَالَ : هَذِهِ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم الْجَدْعَاءِ . لَقَدْ بَدَا لِرَسُولِ اللهِ فِي الْحَجِّ۔ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَنُصَلِّيَ مَعَهُ۔ فَإِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ : آمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ فَقَالَ : لَا بَلْ رَسُولٌ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ بِبَرَاءَةَ أَقْرَؤُهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ [قَالَ

:] فَقَدِمْنَا مَكَّةَ . فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ . قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ وَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ . حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ عليه السلام فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةَ حَتَّى خَتَمَهَا . وَكَذَلِكَ يَوْمَ عَرَفَةَ وَيَوْمَ النَّحْرِ . وَيَوْمَ النَّفْرِ الْأَوَّلِ . [والحديث طويل] أنا اختصرته.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جعرانہ کے عمرہ سے واپس لوٹے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو حج پر (امیر بنا) بھیجا، پس ہم آپ رضی اللہ عنہ کے ساتھ آگے بڑھے یہاں تک کہ ہم صبح کے وقت عرج ثوی کے مقام پر پہنچے پس جب آپ تکبیر کہنے کے لیے سیدھے ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے پیچھے ایک آواز سنی، آپ رضی اللہ عنہ رک گئے اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اونٹنی "جدعاء" کی آواز ہے حج کا آغاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا ہو سکتا ہے کہ (اونٹنی پر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں اور ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز ادا کریں، پس اس اونٹنی پر حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم تھے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا: کیا آپ امیر بنا کر بھیجے گئے ہیں یا کوئی پیغام لائے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہیں بلکہ پیغام لانے والا ہوں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے سورۃ برات کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ میں لوگوں کو حج کے موقع پر پڑھ کر سناؤں، پس ہم آگے بڑھے، یوم ترویہ سے ایک دن قبل حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو خطبہ دیا اور احادیث سنائی اور مناسک حج بتائے پس جب آپ فارغ ہوئے تو حضرت علی علیہ السلام کھڑے ہوئے اور مکمل سورۃ توبہ کی تلاوت فرمائی یوں ہی یوم عرفہ، یوم نحر اور نفر اول کے دن بھی۔ (نسائی، خصائص علی، ص:94)

327۔ حَدَّثَنِي الْحَاكِمُ الْوَالِدُ ، عَنْ أَبِي حَفْصٍ [بْنِ شَاهِينَ] قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَزَّازُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنْ عَبْدِ الصَّمَدِ ، عَنْ أَبِيهِ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَجَّهَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بِالْآيَاتِ . مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ بَرَاءَةَ مَعَ أَبِي بَكْرٍ ، وَأَمَرَهُ أَنْ يَقْرَأَهَا عَلَى النَّاسِ ، فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرَئِيلُ فَقَالَ : إِنَّهُ لَا يُؤَدِّي عَنْكَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ عَلِيٌّ فَبَعَثَ عَلِيّاً فِي أَثَرِهِ ، فَسَمِعَ أَبُو بَكْرٍ رُغَاءَ النَّاقَةِ . فَقَالَ : مَا وَرَاءَكَ يَا عَلِيُّ أَنْزَلَ فِيَّ شَيْءٌ قَالَ : لَا . وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ قَالَ : لَا يُؤَدِّي عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ . فَدَفَعَ [أَبُو بَكْرٍ] إِلَيْهِ الْآيَاتِ ، وَقَرَأَهَا عَلِيٌّ عَلَى النَّاسِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ توبہ کی پہلی آیات دے کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور انہیں حکم دیا کہا اور انہیں حکم دیا کہ وہ ان آیات کو لوگوں کے سامنے تلاوت کر دیں، پس حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے

... ہے ان آیات کو تلاوت کرنے کا فریضہ یا آپ ادا کریں یا علی۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو ان کے پیچھے بھیجا پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ناقہ کی آواز سنی تو پوچھا: اے علی! آپ میرے پیچھے کس لیے آئے کیا کوئی حکم اترا ہے؟ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: نہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے: یہ فریضہ یا میں ادا کروں گا یا علی پس حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے وہ آیات آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم کے سپرد کر دی اور آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے لوگوں کے سامنے ان کی تلاوت فرمائی۔

[52] وفيها [نزل أيضا] قوله سبحانه:

(أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) [الآية 19 / التوبة: 9]

"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی آبادی کو اس کے برابر ٹھہرایا ہوا ہے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا"

328۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْمُفَسِّرُ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْمُفَسِّرُ - قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ. قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ. عَنْ إِسْمَاعِيلَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ تَكَلَّمَا فِي ذَلِكَ.

شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ آیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی تھی۔ (طبری، جامع البیان، ج:11، ص:340)

329۔ [وَ] قَالَ [أَيْضاً]: وَحَدَّثَنَا عُقْبَةُ بْنُ مُكْرِمٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ. عَنْ إِسْمَاعِيلَ: عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ) الْآيَةَ. فِي عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ

شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ آیت "کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے۔۔ یہ آیت" حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی۔

(طبری، جامع البیان، ج:11، ص:280، رقم: 16639) (ابن ابی شیبہ، المصنف، ج:12، ص:81)
(ابن المغازلی، المناقب، ج:1، ص:388) (سیوطی، الدر المنثور، ج:7، ص:271)

330۔ أَخْبَرَنَا ابْنُ فَنْجَوَيْهِ. قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ الْكِسَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ. عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ:
عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ) قَالَ: نَزَلَتْ فِي الْعَبَّاسِ وَعَلِيٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا.

شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ آیت "کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے۔۔۔ یہ آیت" حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

و [رواه أيضا أبو بكر عن] مروان بن معاوية. عن إسماعيل مثله.

331. أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أُمَيَّةُ بْنُ خَالِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ:

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهِ: (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ) الْآيَةَ. قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ.

شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: یہ آیت "کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے ۔۔۔۔ یہ آیت "حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی۔

و [عن] الحماني عن محمد بن فضيل، عن إسماعيل بن أبي خالد مثله.

332. أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الدِّينَوَرِيُّ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَخْتَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَوْرٍ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ أَشْعَثَ بْنِ سَوَّارٍ

عَنِ ابْنِ سِيرِينَ قَالَ قَدِمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَقَالَ لِلْعَبَّاسِ: يَا عَمِّ أَلَا تُهَاجِرُ أَلَا تَلْحَقُ بِرَسُولِ اللهِ فَقَالَ: أَعْمُرُ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ، وَأَحْجُبُ الْبَيْتَ. فَأَنْزَلَ اللهُ: (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللهِ. وَاللهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ).

وَقَالَ لِقَوْمٍ: أَلَا تُهَاجِرُونَ أَلَا تَلْحَقُونَ بِرَسُولِ اللهِ فَقَالُوا: نُقِيمُ مَعَ إِخْوَانِنَا وَعَشَائِرِنَا وَمَسَاكِنِنَا. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَاؤُكُمْ) الْآيَةَ: [24/التوبة]

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم مدینہ سے مکہ تشریف لائے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہا: کیا آپ ہجرت نہیں کریں گے؟ کیا آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ملیں گے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مسجد حرام کو آباد رکھتا ہوں اور بیت اللہ کی حفاظت کرتا ہوں پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی آبادی کو اس کے برابر ٹھہرایا ہوا ہے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک وہ برابر نہیں ہوسکتے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"** تو آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے لوگوں سے کہا: کیا تم ہجرت نہیں کرتے؟ کیا تم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہیں ملتے؟ وہ بولے: ہم اپنے بھائیوں اپنے قبائل کے ساتھ اپنے

گھروں میں رہتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"فرمادو اگر تمہارے باپ دادے اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہارے جوڑے، اور تمہارے کنبے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور تجارت جس میں نقصان سے تم ڈرتے ہو اور تمہاری مرغوب رہائشیں تمہیں زیادہ محبوب ہوں اللہ اور اس کے رسول اور راہِ خدا میں جہاد سے تو ٹھہرو ذرا یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لے آئے اور اللہ فاسق قوم کو کبھی منزل یاب نہیں فرماتا"**

(سیوطی، الدر المنثور، ج:7، ص:272)

(قاضی ثناء اللہ، تفسیر مظہری، ج:1، ص:1557، دار احیاء التراث، بیروت)

333۔ وَأَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُوسَى السَّوَانِيطِيُّ بِحَلَبَ. قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُنْذِرِ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ، عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ:

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَشَيْبَةَ بْنَ عُثْمَانَ أَسْلَمَا وَلَمْ يُهَاجِرَا. فَقَامَ الْعَبَّاسُ عَلَى سِقَايَتِهِ وَشَيْبَةُ عَلَى حِجَابَتِهِ. فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: أَنَا أَفْضَلُ مِنْكَ، أَنَا سَاقِي بَيْتِ اللهِ وَكَانَ بَيْنَهُمَا كَلَامٌ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِيمَا تَنَازَعَا فِيهِ: (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت عباس بن عبد المطلب اور حضرت شیبہ بن عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام کیا اور ہجرت نہ کی، حضرت عباس مسجد حرام میں پانی پلاتے اور حضرت شیبہ حفاظت کرتے، تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے کہا: میں آپ سے افضل ہوں میں بیت اللہ کا پانی پلانے والا ہوں اور ان کے درمیان کچھ بات ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں کی باہم گفتگو کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: **"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی آبادی کو اس کے برابر ٹھہرایا ہوا ہے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا"**

334۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْمُفَسِّرُ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْمُفَسِّرُ. قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ زَنْجَوَيْهِ [قَالَ: أَخْبَرَنَا] عَبْدُ الرَّزَّاقِ. قَالَ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَمْرٍو: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ: (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ) فِي عَبَّاسٍ وَعَلِيٍّ وَشَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ تَكَلَّمُوا فِي ذَلِكَ الْحَدِيثَ

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیت: کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے "حضرت عباس، حضرت علی، حضرت شیبہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے اس بارے میں گفتگو کی تھی۔

335: وَبِهِ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرٌو ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَصْحَابِهِ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحاجِ) إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ۔ قَالَ : افْتَخَرَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَشَيْبَةُ وَالْعَبَّاسُ وَرَجُلٌ قَدْ سَمَّاهُ۔ فَقَالَ الْعَبَّاسُ : أَنَا أَسْقِي حَجِيجَ بَيْتِ اللهِ وَأَنَا أَفْضَلُكُمْ وَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا هَاجَرْتُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَجَاهَدْتُ مَعَهُ. وَقَالَ شَيْبَةُ : أَنَا أَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ ، فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى : (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحاجِ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ) إِلَى قَوْلِهِ : (الْفائِزُونَ).

سُدی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ساتھیوں سے اس آیت کے بارے میں روایت کیا: "**کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے ---** یہ آیت "حضرت علی بن ابی طالب، حضرت شیبۃ، حضرت عباس رضی اللہ عنہم اور ایک اور شخص جس کا نام راوی نے لیا نے فخر کیا۔ تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں بیت اللہ کا حج کرنے والوں کو پانی پلاتا ہوں اور میں تم سے افضل ہوں، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہجرت کی ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا ہے، حضرت شیبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں اللہ کی مساجد کو آباد کرتا ہوں، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "**کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی آبادی کو اس کے برابر ٹھہرایا ہوا ہے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک وہ برابر نہیں ہوسکتے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا**"

336۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجرْجرَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْكُدَيْمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو الْأَسَدِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ أَبِي مَالِكٍ :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي] قَوْلِهِ تَعَالَى : (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحاجِ) قَالَ : افْتَخَرَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ : أَنَا عَمُّ مُحَمَّدٍ ، وَأَنَا صَاحِبُ سِقَايَةِ الْحَاجِّ ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ عَلِيِّ [كَذَا] وَقَالَ شَيْبَةُ بْنُ عُثْمَانَ : أَنَا أَعْمُرُ بَيْتَ اللهِ وَصَاحِبُ حِجَابَتِهِ وَأَنَا أَفْضَلُ. فَسَمِعَهُمَا عَلِيٌّ وَهُمَا يَذْكُرَانِ ذَلِكَ . فَقَالَ : أَنَا أَفْضَلُ مِنْكُمَا ، أَنَا الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ. فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمْ : (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحاجِ) يَعْنِي الْعَبَّاسَ ، (وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرامِ) يَعْنِي شَيْبَةَ . (كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ) إِلَى قَوْلِهِ : (أَجْرٌ عَظِيمٌ) فَفَضَّلَ عَلِياً عَلَيْهِمَا.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، اللہ تعالی نے اس فرمان: "**کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی آبادی کو اس کے برابر ٹھہرایا ہوا ہے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک وہ برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا**" کے بارے میں کہا: حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے فخر کیا اور کہا: میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا ہوں اور میں حاجیوں کو پانی پلانے والا ہوں اور میں علی سے افضل ہوں یوں ہی شیبہ نے کہا، میں بیت اللہ کو آباد کرنے والا ہوں اور اس کی حفاظت کرنے والا ہوں جب ان دونوں کی باتوں کو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے سنا تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں آپ دونوں سے افضل ہوں، میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہوں، پس اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "**کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے** "یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ"، "**اور مسجد حرام کو آباد کرنے والے** "یعنی شیبہ"، "**کو اس کے برابر ٹھہرایا ہوا ہے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک وہ برابر نہیں ہو سکتے**

"پس حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو ان پر فضیلت دی گئی۔

مولا علی علیہ السلام کا اپنی فضیلت پر منفرد استدلال

337۔ حَدَّثَنِي الْحَاكِمُ الْوَالِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ ، بِبَغْدَادَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْمِصْرِيُّ [حَدَّثَنَا] حَبْرُونُ بْنُ عِيسَى [حَدَّثَنَا] يَحْيَى بْنُ سُلَيْمَانَ الْقُرَشِيُّ [حَدَّثَنَا] عَبَّادُ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ أَبُو مَعْمَرٍ :

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَعَدَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ، وَشَيْبَةُ صَاحِبُ الْبَيْتِ يَفْتَخِرَانِ حَتَّى أَشْرَفَ عَلَيْهِمَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : عَلَى رِسْلِكَ يَا ابْنَ أَخِي . فَوَقَفَ لَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : إِنَّ شَيْبَةَ فَاخَرَنِي فَزَعَمَ أَنَّهُ أَشْرَفُ مِنِّي . قَالَ : فَمَا ذَا قُلْتَ [لَهُ] يَا عَمَّاهُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَنَا عَمُّ رَسُولِ اللهِ وَوَصِيُّ أَبِيهِ وَسَاقِي الْحَجِيجِ أَنَا أَشْرَفُ مِنْكَ . فَقَالَ [عَلِيٌّ] : لِشَيْبَةَ فَمَا ذَا قُلْتَ يَا شَيْبَةُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : أَنَا أَشْرَفُ مِنْكَ . أَنَا أَمِينُ اللهِ عَلَى بَيْتِهِ وَخَازِنُهُ ۔ أَفَلَا ائْتَمَنَكَ عَلَيْهِ كَمَا ائْتَمَنَنِي !! فَقَالَ لَهُمَا عَلِيٌّ : اجْعَلَا لِي مَعَكُمَا فَخراً . قَالَا : نَعَمْ . قَالَ : فَأَنَا أَشْرَفُ مِنْكُمَا . أَنَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِالْوَعِيدِ مِنْ ذُكُورِ هَذِهِ الْأُمَّةِ ، وَهَاجَرَ وَجَاهَدَ . فَانْطَلَقُوا ثَلَاثَتُهُمْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَجَثَوْا بَيْنَ يَدَيْهِ ۔ فَأَخْبَرَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ بِمَفْخَرَتِهِ ۔ فَمَا أَجَابَهُمْ رَسُولُ اللهِ بِشَيْءٍ . فَانْصَرَفُوا عَنْهُ ۔ فَنَزَلَ الْوَحْيُ بَعْدَ

أَيَّامٍ فِيهِمْ . فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ ثَلاثَتِهِمْ حَتَّى أَتَوْهُ . فَقَرَأَ عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم : (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ) إِلَى آخِرِ الْعَشْرَةِ قَرَأَهَا أَبُو مَعْمَرٍ مُخْتَصَراً .

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت شیبہ کعبہ کے متولی بیٹھے فخر کر رہے تھے یہاں تک کہ حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم نے ان دونوں سے خود کو زیادہ صاحب شرف کہا، پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: اے بھتیجے! ذرا ٹھہرو، تو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم آپ رضی اللہ عنہ کے لیے رک گئے، حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: شیبہ نے مجھ پر فخر کیا اور گمان کیا کہ وہ مجھ سے زیادہ صاحب شرف ہیں، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے کہا: اے چچا! پھر آپ نے کیا کہا؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے ان سے کہا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چچا ہوں اور ان کے بابا کو وصی ہوں اور حُجاج کو پانی پلانے والا ہوں میں آپ سے زیادہ صاحب شرف ہوں، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے شیبہ سے کہا: اے شیبہ! آپ نے کیا کہا؟ شیبہ نے کہا: میں نے کہا: میں آپ سے زیادہ صاحب شرف ہوں، میں اللہ کا امین ہوں اس کے گھر کے حوالے سے امین اور خازن ہوں۔ کیا آپ بیت اللہ کے امین ہو جیسے میں امین ہوں؟ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: مجھے بھی اپنے ساتھ فخر میں شامل کرو، انہوں نے کہا: جی بلکل، آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں آپ دونوں سے زیادہ صاحب شرف ہوں، میں اس امت کے مردوں میں سے سب سے پہلے وعید پر ایمان لایا ہوں، ہجرت کی اور جہاد کیا، پھر یہ تینوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں دوزانوں ہو کر بیٹھے اور ہر ایک نے اپنی فضیلت بیان کرنے کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو جواب نہ دیا اور وہ تینوں واپس چلے گئے پس کچھ دنوں کے بعد ان کے بارے میں وحی نازل ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان تینوں کو بُلا بھیجا تو وہ حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو یہ آیات سنائی: "کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے" دسویں آیت کے آخر تک، ابو معمر نے اس کو مختصر پڑھا۔

(ابو نعیم اصبہانی، فضائل خلفاء الراشدین، ج:1، ص:130)

338۔أَخْبَرَنِي أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَلَفِ بْنِ الْخَضِرِ الْبُخَارِيُّ كِتَابَةً قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ الْحَرْثِ الْبُخَارِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حَفْصٍ الْجَوْزَجَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا رَقَادُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَمْزَةَ السُّكَّرِيُّ عَنْ لَيْثِ بْنِ أَبِي سُلَيْمٍ . عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ : عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ بَيْنَمَا شَيْبَةُ وَالْعَبَّاسُ يَتَفَاخَرَانِ . إِذْ مَرَّ بِهِمَا عَلِيٌّ

بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ : فِي مَا ذَا تَفَاخَرَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا عَلِيُّ لَقَدْ أُوتِيتُ مِنَ الْفَضْلِ مَا لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ. فَقَالَ : وَمَا أُوتِيتَ يَا عَبَّاسُ قَالَ : أُوتِيتُ سِقَايَةَ الْحَاجِّ. فَقَالَ : مَا تَقُولُ أَنْتَ يَا شَيْبَةُ قَالَ : أُوتِيتُ مَا لَمْ يُؤْتَ أَحَدٌ. فَقَالَ [: وَمَا أُعْطِيتَ قَالَ] أُعْطِيتُ عِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ. فَقَالَ لَهُمَا عَلِيٌّ : اسْتَحْيَيْتُ لَكُمَا يَا شَيْخَانِ. فَقَدْ أُوتِيتُ عَلَى صِغَرِي مَا لَمْ تُؤْتَيَا [هُ]. فَقَالَا : وَمَا أُوتِيتَ يَا عَلِيُّ قَالَ : ضَرَبْتُ خَرَاطِيمَكُمَا بِالسَّيْفِ. حَتَّى آمَنْتُمَا بِاللهِ وَرَسُولِهِ. فَقَامَ الْعَبَّاسُ مُغْضَباً يَجُرُّ ذَيْلَهُ حَتَّى دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ : مَا وَرَاءَكَ يَا عَبَّاسُ فَقَالَ : أَلَا تَرَى مَا يَسْتَقْبِلُنِي بِهِ هَذَا الصَّبِيُّ قَالَ : وَمَنْ ذَلِكَ قَالَ : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَقَالَ [النَّبِيُّ] : ادْعُوا لِي عَلِيّاً. فَدُعِيَ. فَقَالَ لَهُ : يَا عَلِيُّ مَا الَّذِي حَمَلَكَ عَلَى مَا اسْتَقْبَلْتَ بِهِ عَمَّكَ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ صَدَمْتُهُ بِالْحَقِّ أَنْ غَلَظْتُ لَهُ آنِفاً. فَمَنْ شَاءَ فَلْيَغْضَبْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَرْضَ. إِذْ نَزَلَ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ. وَيَقُولُ : اتْلُ عَلَيْهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ : (أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللهِ، لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللهِ) فَقَالَ الْعَبَّاسُ : إِنَّا قَدْ رَضِينَا. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

حضرت بُریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں آپ نے کہا: حضرت عباس اور حضرت شیبہ رضی اللہ عنہما باہم فخر کر رہے تھے اتنے میں حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ان کے پاس سے گزرے اور پوچھا: آپ کس بارے میں فخر کر رہے ہیں؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: مجھے وہ فضیلت دی گئی جو اور کسی کو نہیں دی گئی، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے کہا: آپ کو کیا عطا کیا گیا؟ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے حُجّاج کو پانی پلانے کی فضیلت دی گئی، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے کہا: اے شیبہ! آپ کیا کہتے ہیں؟ حضرت شیبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے وہ فضیلت دی گئی جو اور کسی کو نہیں دی گئی، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے کہا: آپ کو کیا عطا کیا گیا؟ انہوں نے کہا: مجھے مسجد حرام کو آباد کرنے کی فضیلت دی گئی۔ ان دونوں سے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے کہا: اے بزرگو! مجھے آپ سے شرم آتی ہے (لیکن) مجھے بھی فضیلت دی گئی جو آپ دونوں کو نہ دی گئی، انہوں نے کہا: آپ کو کیا عطا کیا گیا؟ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں نے آپ دونوں کے سرداروں کو تلوار سے ایسی مار ماری کہ آپ دونوں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ غصے میں کھڑے ہوئے اور چادر کو گھسیٹتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

پوچھا: اے عباس! کیا ماجرا ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ دیکھتے نہیں یہ بچہ مجھ سے آگے نکلنا چاہتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ کیسے؟ حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: {نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی کو بلاؤ، پس آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم کو بلایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: اے علی! کس نے آپ کو اپنے چچا سے آگے نکلنے پر اُبھارا؟ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے سچی بات کہیں ہے پس جو چاہے ناراض ہو جو چاہے راضی ہو۔ اتنے میں جبرائیل اترے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کا رب آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے: ان کو یہ آیت سنادیں:":"کیا تم نے حاجیوں کو پانی پلانے اور مسجد حرام کی آبادی کو اس کے برابر ٹھہرایا ہوا ہے جو اللہ اور روز قیامت پر ایمان لایا اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا اللہ کے نزدیک وہ برابر نہیں ہو سکتے اور اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا"" حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ کہا: ہم راضی ہو گئے۔

339۔وَ [رَوَاهُ] أَسَدُ بْنُ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ . عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ افْتَخَرَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ وَشَيْبَةُ [حُدِّثْتُ] بِذَلِكَ فِي [التَّفْسِيرِ] الْعَتِيقِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی، حضرت عباس، حضرت شیبہ رضی اللہ عنہم نے فخر کیا، مجھے تفسیر عتیق میں اس کی تفسیر میں بیان کیا گیا۔

[53] وفيها [نزل أيضا] قوله جل ذكره:

(ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ) [26/التوبة 9]

"پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مؤمنوں پر اپنی طرف سے سکینہ نازل فرمایا"

(340. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمَّارٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ يُونُسَ. عَنْ تَلِيدِ بْنِ سُلَيْمَانَ: عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ مُزَاحِمٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (ثُمَّ أَنْزَلَ اللهُ سَكِينَتَهُ عَلَى رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ) الْآيَةَ. قَالَ: نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ ثَبَتُوا. مَعَ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَوْمَ حُنَيْنٍ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ [بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ] فِي نَفَرٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ

ضحاک بن مزاحم رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"پھر اللہ نے اپنے رسول پر اور مؤمنوں پر اپنی طرف سے سکینہ نازل فرمایا"** کے بارے میں کہا کہ یہ آیت ان صحابہ کے بارے میں نازل ہوئی جو غزوہ حنین میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے اور وہ بنو ہاشم میں سے حضرت علی، حضرت عباس اور حضرت ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب رضی اللہ عنہم ہیں۔

341. أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ الزَّاهِدُ قَالَ: حَدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ التِّرْمِذِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ. عَنِ الْمَسْعُودِيِّ. عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ: أَرْبَعَةٌ لَا شَكَّ فِيهِمْ أَنَّهُمْ ثَبَتُوا يَوْمَ حُنَيْنٍ فِيهِمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام

حضرت حکم بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے کہا بلاشک وشبہ چار بندے یوم حنین میں ثابت قدم رہے ان میں حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

[54] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ. وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾

[التوبة: 9 / 100]

"مہاجرین اور انصار میں سے ایمان لانے میں آگے آگے رہنے والے پہلے پہلے لوگ اور وہ بھی جو حسن و نفاست کے ساتھ ان کی راہ چلے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے اور اس نے ان کے لیے ایسی جنتیں تیار کر رکھی ہیں جن کے نیچے سے نہریں رواں دواں ہیں وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے"۔

342۔ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَحْمَدَ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي الْجَامِعِ مِنْ أَصْلِهِ الْعَتِيقِ. قَالَ: أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ أَحْمَدَ الْعَطَّارُ بِمَكَّةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَافِظُ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبْدُوسِ بْنِ كَامِلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ الْقَاسِمِ بْنِ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ [جَدِّهِ] عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ﴾ قَالَ: هُمْ سِتَّةٌ مِنْ قُرَيْشٍ أَوَّلُهُمْ إِسْلَاماً عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمان الٰہی: "مہاجرین اور انصار میں سے ایمان لانے میں آگے آگے رہنے والے" کے بارے میں کہا: وہ قریش میں سے چھ ہیں اور ان سب میں اسلام لانے میں سبقت لے جانے والے حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

343۔ أَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ السَّبِيعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحُسَيْنِ. عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الضَّحَّاكِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ [تَعَالَى]: ﴿السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ﴾ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. وَحَمْزَةُ وَعَمَّارٌ. وَأَبُو ذَرٍّ. وَسَلْمَانُ وَمِقْدَادٌ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "مہاجرین اور انصار میں سے ایمان لانے میں آگے آگے رہنے والے" کے بارے میں کہا: (سبقت لے جانے والے) حضرت علی بن ابی طالب، حضرت حمزہ، حضرت عمار، حضرت ابو ذر، حضرت سلمان اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم ہیں۔

344۔ وَأَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ الْجُرْجَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُقْرِئُ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ النَّخَّاسِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ بْنِ قُتَيْبَةَ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرٌ. عَنِ الزُّبَيْرِ. عَنِ الضَّحَّاكِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"مہاجرین اور انصار میں سے ایمان لانے میں آگے رہنے والے"** کے بارے میں روایت ہے۔

مولا علی علیہ السلام سبقت لے جانے والوں پر بھی سبقت لے گئے

345۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِي قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَاشِمٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَادَةُ بْنُ زِيَادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ الضَّبِّيِّ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ شَرِيكٍ الْعَامِرِيِّ: عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام أَنَّهُ حَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. وَقَالَ: (السَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ) الْآيَةَ. فَكَمَا أَنَّ لِلسَّابِقِينَ فَضْلَهُمْ عَلَى مَنْ بَعْدَهُمْ. كَذَٰلِكَ لِأَبِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَضِيلَةٌ عَلَى السَّابِقِينَ بِسَبْقِهِ السَّابِقِينَ فِي كَلَامٍ طَوِيلٍ.

حضرت حسن بن علی علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور فرمایا: **"مہاجرین اور انصار میں سے ایمان لانے میں آگے آگے رہنے والے پہلے"** اس آیت سے ایمان لانے میں آگے آگے رہنے والوں کے لیے ان کے بعد ایمان والوں پر فضیلت ثابت ہے اسی طرح میرے بابا علی بن ابی طالب علیہ السلام کو ان سبقت لے جانے والوں پر سبقت لے جانے کی فضیلت حاصل ہے۔

346۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَلِيٍّ بِكَازَرُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُسْلِمٍ الْكَشِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ عَنْ مَالِكٍ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: (وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ سَبَقَ النَّاسَ كُلَّهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللهِ وَبِرَسُولِهِ وَصَلَّى الْقِبْلَتَيْنِ وَبَايَعَ الْبَيْعَتَيْنِ وَهَاجَرَ الْهِجْرَتَيْنِ فَفِيهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمان الٰہی: "مہاجرین اور انصار میں سے ایمان لانے میں آگے آگے رہنے والے پہلے "کے بارے میں کہا: یہ آیت حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانے ، دو قبلوں کی طرف نماز پڑھنے اور دو مرتبہ بیعت کرنے اور دو مرتبہ ہجرت کرنے کے ساتھ تمام لوگوں پر سبقت لے گئے ہیں۔

347. أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي الْحُسَيْنِ الْحَسَنِيُّ رَحِمَهُ اللهُ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَ[صْلِهِ] قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ الْأَسْفَرَايِينِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَوْفٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ. عَنْ أَبِي عَوَانَةَ. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ:

أَخْبَرَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ. قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ يَسْتَأْذِنَانِ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: فَقَالَ لِي رَسُولُ اللهِ: هَلْ تَدْرِي مَا لَهُمَا قُلْتُ: لَا. قَالَ: لَكِنِّي أَدْرِي ائْذَنْ لَهُمَا. [قَالَ: فَأَذِنْتُ لَهُمَا] فَدَخَلَا. فَقَالَ عَلِيٌّ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَحَبُّ أَهْلِكَ إِلَيْكَ قَالَ: فَاطِمَةُ. قَالَ: إِنَّمَا أَعْنِي مِنَ الرِّجَالِ. قَالَ: مَنْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ. قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ: ثُمَّ أَنْتَ. قَالَ الْعَبَّاسُ. يَا رَسُولَ اللهِ جَعَلْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ! قَالَ: إِنَّ عَلِيّاً سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما نے کہا: حضرت عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت چاہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: کیا آپ جانتے ہو کہ ان دونوں کو کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کی: نہیں ،آپ نے فرمایا: لیکن مجھے معلوم ہے، انہیں اندر آنے کی اجازت دو، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: پس میں نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی، اور وہ اندر آئے تو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ اپنے گھر والوں میں سے سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ سے۔ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی: میری مراد ہے کہ مردوں میں سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا۔ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی: پھر کس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر آپ سے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اپنے چچا کو ان میں سے آخر میں کر دیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک علی ہجرت کرنے کے ساتھ آپ پر سبقت لے گیا ہے۔

348۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنَ الفئل أَصْلَ سَمَاعِهِ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ قُرَيْشٍ . قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْحَجَّاجِ النَّضْرُ بْنُ طَاهِرٍ الْقَيْسِيُّ وَمُعَلَّى بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَا : حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ . عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ . عَنْ أَبِيهِ قَالَ : حَدَّثَنِي أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ . قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا أَنَا بِعَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ فَقَالَا لِي : يَا أُسَامَةُ اسْتَأْذِنْ لَنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ. فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ بِالْبَابِ۔ سَأَلَانِي [أَنْ] أَسْتَأْذِنَ لَهُمَا عَلَيْكَ قَالَ : مَا حَاجَتُهُمَا قُلْتُ : لَا وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ لَا أَدْرِي. قَالَ : صَدَقْتَ لَكِنِّي أَدْرِي ائْذَنْ لَهُمَا. فَأَذِنْتُ لَهُمَا فَدَخَلَا فَجَلَسَا . فَقَالَ : صلي الله عليه وآله وسلم لَهُمَا : مَا جَاءَ بِكُمَا فَقَالَ عَلِيٌّ : يَا رَسُولَ اللهِ جِئْنَا نَسْأَلُكَ مَنْ أَحَبُّ أَهْلِكَ إِلَيْكَ قَالَ : فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ. قَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ أَحَبُّ أَهْلِكَ إِلَيْكَ بَعْدَهَا قَالَ : مَنْ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتُ عَلَيْهِ لِأُسَامَةَ قَالَ : ثُمَّ مَنْ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ : ثُمَّ أَنْتَ. فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ صَيَّرْتَ عَمَّكَ آخِرَهُمْ قَالَ : يَا عَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ عَلِيّاً سَبَقَكَ بِالْهِجْرَةِ.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: میں مسجد میں داخل ہوا پس میں حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا تو ان دونوں نے کہا: اے اسامہ! ہمارے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما دروازے پر ہیں مجھ سے کہا ہے کہ میں ان کے لیے آپ کی بارگاہ میں حاضری کی اجازت چاہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ان کو کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اللہ کی قسم مجھے نہیں معلوم، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آپ نے سچ کہا، لیکن میں جانتا ہوں، انہیں، اجازت دو پس میں نے انہیں اجازت دی اور وہ دونوں اندر داخل ہوئے اور بیٹھ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کہا: آپ دونوں کس ضرورت کے تحت آئے ہو؟ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی: یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! ہم اس لیے حاضر ہوئے ہیں تاکہ آپ سے پوچھیں کہ آپ سب سے زیادہ کس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علی نبینا وآلہ اجمعین) سے۔ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علی وآلہ وسلم! آپ کے گھر والوں میں ان کے بعد آپ کو سب سے محبوب کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: وہ جس پر اللہ نے انعام فرمایا اور میں نے انعام کیا۔ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کی: پھر کس سے محبت کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پھر آپ سے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نے اپنے چچا کو آخر میں کر دیا؟ آپ

ﷺ نے فرمایا: بے شک علی ہجرت کرنے کے ساتھ آپ پر سبقت لے گیا ہے۔

349۔أخرجه الحسن [بن سفيان] في مسنده.

وأخرجه أبو عيسى الترمذي الحافظ في جامعه ورواه عن أحمد بن الحسن . عن موسى بن إسماعيل . عن أبي عوانة [...] وكان شيخي سمعه منه.

۔ورواه عن النضر جماعة . وعن أبي عوانة جماعة. وأسانيده مذكورة في كتاب طيب الفطرة في حب العترة.

[55] وفيها [نزل أيضا] قوله عز وجل:

(يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا] اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) [119 / التوبة: 9]

"اے ایمان والو اڈرو اللہ سے اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"

مولا علی علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ

350۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْجِعَابِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَرْثِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَجَّاجٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ. فِي قَوْلِهِ: (اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) قَالَ: [يَعْنِي مَعَ] مُحَمَّدٍ وَعَلِيٍّ.

حضرت جعفر بن محمد علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"ڈرو اللہ سے اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"** کے بارے میں کہا: یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ رہو۔

351۔ أَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ السَّبِيعِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّهَّانُ، وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَصَّاصُ قَالَا: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ. قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ حِبَّانَ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) [قَالَ:] نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ خَاصَّةً

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمان الٰہی: **"ڈرو اللہ سے اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"** کے بارے میں کہا: یہ آیت خاص طور پر حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی۔

352۔ وَرَوَاهُ بِإِسْنَادٍ آخَرَ عَنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، فِي هَذِهِ الْآيَةِ: (يا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ). قَالَ: مَعَ عَلِيٍّ وَأَصْحَابِ عَلِيٍّ وله طرق عن الكلبي في [التفسير] العتيق

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمان الٰہی: **"اے ایمان والو اڈرو اللہ سے اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ"** کے بارے میں کہا: یعنی حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم اور آپ کرم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی۔ اس روایت کے کلبی سے تفسیر عتیق میں کہیں طرق ہیں۔

353۔ وَقَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُقَانِعِيُّ [قَالَ:] حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَبِيحٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ جَابِرٍ:

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [وَ] هُوَ الْبَاقِرُ عليه السلام فِي قَوْلِهِ: (وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) قَالَ: مَعَ آلِ مُحَمَّدٍ علیہم السلام

حضرت امام باقر علیہ السلام نے اللہ تعالی کے قول: "سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" کے بارے میں فرمایا: آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو جاؤ۔

354۔ وَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْبَلْخِيُّ عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ. عَنِ الضَّحَّاكِ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَعَظَ قَوماً مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَكُونُوا مَعَ عَلِيٍّ فِي الْحَرْبِ كَيْلَا يُغْتَالَ. وَيَتَأَدَّبُوا بِأَدَبِهِ وَنَصِيحَتِهِ لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ. فَأَخْبَرَهُمْ نَبِيُّ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِأَسْمَائِهِمْ. [رواه] في [التفسير] العتيق.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے انصار کے کچھ لوگوں کو وعظ فرمایا کہ وہ جنگ میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ ہوں تاکہ وہ ہلاک نہ ہوں اور ان کے ادب کو ملحوظ خاطر رکھیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم کا ادب سکھایا اور آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم سے بھلائی کی وصیت کی، پس اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ان کے ناموں سے آگاہ فرمادیا تھا۔

355۔ [وَقَالَ] فُرَاتٌ حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي هُبَيْرَةُ بْنُ الْحَرْثِ بْنِ عَمْرٍو الْعَبْسَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ:

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: (اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) قَالَ: مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: "ڈرو اللہ سے اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" اس آیت سے مراد ہے کہ علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ ہو۔

356۔ فُرَاتُ [بْنُ إِبْرَاهِيمَ] قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ ذَلِيلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ الْخَزَّازُ. عَنْ مَنْدَلِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَنَزِيِّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (اتَّقُوا اللهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) قَالَ: مَعَ عَلِيٍّ وَأَصْحَابِ عَلِيٍّ. و [رواه أيضا] عتاب بن حوشب عن مقاتل بن سليمان مثله

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالی کے فرمان: "ڈرو اللہ سے اور سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" کے بارے میں کہا: اس سے مراد ہے کہ علی کرّم اللہ وجہہ الکریم اور آپ علیہ السلام کے ساتھیوں کے ساتھ ہو جاؤ۔

357۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ عُثْمَانَ الْفَسَوِيُّ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ الْفَسَوِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ قَعْنَبٍ ، عَنْ مَالِكِ بْنِ أَنَسٍ ، عَنْ نَافِعٍ :عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (اتَّقُوا اللهَ) قَالَ : أَمَرَ اللهُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ بِأَجْمَعِهِمْ أَنْ يَخَافُوا اللهَ۔ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : (وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ). يَعْنِي مُحَمَّداً وَأَهْلَ بَيْتِهِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمان الٰہی: "ڈرو اللہ سے" کے بارے میں کہا: اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام صحابہ کو حکم دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں پھر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: "سچوں کے ساتھ ہو جاؤ" یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔

[56] ومن سورة يونس [أيضا نزل] فيها قوله جل ذكره:

(وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) الآية: [10/يونس:25]

"اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے"

اللہ جسے چاہے علی علیہ السلام کی ولایت کا راستہ نصیب فرمائے

358۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْحَسَنِيُّ كِتَابَةً قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عُرْوَةُ بْنُ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَاسِمِ التَّمِيمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ أَحْمَدَ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ النَّهْرَوَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زَكَرِيَّا. قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الرُّمَّانِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَأْمُونُ. قَالَ: حَدَّثَنِي الرَّشِيدُ. قَالَ: حَدَّثَنِي الْمَهْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْمَنْصُورُ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدٌ. عَنْ أَبِيهِ عَلِيٍّ: عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي تَفْسِيرِ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى: (وَاللّٰهُ يَدْعُوا إِلَى دَارِ السَّلَامِ) يَعْنِي بِهِ الْجَنَّةَ، (وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) يَعْنِي بِهِ وَلَايَةَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ علیہ السلام

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"اور اللہ سلامتی کے گھر کی طرف بلاتا ہے"** کے بارے میں کہا: یعنی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتا ہے **"اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے"** یعنی سیدھا راستہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ وابستگی ہے۔

359۔فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَامِرٌ السَّرَّاجُ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ: قَالَ زَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ علیه السلام فِي هَذِهِ الْآيَةِ: (وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ) قَالَ: إِلَى وَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

امام زید بن علی علیہما السلام نے اس آیت: **"اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ کی طرف ہدایت دیتا ہے"** کی تفسیر میں فرمایا: یعنی اللہ جسے چاہے اسے علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

360۔فرات [بن إبراهيم] قال: حدثني الحسين بن سعيد، قال: حدثنا هشام بن يونس اللؤلؤي قال: حدثنا عامر السراج به سواء.

[57] وفيها أنزل أيضا قوله جل اسمه:

(أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ أَمَّنْ لا يَهِدِّي إِلَّا أَنْ يُهْدَى فَما لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ)

[35/ یونس: 10]

"کیا جو حق کی طرف رہنمائی کرے وہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے یا وہ جو نشانِ منزل دیکھ ہی نہیں پاتا سوا اس کے کہ ہدایت دے دیا جائے تو تمہیں کیا ہو گیا کیسا حکم لگاتے ہو"

361۔[قَالَ] فِي [التَّفْسِيرِ] الْعَتِيقِ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ. عَنْ مُقَاتِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ. عَنِ الضَّحَّاكِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اخْتَصَمَ قَوْمٌ إِلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم فَأَمَرَ بَعْضَ أَصْحَابِهِ أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ فَحَكَمَ فَلَمْ يَرْضَوْا بِهِ. فَأَمَرَ عَلِيّاً [أَنْ يَحْكُمَ بَيْنَهُمْ] فَحَكَمَ بَيْنَهُمْ فَرَضُوا بِهِ. فَقَالَ لَهُمْ بَعْضُ الْمُنَافِقِينَ: حَكَمَ عَلَيْكُمْ فُلَانٌ فَلَمْ تَرْضَوْا بِهِ. وَحَكَمَ عَلَيْكُمْ عَلِيٌّ فَرَضِيتُمْ بِهِ بِئْسَ الْقَوْمُ أَنْتُمْ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى فِي عَلِيٍّ: (أَفَمَنْ يَهْدِي إِلَى الْحَقِّ أَحَقُّ أَنْ يُتَّبَعَ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. وَذَلِكَ أَنَّ عَلِيّاً كَانَ يُوَفَّقُ لِحَقِيقَةِ الْقَضَاءِ. مِنْ غَيْرِ أَنْ يُعَلَّمَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ایک قوم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک دوسرے سے جھگڑا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی قوم کے ایک شخص کو ان کے درمیان فیصلہ کرنے کا حکم دیا پس اس شخص نے فیصلہ کیا لیکن وہ اس کے فیصلے سے راضی نہ ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو حکم دیا کہ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم ان کے درمیان فیصلہ فرمائیں، پس آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فیصلہ فرمایا تو وہ اس پر راضی ہو گئے اس پر کچھ منافقین نے کہا: تمہارے درمیان فلاں شخص نے فیصلہ کیا تو تم اس کے فیصلے پر راضی نہ ہوئے اور علی نے فیصلہ کیا تو تم اس فیصلے پر راضی ہو گئے، تم بری قوم ہو، پس اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں یہ آیت نازل فرمائی: **"کیا جو حق کی طرف رہنمائی کرے وہ زیادہ حق رکھتا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے"** اور یہ اس لیے تھا کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم بغیر کسی کے سکھائے قضا کی حقیقت کی موافقت کیا کرتے تھے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا اپنے مولا، سیدنا علی علیہ السلام سے عقیدت کا عالم

362۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ التَّاجِرُ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ. [أَخْبَرَنَا] رُزَيْقٌ. عَنْ جَامِعٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ بِشْرٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حَيَّانَ

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ . قَالَ أَمَرَ عُمَرُ عَلِيّاً أَنْ يَقْضِيَ بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَضَى بَيْنَهُمَا فَقَالَ الَّذِي قَضَى عَلَيْهِ: هَذَا الَّذِي يَقْضِي بَيْنَنَا وَكَأَنَّهُ ازْدَرَى عَلِيّاً . فَأَخَذَ عُمَرُ بِتَلْبِيبِهِ. فَقَالَ: وَيْلَكَ وَمَا تَدْرِي مَنْ هَذَا هَذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . هَذَا مَوْلَايَ وَمَوْلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ. فَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَوْلَاهُ فَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ!!!

حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی علیہ السلام سے کہا کہ وہ دو بندوں کے درمیان فیصلہ فرمائیں تو ان میں سے ایک بولا: یہ ہمارے درمیان فیصلہ کرے گا، گویا کہ وہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو حقیر جان رہا تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اس کے گریبان سے پکڑا، اور فرمایا: تو ہلاک ہو، کیا تو جانتا نہیں ہے کہ یہ کون ہے؟ یہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں، یہ میرے مولا ہیں اور ہر مومن کے مولا ہیں اور جو ان کو مولا نہ جانے وہ مومن ہی نہیں۔

[58] وفيها [نزل أيضا] قوله جل ذكره:

(وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ وَما أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ) [53/ يونس: 10]

"اور آپ سے یہ معلوم کرتے ہیں کیا واقعی ایسا ہو گا؟ فرما دیجیے! ہاں بے شک وہ حق ہے اور تم عاجز کرنے والے نہیں کر سکتے"

363۔ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ الْمُعْمَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْقُمِّيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَحْمَدَ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقَاسَانِيِّ. عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ: عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ. عَنْ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَيَسْتَنْبِئُونَكَ أَحَقٌّ هُوَ) قَالَ: يَسْتَنْبِئُكَ يَا مُحَمَّدُ أَهْلُ مَكَّةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَإِمَامٌ! (قُلْ إِي وَرَبِّي إِنَّهُ لَحَقٌّ).

امام جعفر صادق علیہ السلام اپنے بابا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں روایت کرتے ہیں "اور آپ سے یہ معلوم کرتے کیا واقعی ایسا ہو گا؟" آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے علی علیہ السلام کی امامت کے بارے اہل مکہ معلوم کرتے ہیں" فرما دیجیے! ہاں بے شک وہ حق ہے اور تم عاجز کرنے والے نہیں کر سکتے"

364۔ وأخرجه العياشي في تفسيره عن علي بن محمد القاشاني الفارسي عن القاسم بن محمد القرشي الأصبهاني. عن سليمان المنقري كذلك.

[59] وفيها [نزل أيضا] قوله تبارك وتعالى :

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوا هُوَ خَيْرٌ مِمَّا يَجْمَعُونَ﴾ [58/ يونس : 10]

"فرمادو! اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے ہاں اسی سے چاہیے کہ وہ خوشیاں منائیں وہ اسے کہیں اچھی ہے جسے وہ جمع کر رہے ہیں"

فضل سے مراد رسول اللہ ﷺ "رحمت" سے مراد "مولا علی علیہ السلام"

365۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ . عَنِ الْكَلْبِيِّ . قَالَ : وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْيَسَعِ مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ عَنِ الْكَلْبِيِّ . عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿قُلْ بِفَضْلِ اللهِ وَبِرَحْمَتِهِ﴾ الْآيَةَ قَالَ : ﴿بِفَضْلِ اللهِ﴾: النَّبِيُّ . ﴿وَبِرَحْمَتِهِ﴾ : عَلِيٌّ . وَ [رَوَاهُ] عَنِ الْبَاقِرِ عليه السلام مِثْلَه

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمان الٰہی **"فرمادو! اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے"** کے بارے میں مروی ہے کہ اللہ کے فضل سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں اور اللہ کی رحمت سے مراد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

یہی قول امام باقر علیہ السلام سے بھی روایت ہے۔

(ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:509)

(خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، ج:5، ص:15)

[60] وفيها [نزل أيضا] قوله [تعالى]:

(أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ) [62/ یونس 10]

"سن رکھو! کوئی شبہ ہے ہی نہیں اللہ کے دوستوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے"

366۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلٌ . قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْجُمَحِي بِمَكَّةَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ . عَنِ السُّدِّيِّ . عَنْ أَبِي صَالِحٍ :عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ إِنَّ مِنَ الْعِبَادِ عِبَاداً يَغْبِطُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ . تَحَابُّوا بِرَوْحِ اللَّهِ عَلَى غَيْرِ مَالٍ وَلَا عَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا . وُجُوهُهُمْ نُورٌ . لَا يَخَافُونَ إِذَا خَافَ النَّاسُ . وَلَا يَحْزَنُونَ إِذَا حَزِنُوا . أَتَدْرُونَ مَنْ هُمْ قُلْنَا : لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ : [هُمْ] عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَحَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَجَعْفَرٌ وَعَقِيلٌ . ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ صلي الله عليه وآله وسلم : (أَلا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلا هُمْ يَحْزَنُونَ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک بندوں میں کچھ ایسے بندے ہیں جن پر انبیاء کرام علیہم السلام رشک کرتے ہیں وہ دنیاوی مال و متاع کے بغیر فقط اللہ کی رحمت سے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں ان کے چہرے نور کے ہوں گے جب لوگ خوف زدہ ہوں گے تو انہیں کوئی خوف نہ ہو گا اور جب لوگ غمگین ہوں گے تو انہیں کوئی غم نہ ہو گا کیا تم جانتے ہو کہ وہ کون ہیں؟ ہم نے عرض کی: نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فرمایا: وہ علی بن ابی طالب اور حمزہ بن عبد المطلب اور جعفر و عقیل علیہم السلام ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "سن رکھو! کوئی شبہ ہے ہی نہیں اللہ کے دوستوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے"

[61] ومن سورة هود [أيضا نزل] فيها قوله تعالى:

(وَأَنِ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ يُمَتِّعْكُمْ مَتَاعاً حَسَناً إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ)

[3/ هود: 11]

"اور یہ کہ اپنے رب سے معافی کے خواستگار ہو اور پھر اس کی طرف توبہ کرو وہ تمہیں ایک مقررہ میعاد تک زندگی کے نہایت خوب صورت سامان سے متمتع فرمائے گا اور ہر صاحب فضل کو اس کا فضل عطا فرمائے گا"

367۔ فِي كِتَابِ فَهْمِ الْقُرْآنِ. عَنِ [الْإِمَامِ] جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَيُؤْتِ كُلَّ ذِي فَضْلٍ فَضْلَهُ) قَالَ: [قَالَ] الْبَاقِرُ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام

کتاب فہم القرآن میں امام جعفر بن محمد صادق علیہما السلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں روایت ہے: "اور ہر صاحب فضل کو اس کا فضل عطا فرمائے گا" امام باقر علیہ السلام نے فرمایا: وہ علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اور اسی بارے میں اللہ عزاسمہ کا فرمان نازل ہوا۔

[62] وفيها [نزل أيضا] قوله عز اسمه:

﴿فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا لَوْلَا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جَاءَ مَعَهُ مَلَكٌ إِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ﴾ [12/ هود: 11]

"تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ اس وحی میں سے کچھ چھوڑ دیں جو آپ کی طرف کی گئی ہے پھر تو آپ کا سینہ اس سے تنگ ہو گا کہ وہ لوگ کہیں کہ کیوں نہ اتارا گیا ان پر کوئی خزانہ یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا بے شک آپ ڈر سنانے والے ہیں اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے"

رسول اللہ ﷺ سیدنا علی علیہ السلام کے لیے رو دیے

368۔ أَبُو النَّضْرِ الْعَيَّاشِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْحَدَّادُ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بُرْقَانَ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ مِهْرَانَ، وَلَيْثِ بْنِ سَعْدٍ الْمِصْرِيِّ: عَنْ جَابِرِ بْنِ أَرْقَمَ، عَنْ أَخِيهِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ إِنَّ جَبْرَئِيلَ الرُّوحَ الْأَمِينَ نَزَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَضَاقَ بِذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صلي الله عليه وآله وسلم مَخَافَةَ تَكْذِيبِ أَهْلِ الْإِفْكِ وَالنِّفَاقِ. فَدَعَا قَوْماً أَنَا فِيهِمْ. فَاسْتَشَارَهُمْ فِي ذَلِكَ لِيَقُومَ بِهِ فِي الْمَوْسِمِ فَلَمْ نَدْرِ مَا نَقُولُ لَهُ، فَبَكَى [النَّبِيُّ] صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ لَهُ جَبْرَئِيلُ: يَا مُحَمَّدُ أَجَزِعْتَ مِنْ أَمْرِ اللَّهِ فَقَالَ: كَلَّا يَا جَبْرَئِيلُ وَلَكِنْ قَدْ عَلِمَ رَبِّي مَا لَقِيتُ مِنْ قُرَيْشٍ إِذْ لَمْ يُقِرُّوا لِي بِالرِّسَالَةِ حَتَّى أَمَرَنِي بِجِهَادِهِمْ. وَأَهْبَطَ إِلَيَّ جُنُوداً مِنَ السَّمَاءِ فَنَصَرُونِي. فَكَيْفَ يُقِرُّونَ لِعَلِيٍّ مِنْ بَعْدِي. فَانْصَرَفَ عَنْهُ جَبْرَئِيلُ فَنَزَلَ عَلَيْهِ ﴿فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَىٰ إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ﴾

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہا: جبرائیل روح الامین عشیہ عرفہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے پیغام کے ساتھ آئے تو رسول اللہ ﷺ کو اس حکم سے اہل افک اور منافقین کی طرف سے انکار کیے جانے کی پریشانی لاحق ہوئی، رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو بلایا میں بھی ان میں تھا پس آپ ﷺ نے ان سے مشورہ طلب فرمایا تاکہ حج کے ایام میں ہی قوم کو اس حکم سے آگاہ کیا جائے پس ہمیں سمجھ نہ آئی کہ ہم اس بارے میں کیا کہیں، تو رسول اللہ ﷺ رونے لگے، جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اے محمد علیہ السلام! کیا آپ اللہ کے حکم سے گھبرا گئے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! ہرگز ایسا نہیں، لیکن بات یہ ہے کہ میرا رب جانتا ہے جو کچھ سلوک قریش نے میرے ساتھ

کیا ہے، انہوں نے میری رسالت تک کا اقرار نہ کیا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان سے جہاد کا حکم دیا، اللہ تعالیٰ نے میری طرف آسمان سے فرشتوں کے لشکر نازل فرمائے اور میرے مدد فرمائی، پس وہ علی کو میرے بعد کیسے تسلیم کریں گے، پس جبرائیل واپس چلے گئے اور آپ ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی: **"تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ اس وحی میں سے کچھ چھوڑ دیں جو آپ کی طرف کی گئی ہے پھر تو آپ کا سینہ اس سے تنگ ہو گا"**

369۔ حَدَّثَنَا أَبُو الْفَضْلِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْحَافِظُ عَنِ الْقَاضِي أَبِي الْحُسَيْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ الْحَسَنِ النَّصِيبِي وَقَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ السَّبِيعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ. عَنْ عُبَادَةَ. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم سَأَلْتُ رَبِّي خَلَاصَ قَلْبِ عَلِيٍّ وَمُوَازَرَتَهُ وَمُرَافَقَتَهُ. فَأُعْطِيتُ ذَلِكَ. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: لَوْ سَأَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهُ شَنّاً فِيهِ صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ. كَانَ خَيْراً لَهُ مِمَّا سَأَلَهُ. فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ فَشَقَّ عَلَيْهِ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (فَلَعَلَّكَ تَارِكٌ بَعْضَ مَا يُوحَى إِلَيْكَ وَضَائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ).

امام جعفر بن محمد علیہما السلام اپنے بابا سے روایت کرتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے قلب علی کے پُر خلوص ہونے کی دعا کی، اس کی وزارت (بوجھ اٹھانے والا) اور رفاقت کا اپنے رب سے سوال کیا پس مجھے یہ سب عطا کر دیا گیا، تو قریش کے ایک شخص نے کہا: اگر محمد ﷺ اپنے رب سے ایک تھیلا مانگ لیتے جس میں ایک صاع کھجوریں ہوتی تو وہ ان کے لیے بہتر ہوتا جس کا انہوں نے سوال کیا، یہ بات نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچی تو آپ ﷺ پر یہ بات گراں گزری، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ اس وحی میں سے کچھ چھوڑ دیں جو آپ کی طرف کی گئی ہے پھر تو آپ کا سینہ اس سے تنگ ہو گا"**

370۔ وَقَرَأْتُ فِي التَّفْسِيرِ الْعَتِيقِ الَّذِي عِنْدِي: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْكُوفِيُّ. عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ:

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي مُؤَاخَاةَ عَلِيٍّ وَمَوَدَّتَهُ فَأَعْطَانِي ذَلِكَ رَبِّي فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ: وَاللهِ لَصَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَحَبُّ إِلَيْنَا مِمَّا سَأَلَ مُحَمَّدٌ

رَبَّهُ . أفَلَا سَأَلَ مَلَكاً يَعْضُدُهُ أَوْ مَلَكاً يَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى عَدُوِّهِ . فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَشَقَّ عَلَيْهِ ذَلِكَ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ : (فَلَعَلَّكَ تارِكٌ بَعْضَ ما يُوحى إِلَيْكَ وَضائِقٌ بِهِ صَدْرُكَ أَنْ يَقُولُوا : لَوْ لا أُنْزِلَ عَلَيْهِ كَنْزٌ أَوْ جاءَ مَعَهُ مَلَكٌ . إِنَّما أَنْتَ نَذِيرٌ . وَاللهُ عَلى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيلٌ).

.و [رواه] أبو الجارود . عن أبي جعفر مثله. فهذا [ما] في تفسير المتقدمين.

وأما مؤاخاته إياه فهو باب كبير جمعته على حدته.

امام ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے علی سے بھائی چارے اور اس کی محبت کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطا فرما دیا اس پر قریش کے ایک شخص نے کہا: جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے رب سے مانگا ہے مجھے اس سے زیادہ پسند ایک صاع کھجوریں ہیں انہوں نے ایک بادشاہت کا سوال کیا نہ کیا جس سے وہ مضبوط ہوتے یا اس بادشاہت سے اپنے دشمن پر مدد حاصل کرتے، جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ بات گراں گزری تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ اس وحی میں سے کچھ چھوڑ دیں جو آپ کی طرف کی گئی ہے پھر تو آپ کا سینہ اس سے تنگ ہو گا کہ وہ لوگ کہیں کہ کیوں نہ اتارا گیا ان پر کوئی خزانہ یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا بے شک آپ ڈر سنانے والے ہیں اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے"

371۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ [بْنِ] لُؤْلُؤٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْأَعْشَى ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم سَأَلْتُ رَبِّي مُؤَاخَاةَ عَلِيٍّ وَمُوَازَرَتَهُ. وَإِخْلَاصَ قَلْبِهِ وَنَصِيحَتَهُ فَأَعْطَانِي. فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ : يَا عَجَباً لِمُحَمَّدٍ وَاللهِ لَشَنَّةٌ بَالِيَةٌ فِيهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ عَمَّا سَأَلَ . أَلَا سَأَلَ مُحَمَّدٌ رَبَّهُ مَلَكاً يُعِينُهُ أَوْ كَنْزاً يَتَقَوَّى بِهِ عَلَى عَدُوِّهِ . فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم فَضَاقَ مِنْ ذَلِكَ صَدْرُهُ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى : (فَلَعَلَّكَ تارِكٌ بَعْضَ ما يُوحى إِلَيْكَ) الْآيَةَ .

. امام ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے اپنے رب سے علی کے بھائی چارے، اس کی وزارت، اس کے دل کے خلاص اور اس کی بھلائی کا سوال کیا تو اللہ تعالیٰ نے یہ سب مجھے عطا فرمایا، تو آپ کے صحابہ میں سے ایک نے کہا: ہائے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر تعجب ہے ایک پرانی خشک چمڑے والی مشک جس میں ایک صاع کھجوریں ہوں مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے جس بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سوال کیا، انہوں نے اپنے رب سے فرشتے یا خزانے کا سوال نہیں کیا جو ان کے

دشمن پر قوت ومدد کا باعث ہوتا یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دل پر بوجھ آیا اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "تو کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ آپ اس وحی میں سے کچھ چھوڑ دیں جو آپ کی طرف کی گئی ہے پھر تو آپ کا سینہ اس سے تنگ ہوگا کہ وہ لوگ کہیں کہ کیوں نہ اتارا گیا ان پر کوئی خزانہ یا ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہ آیا بے شک آپ ڈر سنانے والے ہیں اور اللہ ہر چیز پر نگہبان ہے"

[63] وفيها [نزل أيضا] قوله سبحانه:

﴿أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ﴾ [17 / هود: 11]

"تو کیا کوئی ان ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو"

رسول اللہ ﷺ "روشن دلیل" اور مولا علی علیہ السلام "گواہ"

372۔ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ فَنْجَوَيْهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ سَيْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو: عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَلِيٍّ [عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: ﴿أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ﴾ قَالَ: هُوَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ﴿وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ﴾ قَالَ: [وَ] أَنَا الشَّاهِدُ مِنْهُ

حضرت علی علیہ السلام نے اس آیت **"تو کیا کوئی ان ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں"** کے بارے میں فرمایا: یعنی ان سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں **"ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو"** میں ہی اس کا گواہ ہوں"

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:5، ص:159)

373۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصُّوفِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْفَقِيهُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى [كَذَا] قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ، [قَالَ: حَدَّثَنَا] عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْكِلَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو: عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا مَعَ عَلِيٍّ فِي الرَّحْبَةِ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ﴾ فَقَالَ عَلِيٌّ: وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ. مَا جَرَتِ الْمَوَ [ا] سِي عَلَى رَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا وَقَدْ نَزَلَتْ فِيهِ مِنْ كِتَابِ اللهِ آيَةٌ أَوْ آيَتَانِ. وَلَأَنْ تَعْلَمُوا مَا فَرَضَ اللهُ لَنَا عَلَى لِسَانِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مِلْءِ الْأَرْضِ فِضَّةً. وَإِنِّي لَأَعْلَمُ أَنَّ الْقَلَمَ قَدْ جَرَى بِمَا هُوَ كَائِنٌ. أَمَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ. إِنَّ مَثَلَنَا فِيكُمْ كَمَثَلِ سَفِينَةِ نُوحٍ

فِي قَوْمِهِ . وَمَثَلِ بَابِ حِطَّةٍ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ . أَتَقْرَأُ سُورَةَ هُودٍ (أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ). فَرَسُولُ اللهِ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَأَنَا أَتْلُوهُ وَالشَّاهِدُ مِنْهُ

عبّاد بن عبد اللہ نے کہا: ہم رحبہ (رحبہ اس دن کو کہتے ہیں جس دن حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے کوفہ میں اصحاب رسول صلی اللہ علی نبینا الکریم سے غدیر خم کا حوالہ دے کر کر اپنی مولائیت وولایت کا اقرار کروایا تھا) کے دن حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے ساتھ تھے تو ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں کیا کہتے ہیں: **"تو کیا کوئی ان ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو"** تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ہر ذی روح کو پیدا فرمایا قریش کے کسی شخص پر غم ومصائب آئے تو قرآن کی اس کے حق میں ایک یا دو آیات اتری اور تم خوب جان لو جو کچھ اللہ نے ہمارے لیے نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے فرض قرار دیا ہے وہ مجھے زمین بھر چاندی سے زیادہ پسند ہے اور میں جانتا ہوں کہ جو کچھ ہونے والا ہے وہ سب کچھ قلم لکھ چکی ہے پھر آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ہر ذی روح کو پیدا فرمایا" بے شک ہماری مثال تم میں نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے اور بنی اسرائیل میں باب حطہ کی مانند ہے، کیا آپ سورۃ ہود کی تلاوت کرتے ہو، "تو کیا کوئی ان ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو" پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں اور میں اس پر گواہ ہوں"

376۔ [وَ] لَهُ طُرُقٌ عَنِ الْأَعْمَشِ . وَطُرُقٌ عَنِ الْمِنْهَالِ وَالْحَارِثُ عَنْهُ.

حَدَّثَنَا ابْنُ فَنْجَوَيْهِ . قَالَ : حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُجَاهِدٍ . قَالَ : أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ الْقَاسِمِ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ إِسْحَاقَ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي الْمُغِيرَةِ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ : عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ رَسُولُ اللهِ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ. وَأَنَا الشَّاهِدُ مِنْهُ صلي الله عليه وآله وسلم أَتْلُوهُ أَتْبَعُهُ

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں اور میں اس پر گواہ ہوں، میں ان کے پیچھے چلتا ہوں اور ان کی اتباع کرتا ہوں"

377۔وَرُوِيَ عَنْ بَسَّامِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَى مِنْبَرِ الْكُوفَةِ. فَقَامَ إِلَيْهِ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ: هَلْ أُنْزِلَتْ فِيكَ آيَةٌ لَمْ يُشَارِكْكَ فِيهَا أَحَدٌ قَالَ: نَعَمْ أَمَا تَقْرَأُ: (أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ) فَالنَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَأَنَا الشَّاهِدُ مِنْهُ.

حضرت ابو طفیل رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم نے ہمیں کوفہ کے منبر پر خطبہ دیا تو ابن الکوّاء کھڑا ہوئے اور عرض کیا: کیا آپ کے لیے کوئی ایسی آیت بھی نازل ہوئی جس میں آپ کا کوئی شریک نہیں، آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: ہاں، کیا آپ نے نہیں پڑھا: **"تو کیا کوئی ان ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو"** پس نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کی طرف سے دلیل پر ہیں اور میں اللہ تعالٰی کی طرف سے گواہ ہوں۔

378۔أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى الْحَيْكَانِيُّ [زَكَرِيَّا بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى] قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْعُقَيْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ. وَزَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى. قَالَا: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ بُدَيْلٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ صَالِحٍ. عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ مَا ضَلَلْتُ وَلَا ضُلَّ بِي وَمَا نَسِيتُ وَمَا عُهِدَ إِلَيَّ وَإِنِّي لَعَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي بَيَّنَهَا لِنَبِيِّهِ. وَبَيَّنَهَا [النَّبِيُّ] لِي. وَإِنِّي لَعَلَى الطَّرِيقِ

حضرت عبد اللہ بن نُجی نے کہا کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: نہ ہی میں راہِ حق سے ہٹا اور نہ ہی مجھے راہِ حق سے ہٹایا جا سکا اور نہ ہی میں کبھی بھولا جو مجھ سے عہد کیا گیا اور میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں جس کو اس نے اپنے نبی کے لیے بیان فرمایا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے بیان فرمایا، اور میں (سیدھی) راہ پر ہوں۔

(نصر بن مزاحم، وقعۃ صفین، ج:1، ص:315) (سیوطی، جامع الاحادیث، ج:30، ص:457)

(متقی ہندی، کنز العمال، ج:13، ص:159)

379۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْقُرَشِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ النَّسَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ خَلِيفَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ قَادِمٍ. عَنْ أَسْبَاطِ بْنِ نَصْرٍ. عَنْ جَابِرٍ: عَنْ

عَبْدِ اللهِ بْنِ نُجَيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ وَاللهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ. وَلَا شَكَكْتُ وَلَا نَسِيتُ مَا عُهِدَ إِلَيَّ. وَإِنِّي لَعَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّي بَيَّنَهَا لِنَبِيِّهِ وَبَيَّنَهَا لِي وَإِنِّي لَعَلَى الطَّرِيقِ الْوَاضِحِ أَلْقُطُهُ لَقْطاً.

حضرت عبد اللہ بن نجی رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے نہ جھوٹ بولا اور نہ ہی مجھے جھٹلایا گیا اور نہ ہی میں شک میں مبتلا ہوا اور نہ ہی بھولا جو مجھ سے وعدہ کیا گیا اور میں اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں جس کو اس نے اپنے نبی کے لیے بیان فرمایا اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے بیان فرمایا، اور میں واضح راہ پر مضبوطی سے جما ہوں۔ (ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:513)(سیوطی، کنز العمال، ج:30، ص:557)

(متقی ہندی، کنز العمال، ج:13، ص:154)

380۔ أخبرناه عاليا أبو بكر الحرشي قال: أخبرنا أبو جعفر محمد بن علي بن دحيم. قال: حدثنا أحمد بن خازم. قال: أخبزنا علي بن قادم. قال: أخبرنا أسباط بن نصر. به لفظا سواء.

اسباط بن نصر نے بھی یہ ہی الفاظ بیان کیے ہے۔

381۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ مَنْصُورُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مَذْحِجٍ بِأَنْطَاكِيَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغَلَابِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ سُلَيْمَانَ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيهِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ) قَالَ: النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم (وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ) قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "تو کیا کوئی ان ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں" کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، "اور ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو" اس سے مراد علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

382۔ وَأَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحِ السَّبِيعِيِّ فِي تَفْسِيرِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الدَّهَّانُ. وَالْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَصَّاصُ. قَالَا: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ. عَنْ حَسَنِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ حِبَّانَ. عَنِ الْكَلْبِيِّ. عَنْ أَبِي صَالِحٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: (أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ): رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم. (وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ): عَلِيٌّ خَاصَّةً

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"تو کیا کوئی ان ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں"** کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، **"اور ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو"** اس سے مراد خاص طور پر علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:5، ص:159)

383۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الصَّفَّارُ بِالْبَصْرَةِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُبَيْدٍ الْقَاسِمُ بْنُ سَلَّامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مِنْهَالٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ: (أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ) قَالَ: هُوَ مُحَمَّدٌ. (وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ) قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، كَانَ وَاللهِ لِسَانَ رَسُولِ اللهِ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ فِي نَقْضِ عَهْدِهِمْ مَعَ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اللہ عزّ وجل کے فرمان: **"تو کیا کوئی ان ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں"** کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں، **"اور ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو"** اس سے مراد علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں، اللہ کی قسم! اہل مکہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ عہد شکنی کے وقت آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان تھے۔

384۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ عَنْ أَبِي الْجَارُودِ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ:

عَنْ زَاذَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيّاً يَقُولُ لَوْ ثُنِيَتْ لِيَ الْوِسَادَةُ۔ فَجَلَسْتُ عَلَيْهَا لَحَكَمْتُ بَيْنَ أَهْلِ التَّوْرَاةِ بِتَوْرَاتِهِمْ وَبَيْنَ أَهْلِ الْإِنْجِيلِ بِإِنْجِيلِهِمْ وَبَيْنَ أَهْلِ الزَّبُورِ بِزَبُورِهِمْ وَبَيْنَ أَهْلِ الْفُرْقَانِ بِفُرْقَانِهِمْ بِقَضَاءٍ يَزْهَرُ يَصْعَدُ إِلَى اللهِ، وَاللهِ مَا نَزَلَتْ آيَةٌ فِي لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ وَلَا سَهْلٍ وَلَا جَبَلٍ۔ وَلَا بَرٍّ وَلَا بَحْرٍ۔ إِلَّا وَقَدْ عَرَفْتُ أَيَّ سَاعَةٍ نَزَلَتْ وَفِيمَنْ نَزَلَتْ، وَمَا مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ جَرَى عَلَيْهِ الْمَوَاسِي۔ إِلَّا قَدْ نَزَلَتْ

فِيهِ آيَةٌ مِنْ كِتَابِ اللهِ تَسُوقُهُ إِلَى جَنَّةٍ. أَوْ تَقُودُهُ إِلَى نَارٍ. فَقَالَ قَائِلٌ: فَمَا نَزَلَ فِيكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: (أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ) فَمُحَمَّدٌ صلي الله عليه وآله وسلم عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ. وَأَنَا الشَّاهِدُ مِنْهُ أَتْلُو آثَارَهُ.

حضرت زادان نے کہا، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: اگر میرے لیے تکیہ لگایا جائے پس میں اس پر بیٹھوں اور اہل تورات کے فیصلے ان کی تورات سے، اہل انجیل کے فیصلے ان کی انجیل سے اور اہل فرقان کے فیصلے ان کے فرقان سے کروں جو تابناک ہوں اور اللہ (کے قانون) کی طرف لے جائیں، اللہ کی قسم نہ کوئی آیت رات میں نازل ہوئی نہ دن میں، نہ آسان راہوں پر اتری نہ پہاڑ پر، نہ خشکی پر اتری نہ سمندر میں مگر میں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس وقت نازل ہوئی اور کس کے بارے میں نازل ہوئی اور قریش کا کوئی ایسا شخص نہیں جس پر کوئی مصیبت اتری مگر اس کے بارے میں کتاب اللہ کی آیت نازل ہوئی جو اس کو جنت کی طرف لے گئی یا اس کو جہنم کا ایندھن بنادیا۔

کہنے والے نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا، آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: "تو کیا کوئی ان ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو" پس سیدنا محمد ﷺ اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہیں، اور میں اپنے رب کی طرف سے گواہ ہوں، اور آپ ﷺ کے نقوش پا پر ہوں۔ (ثعلبی، الکشف والبیان، ج:5، ص:159)

385۔ أَبُو بَكْرٍ السَّبِيعِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَلَوِيُّ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْحَكَمِ [الْحِبَرِيِ] قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارُودِ بِهِ وَقَالَ: [قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام] وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ. لَوْ كُسِرَتْ لِي وِسَادَةٌ وَأُجْلِسْتُ عَلَيْهَا لَحَكَمْتُ. وَ [سَاقَ الْكَلَامَ بِمِثْلِ مَا تَقَدَّمَ إِلَى أَنْ] قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ. فَقَالَ: مَا آيَتُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي نَزَلَتْ فِيكَ قَالَ: (أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ) فَرَسُولُ اللهِ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ. وَأَنَا شَاهِدٌ مِنْهُ

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ہر ذی روح کو پیدا کیا اگر میرے لیے تکیہ لگایا جائے اور اس پر مجھے بیٹھایا جائے تو میں ضرور فیصلہ کروں۔ آگے آپ نے وہی بات فرمائی جو پہلے گزر چکی یہاں تک کہ ایک آدمی نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کے بارے میں کون سی آیت نازل ہوئی، تو آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی

"تو کیا کوئی ان ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو" رسول اللہ ﷺ اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہیں اور میں رب کی طرف سے گواہ ہوں۔

386۔أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْجَوْهَرِيُّ بِبَغْدَادَ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ أَبُو عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارُودِ. عَنْ حَبِيبِ بْنِ يَسَارٍ: عَنْ زَاذَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيّاً [عليه السلام] يَقُولُ وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ. مَا مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِي. إِلَّا وَأَنَا أَعْرِفُ لَهُ آيَةً تَسُوقُهُ إِلَى جَنَّةٍ. أَوْ آيَةً تَسُوقُهُ إِلَى نَارٍ فَقَامَ رَجُلٌ. فَقَالَ: مَا آيَتُكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي نَزَلَتْ فِيكَ قَالَ: (أَفَمَنْ كَانَ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ) فَرَسُولُ اللهِ عَلَى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ. وَأَنَا الشَّاهِدُ مِنْهُ أَتْلُوهُ أَتْبَعُهُ.

حضرت زادان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ہر ذی روح کو پیدا کیا، قریش کا کوئی ایسا شخص نہیں جس پر کوئی مصیبت اتری مگر اس کے بارے میں کتاب اللہ کی آیت نازل ہوئی جو اس کو جنت کی طرف لے گئی یا اس کو جہنم کی طرف لے گئی ایک شخص کھڑا ہوا اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کے بارے میں کون سی آیت نازل ہوئی، آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے آیت تلاوت فرمائی: **"تو کیا کوئی ان ایسا ہو سکتا ہے جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہوں اور ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو"** پس رسول اللہ ﷺ اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہیں، اور میں اپنے رب کی طرف سے گواہ ہوں، اور آپ ﷺ کے **پیچھے چلتا** ہوں آپ ﷺ کی اتباع کرتا ہوں۔

387۔وَبِهِ [أَيْ بِالسَّنَدِ الْمُتَقَدِّمِ قَالَ:] حَدَّثَنِي الْحِبَرِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ. عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: (وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِنْهُ) [قَالَ: هُوَ] عَلِيٌّ [عليه السلام] خَاصَّةً.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"اور ان کا گواہ بھی ان کے رب کی طرف سے ان کے ساتھ ہو"** کے بارے میں کہا کہ اس سے مراد خاص طور پر حضرت علی علیہ السلام ہیں۔

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:5، ص:159)

[64] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى :

(وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ) [109 / هود : 11]

"اور بے شک ہم بغیر کمی کیے انہیں ان کا پورا پورا حصہ دیں گے"

388. فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّادٌ ، قَالَ أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (وَإِنَّا لَمُوَفُّوهُمْ نَصِيبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ) يَعْنِي بَنِي هَاشِمٍ نُوَفِّيهِمْ مُلْكَهُمُ الَّذِي أَوْجَبَ اللهُ لَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوصٍ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور بے شک ہم بغیر کمی کیے انہیں ان کا پورا پورا حصہ دیں گے" کے بارے میں کہا: اس سے مراد بنو ہاشم ہیں ہم انہیں ملک عطا کریں گے جو اللہ نے ان کے لیے لازم فرمایا ہے اور ان میں کمی نہیں کی جائے گی۔

[65] وفيها [نزل أيضا] قوله جل ذكره:

(فَلَوْ لا كانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسادِ فِي الْأَرْضِ)

[116 / هود: 11]

"تو آپ لوگوں سے پہلے زمانے والوں میں بچے ہوئے کچھ لوگ کیوں نہ رہے جو زمین میں فساد سے روکتے"

389۔ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ. عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ حَمَّادٍ. عَنْ أَبِيهِ. عَنْ زِيَادٍ الْمَدِينِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فِي قَوْلِهِ: (فَلَوْ لا كانَ مِنَ الْقُرُونِ مِنْ قَبْلِكُمْ أُولُوا بَقِيَّةٍ يَنْهَوْنَ عَنِ الْفَسادِ فِي الْأَرْضِ) قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ فِينَا.

حضرت امام زید بن علی علیہما السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "تو آپ لوگوں سے پہلے زمانے والوں میں بچے ہوئے کچھ لوگ کیوں نہ رہے جو زمین میں فساد سے روکتے" کے بارے میں کہا: یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔

[66] ومن سورة يوسف [نزل أيضا فيهم] قوله سبحانه:

﴿قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾ [108/يوسف: 12]

"محبوب فرمادیجیے!" یہ ہے میری راہ "میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں بصیرت رکھتے ہیں"

"یہ آیت خاص طور پر میرے بابا علی علیہ السلام کے لیے نازل ہوئی" امام جعفر صادق علیہ السلام

390۔ أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَسَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ [قَالَ:] حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ يَزِيدَ. قَالَ: حَدَّثَنِي الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَالِكٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا بَكَّارٌ. قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا غَوْرَكٌ [كَذَا] عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ لَا نَالَتْنِي شَفَاعَةُ جَدِّي إِنْ لَمْ يَكُنْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ خَاصَّةً ﴿قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي. وَسُبْحَانَ اللهِ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ لَفْظاً وَاحِداً

امام ابو جعفر علیہ السلام فرماتے ہیں مجھے میرے جد امجد کی شفاعت نہ ملتی اگر یہ آیت خاص طور پر (بابا) علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل نہ ہوتی: **"محبوب فرمادیجیے!" یہ ہے میری راہ "میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں بصیرت رکھتے ہیں اور اللہ ہی ہے ہر عیب سے پاک قوت والا اور میں کسی کو بھی اس کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں میں سے نہیں ہوں"**

391۔ فُرَاتٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ أَبِي الْخَطَّابِ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ. عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ نَجْمٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: ﴿قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾ قَالَ: ﴿وَمَنِ اتَّبَعَنِي﴾ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

نجم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں بصیرت رکھتے ہیں"** کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: "اور جو میرے قدموں پر چلیں" اس سے مراد علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

392۔ فُرَاتٌ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ تَسْنِيمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَجَّالُ عَنْ ثَعْلَبَةَ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حُمَيْدٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سَأَلْتُهُ عَنْ قَوْلِ اللهِ : (قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ) قَالَ : (مَنِ اتَّبَعَنِي) عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

عمر بن حُمید رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان اس فرمان **"میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں بصیرت رکھتے ہیں"** کے بارے میں سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: **"اور جو میرے قدموں پر چلیں"** اس سے مراد علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

393۔ فُرَاتٌ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عُمَرَ بْنِ حَرْبِ بْنِ الْحَسَنِ ، وَمُحَمَّدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ رَاشِدٍ ، قَالَا : أَخْبَرَنَا شَاذَانُ الطَّحَّانُ ، عَنْ كَهْمَسِ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ سَلْمٍ الْحَذَّاءِ : عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : (قُلْ هٰذِهِ سَبِيلِي أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي) مِنْ أَهْلِ بَيْتِي لَا يَزَالُ الرَّجُلُ بَعْدَ الرَّجُلِ يَدْعُو إِلَى مَا أَدْعُو إِلَيْهِ.

حضرت امام زید بن علی علیہما السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان محبوب فرما دیجیے! **"یہ ہے میری راہ" "میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں میں اور جو میرے قدموں پر چلیں بصیرت رکھتے ہیں"** کے بارے میں فرمایا: میری اہل بیت میں سے ہمیشہ ایک کے بعد ایک ایسا شخص پیدا ہوتا رہے گا جو اسی (دین) کی دعوت دیتا رہے گا جس کی میں دعوت دیتا ہوں۔

ولایت اہل بیت علیہم السلام کا منکر گمراہ ہے "امام جعفر صادق علیہ السلام"

394۔ فُرَاتٌ قَالَ : حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ ، [قَالَ :] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادِ بْنِ عَمْرٍو الْحَنَّاطُ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْهَيْثَمِ التَّيْمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ ثَابِتٍ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ : عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ فِي هَذِهِ الْآيَةِ : (أَدْعُوا إِلَى اللهِ عَلَى بَصِيرَةٍ) قَالَ : هِيَ وَاللهِ وَلَايَتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَا يُنْكِرُهُ أَحَدٌ إِلَّا ضَالٌّ ، وَلَا يَنْتَقِصُ عَلِيّاً إِلَّا ضَالٌّ.

امام جعفر بن محمد علیہما السلام نے اس آیت **"میں اللہ کی طرف بلاتا ہوں بصیرت پر"** کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! اس سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت ہے، جو بھی ان کا انکار کرے گا وہ گمراہ ہو گا اور جو بھی (بابا) علی کرّم اللہ وجہہ الکریم میں خامی تلاش کرے گا وہ گمراہ ہو گا۔

[67] ومن سورة الرعد [أيضا نزل] فيها قوله جل ذكره:

﴿وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجاوِراتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوانٌ وَغَيْرُ صِنْوانٍ﴾

[4/الرعد: 13]

"اور زمین میں نوع بہ نوع ایک دوسرے سے ملے ہوئے کھیت ہیں اور انگوروں کے باغات ہے اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں کچھ ایک ہی اصل سے پھوٹی ہیں اور کچھ الگ الگ تنوں سے"

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کی اصل ایک ہے

395۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الثَّقَفِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حُبَيْشٍ الْمُقْرِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ اللَّيْثِ. قَالَ: حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ حَاتِمٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي حَمَّادٍ، عَنْ إِسْحَاقَ الْعَطَّارِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ لِعَلِيّ عليه السلام: يَا عَلِيُّ النَّاسُ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى وَأَنَا وَأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ. ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم ﴿وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوانٌ وَغَيْرُ صِنْوانٍ يُسْقى بِماءٍ واحِدٍ﴾.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں فرماتے سنا: اے علی! لوگ مختلف درختوں سے ہیں جبکہ میں اور آپ ایک ہی درخت سے ہیں پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **"اور انگوروں کے باغات ہے اور کھیتیاں اور کھجوریں ہیں کچھ ایک ہی اصل سے پھوٹی ہیں اور کچھ الگ الگ تنوں سے ایک ہی پانی سے سیراب کیا جاتا ہے"**

(حاکم، المستدرک، ج:2، ص:241)(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:5، ص:270)(قرطبی، تفسیر قرطبی، ج:9، ص:283)(سیوطی، الدر المنثور، ج:8، ص:370)(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:23، ص:221)(متقی ہندی، کنز العمال، ج:11، ص:508)

396۔ أَخْبَرَنَا حَمْزَةُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْجَعْفَرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ الْحَسَنِ الْكِلَابِيُّ بِدِمَشْقَ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ كَاسٍ النَّخَعِيُّ هُوَ أَبُو الْقَاسِمِ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى الْعَبْسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ الْعَبْدِيُّ. عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ خَاصَّةً فَقَالَ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم وَهُوَ يَقُولُ : خُلِقَ النَّاسُ مِنْ أَشْجَارٍ شَتَّى ، وَخُلِقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ. فَأَنَا أَصْلُهَا وَعَلِيٌّ فَرْعُهَا ، فَطُوبَى لِمَنِ اسْتَمْسَكَ بِأَصْلِهَا وَأَكَلَ مِنْ فَرْعِهَا

ابو ھارون عبدی رحمۃ اللہ نے کہا: میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے خاص طور پر حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں پوچھا، تو آپ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: لوگ مختلف درختوں سے پیدا کیے گئے ہیں میں اور علی ایک ہی درخت سے پیدا کیے گئے ہیں پس میں اصل ہوں اور علی اس کی فرع (شاخ) ہے خوشخبری ہے اس کے لیے جو اصل کے ساتھ وابستہ ہوا اور اس کی فرع سے (پھل) کھایا۔

(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:377)

397۔أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ الْبَخْتَرِيِ. [وَ] أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْمُفَسِّرُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ إِمْلَاءً سَنَةَ تِسْعٍ وَأَرْبَعِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَخْتَرِيُّ بِبَغْدَادَ [أَخْبَرَنَا] عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ [أَخْبَرَنَا] عَبْدُ اللهِ بْنُ لَهِيعَةَ أَبُو الزُّبَيْرِ :عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم كَانَ بِعَرَفَاتٍ وَعَلِيٌّ تُجَاهَهُ. فَقَالَ : يَا عَلِيُّ ادْنُ مِنِّي [وَ] ضَعْ خَمْسَكَ فِي خَمْسِي. يَا عَلِيُّ خُلِقْتُ أَنَا وَأَنْتَ مِنْ شَجَرَةٍ. أَنَا أَصْلُهَا وَأَنْتَ فَرْعُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ أَغْصَانُهَا ، يَا عَلِيُّ مَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْهَا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میدان عرفات میں تشریف فرما تھے جبکہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میرے قریب ہو، اور اپنی پانچوں (انگلیاں) میرے پانچوں انگلیوں پر رکھو، اے علی! میں اور آپ ایک ہی درخت سے پیدا کیے گئے ہیں میں اس درخت کی اصل ہوں اور آپ اس کی فرع (شاخ) ہیں اور حسن و حسین اس کی ٹہنیاں ہیں اے علی! جو ان ٹہنیوں میں سے کسی ٹہنی کے ساتھ تعلق قائم کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔

(ابن المغازلی، المناقب، ص:359)

[68] وفيها [نزل أيضا] قوله سبحانه:

﴿إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ [7/الرعد: 13]

"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"

علی علیہ السلام۔۔۔ اہل ایمان کے ہادی

398۔ حَدَّثَنِي الْوَالِدُ رَحِمَهُ اللهُ، عَنْ أَبِي حَفْصِ بْنِ شَاهِينَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوفِيُّ وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ خَيْرَوَيْهِ. قَالَا: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ. وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْجُورِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ الْمِصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ الدِّينَوَرِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَزْدَادَ الدِّينَوَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ﴾ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: أَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِي مِنْ بَعْدِي. وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِ عَلِيٍّ فَقَالَ: «أَنْتَ الْهَادِي بَعْدِي يَا عَلِيُّ بِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ»

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جب یہ آیت نازل ہوئی: **"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"**

"تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، میں خطرات زندگی سے آگاہ کرنے والا ہوں اور میرے بعد علی راہِ راست پر لانے والا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: آپ ہی میرے بعد ہادی ہیں اے علی! آپ ہی سے ہدایت پانے والے ہدایت حاصل کریں گے"

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:5، ص:272) (رازی، تفسیر کبیر، ج:19، ص:12)

(اندلسی، المحرر الوجیز، ج:4، ص:59) (ابن الاعرابی، معجم ابن الاعرابی، ج:5، ص:275)

(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:434) (سیوطی، الدر المنثور، ج:4، ص:53)

(آلوسی، روح المعانی، ج:7، ص:103) (سیوطی، جامع الاحادیث، ج:5، ص:498)

(شوکانی، فتح القدیر، ج:4، ص:93) (متقی ہندی، کنز العمال، ج:11، ص:520)

399. أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى الْحَيْكَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الطَّيِّبِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بِالْكُوفَةِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ بْنِ الْوَلِيدِ . قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُسْلِمٍ الْفَرَّاءُ . عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ . عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ : (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) أَشَارَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ. فَقَالَ : أَنَا الْمُنْذِرُ (وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) ثُمَّ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالَ : يَا عَلِيُّ بِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ بَعْدِي.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جب یہ آیت **"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"** نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ فرمایا پھر ارشاد فرمایا: میں خطراتِ زندگی سے آگاہ کرنے والا ہوں، **"ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"** پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اے علی! میرے بعد ہدایت پانے والے آپ ہی سے ہدایت پائیں گے۔

400. أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْهَارُونِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ الْأَنْمَاطِيُّ الْمَرْوَزِيُّ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ طَرْخَانَ حَدَّثَهُمْ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ وَاصِلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ الْأَنْصَارِيُّ وَكَانَ ثِقَةً مَعْرُوفاً يُعْرَفُ بِالْعُرَنِيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُسْلِمٍ بَيَّاعُ الْهَرَوِيِّ قَالَ عَبْدُ الْأَعْلَى : وَهَذَا شَيْخٌ رَوَى عَنْهُ الْمُحَارِبِيُّ ظ] عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ . عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ) [قَالَ :] قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : أَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِي [ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ] بِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ بَعْدِي.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت **"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں"** کے بارے میں کہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں خطرات زندگی سے آگاہ کرنے والا ہوں اور علی ہدایت دینے والا ہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! میرے بعد ہدایت پانے والے آپ ہی سے ہدایت پائیں گے۔

401. حَدَّثَنِي أَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ

الْمُحَارِبِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ هِشَامِ بْنِ يُونُسَ قَالَ : حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ) وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِهِ . ثُمَّ قَالَ : (وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) وَأَوْمَى بِيَدِهِ إِلَى مَنْكِبِ عَلِيٍّ ثُمَّ قَالَ : يَا عَلِيُّ بِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت **"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں"** تلاوت فرمائی تو اپنے سینے کی طرف اشارہ پھر آیت (مکمل) تلاوت فرمائی **"اور ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"** پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے کندھے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اے علی! ہدایت پانے والے آپ ہی سے ہدایت پائیں گے۔

402۔ حَدَّثَنِي أَبُو سَعْدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ . قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْقَاسِمِ . قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمُزَنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ بِهِ سَوَاءً . قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ) قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : أَنَا يَا عَلِيُّ الْمُنْذِرُ . وَأَنْتَ الْهَادِي . بِكَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُونَ بَعْدِي .

حضرت حسن بن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جب یہ آیت **"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں"** نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! میں خطراتِ زندگی سے آگاہ کرنے والا ہوں اور آپ ہدایت دینے والے ، میرے بعد ہدایت پانے والے آپ ہی کے ذریعے ہدایت پائے گے۔

403۔ وَأَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُظَفَّرِ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْفَتْحِ الْخَيَّاطُ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ الْمُؤَدِّبُ . قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ دَاوُدَ . ابْنُ أُخْتِ عَبْدِ الرَّزَّاقِ . قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ . قَالَ : حَدَّثَنِي بَعْضُ رُوَاةِ لَيْثٍ . عَنْ لَيْثٍ . عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مَا سَأَلْتُ رَبِّي شَيْئاً إِلَّا أَعْطَانِيهِ ، [وَ] سَمِعْتُ مُنَادِياً مِنْ خَلْفِي يَقُولُ : يَا مُحَمَّدُ (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) . قُلْتُ : أَنَا الْمُنْذِرُ فَمَنِ الْهَادِي قَالَ : عَلِيٌّ الْهَادِي الْمُهْتَدِي . الْقَائِدُ أُمَّتَكَ إِلَى جَنَّتِي غُرّاً مُحَجَّلِينَ بِرَحْمَتِي .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مجھے معراج کروائی گئی تو میں نے اپنے رب سے جو بھی مانگا مجھے اس نے عطا کر دیا اور میں اپنے پیچھے سے منادی کو سنا اور کہہ رہا تھا: **"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"**

میں نے کہا: میں خطراتِ زندگی سے آگاہ کرنے والا ہوں، تو ہدایت دینے والا کون ہے؟ آواز آئی: علی ہادی اور ہدایت دینے والا ہے علی آپ کی امت میں سے میری رحمت سے میری جنت میں جانے والوں، روشن پیشانی والوں کا قائد ہے۔

404۔ [حَدَّثَنَا] الْجَوْهَرِيُّ [قَالَ :] حَدَّثَنَا الْمَرْزُبَانِيُّ [قَالَ :] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ قَالَ : حَدَّثَنِي الْحِبَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا حِبَّانُ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (وَلِكُلِّ قَوْمٍ هادٍ) [قَالَ : هُوَ] عَلِيٌّ عليه السلام .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمانِ الٰہی **"ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"** کے بارے میں کہا: وہ ہدایت دینے والے حضرت علی علیہ السلام ہے۔

405۔ وَ [قَالَ :] حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ قَالَ : أَنْبَأَنِي أَبُو الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ ، عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ) ثُمَّ يَرُدُّ يَدَهُ إِلَى صَدْرِهِ۔ ثُمَّ يَقُولُ : (وَلِكُلِّ قَوْمٍ هادٍ) وَيُشِيرُ إِلَى عَلِيٍّ بِيَدِهِ

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: **"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں"** یہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ اپنے سینے کی طرف کیا پھر اس کے بعد فرمایا: **"ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"** اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا۔

406۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطَّيِّبِ السَّامِرِيُّ بِهَا . قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ أَسْلَمَ . قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ : عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ) يَعْنِي رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم [وَفِي قَوْلِهِ] : (وَلِكُلِّ قَوْمٍ هادٍ) قَالَ : سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ : إِنَّ هَادِيَ هَذِهِ الْأُمَّةِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان: "بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں" کے بارے میں کہا: اس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فرمان "ہر قوم کے لیے ایک راہ راست پر لانے والا ہے" کے بارے میں کہا کہ میں نے اس آیت کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اس امت کے ہادی علی بن ابی طالب ہیں۔

407۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ إِمْلَاءً وَقِرَاءَةً قَالَ: أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ بِالْكُوفَةِ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدٍ اللَّخْمِيُّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنِي عَمِّي الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي سَعِيدُ بْنُ أَبِي الْجَهْمِ. عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ عَنْ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ) وَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى صَدْرِ نَفْسِهِ ثُمَّ وَضَعَهَا عَلَى يَدِ عَلِيٍّ وَقَالَ: (لِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ). قال الحاكم: تفرد به المنذر بن محمد القابوسي بإسناده وهو من حديث أبان عجب جدا.

حضرت ابو برزۃ اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: "بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں" اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا: "ہر قوم کے لیے ایک راہ راست پر لانے والا ہے"

حاکم نے کہا: اس حدیث کی سند میں منذر بن محمد قابوسی تنہا ہیں اور یہ ابان بن تغلب کی حدیث ہے جو کہ عجیب تر ہے۔

408۔ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ [قَالَ] أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ صَبِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَارُودِ زِيَادُ بْنُ الْمُنْذِرِ. عَنْ أَبِي دَاوُدَ: عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ) ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ إِلَى صَدْرِهِ (وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) وَيُشِيرُ إِلَى عَلِيٍّ عليه السلام.

حضرت ابو برزۃ اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا: "بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں" اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا ہاتھ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے سینہ پر رکھا اور فرمایا: "ہر قوم کے لیے ایک راہ راست پر لانے والا ہے"

409۔أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ الْوَالِدُ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ، وَعُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ.

وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْحَافِظُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ، وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) فَقَالَ: أَنَا الْمُنْذِرُ، وَعَلِيٌّ الْهَادِ[ي]. لَفْظاً وَاحِداً

حضرت یعلیٰ بن مُرّہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"** اور فرمایا: میں خطراتِ زندگی سے آگاہ کرنے والا ہوں اور علی ہادی ہیں۔

410۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ النَّجَّارُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الطَّبَرَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ. وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ نَاجِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُطَّلِبُ بْنُ زِيَادٍ الْأَسَدِيُّ عَنِ السُّدِّيِّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ: عَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِهِ: (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) قَالَ: رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم الْمُنْذِرُ، وَالْهَادِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ. [ساقاه] لفظا سواء [وقالا:] قال: تفرد به عثمان.

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں کہا: **"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"**

رسول اللہ ﷺ نے خطراتِ زندگی سے آگاہ کرنے والا ہوں اور ہادی بنو ہاشم میں سے ایک شخص ہے۔

411۔وأخبرنا أبو عبد الله، قال: أخبرنا أبو بكر القطيعي قال: حدثنا عبد الله بن أحمد بن حنبل، قال: حدثنا عثمان بن أبي شيبة به كلفظه

412۔أَخْبَرَنَاهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الثَّقَفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ حَمْدَانَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْمُسُوحِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ صَالِحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُطَّلِبُ قَالَ : حَدَّثَنَا السُّدِّيُّ عَنْ عَبْدِ خَيْرٍ :

عَنْ عَلِيٍّ فِي قَوْلِهِ : (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ) قَالَ : الْمُنْذِرُ النَّبِيُّ ، وَالْهَادِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ . يَعْنِي نَفْسَهُ.

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "**بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں**" کے بارے میں فرمایا: "خطراتِ زندگی سے آگاہ فرمانے والے نبی اکرم ﷺ اور ہادی بنو ہاشم میں سے ایک شخص ہے۔ یعنی آپ خود۔

413۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ بْنِ عِيسَى قَالَ : حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْدِيُّ سَنَةَ سِتَّ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ قَالَ : حَدَّثَنَا قَيْسُ بْنُ الرَّبِيعِ ، وَمَنْصُورُ بْنُ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو :

عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ مَا نَزَلَتْ مِنَ الْقُرْآنِ آيَةٌ إِلَّا وَقَدْ عَلِمْتُ فِيمَنْ نَزَلَتْ قِيلَ : فَمَا نَزَلَ فِيكَ فَقَالَ : لَوْ لَا أَنَّكُمْ سَأَلْتُمُونِي مَا أَخْبَرْتُكُمْ ، نَزَلَتْ فِيَّ [هَذِهِ] الْآيَةُ : (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) فَرَسُولُ اللهِ الْمُنْذِرُ ، وَأَنَا الْهَادِي إِلَى مَا جَاءَ بِهِ.

عباد بن عبد اللہ ﷺ نے کہا، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: قرآن مجید کی ہر آیت کے بارے میں مجھے علم ہے کہ وہ کہاں نازل ہوئی، آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم سے پوچھا گیا: آپ کے بارے میں کیا نازل ہوا؟ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: اگر تم مجھ سے سوال نہ کرتے تو میں تمہیں اس بارے میں نہ بتاتا، یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی: "**بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے**" پس رسول اللہ ﷺ خطراتِ زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں اور میں آپ کے دین کی طرف ہی ہدایت دینے والا ہوں۔

414۔حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ رَزِينٍ الْبَاشَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْحَرْثِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ دَعَا بْنُ الْحَكَمِ بْنِ ظُهَيْرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنْ حَكِيمِ بْنِ جُبَيْرٍ

رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بِالطَّهُورِ وَعِنْدَهُ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بِيَدِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا تَطَهَّرَ. فَأَلْزَقَهَا بِصَدْرِهِ. فَقَالَ: (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ) ثُمَّ رَدَّهَا إِلَى صَدْرِ عَلِيٍّ ثُمَّ قَالَ: (وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) ثُمَّ قَالَ: إِنَّكَ مَنَارَةُ الْأَنَامِ وَغَايَةُ الْهُدَى وَأَمِيرُ الْقُرَّاءِ [كَذَا]. أَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ أَنَّكَ كَذَلِكَ.

حضرت ابو برزۃ اسلمی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے وضو کے لیے مجھے بلایا جبکہ آپ ﷺ کے پاس حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم موجود تھے، آپ ﷺ نے وضو کرنے کے بعد حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑا اور اسے اپنے سینے کے ساتھ لگالیا اور یہ آیت تلاوت فرمائی: **"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں""** پھر اپنا ہاتھ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے سینے پر رکھا اور آیت (مکمل) تلاوت فرمائی **"ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"** پھر آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: آپ مخلوق کے لیے منزل کا روشن نشان ہیں ہدایت کی انتہا ہے اور قرآن مجید کی تلاوت کرنے والوں کے امیر ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کے اے علی آپ کی یہ شان ہے۔

415 أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْحَرَضِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ مَنْصُورٍ الْقَاضِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْعَبْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عِرَاكُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ الْحَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَامِرٍ. قَالَ أُزْعِجَتِ الزَّرْقَاءُ الْكُوفِيَّةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَلَمَّا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ. قَالَ لَهَا مُعَاوِيَةُ: مَا تَقُولِينَ فِي مَوْلَى الْمُؤْمِنِينَ عَلِيٍّ فَأَنْشَأَتْ تَقُولُ:

حضرت عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے کہا: زرقاء کوفی رضی اللہ عنہا کو سختی کرتے ہوئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دیا گیا جب آپ ان کے پاس پہنچی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: آپ مومنوں کے مولا علی (کرّم اللہ وجہہ الکریم) کے بارے میں کیا کہتی ہو؟

تو انہوں نے یہ اشعار پڑھے:

صَلَّى الْإِلَهُ عَلَى قَبْرٍ تَضَمَّنَهُ
نُورٌ فَأَصْبَحَ فِيهِ الْعَدْلُ مَدْفُونَا

"اللہ رحمت نازل فرمائے اس قبر پر جس میں نور پوشیدہ ہے پس اس قبر میں عدل دفن ہے"

مَنْ حَالَفَ الْعَدْلَ وَالْإِيمَانَ مُقْتَرِناً

فَصَارَ بِالْعَدْلِ وَالْإِيمَانِ مَقْرُوناً

"جس نے عدل اور ایمان کی ایک ساتھ قسم کھائی پس وہ عدل اور ایمان کے سات جڑ گیا"

فَقَالَ لَهَا مُعَاوِيَةُ كَيْفَ غَرَزْتِ فِيهِ هَذِهِ الْغَرِيزِيَّةَ فَقَالَتْ : سَمِعْتُ اللهَ يَقُولُ فِي كِتَابِهِ لِنَبِيِّهِ : (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) الْمُنْذِرُ رَسُولُ اللهِ! وَالْهَادِي عَلِيٌّ وَلِيُّ اللهِ.

تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا: تم اس دھوکے باز کے دھوکے میں کیسے آگئی؟ اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کو اپنی کتاب میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتے سنا ہے: **"بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے"**

"خطراتِ زندگی سے آگاہ کرنے والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور ہادی علی ولی اللہ ہے۔

416۔ أَخْبَرَنَا السَّيِّدُ أَبُو مَنْصُورٍ [ظفر بْنُ مُحَمَّدٍ] الْحُسَيْنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ مَاتِي قَالَ حَدَّثَنَا الْحِبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ [الْحُسَيْنِ الْعُرَنِيُّ] قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ :

عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ مُجَاهِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ : (إِنَّمَا أَنْتَ مُنْذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ) قَالَ : مُحَمَّدٌ الْمُنْذِرُ ، وَعَلِيٌّ الْهَادِ[ي]

حضرت مجاهد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "بے شک آپ تو خطرات زندگی سے آگاہ فرمانے والے ہیں اور ہر قوم کے لیے ایک راہِ راست پر لانے والا ہے" کے بارے میں کہا: اس بارے میں محمد المنذر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اس آیت میں ہادی سے مراد علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

[69] وفيها [نزل أيضا] قوله عز وجل:

(الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ) [29/ الرعد: 13]

"جو لوگ ایمان لائے اور اچھے کام کیے ان کے لیے خوشیوں کے پیغام ہیں اور اچھا انجام"

جنت میں "طوبیٰ" اور مولا علی علیہ السلام کا گھر

417۔ حَدَّثَنِي الْحَاكِمُ الْوَالِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ الْوَاعِظُ بِبَغْدَادَ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْخَزَّازُ. قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي حُصَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ:

عَنْ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ. عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] عَنْ طُوبَى قَالَ: [هِيَ] شَجَرَةٌ أَصْلُهَا فِي دَارِي وَفَرْعُهَا عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ. ثُمَّ سُئِلَ عَنْهَا مَرَّةً أُخْرَى فَقَالَ: هِيَ فِي دَارِ عَلِيٍّ. فَقِيلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: إِنَّ دَارِي وَدَارَ عَلِيٍّ فِي الْجَنَّةِ بِمَكَانٍ وَاحِدٍ

و [مثله ورد أيضا] في [التفسير] العتيق.

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام اپنے آباء سے نقل کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے "طوبیٰ" کے بارے میں پوچھا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں اہل جنت پر (محیط) ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں (کچھ دنوں کے بعد) دوبارہ پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: وہ درخت علی کے گھر میں (اُگا) ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک جنت میں میرا اور علی کا گھر ایک ہی ہے ایک ہی مکان ہے۔ (ثعلبی، الکشف والبیان، ج:5، ص:291)

جنت میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کا ایک ہی گھر ہو گا

418۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْمُعَاذِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْكُهَيْلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَنْدَلُ بْنُ وَالِقٍ [قَالَ:] أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أُمَيَّةَ الْقُرَشِيُّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ أَظُنُّهُ عَنْ جَابِرٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم عَنْ [قَوْلِهِ تَعَالَى] (طُوبَى لَهُمْ وَحُسْنُ مَآبٍ) قَالَ: [هِيَ] شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِي وَفَرْعُهَا عَلَى أَهْلِ

الْجَنَّةِ. ثُمَّ سُئِلَ عَنْهَا مَرَّةً أُخْرَى. قَالَ: [هِيَ] شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِ عَلِيٍّ وَفَرْعُهَا عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَقِيلَ لَهُ: سَأَلْنَاكَ عَنْهَا يَا رَسُولَ اللهِ فَقُلْتَ: أَصْلُهَا فِي دَارِي ثُمَّ سَأَلْنَاكَ عَنْهَا مَرَّةً أُخْرَى. فَقُلْتَ: شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَصْلُهَا فِي دَارِ عَلِيٍّ وَفَرْعُهَا عَلَى أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَقَالَ: إِنَّ دَارِي وَدَارَ عَلِيٍّ وَاحِدَةٌ.

حضرت ابو جعفر علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "خوشیوں کے پیغام ہیں اور اچھا انجام" کے حوالے سے "طوبیٰ" درخت کے بارے میں سوال کیا گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ جنت میں ایک درخت ہے جس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں اہل جنت پر (محیط) ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں (کچھ دنوں کے بعد) دوبارہ پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا: وہ درخت علی کے گھر میں (اُگا) ہے اور اس کی شاخیں اہل جنت پر (محیط) ہیں، بے شک میرا اور علی کا گھر ایک ہی ہے

419. وفي [التفسير] العتيق: قال: حدثنا محمد بن الحسن الكوفي، عن إسماعيل به سواء.

420. و[قال أيضا:] حدثنا جندل بن والق [عن] محمد القرشي [عن] داود به سواء.

421. أَخْبَرَنَا عَقِيلٌ [قَالَ:] أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَّزَادَ بِالْأَهْوَازِ. قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مَطَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْأَعْرَجِ:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ يَوْماً لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً مَا فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ وَلَا دَارٌ. وَلَا مَنْزِلٌ وَلَا مَجْلِسٌ إِلَّا وَفِيهِ غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ [وَ] أَصْلُ تِلْكَ الشَّجَرَةِ فِي دَارِي. ثُمَّ مَضَى عَلَى ذَلِكَ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ. ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: يَا عُمَرُ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً مَا فِي الْجَنَّةِ قَصْرٌ وَلَا دَارٌ. وَلَا مَنْزِلٌ وَلَا مَجْلِسٌ إِلَّا وَفِيهِ غُصْنٌ مِنْ أَغْصَانِ تِلْكَ الشَّجَرَةِ. أَصْلُهَا فِي دَارِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. قَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ قُلْتَ ذَلِكَ الْيَوْمَ: إِنَّ أَصْلَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ فِي دَارِي. وَالْيَوْمَ قُلْتَ: إِنَّ أَصْلَ تِلْكَ الشَّجَرَةِ فِي دَارِ عَلِيٍّ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ: أَمَا عَلِمْتَ. أَنَّ مَنْزِلِي وَمَنْزِلَ عَلِيٍّ فِي الْجَنَّةِ وَاحِدَةٌ، وَقَصْرِي وَقَصْرَ عَلِيٍّ فِي الْجَنَّةِ وَاحِدٌ، وَسَرِيرِي وَسَرِيرَ عَلِيٍّ فِي الْجَنَّةِ وَاحِدٌ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کی شاخیں جنت کے ہر محل، ہر گھر، ہر منزل اور ہر مجلس کو گھیرے ہوئے ہیں اور اس درخت کی جڑ میرے

گھر میں ہے۔ پھر اس بات کو تین دن گزر گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! بے شک جنت میں ایک ایسا درخت ہے جس کی شاخیں جنت کے ہر محل، ہر گھر، ہر منزل اور ہر مجلس کو گھیرے ہوئے ہیں اور اس درخت کی جڑ علی بن ابی طالب کے گھر میں ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ آپ نے اس روز فرمایا تھا کہ اس درخت کی جڑ میرے گھر میں ہے اور آج آپ نے فرمایا ہے کہ اس درخت کی جڑ علی کے گھر میں ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا آپ نہیں جانتا کہ جنت میں میری قیام گاہ اور علی کی قیام گاہ، میرا محل اور علی کا محل، میری تکیہ گاہ اور علی کی تکیہ گاہ ایک ہی ہے۔

[70] وفيها [نزل أيضا] قوله جل ذكره:

﴿قُلْ كَفَىٰ بِاللَّهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِندَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ [43/ الرعد: 13]

"فرما دیجئے! میرے اور تمہارے درمیان اللہ ہی گواہ کافی ہے اور اس شخص کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے"

مولا علی علیہ السلام کا "عالم الکتاب" ہونا کتاب اللہ سے ثابت ہے

422۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ وَأَبُو بَكْرٍ الْمَعْمَرِيُّ قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ إِمْلَاءً قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى الْمُتَوَكِّلُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ. عَنْ عَمْرِو بْنِ مُغَلِّسٍ. عَنْ خَلَفٍ. عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلي الله عليه وآله وسلم عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ قَالَ: ذَاكَ أَخِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

[هذا لفظ أبي الحسن الفارسي] وزاد المعمري عما رواه أبو الحسن الفارسي

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"اس شخص کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے"** کے بارے میں سوال کیا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرا بھائی علی بن ابی طالب۔

423۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْمُفِيدُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْجَلُودِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ. عَنْ أَبِي بِشْرٍ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ قَالَ [هُوَ] عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے فرمان **"اس شخص کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے"** کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔ (قرطبی، تفسیر قرطبی، ج:9، ص:335) (ابن جوزی، زاد المسیر، ج:4، ص:15)

424۔ وَأَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ [السَّبِيعِيِّ] قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورِ بْنِ الْجُنَيْدِ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِشْكَابَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ:

عَنْ أَبِي عُمَرَ زَاذَانَ ، عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قَالَ : هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اس شخص کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے" کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد علی بن ابی طالب ہیں۔

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:5، ص:303)(قرطبی، تفسیر قرطبی، ج:9، ص:335)(ابن جوزی، زادالمسیر، ج:4، ص:15)

425 ۔ أَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحُسَيْنِ الْجَصَّاصُ قَالَ : أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَكَمٍ الْحِبَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ . عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَطَاءٍ قَالَ كُنْتُ جَالِساً مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ فِي الْمَسْجِدِ فَرَأَيْتُ ابْناً لِعَبْدِ اللهِ بْنِ سَلَامٍ جَالِساً فِي نَاحِيَةٍ۔ فَقُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ : زَعَمُوا أَنَّ أَبَا هَذَا (عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) (يَعْنِي) عَبْدَ اللهِ بْنَ سَلَامٍ . قَالَ : لَا إِنَّمَا ذَاكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

ورواه عن أبي مريم واسمه عبد الغفار بن القاسم ۔ أبو نعيم الملائي [كما] في [التفسير] العتيق

حضرت عبد اللہ بن عطاء رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں مسجد میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ بیٹھا تھا تو میں نے ایک طرف عبد اللہ بن سلام کا بیٹا بیٹھا ہوا دیکھا تو میں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا: لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے والد کے بارے میں اس آیت میں بیان ہے: "جس کے پاس کتاب کا علم ہے "یعنی عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: نہیں، اس سے مراد صرف علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

426 ۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْعَدْلُ [قَالَ :] أَخْبَرَنَا زَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ [قَالَ] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الصَّوْلِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ فَهْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُقْبَةَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ : حَدَّثَنَا قَيْسٌ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : (وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قَالَ : [قَالَ] رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ : هُوَ عَلِيٌّ وَلَكِنَّا لَا نُسَمِّيهِ

حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اس شخص کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے" کے بارے میں کہا قریش کا ایک شخص، وہ علی ہیں۔ لیکن ہم ان کا نام نہیں لیتے۔

427۔أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ: عَنْ أَبِي صَالِحٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ) قَالَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ كَانَ عَالِماً بِالتَّفْسِيرِ وَالتَّأْوِيلِ وَالنَّاسِخِ وَالْمَنْسُوخِ وَالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ.

قَالَ أَبُو صَالِحٍ : سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ مَرَّةً يَقُولُ : هُوَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَلَامٍ وَسَمِعْتُهُ فِي آخِرِ عُمْرِهِ يَقُولُ : لَا وَاللهِ مَا هُوَ إِلَّا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

حضرت ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اس شخص کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے" کے بارے میں کہا کہ اس سے مراد علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم تفسیر، تاویل، ناسخ و منسوخ اور حلال و حرام کے بہت بڑے عالم تھے۔

ابو صالح نے کہا: میں نے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک مرتبہ سنا آپ کہتے ہیں کہ اس سے مراد عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہیں اور پھر آپ رضی اللہ عنہ کی عمر کے آخری حصے میں سنا آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نہیں، اللہ کی قسم اس سے مراد صرف علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

[71] ومن سورة إبراهيم [نزل] فيها قوله عز وجل ذكره:

﴿أَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللهُ مَثَلاً كَلِمَةً طَيِّبَةً] كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُها ثابِتٌ وَفَرْعُها فِي السَّماءِ تُؤْتِي أُكُلَها كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّها﴾ [24-25/ابراهیم: 14]

"کیا آپ نے ملاحظہ نہیں کیا اللہ نے پاکیزہ کلمے کی مثال کتنی خوبصورت بیان فرمائی ہے جیسے ایک پاکیزہ درخت ہو جس کی جڑیں انتہائی مضبوط ہوں اور اس کی شاخیں آسمان تک بلند ہوں وہ اپنے رب کے حکم سے ہمہ وقت پھل لائے"

اہل بیت علیہم السلام اور محبین اہل بیت علیہم السلام کی مثال

428۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ: [أَخْبَرَنَا] أَبُو بَكْرٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنِي الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي جَابِرُ بْنُ سَلَمَةَ. قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ عَنْ عَامِرٍ السَّرَّاجِ: عَنْ سَلَّامٍ الْخَثْعَمِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فَقُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿أَصْلُها ثابِتٌ وَفَرْعُها فِي السَّماءِ﴾ قَالَ: يَا سَلَّامُ الشَّجَرَةُ مُحَمَّدٌ. وَالْفَرْعُ عَلِيٌّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ. وَالثَّمَرُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ! وَالْغُصْنُ فَاطِمَةُ. وَشُعَبُ ذَلِكَ الْغُصْنِ الْأَئِمَّةُ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ عليها السلام. وَالْوَرَقُ شِيعَتُنَا وَمُحِبُّونَا أَهْلَ الْبَيْتِ. فَإِذَا مَاتَ مِنْ شِيعَتِنَا رَجُلٌ تَنَاثَرَ مِنَ الشَّجَرَةِ وَرَقَةٌ. وَإِذَا وُلِدَ لِمُحِبِّينَا مَوْلُودٌ أَخْضَرُ مَكَانَ تِلْكَ الْوَرَقَةِ وَرَقَةٌ. فَقُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: ﴿تُؤْتِي أُكُلَها كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ رَبِّها﴾ مَا يَعْنِي قَالَ: يَعْنِي الْأَئِمَّةَ تُفْتِي شِيعَتَهُمْ فِي الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فِي كُلِّ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ.

سلام خثعمی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں امام محمد باقر بن علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "جس کی جڑیں انتہائی مضبوط ہوں اور اس کی شاخیں آسمان تک بلند ہوں" سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: "اے سلام!" درخت" سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور امیر المؤمنین علی اس کی شاخ ہیں اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور فاطمہ اس کی ٹہنی ہیں اور فاطمہ علیہا السلام کی اولاد سے ائمہ اس ٹہنی سے آگے شاخیں ہیں اور ہمارے ساتھ تعلق قائم کرنے والے اور ہم سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں جب کوئی ہم سے محبت کرنے والا فوت ہوتا ہے تو اس درخت سے ایک پتا گر جاتا ہے اور جب کوئی ہم سے محبت کرنے والا پیدا ہوتا ہے تو اس گرے ہوئے پتے کی جگہ سرسبز پتا اگ آتا

ہے "میں نے عرض کیا: اے رسول اللہ ﷺ کے بیٹے! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: "وہ اپنے رب کے حکم سے ہمہ وقت پھل لائے" سے کیا مراد ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اہل بیت کے امام ہر حج و عمرہ کے موقع پر اپنے چاہنے والوں کو شرعی احکام بتاتے ہیں۔

429. أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْقُرَشِيُّ وَكَتَبَهُ لِي بِخَطِّهِ . قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ بُنْدَارَ . قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ الرَّازِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي يَعْقُوبَ قَالَ : حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللهِ . قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي :[قَالَ :] حَدَّثَنِي مِينَا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَا مِينَا أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيثاً . قَبْلَ أَنْ تُشَابَ الْأَحَادِيثُ بِالْأَبَاطِيلِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ : أَنَا شَجَرَةٌ وَفَاطِمَةُ فَرْعُهَا وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا . وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ ثَمَرُهَا . وَمُحِبُّوهُمْ مِنْ أُمَّتِي وَرَقُهَا ثُمَّ قَالَ : هُمْ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِ

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام مینا نے کہا کہ حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا: اے مینا! کیا میں تجھے ایک حدیث نہ سناؤں قبل اس کے کہ احادیث جھوٹی باتوں کے ساتھ ملا دی جائیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے ہیں: میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کی شاخ ہیں علی اس کا شگوفہ ہیں اور حسن و حسین اس کے پھل ہیں اور میری امت میں سے ان سب سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں پھر فرمایا: "قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، وہ سب جنت عدن میں ہوں گے" (حاکم، المستدرک، ج:3، ص:159)

430. حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الدِّينَوَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ صِقْلَابٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَيْضِ بْنِ مُحَمَّدٍ بِدِمَشْقَ قَالَ : حَدَّثَنَا مُؤَمِّلُ بْنُ يَهَابَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ . عَنْ أَبِيهِ :عَنْ مِينَا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ يَقُولُ خُذُوا مِنِّي حَدِيثاً قَبْلَ أَنْ تُشَابَ الْأَحَادِيثُ بِالْأَبَاطِيلِ . سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ : أَنَا الشَّجَرَةُ وَفَاطِمَةُ فَرْعُهَا . وَعَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ ثَمَرُهَا . وَشِيعَتُنَا وَرَقُهَا . وَأَصْلُ الشَّجَرَةِ فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَسَائِرُ ذَلِكَ فِي سَائِرِ الْجَنَّةِ.

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام مینا نے اپنے والد سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے ہیں: مجھ سے حدیث یاد کر لو قبل اس کے کہ احادیث جھوٹی باتوں کے ساتھ ملا دی

جائیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کی شاخ ہیں علی اس کا شگوفہ ہیں اور حسن و حسین اس کے پھل ہیں اور ان سب سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں اور اس درخت کی اصل جنت عدن میں ہیں اور یہ سب پوری جنت کو گھیرے ہوئے ہوں گے "(حاکم، المستدرک، ج:3، ص:159)

431۔أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْحِيرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ النُّوشَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ الْبَلْخِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ بِصَنْعَاءِ الْيَمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ :

أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ مِينَا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : حَدَّثَنِي مَوْلَايَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ بِحَدِيثٍ [وَ] ذَكَرَ أَنَّهُ سَمِعَ مِنَ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ أَنَا شَجَرَةٌ وَعَلِيٌّ الْقَلْبُ وَفَاطِمَةُ اللِّقَاحُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ الثَّمَرُ . وَشِيعَتُنَا الْوَرَقُ ، وَحَيْثُ يَنْبُتُ الشَّجَرُ تَسَاقَطُ وَرَقُهَا ثُمَّ قَالَ : فِي جَنَّةِ عَدْنٍ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ .

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام مینا نے کہا کہ مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ایک حدیث سنائی اور بیان کیا کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے ہیں: میں درخت ہوں اور علی قلب ہیں اور فاطمہ اس کا شگوفہ ہیں اور حسن و حسین اس کے پھل ہیں اور ان سب سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں اور جب بھی کوئی پتا اگتا ہے تو اس کا ایک پتا گر جاتا ہے پھر فرمایا: قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، جنت عدن میں ہوں گے

432۔حدثنيه عاليا الحاكم أبو عبد الله الحافظ قال : حدثنا أبو بكر [محمد بن حيويه] بن المؤمل النحوي بهمدان قال : حدثنا إسحاق بن إبراهيم الدبري ب «صنعاء» به.

433۔أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ : حَدَّثَنَا قَاسِمُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ ، عَنْ صَالِحِ بْنِ أَبِي الْأَسْوَدِ ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ :عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ مَثَلُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ كَمَثَلِ شَجَرَةٍ قَائِمَةٍ عَلَى سَاقٍ ، مَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا كَانَ مِنْ أَهْلِهَا . قُلْتُ : مَنِ السَّاقُ قَالَ عَلِيٌّ.

امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: ہم اہل بیت کی مثال مضبوط تنے پر قائم درخت کی سی ہے جو بھی اس کی کسی ٹہنی سے وابستہ ہو جاتا ہے وہ اس کا ہو جاتا ہے، میں نے عرض کیا: مضبوط تنا کون ہے؟ فرمایا: علی علیہ السلام۔

[72] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

(يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيا ، وَفِي الْآخِرَةِ) [27/ ابراهيم: 14]

"اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول کی مضبوطی کی بنا پر دنیوی زندگی اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے"

434۔ حَدَّثَنَا الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحِبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، عَنِ ابْنِ مَرْوَانَ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: (فِي قَوْلِهِ تَعَالَى) (يُثَبِّتُ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيا وَفِي الْآخِرَةِ) قَالَ: بِوَلَايَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو قول کی مضبوطی کی بنا پر دنیوی زندگی اور آخرت میں ثابت قدم رکھتا ہے" کے بارے میں فرمایا: یعنی حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے ساتھ۔

[73] وفيها [ورد أيضا] قوله جل ذكره :

(وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنامَ) [35/ ابراهيم : 14]

"مجھے اور میرے بچوں کو بچا کر رکھ اس سے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں اے میرے رب! ان بتوں نے بہت لوگوں کو بھٹکایا"

دعائے حضرت ابراھیم علیہ السلام کی برکات نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و علی علیہ السلام کو ملی

435۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصرٍ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَزَّازُ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَتْحِ هِلَالُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِبَغْدَادَ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيِّ الْخُزَاعِيُّ . قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي . وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّبَرِيُّ قَالا : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ . قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي . عَنْ مِينَا مَوْلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ :

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَنَا دَعْوَةُ أَبِي إِبْرَاهِيمَ . قُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ وَكَيْفَ صِرْتَ دَعْوَةَ أَبِيكَ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : أَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَى إِبْرَاهِيمَ (إِنِّي جاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِماماً) . فَاسْتَخَفَّ إِبْرَاهِيمُ الْفَرَحَ . فَقَالَ : يَا رَبِّ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي أَئِمَّةً مِثْلِي . فَأَوْحَى اللهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِ أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ إِنِّي لَا أُعْطِيكَ عَهْداً لَا أَفِي لَكَ بِهِ . قَالَ : يَا رَبِّ مَا الْعَهْدُ الَّذِي لَا تَفِي لِي بِهِ قَالَ : لَا أُعْطِيكَ لِظَالِمٍ مِنْ ذُرِّيَّتِكَ . قَالَ : يَا رَبِّ وَمَنِ الظَّالِمُ مِنْ وُلْدِي الَّذِي لَا يَنَالُهُ عَهْدُكَ قَالَ : مَنْ سَجَدَ لِصَنَمٍ مِنْ دُونِي لَا أَجْعَلُهُ إِمَاماً أَبَداً . وَلَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُونَ إِمَاماً . قَالَ إِبْرَاهِيمُ عِنْدَهَا : (وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنامَ . رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيراً مِنَ النَّاسِ) قَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم : فَانْتَهَتِ الدَّعْوَةُ إِلَيَّ وَإِلَى [أَخِي] عَلِيٍّ لَمْ يَسْجُدْ أَحَدٌ مِنَّا لِصَنَمٍ قَطُّ فَاتَّخَذَنِيَ اللهُ نَبِيّاً . وَعَلِيّاً وَصِيّاً .

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں ابراھیم کی دعا ہوں، ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ اپنے بابا ابراھیم کی دعا کیسے ہو گئے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزّ وجلّ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: **"میں آپ کو لوگوں کے لیے امام بنانے والا ہوں"** حضرت ابراھیم علیہ السلام نے خوشی کو ہلکا سمجھا، اور آپ نے عرض کیا: اے میرے رب! میری اولاد سے بھی میری مثل امام بنا، تو اللہ عزّ وجلّ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی، اے ابراھیم! جو وعدہ آپ سے نبھاؤں نہ ایسا وعدہ آپ سے نہ کروں گا، حضرت ابراھیم علیہ السلام نے عرض کیا: اے

www.Jafripdf.com

میرے رب! وہ کون سا وعدہ ہے جو آپ میرے بارے میں نہ نبھائے گا؟ فرمایا: میں آپ کی اولاد میں ظالم کو نہ عطا کروں گا، آپ نے عرض کیا: اے میرے رب! میری اولاد میں کون ظالم ہے جو تیرے وعدے کو نہ نبھائے گا؟ فرمایا: وہ جو میرے سوا بتوں کو سجدہ کرے گا میں اس کو ہر گز امام نہ بناؤں گا اور نہ ہی اس کو امامت کی صلاحیت دوں گا، اس وقت حضرت ابراھیم علیہ السلام نے کہا: "**مجھے اور میرے بچوں کو بچا کر رکھ اس سے کہ ہم بتوں کی پوجا کریں اے میرے رب! ان بتوں نے بہت لوگوں کو بھٹکایا**" نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: پس حضرت ابراھیم علیہ السلام کی دعا مجھ تک اور میرے بھائی علی تک پہنچی، ہم میں سے کسی نے بھی کبھی کسی بُت کو سجدہ نہ کیا، پس اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا اور علی کو وصی بنایا۔

(ابن المغازلی، المناقب، ص:345)

[74] ومن سورة الحجر [نزل أيضا] فيها قوله عز وجل اسمه:

(وَنَزَعْنا ما فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْواناً عَلى سُرُرٍ مُتَقابِلِينَ) [47/ الحجر: 15]

"اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے نکال پھینکے بھائی بھائی ہو کر تختوں پر روبرو بیٹھیں گے"

436۔ حَدَّثَنَا أَبُو سَعْدٍ السَّعْدِيُّ إِمْلاءً فِي الْجَامِعِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ [عُثْمَانَ الْمَعْرُوفُ بِابْنِ] السَّقَّاءِ بِوَاسِطٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ حَمَّادٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الضَّيْفِ قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَنَزَعْنا ما فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْواناً عَلى سُرُرٍ مُتَقابِلِينَ) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَحَمْزَةَ، وَجَعْفَرٍ وَعَقِيلٍ وَأَبِي ذَرٍّ، وَسَلْمَانَ وَعَمَّارٍ وَالْمِقْدَادِ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ عليهم السلام

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے نکال پھینکے بھائی بھائی ہو کر تختوں پر روبرو بیٹھیں گے" کے بارے میں فرمایا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت حمزہ، حضرت جعفر، حضرت عقیل، حضرت ابوذر، حضرت سلمان، حضرت عمار، حضرت مقداد، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام سب کے بارے میں نازل ہوئی"

437۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ بِهَا بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ مِنْ أَصْلِهِ الْعَتِيقِ قَالَ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ سُلَيْمٍ النَّجَّادُ بِبَغْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ ابْنُ عُقْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو غَسَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْبَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُمَيْرٍ أَبِي الْيَقْظَانِ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُلَيْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيّاً يَقُولُ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (وَنَزَعْنا ما فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْواناً عَلى سُرُرٍ مُتَقابِلِينَ) فِي ثَلَاثِ بُطُونٍ مِنْ قُرَيْشٍ: بَنِي هَاشِمٍ، وَبَنِي تَيْمِ بْنِ مُرَّةَ، وَبَنِي عَدِيِّ بْنِ كَعْبٍ مِنْهُمْ.

حضرت عبد اللہ بن ثلیل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے سنا آپ فرماتے ہیں یہ آیت "**اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے نکال پھینکے بھائی بھائی ہو کر تختوں پر روبرو بیٹھیں گے**" قریش کی تین شاخوں کے بارے میں نازل ہوئی: بنو ہاشم، بنو تیم بن مُرّہ، بنو عدی بن کعب ان میں سے ہیں۔ (عشاری، فضائل ابی بکر، ج:1، ص:11)

438۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْمُزَكِّي قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْمُفَسِّرُ. قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ الْقَطَّانِ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ. قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ: عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ الْحَسَنُ قَرَأَ عَلِيٌّ عليه السلام هَذِهِ الْآيَةَ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) فَقَالَ: فِينَا وَاللهِ نَزَلَتْ أَهْلَ بَدْرٍ خَاصَّةً.

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی "**اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے نکال پھینکے بھائی بھائی ہو کر تختوں پر روبرو بیٹھیں گے**" اور فرمایا: ہمارے بارے میں نازل ہوئی اور اللہ کی قسم خاص طور پر اہل بدر کے بارے میں اتری ہے۔

439۔ وَبِهِ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: حَدَّثَنِي نُعَيْمُ بْنُ أَبِي هِنْدٍ قَالَ: حَدَّثَنِي رِبْعِيُّ بْنُ حِرَاشٍ قَالَ إِنِّي لَعِنْدَ عَلِيٍّ جَالِسٌ۔ إِذْ جَاءَ ابْنُ طَلْحَةَ فَسَلَّمَ عَلَى عَلِيٍّ فَرَحَّبَ بِهِ. فَقَالَ: تُرَحِّبُ بِي يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ وَقَدْ قَتَلْتَ وَالِدِي وَأَخَذْتَ مَالِي!! قَالَ: أَمَّا مَالُكَ فَهُوَ ذِي مَعْزُولٌ فِي بَيْتِ الْمَالِ. فَاغْدُ إِلَى مَالِكِ فَخُذْهُ. وَأَمَّا قَوْلُكَ: قَتَلْتَ أَبِي۔ فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا وَأَبُوكَ مِنَ الَّذِينَ قَالَ اللهُ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْوَاناً عَلَى سُرُرٍ مُتَقَابِلِينَ) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ: اللهُ أَعْدَلُ مِنْ ذَلِكَ. فَصَاحَ عَلَيْهِ صَيْحَةً تَدَاعَى لَهُ الْقَصْرُ. قَالَ: فَمَنْ إِذاً إِذَا لَمْ نَكُنْ نَحْنُ أُولَئِكَ!

حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے پاس بیٹھا تھا اتنے میں ابن طلحہ آئے اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو سلام کیا، آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے انہیں مرحبا کہا، اس نے کہا: اے امیر المؤمنین !! آپ مجھے مرحبا کہتے ہیں جبکہ آپ نے میرے والد کو قتل کر دیا اور میرا مال لے لیا؟ آپ نے فرمایا: جہاں تک تعلق تیرے مال کا ہے تو وہ بیت المال سے الگ کیا ہوا مال تھا، " اور جہاں تک تعلق ہے تیری اس بات کا کہ " آپ نے میرے والد کو قتل کیا ہے پس میں امید کرتا ہوں کہ میں اور تیرے والد انہی میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا

ہے: اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے نکال پھینکے بھائی بھائی ہو کر تختوں پر روبرو بیٹھیں گے" ہمدان میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ اس سے زیادہ عدل کرنے والا ہے، اس پر آپ نے ایک چیخ ماری جس سے پورا محل کانپ اٹھا۔ کہنے لگا: وہ کون لوگ ہیں اگر وہ ہم نہیں ہیں تو؟

(طبری، جامع البیان، ج:14، ص:77)(احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ج:2، ص:747)

(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:538)(زحیلی، تفسیر منیر، ج:14، ص:39)

440) أَخْبَرَنَا مَنْصُورٌ الْمَغْرِبِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الطَّنَافِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْبَجَلِيُّ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ: عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ إِنِّي لَأَرْجُو أَنَا وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ أَنْ نَكُونَ فِيمَنْ قَالَ اللهُ تَعَالَى [فِيهِمْ:] (وَنَزَعْنا ما فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْواناً عَلى سُرُرٍ مُتَقابِلِينَ) فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ هَمْدَانَ فَقَالَ: اللهُ أَعْدَلُ مِنْ ذَلِكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَصَاحَ بِهِ صَيْحَةً ظَنَنْتُ أَنَّ الْقَصْرَ تَدَهْدَهَ لَهَا. ثُمَّ قَالَ: مَنْ هُمْ إِذَا لَمْ نَكُنْ نَحْنُ هُمْ.

.رواه جماعة عن وكيع ، وأخرجه السبيعي [في] تفسيره ، رواه عن يوسف عن وكيع.

حضرت ربعی نے کہا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے کہا: بے شک مجھے امید ہے کہ میں طلحہ اور زبیر اللہ تعالیٰ کے اس قول میں داخل ہیں "اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے نکال پھینکے بھائی بھائی ہو کر تختوں پر روبرو بیٹھے گے" ہمدان میں سے ایک شخص نے کہا: اللہ اس سے زیادہ عدل کرنے والا ہے، اس پر آپ نے ایک چیخ ماری جس سے پورا محل لرز اٹھا۔ پھر اس نے کہا: اگر وہ ہم نہیں ہیں تو وہ کون لوگ ہیں؟ (طبری، جامع البیان، ج:14، ص:77)

441۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ. قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ النَّجَّادُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عِيسَى أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْوَرَّاقُ. قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ يَقُولُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ (وَنَزَعْنا ما فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ إِخْواناً) نَزَلَتْ فِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعَلِيٍّ وَعُثْمَانَ وَابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ

حضرت سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت: "اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے نکال پھینکے" کے بارے میں کہا کہ یہ آیت حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عثمان اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔

44 - أَخْبَرَنَا مَنْصُورُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَهْلٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْكَلْبِيِّ فِي قَوْلِهِ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ) قَالَ: أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ وَسَعْدٌ وَسَعِيدٌ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ مَسْعُودٍ.

حضرت کلبی رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت: "اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے نکال پھینکے" کے بارے میں کہا کہ یہ آیت حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمن بن عوف، حضرت سعد، حضرت سعید اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی۔

443 - حَدَّثَنِي أَبُو مَسْعُودٍ الْبَجَلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ بْنُ فِرَاسٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الذُّهْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْمَخْزُومِيُّ: قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ. عَنْ إِسْرَائِيلَ أَبِي مُوسَى: عَنِ الْحَسَنِ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ) أَهْلِ بَدْرٍ. و [رواه أيضا] أحمد بن حنبل عن سفيان.

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت "اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے نکال پھینکے" اہل بدر کے بارے میں نازل ہوئی۔

444 - أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ [الْقَطِيعِيُّ] قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ فِينَا وَاللهِ نَزَلَتْ: (وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِمْ مِنْ غِلٍّ) الْآيَةَ

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت "اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے نکال پھینکے" ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔

[75] وفيها [نزل أيضا] قوله جل جلاله :

﴿إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ﴾ [75/الحجر : 15]

"بے شک اس میں سوچنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں"

445۔أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قَاسِمِ الْمُحَارِبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ نَجِيحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَسَنٍ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ، عَنِ الْحَكَمِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ﴾ قَالَ: كَانَ وَاللهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مِنْهُمْ.

حکم رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالٰی کے فرمان **"بے شک اس میں سوچنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں"** کے بارے میں کہا: اللہ کی قسم (امام) محمد باقر بن علی علیہما السلام ان لوگوں میں سے ہیں۔

446۔وَأَخْبَرَنَا عَلِيٌّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْمُحَمَّدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُنَانٍ قَالَ سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِهِ: ﴿إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ﴾ قَالَ: رَسُولُ اللهِ أَوَّلُهُمْ، ثُمَّ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ الْحَسَنُ ثُمَّ الْحُسَيْنُ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ اللهُ أَعْلَمُ. قُلْتُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ فَمَا بَالُكَ أَنْتَ قَالَ: إِنَّ الرَّجُلَ رُبَّمَا كَنَّى عَنْ نَفْسِهِ.

حضرت عبد اللہ بن بُنان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے جعفر بن محمد علیہما السلام سے اس آیت "بے شک اس میں سوچنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں" کے بارے میں پوچھا، آپ نے فرمایا: ان میں سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں پھر امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام، پھر حسن، پھر حسین، پھر علی بن حسین اور پھر محمد بن علی علیہم السلام مراد ہیں پھر اللہ زیادہ جانتا ہے۔ میں نے عرض کی: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے! آپ کا کیا معاملہ ہے؟ آپ نے فرمایا: بے شک آدمی بسا اوقات اپنے آپ کو چھپا لیتا ہے۔

مولا علی علیہ السلام کی فراست و بصیرت

447۔[أَخْبَرَنَا] أَبُو الْقَاسِمِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحَسَنِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ

الْكَرِيمِ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ ، عَنْ جَابِرٍ :

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ بَيْنَمَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ تَسْتَعْدِي عَلَى زَوْجِهَا ، فَقَضَى لِزَوْجِهَا ، عَلَيْهَا فَغَضِبَتْ فَقَالَتْ : وَاللهِ مَا الْحَقُّ فِيمَا قَضَيْتَ ، وَلَا تَقْضِي بِالسَّوِيَّةِ ، وَلَا تَعْدِلُ فِي الرَّعِيَّةِ ، وَلَا قَضِيَّتُكَ عِنْدَ اللهِ بِالْمَرْضِيَّةِ!!! فَنَظَرَ إِلَيْهَا مَلِيّاً ـ ثُمَّ قَالَ : كَذَبْتِ يَا بَذِيَّةُ يَا بَذِيَّةُ ، يَا سَلْقَلَقَةُ أَوْ يَا سَلْقَى ـ فَوَلَّتْ هَارِبَةً ، فَلَحِقَهَا عَمْرُو بْنُ حُرَيْثٍ فَقَالَ : لَقَدِ اسْتَقْبَلْتِ عَلِيّاً بِكَلَامٍ ـ ثُمَّ إِنَّهُ نَزَعَكِ بِكَلِمَةٍ فَوَلَّيْتِ هَارِبَةً قَالَتْ : إِنَّ عَلِيّاً وَاللهِ أَخْبَرَنِي بِالْحَقِّ ـ وَشَيْءٌ أَكْتُمُهُ مِنْ زَوْجِي مُنْذُ وَلِيَ عِصْمَتِي . فَرَجَعَ عَمْرٌو إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَتْ ـ وَقَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا نَعْرِفُكَ بِالْكِهَانَةِ . فَقَالَ : وَيْلَكَ إِنَّهَا لَيْسَتْ بِكِهَانَةٍ مِنِّي وَلَكِنَّ اللهَ أَنْزَلَ قُرْآناً : (إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ)

فَكَانَ رَسُولُ اللهِ هُوَ الْمُتَوَسِّمَ وَأَنَا مِنْ بَعْدِهِ ـ وَالْأَئِمَّةُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بَعْدِي هُمُ الْمُتَوَسِّمُونَ ، فَلَمَّا تَأَمَّلْتُهَا عَرَفْتُ مَا هِيَ [كَذَا] بِسِيمَاهَا.

حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے اتنے میں ایک عورت آئی اور اپنے شوہر کے خلاف مدد طلب کی، آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے اس کے شوہر کے حق میں فیصلہ فرمادیا اس پر وہ غصہ ہوئی اور کہا: اللہ کی قسم آپ نے فیصلہ حق پر نہیں کیا نہ ہی آپ نے درست فیصلہ کیا ہے اور نہ ہی آپ نے عدل کی رعایت کی ہے اور نہ ہی آپ کا فیصلہ اللہ کے ہاں پسندیدہ ہے، بے شک اس میں سوچنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں" پس آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے اس کی طرف دیکھا، اے بدکلام! اے بدکلام تو نے جھوٹ کہا، اے فحاشہ، یا فرمایا: اے بد زبان، وہ عورت نفرت میں واپس پلٹی، راستے میں اسے عمرو بن حریث ملے تو انہوں نے کہا: تو نے علی کو آگے سے جواب دیا اور پھر انہوں نے تجھے سخت لفظ کہا اور پھر تو غصے سے واپس ہو گئی؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! بے شک علی نے مجھے حق بات ہی بتائی ہے جب سے میرے شوہر نے مجھ سے شادی کی میں نے کچھ باتیں اس سے چھپا رکھی تھی، عمرو امیر المؤمنین کے پاس گیا اور کہا کہ ہم آپ کو قیافہ شناس تو نہ سمجھتے تھے آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہو، یہ میری قیافہ شناسی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا: **"بے شک اس میں سوچنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں"** پس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میں اور میرے بعد میری اولاد سے ائمہ فراست والے ہیں جب میں نے غور کیا تو میں پہچان گیا کہ اس کی کیا علامت ہے؟

448۔ فرات قال : حدثني جعفر بن محمد ، قال : حدثنا الحسن بن محمد الجدلي قال : حدثنا محمد بن عمرو قال : حدثنا عبد الكريم ، عن إبراهيم بن أيوب ، عن جابر ، عن أبي جعفر به سواء.

449۔ وَأَخْبَرَنَا عَلِيٌّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ ثَابِتٍ ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ ، عَنْ أَبِي مَرْيَمَ : عَنِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ فِي قَوْلِهِ : (إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ) قَالَ : الْمُتَفَوِّسِمِينَ ، وَكَانَ أَبُو جَعْفَرٍ مِنْهُمْ .

حکم بن عتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "**بے شک اس میں سوچنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں**" کے بارے میں کہا کہ ابو جعفر علیہ السلام ان سوچنے والوں میں سے ہیں۔

450۔ أَبُو النَّضْرِ الْعَيَّاشِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ بْنُ الْمُغِيرَةِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ شَاذَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ حَمَّادٍ ، عَنْ جُوَيْبِرٍ وَرِبْعِيٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : (إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِلْمُتَوَسِّمِينَ) قَالَ : هُمُ الْأَئِمَّةُ ، قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ. فَإِنَّهُ يَنْظُرُ بِنُورِ اللهِ.

امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "**بے شک اس میں سوچنے والے لوگوں کے لیے نشانیاں ہیں**" کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد (اہلبیت کے) ائمہ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: مومن کی فراست سے ڈرو بے شک وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

451۔ أَبُو النَّضْرِ [قَالَ : حَدَّثَنَا] عَلِيُّ بْنُ أَبِي عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنِي سَلَمَةُ بْنُ الْخَلِيلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْقَزْوِينِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَيُّوبَ الْمَدِينِيِّ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ يَزِيدَ الْجُعْفِيِّ قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ بَيْنَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ جَالِسٌ فِي مَسْجِدِ الْكُوفَةِ إِذْ أَتَتْهُ امْرَأَةٌ مُسْتَعْدِيَةٌ لِزَوْجِهَا. فَقَضَى لِزَوْجِهَا [عَلَيْهَا] فَغَضِبَتْ . [وَسَاقَهُ] بِطُولِهِ مَعْنًى سَوَاءً.

امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: امیر المؤمنین مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے جبکہ اپنے شوہر پر ظلم کرنے والی ایک عورت آئی تو آپ کرم اللہ وجہہ الکریم نے اس کے شوہر کے حق میں فیصلہ فرمادیا جس پر وہ غصہ ہوئی روایت کا اگلا حصہ معناً گذشتہ روایت جیسا ہی ہے۔

[76] وفيها [نزل أيضا] قوله عز اسمه :

(فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ) [92 / الحجر : 15]

"پس آپ کے رب کی قسم! ہم ان سے ضرور پوچھیں گے"

قرآن اور فضائل اہل بیت علیہم السلام کو عام کرو

452 ـ أَخْبَرَنَا عَقِيلٌ [قَالَ :] أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ مَاهَانَ الْخُورِيُّ بِخُورٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ قَالَ : حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا وَكِيعٌ . عَنْ سُفْيَانَ : عَنِ السُّدِّيِّ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] (فَوَرَبِّكَ لَنَسْئَلَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ) [قَالَ :] عَنْ وَلَايَةِ عَلِيٍّ . ثُمَّ قَالَ : (عَمَّا كَانُوا يَعْمَلُونَ) فِيمَا أَمَرَهُمْ بِهِ وَمَا نَهَاهُمْ عَنْهُ . وَعَنْ أَعْمَالِهِمْ فِي الدُّنْيَا . ثُمَّ قَالَ : (فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ) قَالَ السُّدِّيُّ : قَالَ أَبُو صَالِحٍ : قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : أَمَرَهُ اللهُ أَنْ يُظْهِرَ الْقُرْآنَ . وَأَنْ يُظْهِرَ فَضَائِلَ أَهْلِ بَيْتِهِ كَمَا أَظْهَرَ الْقُرْآنَ

سدی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "پس آپ کے رب کی قسم! ہم ان سے ضرور پوچھیں گے" کے بارے میں کہا: یہ سوال ولایت علی کے بارے میں ہے۔ پھر یہ آیت تلاوت پڑھی: "اس سے جو کچھ وہ کیا کرتے تھے" جس کے بارے میں انہیں حکم دیا جاتا تھا اور جس کے بارے انہیں منع کیا جاتا تھا پھر یہ آیت تلاوت کی: "سو خوب کھول کر بیان کریں جس کا آپ کو حکم دیا ملا ہے" اور سدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ قرآن مجید کو عام کریں اور فضائل اہل بیت علیہم السلام کو عام کریں جیسے قرآن مجید کو عام کریں۔

[77] ومن سورة النحل [أيضا نزل] فيها قوله جل ذكره:

(وَعَلامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ) [16/النحل: 16]

"اور نشاناتِ منزل رکھے اور ستارے کہ وہ ان سے منزل پائیں"

اس آیت میں ستارے سے مراد سیدنا علی علیہ السلام ہیں

453۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ. قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُفِيدُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ. قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ. قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ. عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ) قَالَ: النَّجْمُ عَلِيٌّ.

محمد بن یزید رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس فرمان الٰہی: **"اور نشاناتِ منزل رکھے اور ستارے کہ وہ ان سے منزل پائیں"** کے بارے میں پوچھا: تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ستارے سے مراد علی کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

454۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي حُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُونُسَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَنَانُ بْنُ سَدِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَالِمٌ: عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: (وَعَلامَاتٍ وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُونَ) قَالَ: النَّجْمُ: مُحَمَّدٌ [كَذَا] وَالْعَلَامَاتُ الْأَوْصِيَاءُ عليهم السلام

ابان بن تغلب روایت کرتے ہیں کہ میں نے ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس فرمان الٰہی: "اور نشاناتِ منزل رکھے اور ستارے کہ وہ ان سے منزل پائیں" کے بارے میں پوچھا: تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: ستارے سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور علامات سے مراد "أوصیاء علیہم السلام" ہیں۔ (أوصیاء "وصی" کی جمع ہے جس سے مراد ائمہ اہل بیت ہیں)

[78] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى :

(وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللهِ لا تُحْصُوها . إِنَّ اللهَ لَغَفُورٌ رَحِيمٌ) [18 / النحل : 16]

"اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو تم انہیں گن نہیں سکتے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے"

سیدنا علی علیہ السلام کا مُبغِض منافق ہے

455. أَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْجَرَّاحِ الْمَرْوَزِي قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو رَجَاءٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّوَيْهِ السِّنْجِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ هَارُونَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَاقِدٍ الْحَرَّانِيُّ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ مُجَاهِدٍ :

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فِي دَارِ النَّدْوَةِ إِذْ قَالَ لِعَلِيِّ : أَخْبِرْنِي بِأَوَّلِ نِعْمَةٍ أَنْعَمَهَا [اللهُ] عَلَيْكَ. قَالَ : أَنْ خَلَقَنِي ذَكَراً وَلَمْ يَخْلُقْنِي أُنْثَى. قَالَ : فَالثَّانِيَةُ. قَالَ : الْإِسْلَامُ. قَالَ : فَالثَّالِثَةُ. قَالَ : فَتَلَا عَلِيٌّ هَذِهِ الْآيَةَ : (وَإِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللهِ لا تُحْصُوها) فَضَرَبَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم بَيْنَ كَتِفَيْهِ [وَ] قَالَ : لَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دار الندوۃ میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے جو نعمت آپ پر فرمائی اس کے بارے میں مجھے بتاؤ، آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے مرد پیدا فرمایا عورت نہ بنایا، فرمایا: دوسری؟ فرمایا: اسلام کی نعمت سے نوازا، فرمایا: تیسری؟ تو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **"اور اگر تم اللہ کی نعمتوں کو گننا چاہو تو تم انہیں گن نہیں سکتے"(النحل:16)** پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے دونوں کندھوں کے درمیان ہاتھ رکھا اور فرمایا: آپ سے کوئی منافق ہی بغض رکھ سکتا ہے۔

[79] وفيها [نزل أيضا] قوله عز ذكره:

(وَإِذا قِيلَ لَهُمْ ما ذا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ قالُوا: أَساطِيرُ الْأَوَّلِينَ) [24/النحل]

"اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا اُتارا ہے تو کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں"

456۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى الْمَشْرِقَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدٍ. عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَعِيدٍ: عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ [عَنْ جَعْفَرٍ الصَّادِقِ عليه السلام] قَالَ قَرَأَ جَبْرَئِيلُ عَلَى مُحَمَّدٍ هَكَذَا: (وَإِذا قِيلَ لَهُمْ ما ذا أَنْزَلَ رَبُّكُمْ) فِي عَلِيٍّ (قالُوا: أَساطِيرُ الْأَوَّلِينَ).

ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کیا، آپ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت تلاوت کی: "اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا اُتارا ہے "یعنی علی کے بارے میں "تو کہتے ہیں کہ پہلے لوگوں کی کہانیاں"

[80] وفيها [نزل أيضا] قوله جل جلاله :

﴿وَأَقْسَمُوا بِاللهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لا يَبْعَثُ اللهُ مَنْ يَمُوتُ﴾ [38/ النحل : 16]

"اور ان لوگوں نے اللہ کے نام پر پختہ قسمیں کھائیں کہ اللہ اس کو زندہ نہیں کرے گا جو مر جاتا ہے"

457. أَخْبَرَنَا [زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَحْمَدَ] أَبُو يَحْيَى الْحَيْكَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْقُوبَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْعُقَيْلِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ :

عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ : سَمِعْتُ بُرَيْدَ بْنَ أَصْرَمَ قَالَ : سَمِعْتُ عَلِيّاً يَقُولُ ﴿وَأَقْسَمُوا بِاللهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ لا يَبْعَثُ اللهُ مَنْ يَمُوتُ﴾ قَالَ : [قَالَ] عَلِيٌّ : فِيَّ أُنْزِلَتْ

ابو حمزہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے بُرید بن اصرم رحمۃ اللہ علیہ سے سنا انہوں نے کہا: میں نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سنا، آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی "اور ان لوگوں نے اللہ کے نام پر پختہ قسمیں کھائیں کہ اللہ اس کو زندہ نہیں کرے گا جو مر جاتا ہے" آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ آیت میرے بارے میں نازل ہوئی۔

[81] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

﴿وَالَّذِينَ هاجَرُوا فِي اللهِ مِنْ بَعْدِ ما ظُلِمُوا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِي الدُّنيا حَسَنَةً وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ﴾ [41 / النحل: 16]

"وہ لوگ جنہوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کی محبت میں ہجرت کی ہم انہیں دنیا میں انتہائی خوبصورت آماجگاہ بخشیں گے اور آخرت کا اجر تو بہت بڑا ہے"

458۔ أَخبَرَنا عقيلٌ [قالَ :] أَخبَرَنا عَلِيٌّ قالَ: حَدَّثَنا مُحَمَّدٌ قالَ: حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الأَثْرَمُ بِالْبَصْرَةِ قالَ: حَدَّثَنا أَبُو بَكْرٍ أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورِ بْنِ سَيَّارٍ الرَّمادِيُّ قالَ: حَدَّثَنا عَبْدُ الرَّزّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، وَسَعِيدٍ، عَنْ قَتادَةَ، عَنْ عَطاءٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبّاسٍ [فِي قَوْلِهِ تَعالَى] ﴿وَالَّذِينَ هاجَرُوا فِي اللهِ مِنْ بَعْدِ ما ظُلِمُوا﴾ قالَ: هُمْ جَعْفَرٌ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طالِبٍ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عَقِيلٍ ظَلَمَهُمْ أَهْلُ مَكَّةَ وَأَخْرَجُوهُمْ مِنْ دِيارِهِمْ حَتَّى لَحِقُوا بِحَبَشَةَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "وہ لوگ جنہوں نے ظلم سہنے کے بعد اللہ کی محبت میں ہجرت کی" کے بارے میں کہا: ان سے مراد جعفر، علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عقیل رضی اللہ عنہم ہیں اہل مکہ نے ان پر ظلم کیا اور انہیں ان کے گھروں سے نکال دیا یہاں تک یہ حبشہ چلے گئے۔

[82] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى :

(وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالاً نُوحِي إِلَيْهِمْ فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ)

[16 : النحل/43]

"اور ہم نے آپ سے پہلے جتنے رسول بھیجے وہ مرد ہی تھے ہم ان کی طرف وحی بھیجتے پس "اہل ذکر" سے دریافت کرلو اگر خود علم نہیں رکھتے"

اہل بیت علیہم السلام ہی اہل ذکر ہیں

459۔ [أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ ، قَالَ] حَدَّثَنَا عَبْدَوَيْهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِشِيرَازَ قَالَ : حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ نُوحِ بْنِ يَحْيَى أَبُو الْحَسَنِ الْحُبَابِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ عَنْ وَكِيعٍ ، عَنْ سُفْيَانَ ، عَنِ السُّدِّيِّ :

عَنِ الْحَارِثِ قَالَ سَأَلْتُ عَلِيّاً عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ : (فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ) فَقَالَ : وَاللهِ إِنَّا لَنَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ ، نَحْنُ أَهْلُ الْعِلْمِ ، وَنَحْنُ مَعْدِنُ التَّأْوِيلِ وَالتَّنْزِيلِ ، وَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ : أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا ، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ فَلْيَأْتِهِ مِنْ بَابِهِ

حارث رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے اس آیت کے بارے میں سوال کیا: "پس "اہل ذکر" سے دریافت کرلو اگر خود علم نہیں رکھتے" آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: اللہ کی قسم! بے شک ہم اہل ذکر ہیں ہم اہل علم ہیں اور ہم تاویل و تنزیل کا خزانہ ہے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "میں علم کا شہر ہوں علی اس کا دروازہ ہیں پس جو علم کا ارادہ کرے اسے چاہیے کہ اس کے دروازے کی طرف آئے"

460۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَرَشِيُّ [أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي] قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو مَنْصُورٍ الْأَزْهَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ نَجْدَةَ بْنِ الْعُرْيَانِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَمَانٍ ، عَنْ إِسْرَائِيلَ ، عَنْ جَابِرٍ : عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ فِي قَوْلِهِ : (فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ) قَالَ : نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو جعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "پس "اہل ذکر" سے دریافت کرلو اگر خود علم نہیں رکھتے" کے بارے میں روایت کیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہم اہل ذکر ہیں۔

(طبری، جامع البیان، ج:14، ص:228)(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:7، ص:270،

(قرطبی، تفسیر قرطبی، ج:11، ص:272)(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:574)

(آلوسی، روح المعانی، ج:7، ص:285)

461۔أخبرنا أبو سعد المعاذي قال: أخبرنا أبو الحسين الكهيلي قال: أخبرنا أبو جعفر الحضرمي قال: حدثنا إسماعيل بن أبي الحكم الثقفي قال: حدثنا يحيى بن يمان به لفظا سواء.

462۔وأخبرنا أبو الحسن الأهوازي قال: أخبرنا أبو بكر القاضي بن الجعابي قال: حدثنا أبو بكر محمد بن أحمد بن هلال. قال: حدثنا أبو هشام، قال: حدثنا ابن يمان به لفظا سواء.

و [رواه أيضا] سفيان بن وكيع، عن يحيى [كما] في [التفسير] العتيق.

۔و [رواه أيضا] أبان بن تغلب عن أبي جعفر [عليه السلام].

463۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجُرْجَرَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمَّارٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ صَالِحٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عُثْمَانَ الْحَضْرَمِيُّ عَنْ جَابِرٍ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ) قَالَ عَلِيٌّ عليه السلام: نَحْنُ أَهْلُ الذِّكْرِ۔الَّذِي عَنَانَا اللهُ جَلَّ وَعَلَا فِي كِتَابِهِ.

امام محمد باقر بن علی علیہ السلام نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: **"پس "اہل ذکر" سے دریافت کر لو اگر خود علم نہیں رکھتے"** تو حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ہم اہل ذکر ہیں۔(قرطبی، تفسیر قرطبی، ج:11، ص:272)(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:4، ص:574)

464۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْفَارِسِيُّ بِبَيْضَاءِ فَارِسَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ [بْنُ مُحَمَّدٍ] بْنِ مَيْمُونٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَابِسٍ عَنْ جَابِرٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: (فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ) قَالَ: نَحْنُ هُمْ.

امام محمد باقر بن علی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"پس "اہل ذکر" سے دریافت کر لو اگر خود علم نہیں رکھتے"** کے بارے میں کہا: اس آیت میں اہل ذکر سے مراد ہم ہیں۔(طبری، جامع البیان، ج:14، ص:228)(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:7، ص:270)

465۔وَأَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ [أَخْبَرَنَا] أَبُو بَكْرٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدَانَ، [أَخْبَرَنَا] مُحَمَّدُ بْنُ ثَوَابٍ الْهَبَّارِيُّ [أَخْبَرَنَا] عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ [أَخْبَرَنَا] أَبُو مُوسَى، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ [فِي قَوْلِهِ عَزَّ ذِكْرُهُ]: (فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ) قَالَ: نَحْنُ هُمْ

محمد باقر بن علی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "پس "اہل ذکر" سے دریافت کر لو اگر خود علم نہیں رکھتے" کے بارے میں کہا: اس آیت میں اہل ذکر سے مراد ہم ہیں۔

466۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْفَرْغَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْمُفَضَّلِ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سَلَّامٍ الْأَسَدِيُّ بِالْمَرَاغَةِ. قَالَ: حَدَّثَنَا السَّرِيُّ بْنُ خُزَيْمَةَ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ [يَعْقُوبَ بْنِ] أَبِي نُوَيْرَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ. [عَنِ] السُّدِّيِّ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (فَسْئَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ) قَالَ: هُمُ الْأَئِمَّةُ مِنْ عِتْرَةِ رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم. وَتَلَا (أَنْزَلَ اللهُ إِلَيْكُمْ ذِكْرًا).

امام محمد باقر بن علی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "پس "اہل ذکر" سے دریافت کر لو اگر خود علم نہیں رکھتے" کے بارے میں کہا: اس آیت میں اہل ذکر سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خاندان سے ائمہ ہیں اور پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "اللہ نے تم پر وہ چیز نازل فرمائی ہے جو سراسر نصیحت ہے" [الطلاق / 10].

[83] ومن سورة بني إسرائيل [نزل أيضا] فيها قوله عز وجل :

(وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلا تُبَذِّرْ تَبْذِيراً) [26/ بني اسرائيل:17]

"اور قرابت دار کو اس کا حق دو اور مسکین اور مسافر کو اور فضول خرچی میں مال برباد نہ کرو"

467۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ الْوَالِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ بِبَغْدَادَ شِفَاهاً. قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الأَحْمَسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ وَعَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ الْكِنْدِيُّ وَيَحْيَى بْنُ يَعْلَى. وَعَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ. عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ) أَعْطَى رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَاطِمَةَ فَدَكاً.

۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور قرابت دار کو اس کا حق دو" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو فدک عطا فرمایا۔

468۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي سَعِيدٍ الْحِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو الْحِيرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ يَزِيدَ الطَّحَّانِ، [عَنْ] سَعِيدِ بْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ عَطِيَّةَ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: (وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ) دَعَا النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم فَاطِمَةَ وَأَعْطَاهَا فَدَكاً.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور قرابت دار کو اس کا حق دو" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو فدک عطا فرمایا۔

469۔ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى الْخُورِيُّ وَأَبُو عَلِيٍّ الْقَاضِي قَالا: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ نُعَيْمٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَامِدٍ أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْفَقِيهُ قَالَ: أَخْبَرَنَا صَالِحُ بْنُ أَبِي رُمَيْحٍ التِّرْمِذِيُّ سَنَةَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ وَثَلاثِمِائَةٍ. قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي خَيْثَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ. قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ. عَنْ دَاوُدَ الطَّائِيِّ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ، عَنْ عَطِيَّةَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ : (وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ) دَعَا رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَاطِمَةَ فَأَعْطَاهَا فَدَكاً.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور قرابت دار کو اس کا حق دو" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور انہیں فدک عطا فرمایا۔

470۔ أخبرنا أبو عثمان سعيد بن محمد المديني بها . قال : أخبرتنا أم الفتح أمة السلام بنت أحمد بن كامل القاضي ببغداد . قالت : أخبرنا أبو بكر محمد بن إسماعيل البندار . قال : أخبرنا أبو الحسين علي بن الحسين الدرهمي [أخبرنا] عبد الله بن داود . عن فضيل بذلك.

471۔ أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ أَحْمَدَ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي دَارِي مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ [قَالَ : أَخْبَرَنَا] مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ النَّخَّاسِ بِبَغْدَادَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ زَيْدَانَ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ الْقَصَّارُ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ مَرْزُوقٍ . عَنْ عَطِيَّةَ :

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ : (وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ) دَعَا رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَاطِمَةَ فَأَعْطَاهَا فَدَكاً.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: "اور قرابت دار کو اس کا حق دو" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو فدک عطا فرمایا۔

472۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ السَّعْدِيُّ بِقِرَاءَتِي عَلَيْهِ فِي الْجَامِعِ مِنْ أَصْلِ سَمَاعِهِ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْفَضْلِ الطُّوسِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْعَامِرِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ عِيسَى قَالَ : أَخْبَرَنَا بَكَّارُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شُعْبَةَ . قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : حَدَّثَنِي بَكْرُ بْنُ الْأَعْنَقِ عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : لَمَّا نَزَلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ (وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ) دَعَا فَاطِمَةَ فَأَعْطَاهَا فَدَكاً وَالْعَوَالِي وَقَالَ : هَذَا قَسْمٌ قَسَمَهُ اللهُ لَكِ وَلِعَقِبِكِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی "اور قرابت دار کو اس کا حق دو۔" تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو فدک اور "عوالی" (مدینہ کے قریب ایک بلند علاقہ) عطا فرمایا۔ اور فرمایا: یہ تقسیم اللہ نے آپ کے لیے اور آپ کی اولاد کے لیے فرمائی ہے۔

473۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَاسَرْجِسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَهْلٍ بِبَغْدَادَ . قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَابُوسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا عَمِّي عَنْ أَبِيهِ . عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ :

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ : (وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ) دَعَا رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَاطِمَةَ عليها السلام فَأَعْطَاهَا فَدَكاً

امام جعفر صادق بن محمد علیہ السلام نے اپنے بابا سے انہوں نے امام علی بن حسین علیہ السلام اور انہوں نے اپنے بابا سے انہوں نے حضرت امام علی علیہ السلام روایت کیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی: **"اور قرابت دار کو اس کا حق دو"** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو بلایا اور انہیں فدک عطا فرمایا۔

[84] ومنها : [نزل أيضا] قوله سبحانه :

﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوراً﴾ [17/الإسراء : 57]

"وہ لوگ جنہیں یہ معبود تصور کرتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں کہ ان میں سے کون سب سے زیادہ قریب ہے اور اس کی رحمت کی امید رکھتے ہیں اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرے رب کا عذاب ڈرنے ہی کی چیز ہے"

474۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ [قَالَ : أَخْبَرَنَا] مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ . قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحِمَّانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْهِرٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَذِيمَةَ :

عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ : ﴿أُولَئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلَى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ﴾ قَالَ : هُمُ النَّبِيُّ وَعَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ عليهم السلام .

حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "وہ لوگ جنہیں یہ معبود تصور کرتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کی طرف وسیلہ ڈھونڈتے ہیں" کے بارے میں کہا: اِن سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن، حضرت حسین علیہم السلام ہیں۔

[85] وفيها [نزل أيضا] قوله :

﴿وَاسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَأَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ وَشارِكْهُمْ فِي الْأَمْوالِ وَالْأَوْلادِ وَعِدْهُمْ وَما يَعِدُهُمُ الشَّيْطانُ إِلَّا غُرُوراً﴾ [64 / الأسراء : 17]

"اور ان میں سے تو لہٰذا آواز کے ساتھ جسے بھٹکا سکتا ہے اُچک لے اور ان پر اپنے سواروں اور پیادوں کے ساتھ یلغار کر دے اور ان کے مالوں اور اولاد میں شریک بن جا اور انہیں وعدے دلا اور شیطان کے ان کے ساتھ وعدے مکر و فریب کے سوا کچھ نہیں ہوتے"

دشمن حیدر ولد شیطان ہے

475۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْخَالِدِيُّ كِتَابَةً سَنَةَ تِسْعٍ وَتِسْعِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ ، وَكَتَبْتُهُ مِنْ خَطِّ يَدِهِ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ الْخُورِيُّ بِالرَّيِّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ الْعَلَوِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْمَخْزُومِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا صَبَّاحٌ الْمَدِينِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنِي إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ ، عَنْ كَثِيرِ بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هَارُونَ الْعَبْدِيِّ :

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم إِذْ أَبْصَرَ بِرَجُلٍ سَاجِدٍ رَاكِعٍ مُتَطَوِّعٍ مُتَضَرِّعٍ. فَقُلْنَا : يَا رَسُولَ اللهِ مَا أَحْسَنَ صَلَاتَهُ فَقَالَ : هَذَا الَّذِي أَخْرَجَ أَبَاكُمْ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ فَمَضَى إِلَيْهِ عَلِيٌّ غَيْرَ مُكْتَرِثٍ فَهَزَّهُ هَزّاً. أَدْخَلَ أَضْلَاعَهُ الْيُمْنَى فِي الْيُسْرَى وَالْيُسْرَى فِي الْيُمْنَى .ثُمَّ قَالَ : لَأَقْتُلَنَّكَ إِنْ شَاءَ اللهُ. فَقَالَ : إِنَّكَ لَنْ تَقْدِرَ عَلَى ذَلِكَ ، إِنَّ لِي أَجَلاً مَعْلُوماً مِنْ عِنْدِ رَبِّي . مَا لَكَ تُرِيدُ قَتْلِي فَوَ اللهِ مَا أَبْغَضَكَ أَحَدٌ إِلَّا سَبَقَتْ نُطْفَتِي فِي رَحِمِ أُمِّهِ. قَبْلَ أَنْ يَسْبِقَ نُطْفَةُ أَبِيهِ!!! وَلَقَدْ شَارَكْتُ مُبْغِضَكَ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ ، وَهُوَ قَوْلُ اللهِ تَعَالَى فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ ﴿وَشارِكْهُمْ فِي الْأَموالِ وَالْأَوْلادِ. وَعِدْهُمْ وَما يَعِدُهُمُ الشَّيْطانُ إِلَّا غُرُوراً﴾ فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم : صَدَقَكَ وَاللهِ يَا عَلِيُّ لَا يُبْغِضُكَ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا سِفَاحِيّاً ، وَلَا مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَّا يَهُودِيّاً ، وَلَا مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَعِيّاً. وَلَا مِنْ سَائِرِ النَّاسِ إِلَّا شَقِيّاً ، وَلَا مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا سَلَقْلَقِيَّةٌ وَهِيَ الَّتِي تَحِيضُ مِنْ دُبُرِهَا .

ثُمَّ أَطْرَقَ مَلِيّاً. فَقَالَ: مَعَاشِرَ الْأَنْصَارِ اغْدُوا [غَذُّوا] أَوْلَادَكُمْ عَلَى مَحَبَّةِ عَلِيٍّ.

قَالَ جَابِرٌ: كُنَّا نَبُورُ أَوْلَادَنَا فِي وَقْعَةِ الْحَرَّةِ [كَذَا] بِحُبِّ عَلِيٍّ فَمَنْ أَحَبَّهُ عَلِمْنَا أَنَّهُ مِنْ أَوْلَادِنَا. وَمَنْ أَبْغَضَهُ أَشْقَيْنَا مِنْهُ.

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو خشوع و خضوع سے رکوع و سجود کرتے دیکھا، تو ہم نے کہا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ شخص کیا ہی عمدہ نماز پڑھ رہا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ وہ ہے جس نے تمہارے باپ آدم کو جنت سے نکال دیا اس کے پاس سے ایک دن علی گزرے تو بغیر ہچکچاہٹ کے سے پکڑ کر جھنجھوڑا، اس کی دائیں پسلیاں بائیں پسلیوں میں اور بائیں پسلیاں دائیں پسلیوں میں گھسا دی، پھر فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو میں تجھے ضرور قتل، کر دوں گا، اس نے کہا: آپ اس پر قادر نہیں ہو سکتے میرے لیے میرے رب کی طرف سے ایک مدت مقرر ہے آپ میرے قتل سے کیا چاہتے ہو؟ اللہ کی قسم! آپ سے وہی بغض کر سکتا ہے جس کی ماں کے رَحم میں اس کے باپ کے نطفے سے پہلے میرا نطفہ پہنچا ہو، میں مال و اولاد کے ساتھ ساتھ آپ کے بغض میں بھی شریک ہوتا ہوں اور وہ اللہ تعالیٰ کا فرمان اس کی واضح کتاب میں ہیں: "اور ان کے مالوں اور اولاد میں شریک بن جا اور انہیں وعدے دلا اور شیطان کے ان کے ساتھ وعدے مکر و فریب کے سوا کچھ نہیں ہوتے" پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم نے سچ کہا، اللہ کی قسم! اے علی! قریش میں آپ سے بدکاری کرنے والا ہی بغض رکھ سکتا ہے انصار میں سے یہودی ہی بغض رکھ سکتا ہے عربوں میں وہی بغض رکھ سکتا ہے جس کے نسب میں شک ہو، اور تمام لوگوں میں آپ سے بڑا بد بخت ہی بغض رکھ سکتا ہے اور عورتوں میں سے سلقلقیہ ہی بغض رکھ سکتی ہے سلقلقیہ وہ ہے جس کا حیض اس کی دبر سے آئے۔ پھر آپ کچھ دیر رُکے اور پھر فرمایا: لوگو! اپنی اولادوں کو حب علی پر پروان چڑھاؤ۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: واقعہ حرہ کے بعد ہم اپنی اولادوں کو حب علی علیہ السلام پر پروان چڑھاتے تھے جو آپ علیہ السلام سے محبت کرتا ہم جان لیتے کہ وہ ہم میں سے ہے اور جو آپ علیہ السلام سے بغض رکھتا ہم اس سے الگ ہو جاتے۔

476۔ أَخْبَرَنِي أَبُو الْحُسَيْنِ [الْحَسَنِ] الْمِصْبَاحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ هُوَ ابْنُ وَاصِلٍ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُقَرِّنِ بْنِ شَبُّويَهْ بِمَرْوَ الْفَقِيهُ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلَوِيَّةَ بْنِ الْحَسَنِ أَبُو بَكْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْكِسَائِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَيْسَرَةَ الْكُوفِيُّ

هُوَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ الْأَوَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْجَحَّافِ [دَاوُدُ بْنُ أَبِي عَوْفٍ . قَالَ: حَدَّثَنَا] تَلِيدُ بْنُ سُلَيْمَانَ ، عَنْ مُسْلِمٍ الْمُلَائِيِّ:

عَنْ حَبَّةَ الْعُرَنِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ يَقُولُ دَخَلْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فِي وَقْتٍ كُنْتُ لَا أَدْخُلُ عَلَيْهِ فِيهِ . فَوَجَدْتُ رَجُلاً جَالِساً عِنْدَهُ مُشَوَّهَ الْخِلْقَةِ. لَمْ أَعْرِفْهُ قَبْلَ ذٰلِكَ . فَلَمَّا رَآنِي خَرَجَ الرَّجُلُ مُبَادِراً. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ ذَا الَّذِي لَمْ أَرَهُ قَبْلَ ذِي قَالَ: هٰذَا إِبْلِيسُ الْأَبَالِسَةِ سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يُرِيَنِيهِ . وَمَا رَآهُ أَحَدٌ قَطُّ فِي هٰذِهِ الْخِلْقَةِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ. قَالَ: فَعَدَوْتُ فِي أَثَرِهِ فَرَأَيْتُهُ عِنْدَ أَحْجَارِ الزَّيْتِ فَأَخَذْتُ بِمَجَامِعِهِ وَضَرَبْتُ بِهِ الْبَلَاطَ. وَقَعَدْتُ عَلَى صَدْرِهِ . فَقَالَ: مَا تَشَاءُ يَا عَلِيُّ قُلْتُ: أَقْتُلُكَ. قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تُسَلَّطَ عَلَيَّ. قُلْتُ: لِمَ قَالَ: لِأَنَّ رَبَّكَ أَنْظَرَنِي إِلَى يَوْمِ الدِّينِ . خَلِّ عَنِّي يَا عَلِيُّ فَإِنَّ لَكَ عِنْدِي وَسِيلَةً لَكَ وَلِأَوْلَادِكَ. قُلْتُ: مَا هِيَ قَالَ: لَا يُبْغِضُكَ وَلَا يُبْغِضُ وُلْدَكَ أَحَدٌ إِلَّا شَارَكْتُهُ فِي رَحِمِ أُمِّهِ . أَلَيْسَ اللهُ قَالَ: (وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ)!!!

حضرت حبہ عرنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم سے سنا آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں اس وقت حاضر ہوا جب اور کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس موجود نہ تھا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک مضبوط جسامت والا شخص بیٹھا تھا اس سے پہلے میں اسے نہ جانتا تھا جب اس نے مجھے دیکھا تو فوراً نکل گیا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کون ہے؟ میں نے اسے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ شیاطین کا سردار شیطان ہے میں نے اپنے رب سے دعا کی کہ وہ مجھے اسے دکھائے اس کو میرے اور آپ کے علاوہ کبھی کسی نے اس شکل میں نہ دیکھا، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں میں اسے کے پیچھے گیا تو میں نے اسے زیتون کے درخت کے پاس پتھروں پر بیٹھا دیکھا اور اسے پکڑ کر زمین پر لٹایا اور اسے پتھروں سے مارنا شروع کر دیا اس کے سینے پر بیٹھ گیا، اس نے کہا: اے علی! آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا: میں تجھے قتل کرنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: آپ میرے قتل پر غلبہ حاصل نہ کر سکیں گے۔ میں نے کہا: وہ کیوں؟ اس نے کہا: اس لیے کے آپ کے رب نے مجھے قیامت تک کے لیے مہلت دے رکھی ہے، اے علی! مجھے چھوڑ دیں، میرے پاس آپ کے لیے اور آپ کی اولاد کے لیے ایک وسیلہ ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کیا ہے؟ اس نے کہا: آپ سے اور آپ کی اولاد سے فقط وہ ہی بغض کرے گا جس کی رحم مادر میں میں بھی شریک ہوا ہوں گا۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا: **"اور ان کے مالوں اور اولاد میں شریک بن جا"**

وفيه [ورد أيضا] عن عبادة بن الصامت، وأبي سعيد الخدري. رواه الجنابي عن ابن واصل. والرواية في هذا الباب كثيرة وهي في كتاب طيب الفطرة في حب العترة مشروحة.

یہ روایت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے جسے جنابی نے ابن واصل سے روایت کیا ہے اور اس موضوع پر کتاب "طيب الفطرة في حب العترة" میں کثیر روایات وضاحت کے ساتھ بیان کی گئیں ہیں۔

477۔ أَخْبَرَنِي أَبُو سَعْدِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْكُهَيْلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَسَّانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ كَثِيرٍ:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُولُ إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ عَلَى زَوْجَتِهِ فِي لَيْلَةِ بِنَائِهِ بِهَا. فَلْيَقُلْ: اللهُمَّ بِأَمَانَتِكَ أَخَذْتُهَا، وَبِكَلِمَتِكَ اسْتَحْلَلْتُ فَرْجَهَا، اللهُمَّ فَإِنْ جَعَلْتَ فِي رَحِمِهَا شَيْئاً فَاجْعَلْهُ بَارّاً تَقِيّاً. مُؤْمِناً سَوِيّاً وَلَا تَجْعَلْ فِيهِ شِرْكاً لِلشَّيْطَانِ. فَقُلْتُ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ وَهَلْ يَكُونُ فِيهِ شِرْكٌ لِلشَّيْطَانِ قَالَ: نَعَمْ يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ أَمَا سَمِعْتَ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ لِإِبْلِيسَ: (وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوَالِ وَالْأَوْلَادِ) الْآيَةَ. قُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ بِأَيْشٍ تَعْرِفُ ذَلِكَ قَالَ: بِحُبِّنَا وَبُغْضِنَا.

عبد الرحمن بن کثیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے (امام) جعفر بن محمد علیہما السلام سے سنا آپ علیہ السلام نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس پہلی شب جائے تو اسے چاہیے کہ یوں کہے: "اے اللہ! تیری امانت کے ساتھ میں نے اسے چھوا، اور تیرے کلمہ کے ساتھ میں نے اس فرج کو حلال جانا، اے اللہ اگر تو اس کے رحم میں کوئی شئی تخلیق فرمائے تو اسے نیک، متقی، مؤمن اور تندرست فرمانا اور اس میں شیطان کو شریک نہ ہونے دینا۔ میں نے آپ علیہ السلام سے سے عرض کی: میں آپ پر قربان ہو جاؤں، کیا رحم مادر میں بھی شیطان شریک ہوتا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، اے عبد الرحمن کیا تو نے اللہ تعالی کا فرمان نہیں پڑھا: "**ان کے مال اور اولاد میں شریک بن جا**" میں نے عرض کی: میں آپ پر قربان ہو جاؤں، آپ کس طرح اس کو پہچانتے ہیں؟ فرمایا: ہماری محبت اور ہمارے بغض کے ساتھ (اس کی پہچان ہوتی ہے)۔

478۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ غُلَامُ ابْنِ نَبْهَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْبَاشَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ جُوَيْبِرٍ، عَنِ الضَّحَّاكِ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم جَالِسٌ إِذْ نَظَرَ إِلَى حَيَّةٍ كَأَنَّهَا بَعِيرٌ، فَهَمَّ عَلِيٌّ بِضَرْبِهَا بِالْعَصَا، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم: مَهْ إِنَّهُ إِبْلِيسُ وَإِنِّي قَدْ أَخَذْتُ عَلَيْهِ شُرُوطاً. أَلَّا يُبْغِضَكَ مُبْغِضٌ إِلَّا شَارَكَهُ فِي رَحِمِ أُمِّهِ. وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَشَارِكْهُمْ فِي الْأَمْوالِ وَالْأَوْلَادِ).

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر تھے اچانک ہم نے اونٹ کی مانند بڑا سانپ دیکھا، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فوراً ہی اس کو عصا کے ساتھ مارنے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے فرمایا: رہنے دو، یہ شیطان ہے میں نے اس سے کچھ شرائط طے کی ہیں (ان میں سے ایک) یہ کہ تجھ سے وہی بغض رکھے گا جس کی ماں کے رحم میں شیطان شریک ہو گا اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **ان کے مال اور اولاد میں شریک بن جا"**

[86] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

﴿وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَاناً نَصِيراً﴾ [80/ الإسراء: 17]

"اور عرض کیجئے کہ اے میرے رب! مجھے داخل ہونے کا وہ مقام بخش کے جہاں سچ ہی سچ ہو اور مجھے نکال بھی اس طرف جہاں سچائیاں بھرپور ہوں اور مجھے اپنی طرف سے وہ غلبہ عطا فرما جو مددگار ثابت ہو"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیدنا علی علیہ السلام کے لیے خاص دعا

479۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ قَاضِي مَدِينَةِ الرَّسُولِ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْجَعْدِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَطَاءٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَقُلْ رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَأَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَاناً نَصِيراً﴾ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَاللهِ لَقَدِ اسْتَجَابَ اللهُ لِنَبِيِّنَا دُعَاءَهُ. فَأَعْطَاهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ سُلْطَاناً يَنْصُرُهُ عَلَى أَعْدَائِهِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "اور عرض کیجئے کہ اے میرے رب! مجھے داخل ہونے کا وہ مقام بخش کے جہاں سچ ہی سچ ہو اور مجھے نکال بھی اس طرف جہاں سچائیاں بھرپور ہوں اور مجھے اپنی طرف سے وہ غلبہ عطا فرما جو مددگار ثابت ہو" کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کی دعا قبول فرمائی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو وہ عظیم طاقت عطا فرمائی جو ان کے دشمنوں کے مقابلے میں ان کی مددگار ہو گی۔

[87] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى :

(وَقُلْ جاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْباطِلُ إِنَّ الْباطِلَ كانَ زَهُوقاً) [81/الإسراء 17].

"اور فرما دیجئے کہ بے شک حق آگیا اور باطل مٹ گیا بے شک باطل ہے ہی مٹنے والا"

سیدنا علی علیہ السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کندھوں پر

480. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّزَّاقِ بِالْبَصْرَةِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ. قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ. عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ لِي جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ دَخَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم مَكَّةَ وَفِي الْبَيْتِ وَحَوْلَهُ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّونَ صَنَماً. يُعْبَدُ مِنْ دُونِ اللهِ. فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَأُلْقِيَتْ كُلُّهَا لِوُجُوهِهَا. وَكَانَ عَلَى الْبَيْتِ صَنَمٌ طَوِيلٌ يُقَالُ لَهُ: هُبَلُ. فَنَظَرَ رَسُولُ اللهِ إِلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَقَالَ لَهُ: يَا عَلِيُّ تَرْكَبُ عَلَيَّ أَوْ أَرْكَبُ عَلَيْكَ. لِأُلْقِيَ هُبَلَ عَنْ ظَهْرِ الْكَعْبَةِ. قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ بَلْ تَرْكَبُنِي. فَلَمَّا جَلَسَ عَلَى ظَهْرِي لَمْ أَسْتَطِعْ حَمْلَهُ لِثِقْلِ الرِّسَالَةِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ [بَلْ] أَرْكَبُكَ. فَضَحِكَ وَنَزَلَ. فَطَأْطَأَ لِي ظَهْرَهُ وَاسْتَوَيْتُ عَلَيْهِ. فَوَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ. لَوْ أَرَدْتُ أَنْ أَمَسَّ السَّمَاءَ لَمَسِسْتُهَا بِيَدِي. فَأَلْقَيْتُ هُبَلَ عَنْ ظَهْرِ الْكَعْبَةِ فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (وَقُلْ جاءَ الْحَقُّ) يَعْنِي قَوْلَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ. مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ (وَزَهَقَ الْباطِلُ) يَعْنِي وَذَهَبَ عِبَادَةُ الْأَصْنَامِ (إِنَّ الْباطِلَ كانَ زَهُوقاً) يَعْنِي ذَاهِباً: ثُمَّ دَخَلَ الْبَيْتَ فَصَلَّى فِيهِ رَكْعَتَيْنِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور کعبۃ اللہ میں آئے جبکہ کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ بُت تھے جنہیں اللہ کے سوا پوجا جاتا تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا تو سب کو منہ کے بل گرا دیا گیا، کعبہ کی چھت پر ایک بہت بڑا بُت تھا جسے "ھُبَل" کہا جاتا تھا۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المؤمنین (حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم) کی طرف دیکھا اور فرمایا: اے علی! تو مجھ پر سوار ہو یا میں تجھ پر سوار ہوں تاکہ کعبہ پر سے اس ھُبَل کو اُٹھا پھینکیں، حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلکہ آپ مجھے پر سوار ہوں، پس جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری پیٹھ پر بیٹھے تو رسالت کے بوجھ کی وجہ سے مجھ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اٹھانے کی سکت نہ رہی۔ پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ پر سوار ہوتا ہوں، تو آپ

ﷺ مسکرائے اور نیچے اترے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پیٹھ کو نیچے کیا اور میں آپ ﷺ کی پشت پر سیدھا ہوا تو قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور بشر کو تخلیق فرمایا، اگر میں آسمان کو چھونا چاہتا تو اپنے ہاتھ سے چھو لیتا، میں نے کعبہ پر سے ھُبَل کو اتار پھینکا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "اور فرما دیجئے کہ بے شک حق آ گیا" یعنی " لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ . مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ " "اور باطل مٹ گیا" یعنی بتوں کی عبادت ختم ہو گئی "بے شک باطل ہے ہی مٹنے والا" یعنی بتوں کی عبادت کو ختم ہونا ہی تھا۔ پھر آپ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

حسنین کریمین علیہما السلام رسول اللہ ﷺ کے کندھوں پر

481۔ [أَخْبَرَنَا] ابْنُ مُؤْمِنٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُثْمَانَ الْفَسَوِيُّ فِي جَامِعِ الْبَصْرَةِ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَثَلَاثِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو يُوسُفَ يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ، عَنْ مَنْصُورٍ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ : عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ حَمَلَ رَسُولُ اللهِ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ عَلَى ظَهْرِهِ ۔ ثُمَّ مَشَى وَقَالَ : نِعْمَ الْمَطِيُّ مَطِيُّكُمَا ۔ وَنِعْمَ الرَّاكِبَانِ أَنْتُمَا ، وَأَبُوكُمَا خَيْرٌ مِنْكُمَا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما کو اپنی پیٹھ پر اٹھایا، پھر آپ ﷺ چلے اور فرمایا: تم دونوں کی سواری بہت اچھی ہے اور تم دونوں سوار بھی خوب ہو اور تم دونوں کے بابا تم دونوں سے بہتر ہیں۔

(محب الدین طبری، ذخائر العقبیٰ، ص:130)

[88] وفيها [نزل أيضا] قوله جل ذكره:

(وَلَقَدْ صَرَّفْنا لِلنَّاسِ فِي هذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ، فَأَبى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُوراً)

[89/الإسراء: 17]

"اور بے شک ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں مختلف طریقوں سے بیان کی ہیں تو لوگوں کی اکثریت نے ناشکری کرتے ہوئے انکار کر دیا"

482۔قَرَأْتُ [ظ] فِي التَّفْسِيرِ الْعَتِيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْفَضْلِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (فَأَبى أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُوراً) قَالَ: بِوَلَايَةِ عَلِيٍّ يَوْمَ أَقَامَهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله سلم.

(امام) ابو جعفر محمد باقر بن علی بن حسین علیہم السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"تو لوگوں کی اکثریت نے ناشکری کرتے ہوئے انکار کر دیا"** کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد لوگوں کا ناشکری کرتے ہوئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی ولایت کا انکار کرنا ہے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اس مقام پر (غدیر خم کے روز) کھڑا کیا تھا۔

483۔فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ:

قَالَ سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَنْ قَوْلِ اللهِ: (وَلَقَدْ صَرَّفْنا) قَالَ: يَعْنِي وَلَقَدْ ذَكَرْنَا عَلِيّاً فِي كُلِّ الْقُرْآنِ وَهُوَ الذِّكْرُ، فَ(مَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُوراً).

ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے ابو جعفر (امام محمد باقر بن علی بن حسین علیہم السلام) سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان **"اور بے شک ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں مختلف طریقوں سے بیان کی ہیں"** کے بارے میں سوال کیا، آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس سے مراد ہے کہ ہم نے پورے قرآن میں علی کا ذکر کیا ہے اور وہ نصیحت ہے پس **"اور وہ ہیں کہ نہیں بڑھتی مگر نفرت ہی نفرت"**

484. فُرَاتٌ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ:
حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمَازِنِيُّ، عَنْ عَبَّادِ بْنِ صُهَيْبٍ:
عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ قَالَ اللهُ: (وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هذَا الْقُرْآنِ لِلنَّاسِ) يَعْنِي لَقَدْ ذَكَرْنَا عَلِيّاً فِي كُلِّ آيَةٍ. فَأَبَوْا وَلَايَةَ عَلِيٍّ عليه السلام (مَا يَزِيدُهُمْ إِلَّا نُفُوراً).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ابو جعفر (امام محمد باقر بن علی بن حسین علیہم السلام) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اور بے شک ہم نے اس قرآن میں ہر قسم کی مثالیں مختلف طریقوں سے بیان کی ہیں" یعنی ہم نے ہر آیت میں علی کا ذکر کیا ہے پس لوگوں نے ولایت علی کا انکار کر دیا" اور وہ ہیں کہ نہیں بڑھتی مگر نفرت ہی نفرت"

[89] ومن سورة الكهف [نزل أيضا] فيها قوله عز اسمه :

(إِنَّا جَعَلْنا ما عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَها) [18/7]

"بے شک ہم نے بنایا جو کچھ زمین پر ہے اس کے لیے زینت"

سید نا علی علیہ السلام مردوں کی زینت ہیں

485۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ . قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خُرَّزَادَ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنْصُورٍ الرَّمَادِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ . عَنْ مَعْمَرٍ . عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ [عَبْدِ اللهِ] بْنِ مَسْعُودٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (إِنَّا جَعَلْنا ما عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَها) قَالَ : زِينَةُ الْأَرْضِ الرِّجَالُ وَزِينَةُ الرِّجَالِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "بے شک ہم نے بنایا جو کچھ زمین پر ہے اس کے لیے زینت" کے بارے میں کہا: زمین کی زینت مرد ہیں اور مردوں کی زینت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

486۔ حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْأَصْبَهَانِيُّ إِمْلَاءً قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ الْخَزَّازُ [حَدَّثَنَا] الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْحِيرِيُّ [حَدَّثَنَا] الْقَاسِمُ بْنُ خَلِيفَةَ [حَدَّثَنَا] حَمَّادُ بْنُ سَوَّارٍ . عَنْ عِيسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ . عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَزَوَّرِ . عَنْ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ لِعَلِيٍّ : يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ زَيَّنَكَ بِزِينَةٍ . لَمْ يُزَيِّنِ الْعِبَادَ بِأَحْسَنَ مِنْهَا . بَغَّضَ إِلَيْكَ الدُّنْيَا . وَزَهَّدَكَ فِيهَا . وَحَبَّبَ إِلَيْكَ الْفُقَرَاءَ فَرَضِيتَ بِهِمْ أَتْبَاعاً . وَرَضُوا بِكَ إِمَاماً . الْحَدِيثَ .

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے فرماتے ہیں: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایسی زینت سے مزیّن کیا ہے اس سے زیادہ بہترین زینت سے بندوں کو مزیّن نہیں فرمایا، اللہ نے تیرے دل میں دنیا کی نفرت رکھی ہے اور تجھے دنیا میں اس سے بے رغبت کر دیا ہے اور تیرے دل میں فقراء کی محبت ڈالی ہے پس آپ راضی ہیں کہ وہ آپ کی اتباع کرتے ہیں اور وہ آپ کی امامت پر راضی ہیں۔

(ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:393)

[90] وفيها [نزل أيضاً] قوله جل اسمه:

﴿هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا﴾ [44: الكهف 18]

"یہاں سے یہ ثابت ہو گیا کہ ہر ایک کا اللہ کی قدرت میں ہونا حق ہے وہی بہتر ثواب دینے والا ہے اور بہتر نتیجہ کا لک بھی والا ہے"

487۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَقِيقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيٍّ الْعَلَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَيُّوبَ الْمُزَنِيُّ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ:

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: ﴿هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلَّهِ الْحَقِّ﴾ قَالَ: تِلْكَ وِلَايَةُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ الَّتِي لَمْ يُبْعَثْ نَبِيٌّ قَطُّ إِلَّا بِهَا.

ابو جعفر (امام) محمد باقر بن علی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "یہاں سے یہ ثابت ہو گیا کہ ہر ایک کا اللہ کی قدرت میں ہونا حق" کے بارے میں کہا: اس سے مراد امیر المومنین کی ولایت ہے ہر نبی اس ولایت کے ساتھ مبعوث کیا گیا۔

علی اولیاء را دلیل است بر حق

علی انبیاء را ولیاً نصیرا

سلسلہ تحریر و ترتیب تحقیق

(مترجم)

[91] ومن سورة مریم [نزل أيضا] فيها قوله تعالى:

(وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا) [50 / مریم: 19]

"اور ہم نے ان کی ناموری کے تذکرے پاکیزہ لوگوں کی زبان پر رکھے ہیں"

شب معراج اور فضائل علی علیہ السلام

488۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ مُوسَى الْبَزَّازُ مِنْ أَصْلِهِ الْعَتِيقِ قَالَ: أَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ سَعْدَانَ بِبَغْدَادَ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَلِيٍّ الْخُزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا [قَالَ: أَخْبَرَنِي] أَبِي [قَالَ: أَخْبَرَنَا] أَبِي [جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ] [قَالَ: أَخْبَرَنَا] أَبِي [مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ] [قَالَ: أَخْبَرَنَا] أَبِي [عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ] [قَالَ: أَخْبَرَنِي] أَبِي [الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ] قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم لَيْلَةَ عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ حَمَلَنِي جَبْرَئِيلُ عَلَى جَنَاحِهِ الْأَيْمَنِ. فَقِيلَ لِي: مَنِ اسْتَخْلَفْتَهُ عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ فَقُلْتُ خَيْرَ أَهْلِهَا لَهَا أَهْلاً: عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَخِي وَحَبِيبِي وَصِهْرِي يَعْنِي ابْنَ عَمِّي فَقِيلَ لِي: يَا مُحَمَّدُ أَتُحِبُّهُ فَقُلْتُ: نَعَمْ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ. فَقَالَ لِي: أَحِبَّهُ وَمُرْ أُمَّتَكَ بِحُبِّهِ. فَإِنِّي أَنَا الْعَلِيُّ الْأَعْلَى اشْتَقَقْتُ لَهُ مِنْ أَسْمَائِي اسْماً فَسَمَّيْتُهُ عَلِيّاً. فَهَبَطَ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ. وَيَقُولُ لَكَ: اقْرَأْ. قُلْتُ: وَمَا أَقْرَأُ قَالَ: (وَوَهَبْنَا لَهُمْ مِنْ رَحْمَتِنَا. وَجَعَلْنَا لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا).

حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے آسمانوں کی معراج کروائی گئی تو جبرائیل نے مجھے اپنے دائیں پر پہ اُٹھایا۔ پس مجھ سے کہا گیا: آپ نے زمین والوں کے لیے کس کو خلیفہ بنایا ہے؟ تو میں نے کہا: زمین والوں میں سے سب سے بہتر اپنے بھائی، اپنے محبوب، اپنے داماد یعنی اپنے چچا کے بیٹے علی بن ابی طالب کو، مجھ سے کہا گیا: اے محمد ﷺ! کیا آپ علی سے محبت کرتے ہیں؟ میں نے عرض کیا: ہاں، اے جہانوں کے پروردگار، میرے پروردگار نے مجھ سے کہا: آپ علی سے محبت کریں اور اپنی امت کو علی سے محبت کرنے کا حکم دیں۔ پس

میں علیٌ الاعلیٰ ہوں میں نے اس کا نام اپنے ناموں میں سے مشتق کیا ہے پس میں نے اس کا نام علی رکھا ہے۔ پھر جبرائیل علیہ السلام اترے اور کہا: بے شک اللہ آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے " آپ پڑھیں" میں نے کہا: کیا پڑھوں ؟" اور ہم نے ان سب کے لیے اپنی خاص رحمت رکھی ہے اور ہم نے ان کی ناموری کے تذکرے پاکیزہ لوگوں کی زبان پر رکھے ہیں"

[92] وفيها [نزل أيضا] قوله عز اسمه:

﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا﴾ [96/ مريم : 19]

"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کر دے گا"

سیدنا علی علیہ السلام کی مودت خدائی تحفہ

489۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ الْخَالِدِيُّ كِتَابَةً مِنْ هَرَاةَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَهْدِيِّ بْنِ صَدَقَةَ الرَّقِّيُّ سَنَةَ أَرْبَعِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُوسَى الرِّضَا، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُوسَى بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: يَا عَلِيُّ قُلْ رَبِّ اقْذِفْ لِيَ الْمَوَدَّةَ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ، رَبِّ اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْداً، رَبِّ اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ وُدّاً. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: ﴿إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمَٰنُ وُدًّا﴾. فَلَا تَلْقَى مُؤْمِناً وَلَا مُؤْمِنَةً، إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِأَهْلِ الْبَيْتِ عليهم السلام

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: اے علی! کہو، اے میرے رب! میری محبت کو مؤمنین کے دلوں میں ڈال دے، اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس عہد مقرر فرما، اے میرے رب! میرے لیے اپنے ہاں محبت پیدا فرما، اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کر دے گا" تم کسی مومن اور مومنہ کو نہیں پاؤ گے مگر اس کے دل میں اہل بیت علیہم السلام کی محبت ہو گی۔

490۔ وَفِي الْبَابِ [وَرَدَ] عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ [أَيْضاً]:

اس باب میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

حدثنيه أبو القاسم عبد الخالق بن علي المحتسب قال: أخبرنا أبو علي محمد بن أحمد بن الحسن بن إسحاق الصواف ببغداد. قال: أخبرنا أبو جعفر الحسن بن علي الفارسي هو ابن لهيعة بن النعمان قال: حدثنا إسحاق بن بشر الكوفي قال: حدثنا خالد بن يزيد. عن حمزة الزيات. عن أبي إسحاق السبيعي: عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لعلي بن أبي طالب: يا علي قل: اللهم اجعل لي عندك عهداً. واجعل لي في صدور المؤمنين مودة. فأنزل الله: (إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن وداً) قال: نزلت في علي عليه السلام

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: اے علی! کہو: اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس عہد مقرر فرما، اے میرے رب! میرے لیے مؤمنین کے دلوں میں محبت پیدا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل فرمائی: **"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انھوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کر دے گا"**

491۔ [و] حدثنيه أبو زكريا بن أبي إسحاق المزكي قال: أخبرنا أبو بكر بن أبي دارم الحافظ بالكوفة قال: أخبرنا الحسن بن علي الكرابيسي قال: حدثنا إسحاق بن بشر الكوفي به سواء وزاد واجعل لي عندك ودا.

492۔ أخبرناه أبو الحسن علي بن محمد المقرئ قال: أخبرنا أبو حامد أحمد بن علي المقرئ قال: حدثنا الحسن بن علي بن شبيب المعمري قال: حدثنا إسحاق بن بشر الكوفي به سواء. وزاد: واجعل لي عندك ودا.

493۔ أخبرناه أبو الحسن علي بن محمد المقري [أخبرنا] الحسن بن علي بن شبيب المعمري [أخبرنا] إسحاق بن بشر الكوفي بذلك. [وقد] اختصرته.

494۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الدِّينَوَرِيُّ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْوَلِيدِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ حَمْزَةَ الزَّيَّاتِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبِيعِيِّ:

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: يَا عَلِيُّ قُلْ: اللهُمَّ اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْداً، وَاجْعَلْ لِي فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ مَوَدَّةً. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمنُ وُدًّا) قَالَ: أُنْزِلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ [كَذَا]..و [رواه] عبد الباقي بن قانع عن الحسن بن الوليد، وأبو بكر الحفيد أيضاً.

براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: اے علی! کہو، اے میرے رب میرے لیے اپنے پاس عہد مقرر فرما، میرے لیے مؤمنین کے دلوں میں محبت پیدا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل واکر دے گا"** آپ نے کہا: یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

495۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ الشَّاهِ الْمَرْوَرُوذِيُّ بِهَا كِتَابَةً سَنَةَ إِحْدَى وَأَرْبَعِمِائَةٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ النَّيْسَابُورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ الْفَسَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بِشْرٍ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمْزَةُ الزَّيَّاتُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ: يَا عَلِيُّ قُلِ: اللهُمَّ اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْداً، وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ وُدّاً، وَاجْعَلْ لِي فِي صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ مَوَدَّةً. فَأَنْزَلَ اللهُ: (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمنُ وُدًّا) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: اے علی! کہو، اے اللہ! میرے لیے اپنے پاس عہد مقرر فرما، میرے لیے اپنے پاس محبت پیدا فرما اور میرے لیے مؤمنین کے دلوں میں محبت پیدا فرما، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام**

کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل واکر دے گا" آپ نے کہا: یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

496۔ رِوَايَةُ أَبِي رَافِعٍ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم :

اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ کی روایت:

أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْجَرْجَرَائِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ حُمَيْدٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا [يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ] الْحِمَّانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ : عَنْ مُحَمَّدِ [بْنِ] عُبَيْدِ اللهِ بْنِ أَبِي رَافِعٍ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَا عَلِيُّ قُلْ : اللهُمَّ ثَبِّتْ لِيَ الْوُدَّ فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ ، وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ وُدّاً وَعَهْداً. فَقَالَهَا عَلِيٌّ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : ثَبَتَتْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. ثُمَّ نَزَلَتْ : (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) إِلَى قَوْلِهِ (قَوْماً لُدّاً). فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : قَدْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيمَنْ كَانَ مُخَالِفاً لِرَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَلِعَلِيٍّ

حضرت عبید اللہ بن ابی رافع رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کہو، اے اللہ! میرے لیے مؤمنین کے دلوں میں محبت پیدا فرما، اور میرے لیے اپنے ہاں عہد مقرر فرما، پس حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے یہ الفاظ کہے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: رب کعبہ کی قسم! پایہ ثبوت کو پہنچ گئے۔ پھر یہ آیت نازل ہوئی: "بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل واکر دے گا، پس ہم نے اس قرآن کو آپ کی زبان میں آسان بنادیا تاکہ آپ اس کے ذریعے تقویٰ داروں کو پیغام مسرت سنائیں اور جھگڑالو قوم کو اس کی تنبیہات سے آگاہ کریں "تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ آیت اس کے بارے میں نازل ہوئی جو اللہ کے رسول اور علی کی مخالفت کرے گا۔

497۔ رِوَايَةُ [الْإِمَامِ] الْبَاقِرِ عليه السلام :

امام باقر علیہ السلام کی روایت:

أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْمُفَسِّرُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ عَبْدَةَ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْكَرِيمِ بْنُ يَعْفُورٍ أَبُو يَعْقُوبَ عَنْ جَابِرٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ [صلي الله عليه وآله وسلم] يَا عَلِيُّ أَلا أُعَلِّمُكَ قُلْ : اللهُمَّ اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْداً . وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ وُدّاً . فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمنُ وُدًّا).

(امام) محمد باقر بن علی علیہما السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! کیا میں آپ کو نہ سکھاؤں ؟ (پھر فرمایا) کہو! اے اللہ! میرے لیے اپنے پاس عہد مقرر فرما، میرے لیے اپنے پاس محبت پیدا فرما" اس پر یہ آیت نازل ہوئی: **"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کر دے گا"**

498۔ أخبرناه أبو سعد المعاذي قال : أخبرنا أبو الحسين الكهيلي قال : حدثنا أبو جعفر الحضرمي قال : حدثنا محمد بن العلاء قال : حدثنا مطلب . عن جابر :

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ : يَا عَلِيُّ قُلْ : اللهُمَّ اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْداً . وَفِي صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ وُدّاً . فَأَنْزَلَ اللهُ : (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا) الْآيَةَ . [و] أنا اختصرته

(حضرت امام) ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: اے علی کہو! اے اللہ! میرے لیے اپنے پاس عہد مقرر فرما، میرے لیے مؤمنین کے دلوں میں محبت پیدا فرما" تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کر دے گا"**

499۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَارِثِيُّ الْحَافِظُ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ الْفَارِسِيُّ نَزِيلُ سَمَرْقَنْدَ . قَدِمَ حَاجّاً إِلَيَّ . أَنَّ سَعِيدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مَعْقِلٍ السَّبِيعِيَّ [النَّسَفِيَّ] حَدَّثَهُمْ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو شِبْلٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ النُّعْمَانِ بْنِ شِبْلٍ الْبَاهِلِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي . قَالَ : حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي رَوْقٍ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الضَّحَّاكِ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ : (سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمنُ وُدًّا) قَالَ : مَحَبَّةً لِعَلِيٍّ . لَا تَلْقَى مُؤْمِناً إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ مَحَبَّةٌ لِعَلِيٍّ .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کر دے گا"** کے بارے میں روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم مؤمن بندے کو نہیں پاؤ گے مگر اس کے دل میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی محبت ہو گی

500. أَخْبَرَنَاهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ الْمُؤَدِّبُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَارَةَ الْخَثْعَمِيُّ عَنْ أَبِي رَوْقٍ [الْهَمْدَانِيِّ] عَنِ الضَّحَّاكِ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمنُ وُدًّا) قَالَ: مَحَبَّةً فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ.

حضرت عبد اللہ بن عباس علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کر دے گا"** کے بارے میں فرمایا: اللہ مؤمنین کے دلوں میں محبت پیدا فرمائے گا، فرمایا: یہ آیت حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی۔

501. أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ التَّاجِرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ رَشِيقٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ الدِّينَوَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَازِمِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ الْهَاشِمِيُّ قَالَ: نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ: (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمنُ وُدًّا) قَالَ: مَحَبَّةً فِي قُلُوبِ الْمُؤْمِنِينَ.

حضرت عون بن سلام ہاشمی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے یہ آیت **"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کر دے گا"** حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اس مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ مؤمنین کے دلوں میں محبت پیدا فرما دے گا۔

502. أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ السُّكَّرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُقْرِئِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ مُشْكَانَ فِي مَسْجِدِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ السَّلَامِ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ أَبِي فَرْوَةَ الْكِنْدِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا قُطْبَةُ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمنُ وُدًّا) قَالَ: حُبُّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فِي قَلْبِ كُلِّ مُؤْمِنٍ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: **"عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کر دے گا"** کے بارے میں روایت ہے اس سے مراد ہے کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی محبت ہر مؤمن کے دل میں ہو گی۔

503. الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ

الحَافِظُ ، قَالَ : حَدَّثَنِي الحِبَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حِبَّانُ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمنُ وُدًّا) [قَالَ :] نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام خَاصَّةً (لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِينَ) نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ خَاصَّةً (وَتُنْذِرَ بِهِ قَوْماً لُدًّا) نَزَلَتْ فِي بَنِي أُمَيَّةَ وَبَنِي الْمُغِيرَةِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: **"عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کر دے گا"** کے بارے میں روایت ہے کہ یہ آیت خاص طور پر حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی **"تاکہ آپ اسکے ذریعے تقویٰ داروں کو پیغامِ مسرت سنائیں"** یہ آیت بھی خاص طور پر حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی۔ **"اور جھگڑالو قوم کو اس کی تنبیہات سے آگاہ کریں"** آیت کا یہ حصہ بنو امیہ اور بنو مغیرہ کے بارے میں نازل ہوا۔

504۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُزَاحِمٍ الْعَطَّارُ الْمِنْقَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْفُضَيْلُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ :

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ : يَا [أَ] بَا الْحَسَنِ قُلْ اللهُمَّ اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْداً ، وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ وُدّاً ، وَاجْعَلْ لِي فِي صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ مَوَدَّةً فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : (إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمنُ وُدًّا) قَالَ : لَا تَلْقَى رَجُلاً مُؤْمِناً۔ إِلَّا فِي قَلْبِهِ حُبٌّ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عليه السلام .

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: اے ابو الحسن! کہو، اے اللہ میرے لیے اپنے ہاں عہد مقرر فرما اور میرے لیے اپنے ہاں محبت پیدا فرما اور میرے لیے مؤمنین کے دلوں میں محبت پیدا فرما۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی **"بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کیے عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کر دے گا"** تم مؤمن بندے کو نہیں پاؤ گے مگر اس کے دل میں حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام کی محبت ہو گی۔

505۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ [مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ] رِزْقٍ الْبَغْدَادِيُّ كِتَابَةً مِنْهَا . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَاحِدِ الزَّاهِدِ [أَخْبَرَنَا] مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ الْعَبْسِيُّ [أَخْبَرَنَا]

جَندَلُ بْنُ وَالِقٍ [أَخْبَرَنَا] مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ [أَخْبَرَنَا] إِسْمَاعِيلُ بْنُ سَلْمَانَ . قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو عُمَرَ مَوْلَى بِشْرِ بْنِ عَاصِمٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا) قَالَ : لَا تَلْقَى مُؤْمِناً إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ مَوَدَّةٌ لِعَلِيٍّ وَذُرِّيَّتِهِ.

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان **"عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل واکر دے گا"** کے بارے میں کہا کہ تم مؤمن کو نہیں پاؤ گے مگر اس کے دل میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ان کی اولاد کی محبت ہو گی

506۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الشَّيْخِ الْأَصْبَهَانِيُّ . قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ أَحْمَدَ الْفَارِسِيُّ . قَالَ : حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ الْمِهْرَقَانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ . عَنْ مَنْدَلِ بْنِ عَلِيٍّ . عَنْ إِسْمَاعِيلَ . عَنْ أَبِي عُمَرَ مَوْلَى بِشْرِ بْنِ غَالِبٍ : عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ فِي قَوْلِهِ : (سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا) قَالَ : لَا يَلْقَى مُؤْمِنٌ إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيٍّ عليه السلام .

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان **"عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل واکر دے گا"** کے بارے میں کہا کہ ہر مؤمن کے دل میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم محبت پائی جاتی ہے۔

507۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ الْحَافِظُ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ بْنُ سَلَمَةَ الْمُؤَدِّبُ . قَالَ : أَخْبَرَنَا مُطَيَّنٌ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ . عَنْ مَنْدَلٍ بِهِ . قَالَ لَا تَلْقَى مُؤْمِناً إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيٍّ وَلِوُلْدِهِ.

حضرت مندل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: تم مؤمن کو نہیں پاؤ گے مگر اس کے دل میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ان کی اولاد کی محبت ہو گی۔

508۔وَبِهِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُطَيَّنٌ . قَالَ : حَدَّثَنَا عَوْنُ بْنُ سَلَّامٍ . قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْدَلٌ . عَنْ إِسْمَاعِيلَ . عَنْ أَبِي عُمَرَ الْأَزْدِيِّ : عَنِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا) قَالَ : لَا تَلْقَى مُؤْمِناً إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيٍّ وَأَهْلِ بَيْتِهِ.

محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان **"عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل واکر دے گا"** کے بارے میں کہتے ہیں: تم مؤمن کو نہیں پاؤ گے مگر اس کے دل میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ان کے گھر والوں کی محبت ہو گی۔

509. أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ السَّمَاكِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَابِتٍ الْمُقْرِئُ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هُذَيْلِ بْنِ حَبِيبٍ: عَنْ مُقَاتِلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِيَّةِ قَالَ سَأَلْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: (**سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا**) فَقَالَ: يَقُولُ اللهُ تَعَالَى: لَا تَلْقَى مُؤْمِناً وَلَا مُؤْمِنَةً. إِلَّا وَفِي قَلْبِهِ وُدٌّ لِعَلِيٍّ وَأَهْلِ بَيْتِهِ

محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے امیر المؤمنین (حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم) سے اللہ تعالی کے اس فرمان **"عنقریب رحمٰن ان کے لیے چاہنے والوں کے دل وا کردے گا"** کے بارے میں سوال کیا تو آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: تم کسی مؤمن اور مؤمنہ کو نہیں پاؤ گے مگر اس کے دل میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ان کے گھر والوں کی محبت ہو گی۔

[93] ومن سورة طه [أيضا نزل] فيها قوله تعالى :

(وَاجْعَلْ لِي وَزِيراً مِنْ أَهْلِي هارُونَ أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي) [طه : 20 .29 .33]

"اور میرے گھر والوں میں سے میرے لیے کام کا بوجھ اُٹھانے والا مقرر فرما، ہارون میرا بھائی، اس کے ساتھ میری کمر مضبوط فرما، اور اسے میرے کام میں شریک کر"

510۔ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَبْلِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَمْدَوَيْهِ بْنِ مِهْرَانَ التَّمَّارُ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَثِيرٍ الْوَاسِطِيُّ قَالَ : [حَدَّثَنَا] نَصْرُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ : [حَدَّثَنَا] مَهْدِيُّ بْنُ عِمْرَانَ . عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ: عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أُسَيْدٍ قَالَ أَخَذَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ : أَبْشِرْ وَأَبْشِرْ . إِنَّ مُوسَى دَعَا رَبَّهُ أَنْ يَجْعَلَ لَهُ وَزِيراً مِنْ أَهْلِهِ هَارُونَ . وَإِنِّي أَدْعُو رَبِّي أَنْ يَجْعَلَ لِي (وَزِيراً مِنْ أَهْلِي) علي [عَلِيّاً أَخِي أَشْدُدْ بِهِ ظَهْرِي (وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي)

حضرت حذیفہ بن اُسید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: "آپ کے لیے خوش خبری ہو، آپ کے لیے خوش خبری ہو، بے شک موسیٰ نے اپنے رب سے دعا مانگی تھی کہ وہ ان کے گھر والوں سے ان کے لیے ایک وزیر بنا دے اور میں نے اپنے رب سے دعا کی ہے کہ وہ میرے لیے میرے گھر والوں میں سے میرے بھائی علی کو وزیر بنادے اس کے ساتھ میری کمر مضبوط فرمائے اور اسے میرے کام میں شریک کرے"

511۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمنِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْمُؤَدِّبُ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُطَيِّنٌ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عَابِسٍ . عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ مُطَيِّنٌ : هُوَ أَبُو جُنْدَبٍ وَكَذَا قَالَ عَبَّادٌ قَالَ : سَمِعْتُ رَجُلاً مِنْ خَثْعَمٍ يَقُولُ : سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ تَقُولُ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ اللهُمَّ إِنِّي أَقُولُ كَمَا قَالَ أَخِي مُوسَى اللهُمَّ (اجْعَلْ لِي وَزِيراً مِنْ أَهْلِي) عَلِيّاً أَخِي (اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي) إِلَى [قَوْلِهِ:] (بَصِيراً)

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں عرض کرتا ہوں جیسے میرے بھائی موسیٰ نے تیری بارگاہ میں عرض کیا تھا **"اے اللہ! میرے گھر والوں میں**

سے میرے لیے کام کا بوجھ اُٹھانے والا مقرر فرما، علی میرے بھائی کو، اس کے ساتھ میری کمر مضبوط فرما، اور اسے میرے کام میں شریک کر، تاکہ ہم کثرت کے ساتھ تیری قوت کا چرچا کریں اور کثرت کے ساتھ تیرا ذکر کریں، بے شک تو ہمیں دیکھنے والا ہے"

و [رواه أيضا] الصباح بن يحيى المزني عن الحرث [كما] في كتاب العياشي و كتاب فرات

وَ [رَوَاهُ أَيضاً] حُصَيْنُ [بْنُ يَزِيدَ] عَنْ أَسْمَاءَ.

512۔ حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ مُوسَى بْنِ إِسْحَاقَ. عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْعُودِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْمُفَسِّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الزَّاهِرِيَّةِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ الْأَحْمَرُ. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ حُصَيْنٍ: عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم أَقُولُ كَمَا قَالَ أَخِي مُوسَى (رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي. وَاجْعَلْ لِي وَزِيراً مِنْ أَهْلِي) عَلِيّاً أَخِي.

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں عرض کرتا ہوں جیسے میرے بھائی موسیٰ نے تیری بارگاہ میں عرض کیا: "اے میرے پالنے والے! میرے لیے میرے سینے کو کھول دے اور میرے لیے میرا کام آسان کردے اور میرے گھر والوں میں سے میرے لیے کام کا بوجھ اُٹھانے والا مقرر فرما" میرے بھائی علی کو۔

513۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدَوَيْهِ بْنُ مُحَمَّدٍ بِشِيرَازَ. قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ نُوحِ بْنِ يَحْيَى. أَنْبَأَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ عَنْ وَكِيعٍ. عَنْ سُفْيَانَ. عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ جُنْدَبٍ. قَالَ: سَمِعْتُ عَطَاءً يَقُولُ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَيْسٍ تَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ اللهُمَّ إِنِّي أَقُولُ كَمَا قَالَ مُوسَى بْنُ عِمْرَانَ اللهُمَّ (اجْعَلْ لِي وَزِيراً مِنْ أَهْلِي عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي) يَعْنِي ظَهْرِي (وَأَشْرِكْهُ فِي أَمْرِي) وَيَكُونَ لِي صِهْراً وَخَتَناً.

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: اے

اللہ! میں تیری بارگاہ میں عرض کرتا ہوں جیسے میرے بھائی موسیٰ بن عمران نے تیری بارگاہ میں عرض کیا: "میرے گھر والوں میں سے علی بن ابی طالب کو میرے لیے کام کا بوجھ اٹھانے والا مقرر فرما اس کے ساتھ میری کمر مضبوط فرما (یعنی میری پیٹھ) اور اسے میرے کام میں شریک کر" یعنی اسے میرا وزیر بنا۔

وفي تثبيت هذه الوزارة لعلي عليه السلام وتحققهاله جاءت عدة روايات عن عدة من الصحابة منها رِوَايَةُ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی اس وزارت کے ثبوت اور اس کے متحقق ہونے کے بارے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے متعدد روایات مروی ہیں ان میں سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حضرت علی علیہ السلام سے یہ روایت بھی ہے:

514۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْقَاسِمِ الْقُرَشِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: حَدَّثَنِي سَلَمَةُ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ. عَنْ عَبْدِ الْغَفَّارِ بْنِ الْقَاسِمِ. عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ:

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) دَعَانِي رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِي أَنْ أُنْذِرَ عَشِيرَتِيَ الْأَقْرَبِينَ فَضِقْتُ بِذَلِكَ ذَرْعاً وَعَرَفْتُ أَنِّي مَتَى أَمَرْتُهُمْ بِهَذَا الْأَمْرِ أَرَى مِنْهُمْ مَا أَكْرَهُ. فَصَمَتُّ عَلَيْهَا حَتَّى جَاءَ جَبْرَئِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ لَئِنْ لَمْ تَفْعَلْ مَا أُمِرْتَ بِهِ. يُعَذِّبْكَ اللهُ بِذَلِكَ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ. يَا عَلِيُّ اصْنَعْ لَنَا صَاعاً مِنْ طَعَامٍ وَاجْعَلْ فِيهِ رِجْلَ شَاةٍ وَامْلَأْ لَنَا عُسّاً مِنْ لَبَنٍ. ثُمَّ اجْمَعْ لِي بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ حَتَّى أُكَلِّمَهُمْ وَأُبَلِّغَهُمْ مَا أُمِرْتُ بِهِ. وَسَاقَ الْحَدِيثَ إِلَى قَوْلِهِ: ثُمَّ تَكَلَّمَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي وَاللهِ مَا أَعْلَمُ أَحَداً مِنَ الْعَرَبِ جَاءَ قَوْمَهُ بِأَفْضَلَ مِمَّا جِئْتُكُمْ بِهِ. إِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِأَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَقَدْ أَمَرَنِي اللهُ أَنْ أَدْعُوَكُمْ إِلَيْهِ. فَأَيُّكُمْ يُوَازِرُنِي عَلَى أَمْرِي هَذَا. عَلَى أَنْ يَكُونَ أَخِي وَوَصِيِّي وَوَلِيِّي وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ قَالَ: فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ عَنْهَا جَمِيعاً. فَقُلْتُ: وَإِنِّي لَأَحْدَثُهُمْ سِنّاً. وَأَرْمَصُهُمْ عَيْناً. وَأَحْمَشُهُمْ سَاقاً: أَنَا يَا نَبِيَّ اللهِ أَكُونُ وَزِيرَكَ عَلَيْهِ. فَقَامَ الْقَوْمُ يَضْحَكُونَ وَيَقُولُونَ لِأَبِي طَالِبٍ: قَدْ أَمَرَكَ أَنْ

تَسۡمَعَ وَتُطِيعَ لِعَلِيٍّ [والحديث] اختصرته في مواضع. ورواه جماعة عن سلمة

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر یہ آیت نازل ہوئی: "اور ڈرایئے اپنے کنبے کے قریبی لوگوں کو" تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بُلایا اور فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنے کنبے کے قریبی لوگوں کو ڈراؤں تو میں نے اس کی سکت نہ پائی اور میں جان گیا کہ جب میں نے انہیں اس کام (دین) کی طرف بُلایا تو ان کی طرف سے ایسے برتاؤ کا سامنا کروں گا جسے میں ناپسند کروں گا، پس میں خاموش ہو گیا یہاں تک کہ جبرائیل آئے اور کہا: اے محمد ﷺ جو آپ کو حکم دیا گیا اگر آپ ایسا نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ آپ سے ناراض ہو گا، اے علی! آپ ہمارے لیے ایک صاع کھانے کا بندوبست کرو جس میں بکری کی ران کا گوشت ہو اور ہمارے لیے ایک بڑا پیالہ دودھ کا بھر لاؤ، پھر بنو عبد المطلب کو جمع کرو یہاں تک کہ میں ان سے بات کروں اور انہیں دین کی تبلیغ کروں جس کا مجھے حکم دیا گیا ہے۔ پھر آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے حدیث کو آگے بیان کیا اور فرمایا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے گفتگو فرمائی: اے بنو عبد المطلب! اللہ کی قسم میں عربوں میں ایسی کسی قوم کے بارے میں نہیں جانتا جو تم سے بہتر ہو، بے شک میں تمہارے پاس دنیا آخرت (کی بہتری کے پیغام یعنی دین) کے ساتھ آیا ہوں اور مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اس کی دعوت دوں، تم میں سے کون ہے جو اس معاملے میں میرے ساتھ میرا بوجھ اُٹھائے گا اس پر وہ تم میں میرا بھائی، میرا وصی، میرا ولی اور میرا خلیفہ ہو گا" آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: اس پر ساری قوم نے آپ سے منہ موڑ لیا تو میں نے کہا: بے شک میں ان سب میں کم عمر ہوں اور ان سب میں مجھے آشوب چشم ہے میری پنڈلیاں سب سے کمزور ہیں، لیکن اے اللہ کے نبی! میں اس پر آپ کا وزیر ہوں گا، قوم ہنستے ہوئے جانے کے لیے کھڑی ہوئی اور ابو طالب سے کہنے لگی: اس نے تمہیں اس بات کا حکم دیا ہے کہ تم اس کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ (طبری، جامع البیان، ج:17، ص:771) (بغوی، تفسیر بغوی، ج:7، ص:131)

(خازن، تفسیر خازن، ج:3، ص:332) (سیوطی، جامع الاحادیث، ج:32، ص:53)

(متقی ہندی، کنز العمال، ج:13، ص:331) (طبری، تاریخ طبری، ج:1، ص:542)

(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:374)

515۔ أَخۡبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ مَسۡعُودُ بۡنُ مُحَمَّدٍ الطَّبَرِيُّ، قَالَ: أَخۡبَرَنَا أَبُو إِسۡحَاقَ إِبۡرَاهِيمُ بۡنُ أَحۡمَدَ الۡبَزَّارِيُّ قَالَ: أَخۡبَرَنَا أَبُو تُرَابٍ مُحَمَّدُ بۡنُ سَهۡلِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمَّارُ بۡنُ رَجَاءٍ. قَالَ:

حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى الْعَبْسِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مَطَرٌ :عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم قَالَ إِنَّ أَخِي وَوَزِيرِي وَخَلِيفَتِي فِي أَهْلِي. وَخَيْرَ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي يَقْضِي دَيْنِي. وَيُنْجِزُ مَوْعِدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. . رواه جماعة عن عبيد الله بن موسى وهو ثقة. وتابعه جماعة.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرا بھائی، میرا وزیر اور میرا خلیفہ میرے گھر والوں میں سے ہے میرے بعد جو میں چھوڑ کے جاؤں گا ان میں سب سے بہتر ہے میرے قرض کو ادا کرے گا اور میرے وعدوں کی تکمیل کرے گا۔

اس حدیث کو عبید اللہ بن موسیٰ سے ایک جماعت نے روایت کیا ہے اور وہ ثقہ ہیں ایک جماعت نے ان کی اتباع کی ہے۔

(احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ج:2، ص:515)(ابن منظور، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:375)

(مقدسی، ذخیرة الحفاظ، ج:3، ص:1588)(ذخائر العقبیٰ، ج:1، ص:71)

516۔أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو سَعِيدٍ الْقُرَشِيُّ الرَّازِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ عَاصِمٍ قَالَ : حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ سَعِيدٍ ، [قَالَ :] حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ ثَابِتٍ ، عَنْ مَطَرٍ :

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِنَّ خَلِيلِي وَوَزِيرِي وَخَلِيفَتِي فِي أَهْلِي. وَخَيْرَ مَنْ أَتْرُكَ بَعْدِي يُنْجِزُ مَوْعِدِي. وَيَقْضِي دَيْنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک میرا دوست، میرا وزیر اور میرا خلیفہ میرے گھر والوں میں سے ہے میرے بعد جو میں چھوڑ کے جاؤں گا ان میں سب سے بہتر ہے اور میرے وعدوں کی تکمیل کرے گا اور میرے قرض کو ادا کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چودہ نجیب

517۔أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُو طَاهِرٍ الزِّيَادِيُّ قِرَاءَةً قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَسَنِ إِمْلَاءً . قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْمَكِّيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ الْقُرَشِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا فِطْرُ بْنُ خَلِيفَةَ . عَنْ كَثِيرٍ بَيَّاعِ النَّوَى قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُلَيْلٍ قَالَ :سَمِعْتُ عَلِيّاً يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ إِلَّا قَدْ أُعْطِيَ سَبْعَةَ رُفَقَاءَ نُجَبَاءَ وُزَرَاءَ . وَإِنِّي قَدْ أُعْطِيتُ أَرْبَعَةَ عَشَرَ : حَمْزَةُ وَجَعْفَرٌ وَعَلِيٌّ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعَبْدُ اللهِ

بْنُ مَسْعُودٍ وَأَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ . وَحُذَيْفَةُ وَعَمَّارٌ . وَسَلْمَانُ وَبِلَالٌ. رواه جماعة عن أبي نعيم الملائي وهو ثقة . وله طرق عن كثير بياع النواء وهو أبو إسماعيل التيمي كوفي عزيز الحديث

الخصائص. ورواه المسيب بن نجبة عن علي ، وأسانيده مذكورة في باب الوزارة من [كتاب

عبد اللہ بن نُلیل نے کہا کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کو سات رفقاء نُجباء اور وزراء عطا فرمائے ہیں اور مجھے چودہ عطا فرمائے ہیں: حمزہ اور جعفر اور علی اور حسن اور حسین اور ابو بکر اور عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو ذر اور مقداد اور عمار اور بلال۔

اس حدیث کو ابو نعیم ملائی ایک جماعت نے روایت کیا اور وہ ثقہ ہیں اور اس کے بیاع النواء سے کثیر طُرق ہیں اور ان کا نام ابو اسماعیل تیمی کوفی عزیز الحدیث ہے۔ اسے مسیب بن نجبہ نے علی سے بھی روایت کیا اور اس کی مزید اسناد کتاب "الخصائص" کے "باب الوزارۃ" میں مذکور ہیں۔

[94] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

(وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَى) [82 / طه: 20]

"اور بے شک میں بہت معاف کرنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کیے اور پھر ہدایت پر رہا"

ہدایت پر وہی ہے جو اہل بیت علیہم السلام کی غلامی میں ہے

518۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الشَّيْخِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْفَيْضِ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا شِمْلَالُ بْنُ إِسْحَاقَ: عَنْ جَابِرٍ الْجُعْفِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (ثُمَّ اهْتَدَى) قَالَ: إِلَى وَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ

حضرت جابر جعفی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالی کے اس فرمان "پھر ہدایت پر رہا" کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ہم اہل بیت علیہم السلام کی ولایت کی طرف آنا ہے۔

519۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَيْضَاوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُخَوَّلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [عليه السلام] فِي قَوْلِهِ: (وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَى) قَالَ: إِلَى وَلَايَتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالی کے اس فرمان "اور بے شک میں بہت معاف کرنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کیے اور پھر ہدایت پر رہا" کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد ہم اہل بیت کی ولایت کی طرف آنا ہے۔

520۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ. قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ هَارُونَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُوسَى [الْفَزَارِيُّ] قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ شَاكِرٍ الْبَصْرِيُّ: عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فِي قَوْلِهِ: (وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَى) قَالَ: إِلَى وَلَايَةِ أَهْلِ بَيْتِهِ

ثابت بُنانی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"اور بے شک میں بہت معاف کرنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کیے اور پھر ہدایت پر رہا"** کے بارے میں کہا کہ اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت کی ولایت کی طرف آنا ہے۔

521۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ بِحَدِيثٍ غَرِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ. قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ [عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي] عَبْدِ اللهِ الْبَرْقِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي. عَنْ جَدِّهِ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ. عَنْ أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ الْمَرْزُبَانِ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْفَيْضِ عَنْ أَبِيهِ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْبَاقِرِ. عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: (وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً ثُمَّ اهْتَدَى) ثُمَّ قَالَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِلَى وَلَايَتِكَ

امام ابو جعفر محمد باقر بن علی علیہما السلام نے اپنے بابا سے انہوں نے اپنے بابا سے روایت کیا آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکلے تو فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **"اور بے شک میں بہت معاف کرنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے عمل کیے اور پھر ہدایت پر رہا"** پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا (اس ہدایت سے مراد) آپ کی ولایت کی طرف آنا ہے۔

522۔ فرات بن إبراهيم قال: حدثنا محمد بن القاسم بن عبيد. قال: حدثنا الحسن بن جعفر بن إسماعيل الأفطس. قال: حدثنا الحسين بن محمد به سواء

قَالَ: [وَ] أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْحَنْظَلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ. عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ: عَنْ أَبِي ذَرٍّ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ) الْآيَةَ. قَالَ: [لِمَنْ] آمَنَ بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ. وَأَدَّى الْفَرَائِضَ (ثُمَّ اهْتَدَى) قَالَ: اهْتَدَى إِلَى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ.

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"اور بے شک میں بہت معاف کرنے والا ہوں اسے جس نے توبہ کی"** کے بارے میں کہا: یہ توبہ اس کے لیے ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین پر ایمان لایا اور فرائض کو ادا کیا۔ **"پھر ہدایت پر رہا"** آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یعنی جس نے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا راستہ اپنایا۔

[95] وفيها [نزل أيضا] قوله سبحانه:

﴿وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكاً، وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيامَةِ أَعْمى﴾ [124 / طه : 20]

"اور جس نے میرے ذکر سے اعراض برتا تو بے شک اس کی معیشت تنگ ہو گی اور ہم بروزِ قیامت اسے اندھا اُٹھائیں گے"

میری وجہ سے علی سے محبت کرو (حدیث)

523 ۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ الصَّيْدَلَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُكْرَمٍ الْبَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ الْبَزَّازُ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ أَبِيهِ: عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم لِلْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ: أَحِبُّوا عَلِيّاً لِحُبِّي وَأَكْرِمُوهُ لِكَرَامَتِي، وَاللهِ مَا قُلْتُ لَكُمْ هَذَا مِنْ قِبَلِي. وَلَكِنَّ اللهَ تَعَالَى أَمَرَنِي بِذَلِكَ، وَيَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ مَنْ أَبْغَضَ عَلِيّاً مِنْ بَعْدِي. حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمَى لَيْسَ لَهُ حُجَّةٌ.

حضرت علی علیہ السلام نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار سے فرمایا: علی سے محبت میری محبت کی بناپر کرو اور علی کی عزت میرے عزت کی وجہ سے کرو، اللہ کی قسم! میں نے تم سے یہ اس سے قبل نہیں کہا لیکن مجھے اس بات کا حکم اللہ نے دیا ہے، اے اہل عرب! جس نے میرے بعد علی سے بغض رکھا اللہ قیامت کے دن اسے اندھا اٹھائیں گے اس شخص کے پاس کوئی حجت نہیں ہو گی۔

مولا علی علیہ السلام کا مبغض قیامت کے دن یہودی اُٹھایا جائے گا

524۔ أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى الْحَيْكَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ أَحْمَدَ الصَّيْدَلَانِيُّ بِمَكَّةَ. قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو الْحَافِظُ أَبُو جَعْفَرٍ [الْعُقَيْلِيُّ] قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ يَحْيَى الدِّهْقَانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ الْحَسَنِ الطَّحَّانُ. عَنْ حَنَانِ بْنِ سَدِيرٍ، عَنْ سُدَيْفٍ الْمَكِّيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِعَلِيٍّ قَالَ وَمَا رَأَيْتُ

مُحَمَّدِيًّا قَطُّ يُشْبِهُهُ أَوْ قَالَ : يَعْدِلُهُ. قَالَ : حَدَّثَنَا جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ : مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُودِيًّا [وهذا مختصر [الحديث]

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا پس میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرماتے ہیں: "جس نے ہم اہل بیت سے بغض رکھا اللہ قیامت کے دن اسے یہودی اُٹھائیں گے"

(طبرانی، المعجم الاوسط، ج:4، ص:212، رقم:4002)(ہیثمی مکی، مجمع الزوائد، ج:9، ص:272، رقم:15009)

(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:10، ص:575، رقم:10077)(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:3، ص:255)

525۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْأَوْدِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْمَازِنِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ رَاشِدٍ . عَنْ كَامِلٍ . عَنْ أَبِي صَالِحٍ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : (وَمَنْ أَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِي فَإِنَّ لَهُ مَعِيشَةً ضَنْكاً وَنَحْشُرُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْمى) أَنَّ مَنْ تَرَكَ وَلَايَةَ عَلِيٍّ أَعْمَاهُ اللهُ وَأَصَمَّهُ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "اور جس نے میرے ذکر سے اعراض برتا تو بے شک اس کی معیشت تنگ ہو گی اور ہم بروزِ قیامت اسے اندھا اُٹھائیں گے" کے بارے میں کہا: کہ "جس نے علی کی ولایت کو ترک کیا اللہ تعالیٰ اسے اندھا اور بہرا کر دے گا"

[96] وفيها [نزل أيضا] قوله عز ذكره:

(وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا) [20 : طه / 132]

"اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرمایئے اور اس پر خود بھی مضبوط رہیے"

526۔ أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ الْوَالِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ أَنَّ أَبَا حَفْصٍ أَخْبَرَهُمْ بِبَغْدَادَ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَزَّازُ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ . عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَسَنِ . عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : قَالَ أَبُو الْحَمْرَاءِ خَادِمُ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله : لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : (وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا) كَانَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم يَأْتِي بَابَ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ [عِنْدَ] كُلِّ صَلَاةٍ فَيَقُولُ : الصَّلَاةَ رَحِمَكُمُ اللهُ (إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) الْآيَةَ [33 / الأحزاب] [97]

نبی کریم ﷺ کے خادم حضرت ابو حمرا رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: **"اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم فرمایئے اور اس پر خود بھی مضبوط رہیے"** تو نبی کریم ﷺ ہر نماز میں حضرت علی اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما کے دروازے کے پاس تشریف لاتے اور فرماتے: نماز، اللہ تم پر رحمت نازل فرمائے، **"اور اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ نبی کے گھر والو وہ تم سے ہر قسم کی ناپاکی کو روک دے اور تمہیں ایسا پاک رکھے جیسا پاک رکھنے کا حق ہے"**

وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى :

(فَسَتَعْلَمُونَ مَنْ أَصْحَابُ الصِّراطِ السَّوِيِّ وَمَنِ اهْتَدى) [135 / طه : 20]

"عنقریب تم جان لوگے کون سیدھے راستے پر ہے اور کون ہدایت والے ہیں"

527۔ أَخْبَرَنَا عقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ زَبُورَا بِبَغْدَادَ . بِبَابِ الشَّامِ . [قَالَ : أَخْبَرَنَا] عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدٍ [قَالَ : أَخْبَرَنَا] أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : (أَصْحَابُ الصِّراطِ السَّوِيِّ) هُوَ وَاللهِ مُحَمَّدٌ وَأَهْلُ بَيْتِهِ . وَالصِّرَاطُ : الطَّرِيقُ الْوَاضِحُ الَّذِي لَا عِوَجَ فِيهِ . (وَمَنِ اهْتَدى) فَهُمْ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله وسلم

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس آیت: "**سیدھے راستے والوں**" کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم ! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہل بیت ہیں اور "**صراط**" سے مراد ایسا واضح راستہ ہے جس میں ٹیڑھا پن نہ ہو، اور آیت کے اگلے حصے "**اور کون ہدایت والے ہیں**" کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔

[98] ومن سورة الأنبياء [أيضا نزل] فيها قوله عز وجل:

(إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ) [101/الأنبياء : 21]

"بے شک وہ لوگ جنہیں حسن عاقبت نے ہماری طرف سے بڑھ کر لے لیا وہ اس سے دور رکھے جائیں گے"

528۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ. عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى عَنْ جَدِّهِ الْحَسَنِ بْنِ رَاشِدٍ. عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ. عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ: يَا عَلِيُّ فِيكُمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ).

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے علی! یہ آیت آپ کے بارے میں نازل ہوئی: **"بے شک وہ لوگ جنہیں حسن عاقبت نے ہماری طرف سے بڑھ کر لے لیا وہ اس سے دور رکھے جائیں گے"**

529۔ وَبِهِ قَالَ: [قَالَ] رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَا عَلِيُّ فِيكُمْ نَزَلَتْ (لا يَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ) وَأَنْتُمْ فِي الْجِنَانِ تَتَنَعَّمُونَ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے علی! یہ آیت: **"انہیں قیامت کا خوف اکبر غمگین نہ کرے گا"** آپ کے بارے میں (اور آپ سے محبت کرنے والوں) کے بارے میں نازل ہوئی آپ سب جنتوں کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں گے۔

عشرہ مبشرۃ کی شان۔۔۔ بزبان مولا علی علیہ السلام

530۔ وَحَدَّثُونَا عَنِ ابْنِ بَكْرٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي يَزِيدَ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا لَيْثُ بْنُ أَبِي سُلَيْمٍ عَنْ أَبِي عُمَرَ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ وَكَانَ مِنْ سُمَّارِ عَلِيٍّ قَالَ تَلَا عَلِيٌّ [عليه السلام] لَيْلَةً هَذِهِ الْآيَةَ: (إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَى أُولَئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ) [فَ] قَالَ: أَنَا مِنْهُمْ وَأَبُو بَكْرٍ مِنْهُمْ وَعُمَرُ مِنْهُمْ وَعُثْمَانُ مِنْهُمْ. وَطَلْحَةُ مِنْهُمْ وَالزُّبَيْرُ مِنْهُمْ وَسَعْدٌ مِنْهُمْ. وَعَبْدُ

الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ مِنْهُمْ. قَالَ: ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَقَامَ عَلِيٌّ عليه السلام وَهُوَ يَقُولُ: (لا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا).

ابو عمر نعمان بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ جو کے حضرت علی کرّم اللہ وجہ الکریم کے حالاتِ زندگی بیان کرنے والوں میں سے ہیں نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت کی: **"بے شک وہ لوگ جنہیں حسن عاقبت نے ہماری طرف سے بڑھ کر لیا وہ اس سے دور رکھے جائیں گے"** اور فرمایا: میں انہی لوگوں میں سے ہوں اور ابو بکر بھی ان میں سے ہیں، عمر بھی ان میں سے ہیں ، عثمان بھی ان میں سے ہیں، طلحہ بھی ان میں سے ہیں، زبیر بھی ان میں سے ہیں، سعد بھی ان میں سے ہیں، عبد الرحمن بن عوف بھی ان میں سے ہیں، نعمان بن بشیر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: پھر آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے نماز قائم فرمائی پھر آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم کھڑے ہوئے اور یہ آیت تلاوت کرنے لگے: **"وہ اس کی آہٹ تک نہ سن سکیں گے"**

(عشاری، فضائل ابی بکر رضی اللہ عنہ، ص:4)(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:31، ص:177)

(متقی ہندی، کنز العمال، ج:2، ص:478)

531.[و] أخبرناه أبو الحسن بن أبي بكر الحافظ بقراءتي عليه من أصل سماعه . قال: أخبرني أبي بقراءتي عليه . قال: أخبرنا أبو القاسم البغوي قرئ عليه وأنا أسمع . أخبرنا عبيد الله بن عمر بهذا كما سويت

[۷۲] ومن سورة الحج [أنزل أيضا] فيها قوله تعالى:

﴿هذانِ خَصْمانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ [19/الحج: 22].

"یہ دو مد مقابل ہیں جو اپنے رب کے بارے میں لڑ پڑے ہیں"

532۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ الْبَالَوِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو سَعِيدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الْقُرَشِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَيُّوبَ بْنِ يَحْيَى الرَّازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ. قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ [بْنُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيُّ] عَنْ أَبِيهِ. قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مِجْلَزٍ [لَاحِقُ بْنُ حُمَيْدٍ]. عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ قَالَ أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَجْثُو بَيْنَ يَدَيِ الرَّحْمٰنِ لِلْخُصُومَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. قَالَ قَيْسٌ: وَفِيهِمْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿هذانِ خَصْمانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ﴾ قَالَ: هُمُ الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ، عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ أَوْ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْحَرْثِ. وَشَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ. وَعُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ. معتمر [هذا] هو ابن سليمان بن طرخان التيمي.

و [الخبر] رواه جماعة عنه، وتابعه جماعة في الرواية عن أبيه.

وهو من الأصول التي لم يخرجها مسلم بن الحجاج في مسنده الصحيح في هذه الرواية

حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: قیامت کے دن میں سب سے پہلے رحمٰن کے سامنے خصومت کے لیے گھٹنوں کے بل بیٹھوں گا، قیس نے کہا: انہی کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی: "یہ دو مد مقابل ہیں جو اپنے رب کے بارے میں لڑ پڑے ہیں" کہا: اس سے مراد وہ ہیں جنہوں نے بدر کے روز مقابلہ کیا اور وہ علی، حمزہ عبیدہ یا ابو عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اجمعین ہیں (اور ان کے مد مقابل) شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ ہیں۔

533۔ وأخرجه البخاري في الجامع الصحيح قال:

اس روایت کو بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے الجامع الصحیح میں مندرجہ ذیل سند کے ساتھ روایت کیا:

حدثنا محمد بن عبد الله الرقاشي قال: حدثنا معتمر قال: سمعت أبي يقول: حدثنا أبو مجلز به لفظا سواء. و [أيضا] قال [البخاري] في موضع [آخر] من الجامع قال: حدثنا حجاج بن منهال قال: حدثنا المعتمر. فذكره كذلك.

(بخاری، الجامع الصحیح، ج:4، ص:1770، کتاب التفسیر، رقم:4474)

(سیوطی، الدر المنثور، ج:10، ص:422)(ابن کثیر، تفسیر ابن کثیر، ج:5، ص:405)

(بغوی، تفسیر بغوی، ج:4، ص:373)(مظہری، تفسیر مظہری، ج:1، ص:2481)

533۔أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْمُفَسِّرُ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْمُفَسِّرُ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ . قَالَ : حَدَّثَنِي عَمِّي مُحَمَّدُ بْنُ سَعِيدٍ . عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ . عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِي ذَرٍّ . وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَاتِ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَصَاحِبَيْهِ۔ وَعُتْبَةَ وَصَاحِبَيْهِ يَوْمَ بَدْرٍ : هَذَانِ خَصْمَانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِنْ نَارٍ يُصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُءُوسِهِمُ الْحَمِيمُ ﴿يُصْهَرُ بِهِ مَا فِي بُطُونِهِمْ وَالْجُلُودُ﴾ وَلَهُمْ مَقَامِعُ مِنْ حَدِيدٍ ﴿كُلَّمَا أَرَادُوا أَنْ يَخْرُجُوا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيدُوا فِيهَا وَذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ﴾ إِنَّ اللَّهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤًا وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا حَرِيرٌ وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلَى صِرَاطِ الْحَمِيدِ﴾(الحج،19 تا24)

"حضرت ابوذر اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: یہ آیات بدر کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور ان کے دونوں ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی اور عتبہ اور اس کے دونوں ساتھیوں کے بارے میں نازل ہوئی جو بدر میں آمنے سامنے ہوئے "یہ دو مد مقابل ہیں جو اپنے رب کے بارے میں لڑ پڑے ہیں تو وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا تو آگ سے ان کا لباس کاٹ کر تیار کر دیا گیا ان کے سروں کے اوپر کھولتا ہوا پانی اُنڈیلا جائے گا سڑ کر گل جائے گا جو کچھ ان کے پیٹوں میں ہے اور جلدیں ان کے لیے لوہے کے تیار شدہ گرز ہیں جب وہ چاہیں گے اس مقام سے پریشان ہو کر بھاگ نکلیں تو وہیں واپس کر دیے جائیں گے اور (کہا جائے گا) چکھو جلانے والا عذاب، بے شک اللہ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی انہیں وہاں سونے اور موتیوں کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشم کا بنا ہو گا اور انہیں پاکیزہ کلمہ کی ہدایت کی گئی اور انہیں مالک حمد کی راہ دکھلائی گئی"

534۔وَبِهِ قَالَ : حَدَّثَنَا سَعِيدٌ . قَالَ : حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ . قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ . عَنْ سُفْيَانَ . عَنْ أَبِي هَاشِمٍ . عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ بِاللَّهِ لَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ . وَفِي عُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَكَانُوا تَبَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ : (هذانِ خَصْمانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ)

حضرت قیس بن عبّاد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا کہ یہ آیت **"یہ دو مد مقابل ہیں جو اپنے رب کے بارے میں لڑ پڑے ہیں"** حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں نازل ہوئی اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ کے بارے میں جو بدر کے روز مقابلے کے لیے آگے بڑھے تھے۔

535۔وَبِهِ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ . قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي [قَالَ : حَدَّثَنَا] سُفْيَانُ بْنُ سَعِيدٍ الثَّوْرِيُّ . عَنْ أَبِي هَاشِمٍ [يَحْيَى بْنِ دِينَارٍ] الْوَاسِطِيِّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ . عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ :

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (هذانِ خَصْمانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) : نَزَلَتْ فِينَا . وَفِي الَّذِينَ بَارَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ : عُتْبَةَ وَشَيْبَةَ وَالْوَلِيدِ .

حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"یہ دو مد مقابل ہیں جو اپنے رب کے بارے میں لڑ پڑے ہیں"** کے بارے میں کہا: یہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی اور ان کے بارے میں جو بدر کے دن مبارزت کے لیے آگے بڑھے: عتبہ، شیبہ اور ولید۔

535۔أخبرنا أبو سعد القاضي قال: أخبرنا أبو سعيد المزكي قال : حدثنا أحمد بن العباس . قال : حدثنا أحمد بن مهاجر . قال : حدثنا معاوية بن عمرو عن أبي إسحاق الفزاري . عن سفيان بحديث أبي ذر الذي تقدم .

536۔أخرجه البخاري في الجامع . قال : حدثنا قبيصة . قال : حدثنا سفيان. وفي موضع آخر. قال : حدثنا يحيى بن جعفر قال : حدثنا وكيع . عن سفيان بحديث أبي ذر

537۔أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ يُوسُفَ قَالَ : أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ الْقَاضِي قَالَ : حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مَرْزُوقٍ . قَالَ : حَدَّثَنَا شُعْبَةُ . عَنْ أَبِي هَاشِمٍ . عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ : عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يَقُولُ أُقْسِمُ بِاللهِ لَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ : (هذانِ خَصْمانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) فِي هَؤُلَاءِ السِّتَّةِ : حَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ وَعَلِيٍّ . وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ ابْنَيْ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ

حضرت قیس بن عبّاد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو اللہ کی قسم کھاتے ہوئے سنا کہ یہ آیت "**یہ دو مد مقابل ہیں جو اپنے رب کے بارے میں لڑ پڑے ہیں**" ان چھ اشخاص کے بارے میں نازل ہوئی: حضرت حمزہ، حضرت عبیدہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہم اور عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ۔

538۔ أَخْبَرَنَا سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْمَدِينِيُّ بِهَا [قَالَ:] أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَغَوِيُّ بِبَغْدَادَ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ الْمَحَامِلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمُ بْنُ بَشِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو هَاشِمٍ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا ذَرٍّ يُقْسِمُ قَسَماً. أَنَّ [قَوْلَهُ تَعَالَى] (هذانِ خَصْمانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) نَزَلَتْ فِي الَّذِينَ بَرَزُوا يَوْمَ بَدْرٍ. حَمْزَةَ وَعَلِيٍّ وَعُبَيْدَةَ بْنِ الْحَرْثِ وَعُتْبَةَ وَشَيْبَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ.

حضرت قیس بن عبّاد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو قسم کھاتے ہوئے سنا کہ یہ آیت "یہ دو مد مقابل ہیں جو اپنے رب کے بارے میں لڑ پڑے ہیں" ان میں نازل ہوئی جو بدر میں مقابلے کے لیے آگے آئے: حضرت حمزہ، حضرت علی، اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہم اور عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ۔

539۔ [و] أخرجه البخاري في الجامع قال: حدثنا حجاج بن منهال. قال: حدثنا هشيم. و [أخرجه أيضا] في موضع آخر [و] قال: حدثنا يعقوب الدورقي عن هشيم

540۔ ورواه مسلم بن الحجاج في صحيحه عن عمرو بن زرارة عن هشيم.

541۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عُتْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ رَجَاءٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ: عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَصَبْنَا مِنْ ثِمَارِهَا فَاجْتَوَيْنَا [هَا] وَأَصَابَنَا بِهَا وَعْكٌ وَكَانَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَسْتَخْبِرُ عَنْ بَدْرٍ. فَلَمَّا سَارَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم إِلَى بَدْرٍ وَبَدْرٌ: بِئْرٌ سَبَقَنَا إِلَيْهَا رَجُلَانِ [مِنَ الْمُشْرِكِينَ]: رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ وَمَوْلًى لِعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ. فَأَخَذْنَا الْمَوْلَى وَتَفَلَّتَ الْقُرَشِيُّ. فَجَعَلْنَا نَسْأَلُهُ عَنِ الْقَوْمِ فَيَقُولُ: هُمْ وَاللهِ كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ شَدِيدٌ بَأْسُهُمْ. فَجَعَلُوا يَهْدِدُونَهُ [إِذَا قَالَ ذَلِكَ. وَضَرَبُوهُ] حَتَّى انْتَهَوْا بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ دَعُوهُ [ثُمَّ] قَالَ كَمِ الْقَوْمُ فَقَالَ: هُمْ [وَاللهِ] كَثِيرٌ عَدَدُهُمْ شَدِيدٌ بَأْسُهُمْ. ثُمَّ سَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ

مِثْلَ ذَلِكَ . فَلَمَّا أَنْ أَعْيَاهُمْ أَنْ يُخْبِرَهُمْ . قَالَ : كَمْ يَنْحَرُونَ كُلَّ يَوْمٍ مِنَ الْجَزُورِ قَالَ : عَشَرَةٌ . فَقَالَ رَسُولُ اللهِ : الْقَوْمُ أَلْفٌ لِكُلِّ جَزُورٍ مِائَةٌ وتبعها [كَذَا] فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَى بَدْرٍ وَقَدْ بَاتَ رَسُولُ اللهِ لَيْلَهُ يَدْعُو . وَيَقُولُ : اللهُمَّ إِنْ تَهْلِكْ هَذِهِ الْفِئَةُ لَا تُعْبَدُ فِي الْأَرْضِ . فَلَمَّا أَنْ طَلَعَ الْفَجْرُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : [إِلَيَّ] يَا عِبَادَ اللهِ . فَأَقْبَلْنَا مِنْ تَحْتِ الشَّجَرِ وَالْحَجَرِ . فَصَلَّى ثُمَّ حَثَّ عَلَى الْقِتَالِ وَأَمَرَ بِهِ . وَقَالَ : جَمَعَ قُرَيْشٌ عِنْدَ هَذَا الضِّلَعِ الْأُحَيْمِرِ مِنَ الْجَبَلِ . فَلَمَّا أَقْبَلَ الْمُشْرِكُونَ إِذَا مِنْهُمْ رَجُلٌ يَسِيرُ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : يَا عَلِيُّ نَادِ يَا حَمْزَةُ مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ وَمَا يَقُولُ لَكَ فَإِنْ يَكُ أحدا [أَحَدٌ فِيهِ خَيْرٌ . أَوْ يَأْمُرُ بِخَيْرٍ فَعَسَى أَنْ يَكُونَ صَاحِبَ الْجَمَلِ . فَنَادَاهُمْ حَمْزَةُ : مَنْ صَاحِبُ الْجَمَلِ قَالُوا : عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَهُوَ يَنْهَى عَنِ الْقِتَالِ . وَيَقُولُ : يَا قَوْمِ أَرَى قَوْماً مُسْتَمِيتِينَ ، يَا قَوْمِ لَا تَصِلُوا إِلَيْهِمْ حَتَّى تَهْلِكُوا . فَلْيَلِ قِتَالَهُمْ غَيْرُكُمْ فَاعْصِبُوهَا بِرَأْسِي . فَقَالُوا خَيْراً فَبَلَغَ ذَلِكَ أَبَا جَهْلٍ فَقَالَ : لَقَدْ مُلِئَتْ رِئَتُكَ وَجَوْفُكَ رُعْباً مِنْ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ عُتْبَةُ : تَصْبِرُ يَا مُصَفِّرَ اسْتِهِ . لَيَقْتُلَنَّكُمُ الْقَوْمُ إِنِّي أَجْبُنُ فَثَنَى رِجْلَهُ وَنَزَلَ وَاتَّبَعَهُ أَخُوهُ شَيْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدُ فَقَالَ : مَنْ يُبَارِزُنَا فَانْبَرَزَ لَهُ شَبَابٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : لَا حَاجَةَ لَنَا فِي قِتَالِكُمْ إِنَّا نُرِيدُ بَنِي عَمِّنَا ! ! فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : قُمْ يَا عَلِيُّ قُمْ يَا حَمْزَةُ قُمْ يَا عُبَيْدَةُ . فَقَتَلَ حَمْزَةُ عُتْبَةَ . قَالَ عَلِيٌّ : وَعَمَدْتُ إِلَى شَيْبَةَ فَقَتَلْتُهُ وَاخْتَلَفَ الْوَلِيدُ وَعُبَيْدَةُ ضَرْبَتَيْنِ . فَأَثْخَنَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ ، وَمِلْنَا عَلَى الْوَلِيدِ فَقَتَلْنَاهُ وَأَسَرْنَا مِنْهُمْ سَبْعِينَ ، وَقَتَلْنَا مِنْهُمْ سَبْعِينَ . فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَسِيراً . فَقَالَ الْعَبَّاسُ : يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ هَذَا وَاللهِ أَسَرَنِي بَعْدَ مَا أَسَرَنِي رَجُلٌ أَجْلَحُ . مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهاً ، عَلَى فَرَسٍ أَبْلَقَ مَا أَرَاهُ فِي الْقَوْمِ . فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ أَنَا أَسَرْتُهُ يَا رَسُولَ اللهِ . فَقَالَ : اسْكُتْ لَقَدْ أَيَّدَكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِمَلَكٍ كَرِيمٍ .

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے جب ہم مدینہ پہنچے تو ہم نے وہاں کے پھل کھائے بھی اور جمع بھی کیے جس کے باعث ہمیں بخار ہو گیا۔ رسول اللہ ﷺ بدر کے بارے میں پوچھ رہے تھے بدر ایک کنواں ہے جب رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے تو ہم سے پہلے مشرکین کے دو آدمی وہاں پہنچ چکے تھے ایک آدمی کا تعلق قریش سے تھا جبکہ دوسرا عقبہ بن ابی معیط کا آزاد کردہ غلام تھا۔ ہم نے غلام کو پکڑ لیا اور قریش کے شخص کو جانے دیا۔ ہم اس غلام سے قوم کے بارے میں پوچھنے لگے اس

نے کہا: اللہ کی قسم وہ کثیر تعداد میں ہیں اور بہت سخت ہیں اس کا جواب سن کر مسلمان کہنے لگے کہ اسے مارو یہاں تک کہ وہ اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لے گئے آپ ﷺ نے اس سے پوچھا: وہ کتنے لوگ ہیں؟ اس نے کہا: اللہ کی قسم! بہت زیادہ ہیں اور بہت سخت بھی۔ آپ ﷺ نے بڑی کوشش کی کہ وہ ان کی تعداد بتائے لیکن اس نے انکار کیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: وہ کتنے اونٹ ذبح کرتے ہیں؟ اس نے کہا: دس اونٹ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ان کی تعداد ایک ہزار ہے۔ ہر اونٹ کے مدمقابل سو آدمی ہیں اس کا بچہ بھی اتنے آدمیوں کے لیے ہیں۔ جب ہم مقام بدر پر پہنچے تو رسول اللہ ﷺ نے رات دعا کرنے میں گزار دی: "اے اللہ اگر یہ ہلاک ہو گئے تو زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ بچے گا" صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے اللہ کے بندو! میری طرف آؤ! ہم درختوں اور پتھروں کے نیچے سے ہوتے ہوئے آپ ﷺ کے پاس پہنچے۔ آپ ﷺ نے نوافل ادا فرمائے اور لوگوں کو جنگ پر ابھارا اور جنگ کا حکم دیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اس سرخ پہاڑی کے کونے میں قریش جمع ہیں۔ جب قریش آئے تو ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! آواز دو کہ اے حمزہ یہ سرخ اونٹ والا شخص کون ہے اور تمہیں کیا کہہ رہا ہے؟ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اونٹ کا سوار کون ہے؟ جواب آیا: یہ عتبہ بن ربیعہ ہے جو لوگوں کو جنگ سے روک رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ میں ایسی قوم دیکھ رہا ہوں جو موت کی طلبگار ہے اے قوم! ان تک نہ پہنچنا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے یہ تعداد میں تو تھوڑے ہیں لیکن طاقت میں تم سے زیادہ ہیں اس لیے میرے ساتھ واپس چلو۔ اس نے بھلائی کی بات کی یہ بات جب ابو جہل تک پہنچی تو اس نے کہا: محمد ﷺ اور ان کے اصحاب کے رعب سے تیری دلیری اور تیرا دل بھر گیا ہے۔ عتبہ نے کہا: اے پیلی سیرین والے صبر کر، قوم یقیناً تمہیں قتل کر دے گی کیا میں یہ کہہ کر بزدلی کا مظاہرہ کر رہا ہوں یہ کہہ کر اس نے ایڑھ لگائی اور اس کے پیچھے اس کا بھائی شیبہ بن ربیعہ اور ولید بھی میدان میں آ گئے۔ اس نے کہا: کون ہے تم میں سے جو ہم سے مقابلہ کرے؟ تو انصار سے ایک جوان سامنے آیا۔ عتبہ نے کہا: ہمیں تمہاری ضرورت نہیں ہم اپنے چچا کے بیٹوں کو سامنے لانا چاہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا: پس حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ کو قتل کیا، حضرت علی علیہ السلام نے شیبہ کو قتل کیا جبکہ حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ اور ولید باہم لڑتے ہوئے زخمی ہو گئے حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: ہم نے ولید پر حملہ کیا اور اسے بھی قتل کر دیا ہم نے ان کے ستر آدمیوں کو قتل کیا اور ستر کو قیدی بنا لیا۔ ایک انصاری حضرت عباس بن عبد المطلب کو قیدی بنا لایا۔ حضرت عباس نے کہا: اس نے مجھے ایک

بڑے بالوں والے اور تمام لوگوں سے زیادہ خوبصورت نوجوان کے قیدی بنانے کے بعد قیدی بنایا جو ابلق گھوڑے پر سوار تھا لیکن اب مجھے قوم میں نظر نہیں آیا۔ انصاری نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اسے قیدی بنایا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: خاموش ہو جاؤ، بے شک اللہ نے کریم فرشتے کے ذریعے تیری مدد کی ہے۔

(احمد بن حنبل، مسند احمد، ج:1، ص:117، رقم:948)(بزار، مسند بزار، ج:2، ص:295، رقم:719)

(ابن شیبہ، مصنف ابن ابی شیبہ، ج:14، ص:359، رقم:37834)

(ہیثمی، مجمع الزوائد، ج:5، ص:47، رقم:9953)(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:32، ص:11)

(متقی ہندی، کنز العمال، ج:10، ص:394، رقم:29941)(ذہبی، تاریخ الاسلام، ج:2، ص:88)

542۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ قِرَانٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ حِبَّانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ [لَاحِقِ بْنِ حُمَيْدٍ]، عَنْ قَيْسِ بْنِ عَبَّادٍ: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. وَفِي مُبَارَزَتِنَا يَوْمَ بَدْرٍ: (هذانِ خَصْمانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ) إِلَى قَوْلِهِ (الْحَرِيقِ).

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ آیت بدر کے روز ہمارا (کفار سے) مقابلہ کرنے کے بارے میں نازل ہوئی: "یہ دو مد مقابل ہیں جو اپنے رب کے بارے میں لڑ پڑے ہیں"

543۔ [و] أخرجه البخاري في جامعه عن إسحاق بن إبراهيم الصواف! عن يوسف بن يعقوب [وهو الذي] كان ينزل [في] بني ضبعة، مولى لبني سدوس. ورواه جماعة عن هلال بن بشر.

544۔ وَبِهِ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنِ ابْنِ لَهِيعَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ قَالَ بَرَزَ حَمْزَةُ لِعُتْبَةَ فَقَتَلَهُ. وَبَرَزَ عَلِيٌّ لِلْوَلِيدِ فَقَتَلَهُ. وَبَرَزَ عُبَيْدَةُ لِشَيْبَةَ فَقَتَلَهُ.

محمد بن عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عتبہ سے مقابلہ کیا اور اسے قتل کر دیا اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے ولید سے مقابلہ کیا اور اسے قتل کر دیا اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ نے شیبہ سے مقابلہ کیا اور اسے قتل کر دیا۔

545۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ بِأَصْبَهَانَ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الطُّوسِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ الْبَزَّازُ الْوَاسِطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى

بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْحَكَمِ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا قُتِلَ عُتْبَةُ بْنُ رَبِيعَةَ يَوْمَ بَدْرٍ ، نَدَبَتْهُ ابْنَتُهُ هِنْدٌ ، وَنَدَبَتْ عَمَّهَا شَيْبَةَ ، وَنَدَبَتْ أَخَاهَا الْوَلِيدَ ، وَهَجَتْ بَنِي هَاشِمٍ ، فَلَمَّا جَاءَ هِجَاؤُهَا [الْمَدِينَةَ] أَرَادَ حَسَّانُ أَنْ يُجِيبَهَا . فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ عَمْرَةُ أُخْتُ عَبْدِ اللهِ بْنِ رَوَاحَةَ . دَعْنِي حَتَّى أُجِيبَهَا . فَكَانَ هِجَاؤُهَا :

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بدر میں عتبہ بن ربیعہ مارا گیا تو اس کی بیٹی ہند نے اس پر ندبہ کہا اور اپنے چچا شیبہ اور اپنے بھائی ولید کے لیے بھی ندبہ کہا جب اس کی ہجو مدینہ پہنچی تو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ وہ اس کو جواب دیں تو حضرت عمرۃ رضی اللہ عنہا نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ آپ رہنے دیں میں اسے جواب دیتی ہوں ۔ہند کا ندبہ یہ ہے:

إِنِّي رَأَيْتُ نِسَاءً بَعْدَ إِصْلَاحِ

فِي عَبْدِ شَمْسٍ فَقَلْبِي غَيْرُ مُرْتَاحِ

"میں نے جنگ کے بعد عبد شمس کی عورتوں کو دیکھا تو میرا دل بے قرار ہو گیا"

هَاجَتْ لَهَا أَعْيُنٌ تَتْرَى وَتَتْبَعُهَا

مِنْ رَأْسِ مَحْزُونَةٍ مَا إِنْ لَهَا لَاحِ

"غمزدہ سر کی آنکھیں اس کو دیکھنے کے لیے اُبھری ہوئی تھی اور اس کا پیچھا کر رہی تھی جبکہ اس کا کوئی سراغ نہیں تھا"

لَمَّا تَنَادَتْ بَنُو فِهْرٍ عَلَى خَنَقٍ

وَالْمَوْتُ بَيْنَهُمْ يَسْعَى لِأَرْوَاحِ

"جب بنو فہر نے گلا گھونٹنے کے لیے انہیں پکارا جبکہ موت انہی کے درمیان روحوں کی تلاش میں تھی"

نَادَيْتُ أُسْداً لِآسَادٍ خَضَارِمَةٍ

إِلَى الْكِفَاحِ فَمَا آبُوا بِتَفْتَاحِ

"میں نے شیروں کو جنگ کے میدان میں لڑنے کے لیے پکارا جبکہ انہوں نے انکار کر دیا"

أَوْلَادُ مُحْصَنَةٍ غُرّاً مَرَازِبَةً

أَوْلَادُ كُلِّ عَظِيمِ الْقَدْرِ جَحْجَاحِ

"پاک دامن عورت کی اولاد بلند مرتبہ سردار، ہر عظیم مرتبہ شخص کی اولاد بہادر ہوتی ہے"

ثَلَاثَةٌ خَيْرُ مَنْ دَانَ الْحَجِيجُ بِهِمْ

وَمَنْ يَدُورُ عَلَيْهِ الْكَأْسُ بِالرَّاحِ

"وہ تین (عتبہ، شیبہ، ربیعہ) بہتر تھے ان سے جنہیں لڑائی کرنے والوں نے شکست دی اور ان سے جو راحت کے لیے جام دیتا ہے"

كَأَنَّمَا الشَّيْخُ فِي قَتْلَى مُصَرَّعَةً

نَارٌ بِبَيْدَاءَ أَوْ نَجْمٌ كَمِصْبَاحِ

"گویا کہ بوڑھا شخص قتل گاہ میں ذبح کیا گیا ہو ایسے جیسے صحرا میں آگ یا ستارہ چراغ کی مانند"

لَا تُبْعِدَنَّ فَإِنِّي غَيْرُ صَارِخَةٍ

وَكَيْفَ تَصْرُخُ ذَاتُ الْبَعْلِ يَا صَاحِ

"اے جانے والے! ہرگز دور نہ ہونا بے شک میں فریاد کرنے والی یا چیخنے والی نہیں ہوں اور شادی شدہ عورت کیسے چیخ سکتی ہے"

يَا آلَ هَاشِمٍ إِنَّا لَا نُصَالِحُكُمْ

حَتَّى نَرَى الْخَيْلَ تَرْمِي كُلَّ نَطَّاحِ

"اے ہاشم کی اولاد! ہم تم سے ہرگز صلح نہیں کریں گے یہاں تک کہ ہم دشمن پر حملہ کرتے گھوڑے نہ دیکھ لیں"

إِنْ يُمْكِنِ اللهُ يَوْماً مِنْ هَزِيمَتِكُمْ

يُورِثْ نِسَاءَكُمْ دَاءً بِتَفْرَاحِ

"اگر اللہ نے کسی روز تمہیں شکست دی تو تمہاری عورتوں کو ایسی بیماری میں مبتلا کرے گا جس سے مجھے خوشی ہوگی"

ہند بنت عتبہ کو حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کی بہن نے جواب دیا:

يَا هِنْدُ صَبْراً فَقَدْ لَاقَيْتِ مَهْبَلَةً

يَوْمَ الْأَعِنَّةِ وَالْأَرْمَاحِ فِي الرَّاحِ

"اے ہند! صبر کر تو مصیبت اور نیزوں کے دن بڑی آفت کا سامنا کر چکی ہے"

إِذَا الْفَوَارِسُ مِنْ أَوْسٍ كَأَنَّهُمُ

سُرُجٌ أَضَاءَتْ عَلَى خِدْرٍ وَأَلْوَاحِ

"(وہ وقت دور نہیں) جب اوس قبیلے کے گھڑ سوار چمکتے خیموں اور تختوں پر ہوں گے"

تَغْدُو بِهِمْ ضُمُرٌ كُمْتٌ مُسَوَّمَةٌ

إِلَى الْكِفَاحِ عَلَيْهَا كُلُّ كَفَّاحِ

"انہیں پتلے اور سیاہ رنگ کے نشان زدہ گھوڑوں کے ساتھ میدان جنگ کی طرف چلایا جائے گا جن کے اوپر جنگجو سوار ہوں گے"

هُنَالِكَ الْفَوْزُ وَالرِّضْوَانُ إِذْ صَبَرُوا

مَعَ الرَّسُولِ فَمَا آبُوا بِتَفْتَاحِ

"انہی کے لیے کامیابی اور رضا ہے جبکہ وہ رسول کے ساتھ صبر کرتے ہیں اور وہ جنگ کے میدان میں اترنے سے انکاری نہیں"

وَالدَّاعِيَانِ عَلِيٌّ وَابْنُ عَمَّتِهِ

أَمْسَتْ جَلَائِلُهُمْ مِنْهَا بِأَتْرَاحِ

"اور دو داعی ایک علی اور دوسرے ان کے چچازاد ان گھڑ سواروں کے شاندار کارناموں سے خوش ہوئے"

اللهُ أَهْلَكَهُمْ وَالْأَوْسُ شَاهِدُهُمْ

وَالْخَزْرَجُ الْغُرُّ فِيهِمْ كُلُّ مَجْرَاحِ

"اللہ نے ان (مشرکین مکہ) کو ہلاک کیا اور اوس قبیلہ کے لوگ اس کے گواہ ہیں جبکہ خزرج جو سردار ہیں انہیں ہر طرح کا صدمہ پہنچا ہے"

يَا هِنْدُ إِنْ تَصْبِرِي فَالْقَتْلُ عَادَتُنَا

هَذَا أَخُوكِ عَلَى مَدْخُوَّةِ الدَّاحِ

"اے ہند! اگر تو تھوڑا صبر کرے گی تو یاد رکھ قتل کرنا ہماری عادت ہے یہ دیکھ تیرا بھائی ایک بڑے گھڑے میں مرا پڑا ہے"

[100] وفيها [نزل أيضا] قوله سبحانه:

(إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهارُ يُحَلَّوْنَ فِيها مِنْ أَساوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَلُؤْلُؤاً وَلِباسُهُمْ فِيها حَرِيرٌ . وَهُدُوا إِلَى الطَّيِّبِ مِنَ الْقَوْلِ وَهُدُوا إِلى صِراطِ الْحَمِيدِ) [23/الحج: 22]

"بے شک اللہ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی انہیں وہاں موتیوں اور سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشم کا بنا ہو گا، اور انہیں پاکیزہ کلمات کی ہدایت کی گئی اور انہیں مالک حمد کی راہ دکھلائی گئی"

546۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الصُّوفِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ الْحَافِظُ. قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ مَوْلَى أَبِي جَعْفَرٍ: عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَى قَوْلِهِ (صِراطِ الْحَمِيدِ) قَالَ: ذَلِكَ عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ بْنُ الْحَارِثِ وَسَلْمَانُ وَأَبُو ذَرٍّ، وَالْمِقْدَادُ. وقد تقدم في رواية أبي ذر الغفاري وأبي سعيد الخدري أنها نزلت فيهم.

(امام) جعفر بن محمد علیہ السلام اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بارے میں روایت کیا: "بے شک اللہ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی انہیں وہاں موتیوں اور سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشم کا بنا ہو گا، اور انہیں پاکیزہ کلمات کی ہدایت کی گئی اور انہیں مالک حمد کی راہ دکھلائی گئی" اس سے مراد حضرت علی، حضرت حمزہ، حضرت عبیدہ بن حارث، حضرت ابوذر اور حضرت مقداد رضی اللہ عنہم ہیں۔

547۔ [أَخْبَرَنَا] حَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ. قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ الْحِبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (هذانِ خَصْمانِ اخْتَصَمُوا فِي رَبِّهِمْ فَالَّذِينَ كَفَرُوا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيابٌ مِنْ نارٍ) فَالَّذِينَ آمَنُوا عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ وَالَّذِينَ كَفَرُوا عُتْبَةُ وَشَيْبَةُ وَالْوَلِيدُ [تَبارَزُوا] يَوْمَ بَدْرٍ. وَقَوْلُهُ: (إِنَّ اللهَ يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَى قَوْلِهِ (وَلِباسُهُمْ فِيها حَرِيرٌ) [قَالَ: هُمْ] عَلِيٌّ وَحَمْزَةُ وَعُبَيْدَةُ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: "یہ دو مد مقابل ہیں جو اپنے رب کے بارے میں لڑ پڑے ہیں تو وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا تو آگ سے ان کا لباس کاٹ کر تیار کر دیا گیا" کے بارے میں کہا: ان سے مراد عتبہ، شیبہ اور ولید ہیں جنھوں نے بدر کے روز مقابلہ کیا تھا۔ "بے شک اللہ ایمان والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو باغوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں رواں دواں ہوں گی انہیں وہاں موتیوں اور سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے اور وہاں ان کا لباس ریشم کا بنا ہو گا" ان سے مراد حضرت علی، حضرت حمزہ، حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ ہیں اور جو لوگ کافر ہوئے۔

548. أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَيْعٍ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَزَوَّرٍ: عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ وَأَبِي مَرْيَمَ أَنَّهُمَا سَمِعَا عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ بِصِفِّينَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ لِعَلِيٍّ: إِنَّ اللهَ زَيَّنَكَ بِزِينَةٍ لَمْ يَتَزَيَّنِ الْعِبَادُ بِزِينَةٍ. هِيَ أَحَبُّ إِلَى اللهِ مِنْهَا، وَهِيَ زِينَةُ الْأَبْرَارِ عِنْدَ اللهِ، جَعَلَكَ لَا تَنَالُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْئاً، وَجَعَلَهَا لَا تَنَالُ مِنْكَ شَيْئاً، وَوَهَبَ لَكَ حُبَّ الْمَسَاكِينِ

حضرت اصبغ بن نباتہ اور ابی مریم رحمۃ اللہ علیہما نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے صفین میں فرماتے سنا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ایسی زینت سے مزین فرمایا ہے جس سے کوئی بندہ بھی مزین نہیں ہوا، اور وہ اللہ کو ان میں سے سب سے زیادہ محبوب ہے اور وہ اللہ کے ہاں نیکوکاروں کی زینت ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا سے کچھ بھی حصہ نہیں دیا۔

(ہیثمی مکی، مجمع الزوائد، ج:9، ص:17۔ رقم:14703) (محب الدین، ذخائر العقبیٰ، ص:100)

549. أَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ نُوبَةَ الْبَزَّازِ الْمَرْوَزِيِّ حَفَدَةِ أَحْمَدَ بْنِ مَنْصُورٍ زَاجٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ سَاسُوبَه عَنْ عَبْدِ الْكَرِيمِ الذُّهْلِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَصْبَغَ بْنِ نُبَاتَةَ: عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ

. قَالَ [قَالَ] رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم لِعَلِيٍّ : يَا عَلِيُّ إِنَّ اللهَ زَيَّنَكَ بِزِينَةٍ. لَمْ تَتَزَيَّنِ الْخَلَائِقُ بِزِينَةٍ أَحَبَّ إِلَى اللهِ مِنْهَا . الزُّهْدُ فِي الدُّنْيَا . وَجَعَلَ الدُّنْيَا لَا تَنَالُ مِنْكَ شَيْئاً [كَذَا] .

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک ایسی زینت سے مزین فرمایا ہے جس سے زیاد اللہ کے نزدیک محبوب زینت سے تمام مخلوق میں کسی کو بھی مزین نہیں فرمایا اور وہ دنیا میں زھد ہے دنیا آپ سے کچھ بھی نہ پا سکے گی۔

[101] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

(وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ الَّذِينَ إِذا ذُكِرَ اللهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَالصَّابِرِينَ عَلى ما أَصابَهُمْ وَالْمُقِيمِي الصَّلاةِ وَمِمّا رَزَقْناهُمْ يُنفِقُونَ) [34/ الحج: 22]

"اور بشارت ہے بے نفس ہو کر رہنے والوں کے لیے ایسے لوگ جن کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جائے تو ان کے دل لرز اٹھتے ہیں اور صبر کرنے والے ہوتے ہیں ہر مصیبت پر جب انہیں پہنچتی ہے اور نماز قائم کرتے ہے اور ہماری عطاؤں میں سے خرچ کرتے ہیں"

550۔ حَدَّثُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ صَالِحٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُفَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ الضَّحَّاكِ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِينَ) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَسَلْمَانَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: ""اور بشارت ہے بے نفس ہو کر رہنے والوں کے لیے" کے بارے میں فرمایا: یہ آیت حضرت علی اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی۔

[102] وفيها [نزل أيضا] قوله جل ذكره:

﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾ [39/الحج: 22]

"اجازت ہو گئی ان لوگوں کو جن سے کافر لڑتے ہیں اس لیے کہ ان پر ظلم ہوا اور بلاشبہ اللہ ان کی مدد کرنے پر قدرت رکھتا ہے"

551۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَيْضَاوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زِيَادٍ الْمَدِينِي: يّ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام [أَنَّهُ قَرَأَ]: ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا﴾ الْآيَةَ، [وَ] قَالَ: نَزَلَتْ فِينَا

امام زید بن علی علیہ السلام نے یہ آیت: "اجازت ہو گئی ان لوگوں کو جن سے کافر لڑتے ہیں اس لیے کہ ان پر ظلم ہوا" تلاوت فرمائی اور فرمایا: یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔

[103] وفيها أنزل أيضاً قوله تعالى:

﴿الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَن يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ﴾ [40 / الحج: 22]

"اور جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا صرف ان کے یہ کہنے پر کہ "رب ہمارا اللہ ہے"

552. أخبرنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ، قال: أخبرنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قال: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ، قال: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْفَضْلِ، قال: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ، قال: حَدَّثَنِي أَبِي، قال: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ [بْنُ] زَيْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قال: سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ فَقُلْتُ لَهُ: [أَخْبِرْنِي عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى]: ﴿الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِم بِغَيْرِ حَقٍّ﴾ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَجَعْفَرٍ، ثُمَّ جَرَتْ فِي الْحُسَيْنِ عليهم السلام.

امام محمد بن زید علی علیہ السلام نے اپنے بابا سے روایت کیا اور آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اپنے بابا ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام سے پوچھا اور ان سے عرض کیا: مجھے اللہ تعالی کے اس فرمان کے بارے میں بتائیں! "اور جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا" تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی اور پھر (امام) حسین علیہ السلام کے بارے میں بھی جاری ہوئی۔

553. أخبرنا أَبُو الْحَسَنِ النَّجَّارُ، قال: أخبرنا أَبُو بَكْرٍ الْقَاضِي، قال: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قال: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، قال: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ زِيَادٍ الْمَدِينِيِّ: عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: ﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا﴾ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ ﴿الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِن دِيَارِهِمْ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِينَا.

امام زید بن علی علیہ السلام نے اللہ تعالی کے اس فرمان "اجازت ہو گئی ان لوگوں کو جن سے کافر لڑتے ہیں اس لیے کہ ان پر ظلم ہوا" "اور جنہیں ان کے گھروں سے ناحق نکالا گیا صرف ان کے یہ کہنے پر کہ "رب ہمارا اللہ ہے" کے بارے میں فرمایا: یہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔

[104] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

(الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ)

[الحج: 22 / 41]

"وہ لوگ جنہیں ہم زمین میں قوت عطا فرمائیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیکی کے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں"

554. فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ ثَوَابٍ الْهِبَارِيُّ [ظ] قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خِدَاشٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ) الْآيَةَ قَالَ: فِينَا وَاللهِ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ

(امام) ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان "وہ لوگ جنہیں ہم زمین میں قوت عطا فرمائیں تو نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں اور نیکی کے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں" کے بارے میں فرمایا: اللہ کی قسم! یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔

555. فُرَاتٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ عُبَيْدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجَمَّالُ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي خَلِيفَةَ قَالَ: دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو عُبَيْدَةَ الْحَذَّاءُ عَلَى أَبِي جَعْفَرٍ فَقَالَ: يَا جَارِيَةُ هَلُمِّي بِمِرْفَقَةٍ. قُلْتُ: بَلْ نَجْلِسُ. قَالَ: يَا [أَ] بَا خَلِيفَةَ لَا تَرُدَّ الْكَرَامَةَ، إِنَّ الْكَرَامَةَ لَا يَرُدُّهَا إِلَّا حِمَارٌ. فَقُلْتُ لَهُ: كَيْفَ لَنَا بِصَاحِبِ هَذَا الْأَمْرِ حَتَّى نَعْرِفَهُ فَقَالَ: قَوْلُ اللهِ تَعَالَى: (الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ) إِذَا رَأَيْتَ هَذَا الرَّجُلَ مِنَّا فَاتَّبِعْهُ فَإِنَّهُ هُوَ صَاحِبُهُ.

ابو خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں اور ابو عبیدہ حذاء (امام) ابو جعفر محمد بن علی علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے کنیز! تکیہ لے آؤ! میں نے عرض کیا: ہم یوں ہی بیٹھ جاتے ہیں تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اے خلیفہ! عزت کو رد نہ کرو، بے شک عزت کو گدھا ہی رد کرتا ہے۔ میں نے آپ علیہ السلام سے عرض کیا: ہمارے لیے یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اس امر کے اہل کو پہچان سکیں؟ تو آپ علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "وہ لوگ جنہیں ہم زمین میں قوت عطا فرمائیں تو نماز قائم کریں

اور زکوۃ دیں اور نیکی کے کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے روکیں" اور فرمایا: جب تو اس شخص کو دیکھے کہ میرے ساتھ تعلق رکھتا ہے تو اس کی اتباع کر بے شک وہ اس کا اہل ہے۔

امام مہدی علیہ السلام یہ آیت تلاوت فرمائیں گے

556۔ فُرَاتٌ قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ عَنْ فُضَيْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ:

إِذَا قَامَ الْقَائِمُ مِنْ آلِ مُحَمَّدٍ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ نَحْنُ الَّذِينَ وَعَدَكُمُ اللهُ فِي كِتَابِهِ: (الَّذِينَ إِنْ مَكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ) الْآيَةَ.

امام زید بن علی علیہ السلام نے فرمایا: جب آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سے قائم ہونے والا (اپنے منصب پر) کھڑا ہو جائے گا تو فرمائے گا: اے لوگو! ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں وعدہ فرمایا تھا: "وہ لوگ جنھیں ہم زمین میں قوت عطا فرمائیں"

[105] ومن سورة المؤمنون [أيضا نزل] فيها قوله عز اسمه :

(وَإِنَّ الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّراطِ لَناكِبُونَ) [74/المؤمنون : 23]

"اور بے شک وہ لوگ جو آخرت کو نہیں مانتے وہ راہ حق سے برگشتہ رہتے ہیں"

557۔ حَدَّثُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ : حَدَّثَنِي وَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْطَاكِيُّ الْإِسْكَافُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ : حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ [قَالَ : حَدَّثَنَا] ابْنُ عُلْوَانَ ، عَنْ سَعْدٍ الْإِسْكَافِ :عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : (وَإِنَّ الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّراطِ لَناكِبُونَ) قَالَ : عَنْ وَلَايَتِنَا

اصبغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "اور بے شک وہ لوگ جو آخرت کو نہیں مانتے وہ راہِ حق سے برگشتہ رہتے ہیں" کے بارے میں روایت کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت ہماری ولایت کے بارے میں نازل ہوئی۔

558۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ : حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ كَثِيرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَبِيحٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عُلْوَانَ ، عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَصْبَغَ ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : (وَإِنَّ الَّذِينَ لا يُؤْمِنُونَ بِالْآخِرَةِ عَنِ الصِّراطِ لَناكِبُونَ) قَالَ : عَنْ وَلَايَتِي

اصبغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "اور بے شک وہ لوگ جو آخرت کو نہیں مانتے وہ راہِ حق سے برگشتہ رہتے ہیں" کے بارے میں روایت کیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: یہ آیت میری ولایت کے بارے میں نازل ہوئی۔

[106] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

(قُلْ رَبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَإِنَّا عَلَىٰ أَنْ نُرِيَكَ مَا نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ) [93-95 / المؤمنون: 23].

"فرمایئے اے میرے رب! اگر تو اسے میرے سامنے لائے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو اے رب! مجھے تو ظلم کرنے والی قوم میں نہ رکھنا اور بے شک ہم جو وعدہ ان سے کر رہے ہیں آپ کو دکھا کر لانے پر خوب قدرت رکھتے ہیں"

559۔ حَدَّثُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الطَّيِّبِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَخْلَدٍ الدَّهَّانُ الْكُوفِيُّ، وَأَبُو عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ الْجَصَّاصُ وَاللَّفْظُ لَهُ. قَالَ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ حَكَمٍ [قَالَ:] حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ السَّائِبِ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو صَالِحٍ قَالَ:

حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَجَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ بِمِنًى: لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّاراً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ. وَايْمُ اللهِ لَئِنْ فَعَلْتُمُوهَا لَتَعْرِفُنِّي فِي كَتِيبَةٍ يُضَارِبُونَكُمْ. فَغَمَزَ [جَبْرَئِيلُ] مِنْ خَلْفِهِ مَنْكِبَهُ الْأَيْسَرَ: فَالْتَفَتَ فَقَالَ: أَوْ عَلِيٌّ أَوْ عَلِيٌّ. فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (قُلْ رَبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ) إِلَى [قَوْلِهِ (لَقَادِرُونَ)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حجۃ الوداع کے موقع پر فرماتے ہیں جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منیٰ میں تھے: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہیں ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنے لگ جاؤ، اللہ کی قسم! اگر تم ایسا کرو گے تو ضرور مجھے پہچانا کہ میں تم سے لڑ رہا ہوں گا پس (جبرائیل) نے آپ علیہ السلام کے بائیں کندھے کے پیچھے سے اشارہ کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے توجہ فرمائی تو آپ علیہ السلام نے کہا: وہ علی ہوں گے یا، علی ہوں گے۔ پس یہ آیت نازل ہوئی:

"فرمایئے اے میرے رب! اگر تو اسے میرے سامنے لائے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو اے رب! مجھے تو ظلم کرنے والی قوم میں نہ رکھنا اور بے شک ہم جو وعدہ ان سے کر رہے ہیں آپ کو دکھا کر لانے پر خوب قدرت رکھتے ہیں"

560۔ وَرَوَاهُ الْحَسَنُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْذِرِ الْقَابُوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ ثَابِتٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ قَرْمٍ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ:

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَخْبَرَ اللهُ نَبِيَّهُ مُحَمَّداً أَنَّ أُمَّتَهُ سَتَفْتَتِنُ مِنْ بَعْدِهِ . ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ : (قُلْ رَبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ) قَالَ جَابِرٌ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم يَقُولُ فِي حِجَّةِ الْوَدَاعِ وَرُكْبَتِيَ تَمَسُّ رُكْبَتَهُ وَهُوَ يَقُولُ : لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّاراً يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ . أَمَا لَئِنْ فَعَلْتُمْ لَتَعْرِفُنِّي فِي جَانِبِ الصَّفِّ . أُقَاتِلُكُمْ مَرَّةً أُخْرَى . فَغَمَزَهُ جَبْرَئِيلُ فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ . فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ أَوْ عَلِيٌّ . فَأَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ : أَوْ عَلِيٌّ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو خبر دی کہ آپ کی امت آپ کے بعد فتنہ میں مبتلا ہو گی، پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی " فرمایئے اے میرے رب! اگر تو اسے میرے سامنے لائے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے " حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے حجۃ الوداع کے موقع پر نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جبکہ میرے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنے سے لگ رہے تھے: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہیں ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنے لگ جاؤ، خبر دار ، اگر تم ایسا کرو گے تو صف کی ایک جانب مجھے پہچان لو گے، میں تم سے ایک مرتبہ پھر قتال کروں گا پس جبرائیل نے آپ ﷺ کو اشارہ کیا تو آپ ﷺ نے ان کی طرف توجہ فرمائی تو آپ علیہ السلام نے کہا: یا محمد ﷺ ! یا وہ علی ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف رُخ کیا اور فرمایا: یا وہ علی ہوں گے۔

(حاکم، المستدرک، ج:3، ص:135، باب ذکر اسلام امیر المؤمنین، رقم:4636)

(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:9، ص:285، رقم:10925)(ہیثمی مکی، مجمع الزوائد، ج:5، ص:348، رقم:10431)

561۔ قَرَأْتُ فِي التَّفْسِيرِ الْعَتِيقِ : [حَدَّثَنَا] عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى ، عَنْ رَجُلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ السَّائِبِ . عَنْ أَبِي صَالِحٍ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَ اللهُ نَبِيَّهُ أَنَّ أُمَّتَهُ سَتُقَاتِلُ عَلِيّاً بَعْدَهُ فَأَنْزَلَ اللهُ : (قُلْ رَبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ . رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ) . وَفِي سُورَةٍ أُخْرَى : (فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ . أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ مُقْتَدِرُونَ) فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم : لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّاراً . يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ . وَلَئِنْ فَعَلْتُمْ لَتَعْرِفُنِّي غَداً فِي الصَّفِّ أُقَاتِلُكُمْ مَرَّةً أُخْرَى عَلَى الْإِسْلَامِ . قَالَ : فَغَمَزَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ : أَوْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ . فَقَالَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم : أَوْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی حضرت محمد ﷺ کو خبر دی کہ آپ ﷺ کی امت آپ کے بعد علی سے لڑائی کرے گی تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: فرمائیے اے میرے رب! اگر تو اسے میرے سامنے لائے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو اے رب! مجھے تو ظلم کرنے والی قوم میں نہ رکھنا" اور ایک دوسری سورت میں فرمایا: "پس اگر ہم آپ کو ان کے درمیان سے لے جائیں پھر بھی ہم ان کو سزا ضرور دینے والے ہیں یا ہم ضرور آپ کو دکھادیں گے وہ جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے ہم ان پر پوری طرح سے قابو رکھنے والے ہیں" تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے بعد کا فرنہ ہو جانا کہیں تلوار سے ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنے لگ جاؤ، خبردار، اگر تم کل ایسا کرو گے تو صف میں مجھے پہچان لو گے، میں تم سے ایک مرتبہ پھر اسلام پر قتال کروں گا پس فرشتے نے آپ ﷺ کو اشارہ کیا اور کہا یا پھر وہ علی بن ابی طالب ہوں گے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یا پھر وہ علی بن ابی طالب ہوں گے۔

562۔ قال: حدثنا أبو الصلت الحسن بن صالح، قال: حدثنا سليمان بن قرم، عن محمد بن السائب، عن أبي صالح، عن جابر بن عبد الله، عن النبي مثله.

563۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا نَصْرٌ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، عَنِ الْكَلْبِيِّ! عَنْ أَبِي صَالِحٍ:

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ أَخْبَرَ جَبْرَئِيلُ عليه السلام النَّبِيَّ صلي الله عليه وآله وسلم [وَقَالَ لَهُ:] إِنَّ أُمَّتَكَ سَيَخْتَلِفُونَ مِنْ بَعْدِكَ. فَأَوْحَى اللهُ إِلَى النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم: (قُلْ رَبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي) إِلَى [قَوْلِهِ] (الظَّالِمِينَ) قَالَ: [هُمْ] أَصْحَابُ الْجَمَلِ فَقَالَ ذَلِكَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم. فَأَنْزَلَ اللهُ: (وَإِنَّا عَلَى أَنْ نُرِيَكَ ما نَعِدُهُمْ لَقَادِرُونَ) فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. جَعَلَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم لَا يَشُكُّ أَنَّهُ سَيَرَى ذَلِكَ. قَالَ جَابِرٌ: بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ إِلَى جَنْبِ النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم وَهُوَ بِمِنًى يَخْطُبُ النَّاسَ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ [وَ] قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ أَلَيْسَ قَدْ بَلَّغْتُكُمْ قَالُوا: بَلَى. قَالَ: أَلَا لَا أُلْفِيَنَّكُمْ تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّاراً. يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ: أَمَا لَئِنْ فَعَلْتُمْ ذَلِكَ لَتَعْرِفُنِّي فِي كَتِيبَةٍ. أَضْرِبُ وُجُوهَكُمْ فِيهَا بِالسَّيْفِ. فَكَأَنَّهُ غُمِزَ مِنْ خَلْفِهِ فَالْتَفَتَ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَيْنَا. فَقَالَ: أَوْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ. فَأَنْزَلَ اللهُ عَلَيْهِ: (فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ مُقْتَدِرُونَ) قَالَ: وَقْعَةَ الْجَمَلِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا کہ آپ کے بعد اختلاف کرے گی تو اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف وحی فرمائی: "فرمایئے اے میرے رب! اگر تو اسے میرے سامنے لائے جس کا ان سے وعدہ کیا گیا ہے تو اے رب! مجھے تو ظلم کرنے والی قوم میں نہ رکھنا "راوی نے کہا: وہ جمل والے ہیں پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے میں فرمایا ہے، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "اور بے شک ہم جو وعدہ ان سے کر رہے ہیں آپ کو دکھا کر لانے پر خوب قدرت رکھتے ہیں" پس جب یہ آیت نازل ہوئی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس بارے میں شک نہ کرتے گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے دیکھ رہیں ہیں، حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک طرف منٰی میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ ارشاد فرمارہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان فرمائی اور فرمایا: اے لوگو! کیا میں نے تمہیں پیغام (حق) پہنچا نہیں دیا؟ سب نے عرض کی: جی ہاں، فرمایا: خبر دار میں تمہیں ہرگز نہ دیکھوں گا تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا، کہیں ایک دوسرے کی گردنیں نہ مارنے لگ جاؤ، خبر دار، اگر تم نے ایسا کیا تو تم مجھے ایک لشکر میں تلوار کے ساتھ لڑتے ہوئے میں پہچان لوگے، جس میں، میں تمہارے چہروں پر تلوار سے ماروں گا، راوی نے کہا: گویا کہ آپ کو پیچھے سے اشارہ کیا گیا پس آپ متوجہ ہوئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ ہماری طرف کیا اور فرمایا: یا (وہ گردنیں) علی مارے گا۔ پس اس پر قرآن مجید کی یہ آیت نازل ہوئی: "پس اگر ہم آپ کو ان کے درمیان سے لے جائیں پھر بھی ہم ان کو سزا ضرور دینے والے ہیں یا ہم ضرور آپ کو دکھادیں گے وہ جس کا ہم نے ان سے وعدہ کیا ہے ہم ان پر پوری طرح سے قابو رکھنے والے ہیں"

[107] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

(فَإِذا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلا أَنساب بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلا يَتَساءَلُونَ) [101 / المؤمنون: 23].

"پس جب صور پھونکا جائے گا تو رشتے ناتے اس دن ان کے درمیان نہیں رہیں گے اور نہ وہ باہم پوچھ گچھ کر سکیں گے"

564۔ أَخْبَرَنا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: أَخْبَرَنا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُمَحِيُّ بِمَكَّةَ قَالَ: حَدَّثَنا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنا أَبُو نُعَيْمٍ الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم كُلُّ حَسَبٍ وَنَسَبٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُنْقَطِعٌ إِلَّا حَسَبِي وَنَسَبِي إِنْ شِئْتُمْ اقْرَءُوا: (فَإِذا نُفِخَ فِي الصُّورِ فَلا أَنساب بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ وَلا يَتَساءَلُونَ).

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن ہر ایک حسب و نسب منقطع ہو جائے سوائے میرے حسب و نسب کے، اگر تم چاہو تو یہ آیت تلاوت کر لو: **"پس جب صور پھونکا جائے گا تو رشتے ناتے اس دن ان کے درمیان نہیں رہیں گے اور نہ وہ باہم پوچھ گچھ کر سکیں گے"**

[108] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

(إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ) [111 / المؤمنون: 23]

"بے شک انہیں آج کے دن میں نے ان کے صبر کا بدلہ دیا پکی بات ہے کامیاب وہی ہیں"

565۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْجُمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلْقَمَةَ: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (إِنِّي جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوا) يَعْنِي جَزَيْتُهُمْ بِالْجَنَّةِ الْيَوْمَ بِصَبْرِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فِي الدُّنْيَا عَلَى الطَّاعَاتِ. وَعَلَى الْجُوعِ وَالْفَقْرِ، وَ [بِمَا] صَبَرُوا عَلَى الْمَعَاصِي. وَصَبَرُوا عَلَى الْبَلَاءِ لِلّٰهِ فِي الدُّنْيَا (أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُونَ) وَالنَّاجُونَ مِنَ الْحِسَابِ.

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "بے شک انہیں آج کے دن میں نے ان کے صبر کا بدلہ دیا" کے بارے میں کہا: یعنی میں تمہیں علی بن ابی طالب، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام کی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کے ساتھ صبر کرنے پر جزا دوں گا، اور بھوک اور فقر پر، اور (اس پر کہ) تم گناہوں سے باز رہو، اور دنیا میں اللہ تعالیٰ کے لئے آزمائش پر صبر کرنے پر "پکی بات ہے کامیاب وہی ہیں" اور حساب میں نجات پانے والے ہیں۔

[109] ومن سورة النور [نزل أيضا] فيها قوله تعالى:

(فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ رِجَالٌ لَا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالْأَبْصَارُ)

[36/ النور : 24]

"عظیم گھروں میں کہ اللہ نے بلند کرنے کا حکم دیا ہے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے صبح اور شام ان میں اس کی تسبیح لکھتے ہیں اور وہ عظیم مردانِ کار جنہیں کوئی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور اقامتِ نماز اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں زیر وزبر ہو جائیں گی"

پنجتن پاک علیہم السلام کا گھر تمام گھروں سے افضل

566۔ حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي الْحَسَنِ الْحَافِظُ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مَالِكٍ أَخْبَرَهُمْ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ، عَنْ بَحْرٍ الْمُسْلِيِّ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ: عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: (فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ) [وَ] قَالَ: هِيَ بُيُوتُ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم. قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ [أَبَيْتُ] عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ مِنْهَا قَالَ: مِنْ أَفْضَلِهَا.

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت "عظیم گھروں میں کہ اللہ نے بلند کرنے کا حکم دیا ہے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے" تلاوت فرمائی اور فرمایا: یہ نبی کے گھر ہیں، عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا علی اور فاطمہ علیہما السلام کا گھر ان میں سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ ان گھروں سے افضل ہے۔

567۔ حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الدِّينَوَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ أَحْمَدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَابُوسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا عَمِّي قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ نُفَيْعِ بْنِ الْحَارِثِ:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم هَذِهِ الآيَةَ : (فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ أَنْ تُرْفَعَ) إِلَى [قَوْلِهِ] (وَالأَبْصارُ) فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : أَيُّ بُيُوتٍ هَذِهِ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ : بُيُوتُ الأَنْبِيَاءِ. فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْبَيْتُ مِنْهَا لِبَيْتِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ قَالَ : نَعَمْ مِنْ أَفْضَلِهَا

حضرت انس بن مالک اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت "عظیم گھروں میں کہ اللہ نے بلند کرنے کا حکم دیا ہے" تلاوت فرمائی۔ تو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس سے مراد کون سے گھر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: انبیاء کے گھر، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما کھڑے ہوئے اور حضرت علی و فاطمہ علیہما السلام کے گھر کے بارے میں عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا یہ گھر ان میں سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں، یہ ان گھروں میں سے افضل ہے۔

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:7، ص:107) (آلوسی، روح المعانی، ج:9، ص:379)

(سیوطی، الدر المنثور، ج:11، ص:74)

568۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ الصَّيْدَلانِيُّ وَأَبُو الْقَاسِمِ بْنُ أَبِي الْوَفَاءِ الْعَدْنَانِيُّ . قَالا : حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَارِمٍ بِالْكُوفَةِ قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُنْذِرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْذِرِ بْنِ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْجَهْمِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا عَمِّي [عَنْ] أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ . عَنْ نُفَيْعِ بْنِ الْحَرْثِ : عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ، وَعَنْ بُرَيْدَةَ قَالا . قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم هَذِهِ الآيَةَ : (فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللهُ) إِلَى قَوْلِهِ (وَالأَبْصارُ) فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ أَيُّ بُيُوتٍ هَذِهِ قَالَ : بُيُوتُ الأَنْبِيَاءِ. فَقَامَ إِلَيْهِ أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللهِ هَذَا الْبَيْتُ مِنْهَا لِبَيْتِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ قَالَ : نَعَمْ مِنْ أَفَاضِلِهَا.

لفظ أبي القاسم ما أصلحت. وكتبته من أصل سماعه بخط أبي حاتم.

حضرت انس بن مالک اور حضرت بریدہ رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت "عظیم گھروں میں کہ اللہ نے بلند کرنے کا حکم دیا ہے اور ان میں اس کے نام کا ذکر کیا جاتا ہے صبح اور شام ان میں اس کی تسبیح کرتے ہیں اور وہ عظیم مردانِ کار جنھیں کوئی تجارت اور خرید و فروخت اللہ کے ذکر اور اقامتِ نماز اور زکوٰۃ دینے سے غافل نہیں کرتی وہ اس دن سے

ڈرتے رہتے ہیں جس میں دل اور آنکھیں زیر وزبر ہو جائیں گی" تلاوت فرمائی۔ تو ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اس سے مراد کون سے گھر ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: انبیاء کے گھر، اتنے میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت علی و فاطمہ علیہما السلام کے گھر کے بارے میں عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! کیا یہ گھر ان میں سے ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، یہ ان گھروں میں سے افضل ہے۔

[110] وفيها [نزل أيضا] قوله :

﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللهَ وَيَتَّقْهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ [52 / النور : 24]

"اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے اور اس کا خوف رکھتا ہے تو وہی کامیابیاں پانے والے ہیں"

569۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هَاشِمٍ الدُّورِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقُرَشِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الشَّامِيُّ عَنْ جُوَيْبِرٍ ، عَنِ الضَّحَّاكِ ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : ﴿وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشَ اللهَ﴾ فِيمَا سَلَفَ مِنْ ذُنُوبِهِ ﴿وَيَتَّقْهِ﴾ فِيمَا بَقِيَ ﴿فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ﴾ بِالْجَنَّةِ [قَالَ :] أُنْزِلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور جو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتا ہے اور اللہ سے ڈرتا ہے" کے بارے میں کہا: یعنی ان گناہوں کے بارے میں جو پہلے کر چکے "اور اس کا خوف رکھتا ہے" یعنی جو باقی ہیں، "تو وہی کامیابیاں پانے والے ہیں" یعنی جنت کے حق دار ہیں، یہ آیت حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی۔

[111] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى :

(وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ) [55 / النور : 24]

"اور اللہ نے تم میں سے ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے وہ انہیں زمین میں ضرور خلافت سے نوازے گا"

570۔ أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ الْمُؤَدِّبُ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ بْنِ أَيُّوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا [مُحَمَّدُ بْنُ] مُحَمَّدِ بْنِ مَرْزُوقٍ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْأَشْقَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا صَبَّاحُ بْنُ يَحْيَى الْمُزَنِيُّ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ: عَنْ حَنَشٍ أَنَّ عَلِيّاً عليه السلام قَالَ إِنِّي أُقْسِمُ بِالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ۔ وَأَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَى مُحَمَّدٍ صِدْقاً وَعَدْلاً۔ لَتَعْطِفَنَّ عَلَيْكُمْ هَذِهِ الْآيَةُ: (وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ) الْآيَةَ.

حضرت حنش رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میں قسم کھاتا ہوں اس کی جس نے دانے کو پھاڑا اور ذی روح کو پیدا کیا اور (سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صدق وعدل کے ساتھ کتاب کو نازل فرمایا یہ آیت ضرور تم پر مہربان ہو گی: **"اور اللہ نے تم میں سے ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے وہ انہیں زمین میں ضرور خلافت سے نوازے گا"**

یہ وعدہ آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ہے۔ فرمان: مولا علی علیہ السلام

571۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ شِيرَوَيْهِ الْقَطَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حُرَيْثُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَكَمِ بْنِ أَبَانٍ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ السُّدِّيِّ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، قَالَ: نَزَلَتْ فِي آلِ مُحَمَّدٍ صلي الله عليه وآله وسلم.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالی کے فرمان: **"اور اللہ نے تم میں سے ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے وہ انہیں زمین میں ضرور خلافت سے نوازے گا"** کے بارے میں کہا: یہ آیت آلِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں نازل ہوئی۔

572۔ فُرَاتٌ [قَالَ] : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ : حَدَّثَنَا مُخَوَّلٌ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَوْفٍ ، قَالَ : سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مُحَمَّدٍ يَقُولُ (وَعَدَ اللهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) الْآيَةَ ، قَالَ : هِيَ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ .

قاسم بن عوف رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے عبداللہ بن محمد رضی اللہ عنہما سے سنا، آپ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: "اور اللہ نے تم میں سے ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں سے وعدہ فرمایا ہے وہ انہیں زمین میں ضرور خلافت سے نوازے گا" یہ آیت ہم اہل بیت کے بارے میں نازل ہوئی۔

[112] ومن سورة الفرقان [أيضا نزل] فيها قوله تعالى:

(وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً) [54 / الفرقان: 25]

"اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا فرمایا پھر اس کا نسب اور سسرال بنایا"

573۔ أَخْبَرُونَا عَنِ ابْنِ عُقْدَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فَرْقَدٍ الْأَسَدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَكَمُ بْنُ ظُهَيْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا السُّدِّيُّ [فِي] قَوْلِهِ: (وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ مِنَ الْمَاءِ بَشَراً) قَالَ: نَزَلَتْ فِي النَّبِيِّ صلي الله عليه وآله وسلم وَعَلِيٍّ، زَوَّجَ فَاطِمَةَ عَلِيّاً وَهُوَ ابْنُ عَمِّهِ وَزَوْجُ ابْنَتِهِ، كَانَ نَسَباً وَكَانَ صِهْراً.

سُدی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"اور وہی ہے جس نے انسان کو پانی سے پیدا فرمایا"** کے بارے میں کہا: یہ آیت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ کی شادی علی رضی اللہ عنہما سے کروائی، اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے بیٹے اور بیٹی کے شوہر تھے۔ یوں آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نسبی تعلق بھی رکھتے ہیں اور داماد بھی۔

574۔ وَأَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي بَكْرٍ السَّبِيعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْعَبَّاسِ الْمُقَانِعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْأَشْقَرُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ التَّيْمِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ سِيرِينَ يَقُولُ (فَجَعَلَهُ نَسَباً وَصِهْراً) قَالَ: هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں: **"پھر اس کا نسب اور سسرال بنایا"** اس آیت سے مراد علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔

[113] وفيها [نزل أيضا] قوله عز اسمه:

(وَاجْعَلْنا لِلْمُتَّقِينَ إِماماً) [74/الفرقان: 25]

"اور ہمیں تقویٰ والوں کا امام بنا"

575۔ فُرَاتٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ سَمَاعَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ قَالَ: سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (الَّذِينَ يَقُولُونَ: رَبَّنا هَبْ لَنا مِنْ أَزْواجِنا وَذُرِّيَّاتِنا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنا لِلْمُتَّقِينَ إِماماً) قَالَ: نَحْنُ هُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ

ابان بن تغلب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے حضرت جعفر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ سے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور وہ جو دعا کرتے ہیں اے ہمارے رب! ہمیں اپنی بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک بخش اور ہمیں تقویٰ والوں کا پیشوا بنادے" کے بارے میں پوچھا تو آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس آیت سے مراد ہم اہل بیت ہیں۔

اس آیت میں پنجتن پاک علیہم السلام کے گھرانے کا ذکر ہے

576۔ فُرَاتٌ قَالَ: حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حُمْدُونٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ قَالَ: عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي هَارُونَ:

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (هَبْ لَنا) الْآيَةَ۔ قَالَ: [قَالَ] النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم قُلْتُ: يَا جَبْرَئِيلُ (مِنْ أَزْواجِنا) قَالَ: خَدِيجَةُ. قَالَ: وَ [مِنْ] (ذُرِّيَّاتِنا) قَالَ: فَاطِمَةُ. : وَ (قُرَّةَ أَعْيُنٍ) قَالَ: الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ. قَالَ: (وَاجْعَلْنا لِلْمُتَّقِينَ إِماماً) قَالَ: عَلِيٌّ عليه السلام.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "ہمیں بخش دے" کے بارے میں کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں نے جبرائیل سے کہا: اے جبرائیل! "ہماری بیویوں سے" کیا مراد ہے؟ جبرائیل نے کہا: "خدیجہ"، میں نے کہا: ہماری اولاد سے کیا مراد ہے؟ کہا: فاطمہ، میں نے کہا: "آنکھوں کی ٹھنڈک" سے کیا مراد ہے؟ کہا: حسن و حسین، میں نے کہا: "اور ہمیں تقویٰ والوں کا امام بنا" اس سے کیا مراد ہے؟ کہا: علی علیہ السلام۔

[114] ومن سورة الشعراء [أيضا نزل] فيها قوله جل وعز :

(إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ) [4 / الشعراء : 26]

"اگر ہم چاہیں توان پر آسمان سے کوئی نشانی اتاریں توہو جائیں ان کی گردنیں اس کے آگے جھکی ہوئی"

577۔ حَدَّثَنِي ابْنُ فَنْجَوَيْهِ قَالَ : حَدَّثَنَا ابْنُ حِبَّانَ . قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدٍ . قَالَ : حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِيسَى قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ . قَالَ : حَدَّثَنِي أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي الْكَلْبِيُّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ مَوْلَى أُمِّ هَانِئٍ : أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا وَفِي بَنِي أُمَيَّةَ . سَيَكُونُ لَنَا عَلَيْهِمُ الدَّوْلَةُ . فَتَذِلُّ لَنَا أَعْنَاقُهُمْ بَعْدَ صُعُوبَةٍ وَهَوَانٍ بَعْدَ عِزَّةٍ [كذا] [ثُمَّ قَرَأَ] (إِنْ نَشَأْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِنَ السَّمَاءِ آيَةً فَظَلَّتْ أَعْنَاقُهُمْ لَهَا خَاضِعِينَ).

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت ہمارے اور بنو امیہ کے بارے میں نازل ہوئی عنقریب ہماری ان پر حکومت ہو گی، ان کی گردنیں عزت پانے کے بعد، صعوبت اور ذلت کے بعد ہمارے لیے پست ہوں گی، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **"اگر ہم چاہیں توان پر آسمان سے کوئی نشانی اتاریں توہو جائیں ان کی گردنیں اس کے آگے جھکی ہوئی"**

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:7، ص:157) (نسفی، تفسیر نسفی، ج:2، ص:459)

[115] وفيها [نزل أيضا] قوله عز وجل من قائل:

﴿فَما لَنا مِنْ شافِعِينَ وَلا صَدِيقٍ حَمِيمٍ﴾ [100/102 الشعراء: 26]

"پس سفارش کرنے والوں میں سے کوئی بھی ہمارا نہیں، اور نہ ہی کوئی غم خوار دوست"

578. أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَيْضَاوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ: حَدَّثَنَا عِيسَى عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِينَا وَفِي شِيعَتِنَا: (فَما لَنا مِنْ شافِعِينَ وَلا صَدِيقٍ حَمِيمٍ) وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ يُفَضِّلُنَا وَيُفَضِّلُ شِيعَتَنَا بِأَنْ نَشْفَعَ. فَإِذَا رَأَى ذَلِكَ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ قَالَ: (فَما لَنا مِنْ شافِعِينَ).

حضرت عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ اپنے باباسے اور وہ اپنے باباامام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا: یہ آیت: "پس سفارش کرنے والوں میں سے کوئی بھی ہمارا نہیں، اور نہ ہی کوئی غم خوار دوست" ہمارے بارے میں اور ہم سے محبت کرنے والوں کے بارے میں نازل ہوئی، وہ اس طرح کے اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہمارے ساتھ محبت کرنے والوں کو فضیلت سے نوازے گا کہ ہم ان کی شفاعت کریں گے اور جو ان میں سے نہیں ہیں اسے اللہ نے دیکھا تو فرمایا: "پس سفارش کرنے والوں میں سے کوئی بھی ہمارا نہیں"

. ورواه جماعة عن عيسى، ورواه غيره عن عيسى فرفعه.

579. أخبرناه أبو علي الخالدي كتابة من هرات سنة تسع وتسعين وثلاثمائة وكتبته من خط يده. قال: حدثنا أبو عثمان سعيد بن عثمان بن سعيد بن يحيى بن حرب البغدادي قال: حدثنا أبي قال: حدثنا محمد بن يحيى بن ضريس قال: حدثنا عيسى بن عبد الله العلوي قال: حدثنا أبي عن جعفر بن محمد، عن أبيه محمد، عن أبيه علي، عن أبيه الحسين:

[116] وفيها [نزل أيضا] قوله :

(وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) [214/الشعراء : 26]

"اور ڈرائیے اپنے کنبے کے قریبی لوگوں کو"

دعوت ذوالعشیرۃ کا بیان

580۔ حَدَّثَنِي ابْنُ فَنْجَوَيْهِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللهِ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ شَبِيبٍ الْمَعْمَرِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ ، عَنْ صَبَّاحِ بْنِ يَحْيَى الْمُزَنِيِّ ، عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ مَيْسَرَةَ ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ :

عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ : (وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) جَمَعَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُونَ رَجُلاً ، الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَأْكُلُ الْمُسِنَّةَ وَيَشْرَبُ الْعُسَّ ، فَأَمَرَ عَلِيّاً بِرِجْلِ شَاةٍ فَأَدَمَهَا ثُمَّ قَالَ : ادْنُوا بِسْمِ اللهِ . [فَدَنَا الْقَوْمُ عَشَرَةً عَشَرَةً فَأَكَلُوا حَتَّى صَدَرُوا ، ثُمَّ دَعَا بِقَعْبٍ مِنْ لَبَنٍ فَجَرَعَ مِنْهُ جُرْعَةً ۔ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ : اشْرَبُوا بِسْمِ اللهِ . فَشَرِبَ الْقَوْمُ حَتَّى رَوُوا فَبَدَرَهُمْ أَبُو لَهَبٍ فَقَالَ : هَذَا مَا أَسْحَرَكُمْ بِهِ الرَّجُلُ!!! فَسَكَتَ النَّبِيُّ صلي الله عليه وآله وسلم يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ ، ثُمَّ دَعَاهُمْ مِنَ الْغَدِ عَلَى مِثْلِ ذَلِكَ مِنَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ ۔ ثُمَّ أَنْذَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَقَالَ : يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي أَنَا النَّذِيرُ إِلَيْكُمْ مِنَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَالْبَشِيرُ بِمَا لَمْ يَجِيءْ بِهِ أَحَدٌ جِئْتُكُمْ بِالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَأَسْلِمُوا وَأَطِيعُونِي تَهْتَدُوا ، وَمَنْ يُوَاخِينِي [مِنْكُمْ] وَيُوَازِرُنِي وَيَكُونُ وَلِيِّي وَوَصِيِّي بَعْدِي ۔ وَخَلِيفَتِي فِي أَهْلِي وَيَقْضِي دَيْنِي فَسَكَتَ الْقَوْمُ ، وَأَعَادَ ذَلِكَ ثَلَاثاً كُلَّ ذَلِكَ يَسْكُتُ الْقَوْمُ ۔ وَيَقُولُ عَلِيٌّ : أَنَا . فَقَالَ : أَنْتَ . فَقَامَ الْقَوْمُ وَهُمْ يَقُولُونَ لِأَبِي طَالِبٍ : أَطِعِ ابْنَكَ فَقَدْ أَمَّرَهُ عَلَيْكَ!!!

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے کہا: جب یہ آیت "اور ڈرائیے اپنے کنبے کے قریبی لوگوں کو" نازل ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اولاد عبد المطلب کو جمع فرمایا اور اس روز وہ چالیس افراد تھے ان میں سے ہر شخص ایک بکرا اور ایک بڑا پیالا دودھ کا کھا اور پی سکتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حکم دیا کہ آپ بکرے کی ران کا سالن بنائیں

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے نام کے ساتھ (دستر خوان) کے قریب ہو جاؤ، پس دس دس بندے آتے گئے اور کھانا کھا کر جاتے رہے پھر آپ ﷺ نے دودھ کا بڑا پیالا منگوایا اور ایک گھونٹ پی کر پھر فرمایا: اللہ کے نام کے ساتھ پیو، سب لوگوں نے پیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گئے یہاں تک کہ ابو لہب بولا: اس شخص نے تم پر جادو کر دیا ہے پس رسول اللہ ﷺ اس روز خاموش رہے اور کچھ بھی کلام نہ فرمایا: پھر اگلے روز آپ ﷺ نے ان کو دوبارہ کھانے اور پینے کی دعوت دی، پھر آپ ﷺ نے انہیں ڈرایا اور فرمایا: اے اولادِ عبد المطلب! بے شک میں اللہ عزّوجلّ کی جانب سے تمہیں ڈرانے والا ہوں اور دنیا و آخرت کی اس خوشخبری کے ساتھ تمہاری طرف آیا ہوں جو کوئی اور لے کر نہیں آیا، میری اطاعت کرو تب ہی ہدایت پاؤ گے، تم میں سے کون میرے ساتھ بھائی چارہ قائم کرے گا اور میرے ساتھ میرا بوجھ اٹھائے گا، اور وہی میرے بعد میرا ولی اور میرا وصی ہو گا، اور میرے گھر والوں میں میرا خلیفہ ہو گا اور میرے قرضے کا ادا کرے گا۔ تمام لوگ خاموش ہو گئے آپ ﷺ نے اسے تین دفعہ دہرایا، ہر مرتبہ لوگ خاموش رہے، تو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے عرض کیا: میں حاضر ہوں، تو تمام لوگ ابو طالب کو یہ کہتے ہوئے کھڑے ہو گئے اپنے بیٹے کی اطاعت کر (سیدنا رسول اللہ ﷺ) نے اسے آپ پر بھی امیر بنا دیا ہے"

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:7، ص:182)

[117] ومن سورة النمل [أيضا نزل] فيها قوله تعالی:

(مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْها ، وَهُمْ مِنْ فَزَعٍ يَوْمَئِذٍ آمِنُونَ . وَمَنْ جاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ تُجْزَوْنَ إِلَّا ما كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ) [89/النمل: 27]

"جو آیا نیکی لے کر اس کے لئے اس سے بہتر اجر ہوگا اور وہ لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے اور جو برائی کے ساتھ آیا تو وہ چہروں کے بل اوندھے آگ میں پھینک دیے گئے۔ کیا تمھیں بدل ملے گا؟ مگر اسی کا جو تم کرتے تھے"

نیکی (حَسَنَةٌ) توحبِ اہلِ بیت علیہم السلام ہے

581۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ الْحُسَيْنِ ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي ، قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ يَقُولُ دَخَلَ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيُّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ فَقَالَ لَهُ: يَا [أَبَا] عَبْدِ اللهِ أَلا أُخْبِرُكَ بِقَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (مَنْ جاءَ بِالْحَسَنَةِ) إِلَى قَوْلِهِ (تَعْمَلُونَ) قَالَ: بَلَى جُعِلْتُ فِدَاكَ. قَالَ: الْحَسَنَةُ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا. ثُمَّ قَرَأَ الْآيَةَ.

محمد بن زید علیہما السلام نے اپنے بابا سے روایت کیا انہوں نے کہا میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا، انہوں نے فرمایا: ابو عبد اللہ جدلی امیر المؤمنین حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے پاس حاضر ہوئے، تو آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے ان سے فرمایا: اے ابو عبد اللہ! کیا میں آپ کو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: "جو آیا نیکی لے کر اس کے لئے اس سے بہتر اجر ہوگا اور وہ لوگ اس دن کی گھبراہٹ سے محفوظ ہوں گے اور جو برائی کے ساتھ آیا تو وہ چہروں کے بل اوندھے آگ میں پھینک دیے گئے۔ کیا تمھیں بدل ملے گا؟ مگر اسی کا جو تم کرتے تھے" کے بارے میں نہ بتاؤں؟ انہوں نے عرض کیا: جی بلکل ، میں آپ کی ذات پر قربان، آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: حسنہ (نیکی) سے مراد ہم اہل بیت کی محبت ہے اور سیئہ (برائی) سے مراد ہم اہل بیت کا بغض ہے۔

582۔ أَخْبَرُونَا عَنِ الْقَاضِي أَبِي الْحُسَيْنِ النَّصِيبِيِّ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ السَّبِيعِيُّ بِحَلَبَ ، قَالَ: حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْجَصَّاصُ ، قَالَ: أَخْبَرَنَا حُسَيْنُ بْنُ الْحَكَمِ

قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِي دَاوُدَ السَّبِيعِيِّ: عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ [عليه السلام] فَقَالَ: يَا [أَ] بَا عَبْدِ اللهِ أَلَا أُنَبِّئُكَ بِالْحَسَنَةِ الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ، وَ [بِا] لسَّيِّئَةِ الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا أَكَبَّهُ اللهُ فِي النَّارِ، وَلَمْ يَقْبَلْ لَهُ مَعَهَا عَمَلاً قُلْتُ: بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ: الْحَسَنَةُ: حُبُّنَا، وَالسَّيِّئَةُ: بُغْضُنَا"

ابو داؤد سبیعی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عبد اللہ جدلی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ میں امیر المؤمنین حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے پاس حاضر ہوا، تو آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: اے ابو عبد اللہ! کیا میں آپ کو حَسَنَۃ (نیکی) کے بارے میں نہ بتاؤں جو وہ نیکی کرے گا اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اس سَیِّئَۃ کے بارے میں نہ بتاؤں جس کے نامہ اعمال میں وہ برائی ہوگی اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں اوندھے منہ گرا دے گا اور اس برائی کے ساتھ کیا گیا (اچھا) عمل بھی قبول نہ فرمائے گا؟ میں نے عرض کی: جی بلکل، اے امیر المؤمنین، آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: حسنہ (نیکی) سے مراد ہماری محبت ہے اور سیئہ (برائی) سے مراد ہمارا بغض ہے۔

(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:7، ص:230) (ابن ابی حاتم، تفسیر ابن ابی حاتم، ج:9، ص:2324)
(اسماعیل حقی، روح البیان، ج:7، ص:274)

سیدنا علی علیہ السلام کا بغض نیکیوں کو جلا دیتا ہے

583۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عُثْمَانَ سَعِيدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحِيرِيُّ [أَخْبَرَنَا] جَدِّي أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سَهْلٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ وَعُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْقُرَشِيُّ قَالَا: أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ:

عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم يَا عَلِيُّ لَوْ أَنَّ أُمَّتِي صَامُوا حَتَّى صَارُوا كَالْأَوْتَادِ، وَصَلَّوْا حَتَّى صَارُوا كَالْحَنَايَا، ثُمَّ أَبْغَضُوكَ لَأَكَبَّهُمُ اللهُ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ.

. رواه جماعة من أصحابنا عن عثمان.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! اگر میرا کوئی امتی روزے رکھے اور کیلوں کی مانند (کمزور) ہو جائے اور نمازیں پڑھے یہاں تک کہ اس کی کمر کمان کی طرح دوہری ہو جائے پھر وہ آپ سے بغض کرے اللہ تعالیٰ اسے نتھنوں کے بل اوندھا جہنم میں گرا دے گا۔

اہل بیت علیہم السلام کا دشمن جہنم میں اوندھے منہ پھینکا جائے گا

584 . أَخْبَرَنَا أَبُو رُشَيْدٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْحَسَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْبُحَيْرِيُّ إِمْلَاءً ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَرَشِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ قَيْسٍ ، عَنْ عَطِيَّةَ: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ . قَالَ قُتِلَ قَتِيلٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ عليهم السلام فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ خَطِيباً وَقَالَ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ. لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدٌ. إِلَّا أَكَبَّهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ. رواه جماعة عن إسحاق منهم مطين وزاد: «على وجهه».

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایک شخص کو مدینہ میں قتل کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ دینے کے لئے منبر پر چڑھے اور فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی جان ہے) جو شخص بھی اہل بیت سے بغض رکھے گا اللہ عزّ و جلّ اسے منہ کے بل اوندھا آگ میں گرادے گا"

(حاکم، المستدرک، ج:3، ص:159، رقم:4717)(ابن المغازلی، المناقب، ص:192، رقم:181)

(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:17، ص:3، رقم:17398)(متقی ہندی، کنزالعمال، ج:12، ص:104)

(مقریزی، امتاع الاسماع، ج:11، ص:178)

585. أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْحَسَنِ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ ثَابِتٍ الْخَطِيبُ قَالَ: حَدَّثَنَا الدَّبْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَيُّوبَ قَالَ: مَعْمَرٌ ، عَنِ الزُّهْرِيِّ: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وَأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَا: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَا عَلِيُّ لَوْ أَنَّ أُمَّتِي أَبْغَضُوكَ. لَأَكَبَّهُمُ اللهُ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ فِي النَّارِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "اے علی! اگر میرا کوئی امتی آپ سے بغض رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اسے نتھنوں کے بل جہنم میں اوندھا گرادے گا"

586. أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الشِّيرَازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ الْبَصْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي أُوَيْسٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ حُمَيْدِ بْنِ قَيْسٍ الْمَكِّيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَا بَنِي هَاشِمٍ إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ لَكُمْ ثَلَاثاً سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يُعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ وَأَنْ يُثَبِّتَ قَائِلَكُمْ . وَيَجْعَلَكُمْ جُوباً نُجَبَاءَ رُحَمَاءَ . فَلَوْ أَنَّ رَجُلاً صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ ثُمَّ لَقِيَ اللهَ مُبْغِضاً لِبَنِي هَاشِمٍ لَأَكَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي النَّارِ .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بنی ہاشم! میں نے تمہارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین باتوں کا سوال کیا ہے: میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ وہ تمہارے لاعلم کو علم عطا کرے، اور تمہارے بات کرنے والے کو ثابت قدم رکھے اور تمہیں سخی، شرافت دار اور مہربان بنائے، پس اگر کوئی شخص رُکن اور مقام (ابراھیم) کے درمیان قیام کرے اور پھر اللہ سے اس حال میں ملے وہ بنو ہاشم سے بغض رکھتا ہو تو اللہ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھے منہ گرا دے گا"

(حاکم، المستدرک، ج:3، ص:159، رقم:4712)(طبرانی، المعجم الکبیر، ج:9، ص:280)

(ہیثمی مکی، مجمع الزوائد، ج:9، ص:98، رقم:15005)(سیوطی، جامع الاحادیث، ج:23، ص:203)

(محمد بن یوسف صالحی، سبل الہدیٰ، ج:11، ص:5)(مقریزی، امتاع الاسماع، ج:11، ص:177)

(متقی ہندی، کنز العمال، ج:12، ص:42، رقم:33910)(سیوطی، الخصائص الکبریٰ، ج:2، ص:395)

رواه جماعة عن إسماعيل [بن أبي أويس].

و [ورد] في الباب عن جماعة من الصحابة . ومن أحب الوقوف عليه فلينظر في كتاب إثبات النفاق لأهل النصب والشقاق الذي جمعته.

اس روایت کو اسماعیل بن ابی اویس سے ایک جماعت نے نقل کیا ہے اور اس باب میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت سے احادیث مروی ہیں جو اس متعلق جاننا چاہے اسے چاہیے کہ میری کتاب " إثبات النفاق . لأهل النصب والشقاق " کا مطالعہ کرے۔

587. فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ . عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ الْقَصَبَانِيِّ . عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَسَّانَ الْمُسْلِيِّ الْأَصَمِّ عَنْ فُضَيْلٍ الرَّسَّانِ عَنْ أَبِي دَاوُدَ السَّبِيعِيِّ قَالَ :

أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللهِ الْجَدَلِيُّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي: يَا [أَ] بَا عَبْدِ اللهِ أَلَا أُخْبِرُكَ بِالْحَسَنَةِ. الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا أَمِنَ مِنْ فَزَعِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ [هِيَ] حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ. أَلَا أُخْبِرُكَ بِالسَّيِّئَةِ الَّتِي مَنْ جَاءَ بِهَا. أَكَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ [هِيَ] بُغْضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ. ثُمَّ تَلَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ (وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكُبَّتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ).

حضرت عبد اللہ جدلی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا کہ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے مجھ سے کہا: اے عبد اللہ کیا میں آپ کو حسنۃ (نیکی) کے بارے میں نہ بتاؤں؟ جو اس نیکی کے ساتھ آئے گا وہ قیامت کی گھبراہٹ سے امن میں رہے گا۔ فرمایا: وہ ہم اہل بیت کی محبت ہے۔ کیا میں آپ کو اس بُرائی کے بارے میں نہ بتاؤں جو اسے لے کر آئے گا اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں منہ کے بل اوندھا گرا دے گا، فرمایا: وہ ہم اہل بیت کا بغض ہے، پھر امیر المؤمنین علیہ السلام نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **"اور جو برائی کے ساتھ آیا تو وہ چہروں کے بل اوندھے آگ میں پھینک دیے گئے"**

بغیر حبِ اہل بیت علیہم السلام ہزار سال عبادت کرنے والا بھی جہنم جائے گا

588۔ حَدَّثَنِي أَبُو سَهْلٍ الْجَامِعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ نمل [نُمَيْلُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلِيٍّ الصُّوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحُسَيْنِ التُّسْتَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْجَرِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عُثْمَانَ الْجَحْدَرِيُّ عَنْ فَضَّالِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِنَّ اللهَ خَلَقَ الْأَنْبِيَاءَ مِنْ شَجَرٍ شَتَّى وَخَلَقَنِي وَعَلِيّاً مِنْ شَجَرَةٍ وَاحِدَةٍ. فَأَنَا أَصْلُهَا وَعَلِيٌّ فَرْعُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثِمَارُهَا. وَأَشْيَاعُنَا أَوْرَاقُهَا. فَمَنْ تَعَلَّقَ بِغُصْنٍ مِنْ أَغْصَانِهَا نَجَا، وَمَنْ زَاغَ هَوَى. وَلَوْ أَنَّ عَابِداً عَبَدَ اللهَ أَلْفَ عَامٍ ثُمَّ أَلْفَ عَامٍ. ثُمَّ أَلْفَ عَامٍ ثُمَّ لَمْ يُدْرِكْ مَحَبَّتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ أَكَبَّهُ اللهُ عَلَى مَنْخِرَيْهِ فِي النَّارِ. ثُمَّ تَلَا: (قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْراً إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى).

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو مختلف درختوں سے پیدا فرمایا، اور مجھے اور علی کو ایک درخت سے پیدا فرمایا، پس میں اس درخت کی اصل ہوں اور علی اس کی فرع ہے اور حسن و حسین اس کا پھل ہیں اور ہم سے محبت کرنے والے اس کے پتے ہیں، جو شخص بھی اس درخت کی کسی ٹہنی سے لگ گیا وہ نجات پا گیا اور جو اسے ہٹا وہ گمراہ ہو گیا اور اگر کوئی عبادت گزار ایک ہزار سال اللہ کی عبادت کرے اور پھر ایک ہزار سال

اللہ کی عبادت کرے پھر ایک ہزار سال اللہ کی عبادت کرے اور پھر وہ ہم اہل بیت کی محبت کو نہ پا سکے تو اللہ تعالیٰ اسے اس کے نتھنوں کے بل آگ میں گرا دے گا، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **"فرما دو! میں اس پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا اِلّا یہ کہ دوستی اور محبت رکھو میرے قرابت داروں سے"**

(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:5، ص:373)

[118] ومن سورة القصص [أيضا نزل] فيها قوله تعالى:

(وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ)

[القصص: 28/5]

"اور ہم ارادہ رکھتے تھے کہ ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے احسان کریں اور انہیں امامت کے منصب پر فائز کر دیں اور انہیں خزانوں کا احسانا مالک بنا دیں"

میرے بعد اہل بیت علیہم السلام کمزور ہو کر رہیں گے (حدیث)

589۔ حَدَّثَنِي أَبُو الْحَسَنِ الْفَارِسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْفَقِيهُ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهَيْثَمِ الْعِجْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا الْقَطَّانُ. قَالَ: حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَبِيبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا تَمِيمُ بْنُ بُهْلُولٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ: عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ. قَالَ: سَمِعْتُ جَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ الصَّادِقَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ نَظَرَ إِلَى عَلِيٍّ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ فَبَكَى. وَقَالَ: أَنْتُمُ الْمُسْتَضْعَفُونَ بَعْدِي. قَالَ الْمُفَضَّلُ: فَقُلْتُ لَهُ: مَا مَعْنَى ذَلِكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ قَالَ مَعْنَاهُ: أَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ بَعْدِي إِنَّ اللهَ تَعَالَى يَقُولُ: (وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ) فَهَذِهِ الْآيَةُ فِينَا جَارِيَةٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

حضرت مفضّل بن عمر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ میں نے حضرت جعفر بن محمد صادق علیہما السلام سے سنا آپ فرماتے ہیں کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین علیہم السلام کی طرف دیکھا اور رونے لگے اور فرمایا: میرے بعد تم کمزور بن کر رہو گے۔ مفضل رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹے اس کا کیا معنیٰ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کا معنیٰ ہے کہ (اے اہل بیت) میرے بعد تم میں ائمہ ہوں گے، بے شک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: **"اور ہم ارادہ رکھتے تھے کہ ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے احسان کریں اور انہیں امامت کے منصب پر فائز کر دیں اور انہیں خزانوں کا احسانا مالک بنا دیں"**

پس یہ آیت قیامت تک ہمارے بارے میں بیان کر رہی ہے۔

590 ۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَلَمَةَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْحِمَّانِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا شَرِيكٌ ، عَنْ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ :عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ ، قَالَ : قَالَ عَلِيٌّ لَيَعْطِفَنَّ عَلَيْنَا [الدُّنْيَا] عَطْفَ الضَّرُوسِ عَلَى وَلَدِهَا. ثُمَّ قَرَأَ (وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ) الْآيَةَ.

حضرت ربیعہ بن ناجذ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: "یہ دنیا منہ زوری دکھانے کے بعد اک دن ہماری طرف جھکے گی جیسے کاٹنے والی اونٹنی کو اپنے بچے پر رحم آتا ہے پھر آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: **"اور ہم ارادہ رکھتے تھے کہ ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے احسان کریں اور انہیں امامت کے منصب پر فائز کر دیں اور انہیں خزانوں کا احساناً مالک بنا دیں"** (ابن جعد، المسند، ج:1، ص:315)

591۔[قَالَ :] وَحَدَّثَنَا طَاهِرُ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ : حَدَّثَنَا الصَّبَّاحُ بْنُ يَحْيَى عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَصِيرَةَ ، عَنْ أَبِي صَادِقٍ :عَنْ حَنَشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ أَمْرِنَا وَأَمْرِ الْقَوْمِ ۔فَإِنَّا وَأَشْيَاعَنَا يَوْمَ خَلَقَ اللهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ۔ عَلَى سُنَّةِ مُوسَى وَأَشْيَاعِهِ۔وَإِنَّ عَدُوَّنَا يَوْمَ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ۔ عَلَى سُنَّةِ فِرْعَوْنَ وَأَشْيَاعِهِ ، فَلْيَقْرَأْ هَؤُلَاءِ الْآيَةَ : (إِنَّ فِرْعَوْنَ عَلا فِي الْأَرْضِ). (وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا) إِلَى [قَوْلِهِ :] (يَحْذَرُونَ). فَأُقْسِمُ بِالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ ، وَبَرَأَ النَّسَمَةَ۔ وَأَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلَى مُوسَى صِدْقاً وَعَدْلاً ، لَيَعْطِفَنَّ عَلَيْكُمْ هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ [كَذَا] عَطْفَ الضَّرُوسِ عَلَى وَلَدِهَا. [ورواه أيضا] عبيد بن حنش عن الصباح [كما] في كتاب فرات.

حضرت حنش رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کیا: آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: جو شخص ہمارے بارے میں سوال کرنا چاہتا ہے (تو سن لے) بے شک ہماری اور ہم سے محبت کرنے والوں کی مثال جس دن سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا فرمایا اس دن سے حضرت موسیٰ اور ان کی جماعت کی مثال ہے اور بے شک جو ہم سے بغض کرتے ہیں ان کی مثال جس دن سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا اس دن سے فرعون اور اس کی اتباع کرنے والوں کی طرح ہے، پس چاہیے کہ وہ (سوالی) یہ آیت پڑھے: **"بے شک فرعون زمین میں بڑا بن گیا" اور ہم ارادہ رکھتے تھے کہ ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے احسان کریں اور انہیں امامت کے منصب پر فائز کر دیں اور**

انہیں خزانوں کا احسانا مالک بنا دیں" اور انہیں زمین میں تمکین بخشی اور فرعون اور ہامان اور ان دونوں کے لشکریوں کو وہ دکھا دیں جس کا وہ اندیشہ رکھتے ہیں" مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا ذی روح کو پیدا فرمایا اور موسیٰ پر کتاب کو صدق وعدل کے ساتھ نازل فرمایا: "یہ آیات تم پر یوں ہی مہربان ہوں گی جیسے اونٹنی اپنے بچے پر شفقت کرتی ہے"

592۔ أَخْبَرَنِي أَبُو بَكْرٍ الْمَعْمَرِيُّ [أَخْبَرَنَا] أَبُو جَعْفَرٍ الْقُمِّيُّ [أَخْبَرَنَا] مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْحَافِظُ بِبَغْدَادَ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ غَنْمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُرَيْحُ بْنُ مَسْلَمَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ [عُثْمَانَ] الْأَعْشَى الثَّقَفِيِّ عَنْ أَبِي صَادِقٍ قَالَ: قَالَ عَلِيٌّ هِيَ لَنَا۔ أَوْ فِينَا هَذِهِ الْآيَةُ: (وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ).

حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ آیت ہمارے لئے ہے یا فرمایا: ہمارے بارے میں ہے: "اور ہم ارادہ رکھتے تھے کہ ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے احسان کریں اور انہیں امامت کے منصب پر فائز کر دیں اور انہیں خزانوں کا احسانا مالک بنا دیں"

593۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ زَيْدٍ الْخَيَّاطُ، قَالَا، [حَدَّثَنَا] عَبَّادُ بْنُ يَعْقُوبَ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ عَنْ أَبِي الْمُغِيرَةِ قَالَ:

قَالَ عَلِيٌّ فِينَا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ).

حضرت علی اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: یہ آیت ہمارے بارے میں ہے: "اور ہم ارادہ رکھتے تھے کہ ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے احسان کریں"

594۔ أَبُو النَّضْرِ الْعَيَّاشِيُّ فِي تَفْسِيرِهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ جَعْفَرِ بْنِ الْعَبَّاسِ الْخُزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ خَلَفٍ الْعَطَّارُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الْغَفَّارِ قَالَ: حَدَّثَنَا شَرِيكٌ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي صَادِقٍ:

عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ نَاجِذٍ ، قَالَ سَمِعْتُ عَلِيّاً يَقُولُ وَتَلَا هَذِهِ الْآيَةَ : (وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ) قَالَ : لَيَعْطِفَنَّ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ عَطْفَ النَّابِ الضَّرُوسِ عَلَى وَلَدِهَا . [و] له طرق عن شريك . قال : [و] حدثنا محمد بن حاتم قال : حدثنا أحمد بن سعيد قال : أخبرنا يحيى بن أبي بكير قاضي كرمان قال : حدثنا شريك به نحوه.

ربیعہ بن ناجذ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا جبکہ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم یہ آیت تلاوت فرمارہے تھے: **"اور ہم ارادہ رکھتے تھے کہ ان لوگوں پر جو زمین میں کمزور کر دیے گئے تھے احسان کریں"** آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: "یہ آیت بنو ہاشم پر ضرور مہربان ہو گی جیسے دانتوں میں دبانے والی اونٹنی اپنے بچے پر مہربان ہوتی ہے"

میرے بعد اہل بیت علیہم السلام پر ظلم کیا جائے گا

595 ۔ أَخْبَرَنَا الْجَمَاعَةُ مِنْهُمْ أَبُو الْحَسَنِ الْمِصْبَاحِيُّ وَأَبُو حَازِمٍ ، وَأَبُو سَعْدٍ السَّعْدِيُّ وَأَبُو سَهْلٍ الْجَامِعِيُّ ، وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي طَاهِرٍ السُّكَّرِيُّ ، قَالُوا : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الْمُقْرِئُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْأَشْقَرُ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُتْبَةَ الرَّقِّيُّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَا بَنِي هَاشِمٍ أَنْتُمُ الْمُسْتَضْعَفُونَ . الْمَقْهُورُونَ الْمُسْتَذَلُّونَ بَعْدِي .

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے بنو ہاشم! میرے بعد تمہیں کمزور ہونا پڑے گا، تم پر ظلم کیا جائے گا، تمہیں چھوٹا بن کر رہنا پڑے گا"

596 ۔ أخبرنا أبو عمرو [محمد بن عبد الله] الرزجاهي قال : أخبرنا أبو بكر الإسماعيلي قال : أخبرنا الحضرمي قال : حدثنا محمد بن مرزوق الرقي به لفظا سواء.

جس نے اہل بیت علیہم السلام کی مدد کی اس نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی

597۔أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ أَحْمَدَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ بْنِ زَكَرِيَّا، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْوَاحِدِ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْتَرُ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِيهِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَسَنٍ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيهَا الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ: نَحْنُ الْمُسْتَضْعَفُونَ، وَنَحْنُ الْمَقْهُورُونَ، وَنَحْنُ عِتْرَةُ رَسُولِ اللهِ فَمَنْ نَصَرَنَا فَرَسُولَ اللهِ نَصَرَ، وَمَنْ خَذَلَنَا فَرَسُولَ اللهِ خَذَلَ. وَنَحْنُ وَأَعْدَاؤُنَا نَجْتَمِعُ (يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُحْضَرًا) الْآيَةَ.

حضرت امام حسین بن علی علیہما السلام نے فرمایا: ہم کمزور ہیں، ہم مظلوم ہیں اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاندان ہیں، پس جس نے ہماری مدد کی اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کی اور جس نے ہمیں چھوڑا اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چھوڑا، ہم اور ہمارے دشمن (روزِ قیامت) جمع ہوں گے "جس دن پائے گا ہر نفس سامنے موجود جو بھی اس نے بھلائی سے کیا ہو گا"

(سخاوی، استجلاب، ص:203، مترجم: جمال احمد نقشبندی، ناشر: تھری میم سیرت فاؤنڈیشن)

[119] وفيها [نزل أيضا] قوله عز ذكره:

﴿سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ﴾ [35/ القصص: 28]

"ہم تیرے بازوؤں کو تیرے بھائی کے ذریعے مضبوط کریں گے"

"اے علی! میرے ماں باپ آپ پر قربان" (حدیث)

598۔ أَخْبَرَنَا الْحَاكِمُ أَبُو عَبْدِ اللهِ الْحَافِظُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْحَسَنِ الْعَقِيقِيُّ بِبَغْدَادَ، سَنَةَ اثْنَتَيْنِ وَأَرْبَعِينَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَدِّي أَبُو الْحُسَيْنِ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الْأَوْدِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَمَّادِ [بْنِ طَلْحَةَ] الْقَنَّادُ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُهَلَّبِ الْبَصْرِيُّ، عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ زِيَادٍ الضَّبِّيِّ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ، وَالْمُنْذِرُ عَنْ أَبَانٍ [كَذَا]: عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ مُصَدِّقاً إِلَى قَوْمٍ فَعَدَوْا عَلَى الْمُصَدِّقِ فَقَتَلُوهُ. فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَبَعَثَ عَلِيّاً فَقَتَلَ الْمُقَاتِلَةَ وَسَبَى الذُّرِّيَّةَ. فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم فَسَرَّهُ، فَلَمَّا بَلَغَ عَلِيٌّ أَدْنَى الْمَدِينَةِ تَلَقَّاهُ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ: بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي مَنْ شَدَّ اللهُ عَضُدِي بِهِ. كَمَا شَدَّ عَضُدَ مُوسَى بِهَارُونَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک قوم کی طرف جزیہ لینے والے کو بھیجا اور انہوں نے اسے شہید کر دیا، جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کو بھیجا اور آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے ان سے جہاد کیا اور ان کے بچوں کو قیدی بنالیا جب یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوش ہوئے۔ جب حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم مدینہ کے قریب پہنچے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ سے ملے اور آپ کو گلے لگالیا پھر آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور فرمایا: میرے بابا اور میری ماں اس (علی) پر قربان جس کے ذریعے اللہ نے میری بازو کو مضبوط فرمایا جیسے اللہ نے موسیٰ کے بازو کو ہارون کے ساتھ مضبوط فرمایا تھا۔

[120] وفيها [نزل أيضا] قوله جل ذكره:

(أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْداً حَسَناً فَهُوَ لَاقِيهِ كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ) [28/القصص: 61]

"کیا وہ شخص جسے ہم نے اچھا اور محکم وعدہ دیا ہو تو وہ اسے پانے والا بھی ہو اس جیسا ہے جسے ہم نے اس دنیوی زندگی کا سازو سامان دیا ہو پھر وہ قیامت کے دن ذلت کی حالت میں حاضر کیا جائے"

599۔ أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْمُفَسِّرُ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْمُفَسِّرُ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْأَعْرَجُ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانٍ: عَنْ مُجَاهِدٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْداً حَسَناً فَهُوَ لَاقِيهِ) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ وَأَبِي جَهْلٍ. قَالَ شُعْبَةُ: فَسَأَلْتُ السُّدِّيَّ فَقَالَهُ فِيهِمْ.

مجاھد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "کیا وہ شخص جسے ہم نے اچھا اور محکم وعدہ دیا ہو تو وہ اسے پانے والا بھی ہو اس جیسا ہے جسے ہم نے اس دنیوی زندگی کا سازو سامان دیا ہو پھر وہ قیامت کے دن ذلت کی حالت میں حاضر کیا جائے" کے بارے میں کہا: یہ آیت حضرت علی، حضرت حمزہ علیہما السلام اور ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی۔

600۔ أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ الْحَارِثِيُّ [قَالَ:] أَخْبَرَنَا أَبُو الشَّيْخِ الْأَصْبَهَانِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ حَازِمٍ الْأَيْلِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بَدَلُ بْنُ الْمُحَبَّرِ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبَانٍ: عَنْ مُجَاهِدٍ، فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ وَعْداً حَسَناً فَهُوَ لَاقِيهِ) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَحَمْزَةَ. (كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) يَعْنِي أَبَا جَهْلٍ.

مجاھد رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "کیا وہ شخص جسے ہم نے اچھا اور محکم وعدہ دیا ہو تو وہ اسے پانے والا بھی ہو" بارے میں کہا: یہ آیت حضرت علی، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی اور یہ آیت: "اس جیسا ہے جسے ہم نے اس دنیوی زندگی کا سازو سامان دیا" ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی۔

601۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَمَّادٍ الْأَثْرَمُ بِالْبَصْرَةِ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ دَاوُدَ الْخُرَيْبِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ الضَّرِيرُ ، عَنِ الْأَعْمَشِ ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ :

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : (أَفَمَنْ وَعَدْنَاهُ) قَالَ : نَزَلَتْ فِي حَمْزَةَ وَجَعْفَرٍ وَعَلِيٍّ ، وَذَلِكَ أَنَّ اللهَ وَعَدَهُمْ فِي الدُّنْيَا الْجَنَّةَ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ صلي الله عليه وآله وسلم فَهَؤُلَاءِ يَلْقَوْنَ مَا وَعَدَهُمُ اللهُ فِي الْآخِرَةِ ، ثُمَّ قَالَ : (كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا) وَهُوَ أَبُو جَهْلِ بْنُ هِشَامٍ (ثُمَّ هُوَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ) يَقُولُ : مِنَ الْمُعَذَّبِينَ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "**کیا وہ شخص جسے ہم نے اچھا اور محکم وعدہ دیا ہو تو وہ اسے پانے والا بھی ہو**" کے بارے میں کہا: یہ آیت حضرت حمزہ، حضرت جعفر اور حضرت علی رضی اللہ عنہم، اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ اپنے نبی ﷺ کی زبان سے جنت کا وعدہ کیا تھا اور ابو جہل کے بارے میں نازل ہوئی، پس جو وعدہ اللہ تعالیٰ نے ان سے کیا ہے آخرت میں انہیں ملے گا۔ پھر کہا: "**اس جیسا ہے جسے ہم نے اس دنیوی زندگی کا ساز و سامان دیا ہو**" یہ آیت ابو جہل بن ہشام کے بارے میں نازل ہوئی۔ "**پھر وہ قیامت کے دن ذلت کی حالت میں حاضر کیا جائے**" اللہ فرماتا ہے: عذاب دیے جانے والوں میں سے۔

[121] و ن سورة العنكبوت [أيضا نزل] فيها قوله تعالى :

(الم أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا أَنْ يَقُولُوا : آمَنَّا وَهُمْ لا يُفْتَنُونَ) [1 / العنكبوت : 29]

"الم، کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ محض یہ کہنے سے چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور وہ آزمائش میں نہیں ڈالے جائیں گے"

مولا علی علیہ السلام کے باعث لوگوں کی آزمائش کی جائے گی

602۔ حَدَّثَنَا الْحَاكِمُ الْوَالِدُ أَبُو مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللهُ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُثْمَانَ بِبَغْدَادَ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْكُوفِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ الْحَسَنِ الْخَزَّازُ [قَالَ] حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ : حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ مُخَارِقٍ ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ :

عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ (الم أَحَسِبَ النَّاسُ) الْآيَةَ . قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ مَا هَذِهِ الْفِتْنَةُ قَالَ : يَا عَلِيُّ إِنَّكَ مُبْتَلًى وَمُبْتَلًى بِكَ .

حضرت حسین بن علی علیہما السلام نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کیا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی: "الم، کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ محض یہ کہنے سے چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور وہ آزمائش میں نہیں ڈالے جائیں گے" تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: اس فتنہ سے کیا مراد ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علی! آپ آزمائے جاؤ گے اور آپ کی وجہ سے لوگ آزمائے جائیں گے۔

مولا علی علیہ السلام قرآن و سنت کی مخالفت کرنے والوں سے جہاد کریں گے

603۔ حَدَّثَنِي أَبُو سَعْدٍ السَّعْدِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الرِّكَابِيُّ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مُطَيَّنٌ قَالَ : حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ أَبِي هَارُونَ الْمُقْرِئُ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ خَالِدُ بْنُ عِيسَى الْعُكْلِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَامِرٍ

عَنْ أَبِي مُعَاذٍ الْبَصْرِيِّ قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الْبَصْرَةَ صَلَّى بِالنَّاسِ الظُّهْرَ ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْهِمْ فَقَالَ : سَلُوا . فَقَامَ عَبَّادُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ : فَحَدِّثْنَا عَنِ الْفِتْنَةِ هَلْ سَأَلْتَ رَسُولَ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم عَنْهَا قَالَ : نَعَمْ . لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ (الم أَحَسِبَ النَّاسُ أَنْ يُتْرَكُوا) إِلَى [قَوْلِهِ تَعَالَى] : (الْكَاذِبِينَ)

جَثَوْتُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم فَقُلْتُ : بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي فَمَا هَذِهِ الْفِتْنَةُ. الَّتِي تُصِيبُ أُمَّتَكَ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ : سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ عَلَى مَا أُجَاهِدُ مِنْ بَعْدِكَ قَالَ : عَلَى الْأَحْدَاثِ يَا عَلِيُّ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللهِ فَبَيِّنْهَا لِي. قَالَ : كُلُّ شَيْءٍ يُخَالِفُ الْقُرْآنَ وَسُنَّتِي الْحَدِيثَ.

حضرت ابو معاذ بصری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جب حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام بصرہ میں داخل ہوئے ،لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی پھر آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: سوال کرو، عبّاد بن قیس رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: آپ ہمیں فتنے کے بارے میں بتائیں، کیا آپ نے اس فتنہ کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا؟ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: ہاں، جب یہ آیت نازل ہوئی: **"الم، کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ وہ محض یہ کہنے سے چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے ہیں اور وہ آزمائش میں نہیں ڈالے جائیں گے"**

تو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں دو زانوں ہو کر بیٹھ گیا اور عرض کیا: میرے بابا اور میری ماں آپ پر قربان، اس فتنے سے کیا مراد ہے جو آپ کے بعد آپ کی امت کو پہنچے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آپ اس بارے میں پوچھو جو آپ کے لئے شروع ہو گا، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ کے بعد میں کس سے جہاد کروں گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نئے نئے کاموں پر، میں نے عرض کی: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! میرے لئے اس بات کی وضاحت فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (آپ ہر اس شئی کے باعث جہاد کروگے) جو قرآن اور میری سنت کے مخالف ہو گی۔

[122] وفيها [نزل أيضا] قوله :

(أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئاتِ أَنْ يَسْبِقُونا ساءَ ما يَحْكُمُونَ مَنْ كانَ يَرْجُوا لِقاءَ اللهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، وَمَنْ جاهَدَ فَإِنَّما يُجاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعالَمِينَ ، وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي كانُوا يَعْمَلُونَ)

(عنكبوت :(4تا6).

"یا وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ وہ بچ کر ہم سے آگے نکل جائیں گے برا ہے جو وہ حکم لگا رہے ہیں جو اللہ تعالیٰ سے لقاء کی امید رکھتا ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقررہ میعاد آ پہنچنے والی ہے اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے اور جس نے مجاہدہ کیا تو نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ اپنے ہی لئے مجاہدہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ہم ان سے ان کی برائیوں کو دور کریں گے اور ان کے اعمالِ حسنہ پر ضرور جزا عطا کریں گے"

604۔ أَخْبَرَنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ قالَ : أَخْبَرَنا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، قالَ : حَدَّثَنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ قالَ : حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيّا قالَ : حَدَّثَنا أَيُّوبُ بْنُ سُلَيْمانَ قالَ : حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْوانَ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صالِحٍ :عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعالَى : (أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ السَّيِّئاتِ) [قالَ :] نَزَلَتْ فِي عُتْبَةَ وَشَيْبَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ ، وَهُمُ الَّذِينَ بارَزُوا عَلِيّاً وَحَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ. [وَفِي قَوْلِهِ تَعالَى :] (مَنْ كانَ يَرْجُوا لِقاءَ اللهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ، وَمَنْ جاهَدَ فَإِنَّما يُجاهِدُ لِنَفْسِهِ) [قالَ :] نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَصاحِبَيْهِ حَمْزَةَ وَعُبَيْدَةَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"یا وہ لوگ جو برے کام کرتے ہیں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ وہ بچ کر ہم سے آگے نکل جائیں گے"** کے بارے میں فرمایا: یہ آیت عتبہ، شیبہ اور ولید بن عتبہ کے بارے میں نازل ہوئی، انہوں نے حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم سے (بدر کے روز) مقابلہ کیا تھا۔

اور اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: **"جس نے مجاہدہ کیا تو نہیں ہے سوائے اس کے کہ وہ اپنے ہی لئے مجاہدہ کرے گا بے شک اللہ تعالیٰ تمام جہانوں سے بے نیاز ہے اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے تو ہم ان سے ان کی برائیوں کو دور کریں گے**

اور ان کے اعمالِ حسنہ پر ضرور جزا عطا کریں گے " کے بارے میں فرمایا: حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ان کے ساتھیوں اور حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہما کے بارے میں نازل ہوئی۔

605. [وَقَالَ] فَارِسٌ أَخْبَرَنَا بِلَالٌ عَنِ الْحَارِثِ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ: (وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ) [قَالَ:] يَعْنِي عَلِيّاً وَعُبَيْدَةَ وَحَمْزَةَ (لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ) [يَعْنِي] ذُنُوبَهُمْ [(وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ)] مِنَ الثَّوَابِ فِي الْجَنَّةِ (أَحْسَنَ الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ) فِي الدُّنْيَا. فَهَذِهِ الثَّلَاثُ آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَصَاحِبَيْهِ. ثُمَّ صَارَتْ لِلنَّاسِ عَامَّةً مَنْ كَانَ عَلَى هَذِهِ الصِّفَةِ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: " وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کیے " کے بارے میں فرمایا: اس سے مراد حضرت علی، حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہم ہیں " تو ہم ان سے ان کی برائیوں کو دور کریں گے " یعنی ان کے گناہ، " اور ہم انہیں ضرور جزا عطا کریں گے " یعنی جنت میں بہترین اجر، " ان کے اعمالِ حسنہ پر " دنیا میں۔ یہ تین آیات حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ان کے دونوں ساتھیوں (حضرت حمزہ اور حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہما) کے بارے میں نازل ہوئیں پھر اس کے بعد جو بھی ان صفات کا حامل ہے ان کی فضیلت بھی بیان کرتیں ہیں۔

[123] وفيها [نزل أيضا] قوله عز وجل:

(وَالَّذِينَ جاهَدُوا فِينا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنا) [69 / العنكبوت: 29]

"اور جن لوگوں نے ہمارے لئے مد مقابل قوتوں کے خلاف جہاد کیا تو ہم ضرور ان کے لئے اپنے قرب کی راہ کھول دیں گے"

606۔ أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَيْضَاوِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْقَاسِمِ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ الْمُنْذِرِ:

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (وَالَّذِينَ جاهَدُوا فِينا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنا) قَالَ: فِينَا نَزَلَتْ.

حضرت ابو جعفر (امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمان الٰہی کے بارے میں کہا: **"اور جن لوگوں نے ہمارے لئے مد مقابل قوتوں کے خلاف جہاد کیا تو ہم ضرور ان کے لئے اپنے قرب کی راہ کھول دیں گے"** یہ آیت ہمارے بارے میں نازل ہوئی۔

607۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْأَحْمَسِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْحُسَيْنِ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَغْلِبَ:

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: (لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنا وَإِنَّ اللهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِينَ) قَالَ: نَزَلَتْ فِينَا أَهْلَ الْبَيْتِ.

حضرت ابو جعفر (امام محمد باقر علیہ السلام) نے فرمان الٰہی کے بارے میں کہا: **"ہم ضرور ان کے لئے اپنے قرب کی راہ کھول دیں گے اور بے شک اللہ کی معیت احسان کاروں کو ہی ملتی ہے"** یہ آیت ہم اہل بیت علیہم السلام کے بارے میں نازل ہوئی۔

[124] ومن سورة الروم [أيضا نزل] فيها قوله تعالى :

(فَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ) [38/الروم : 30]

"تو قرابت داروں کا حق ادا کرو اور مسکینوں اور مسافروں کا"

608۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلُ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ قَاضِي مَدِينَةِ الرَّسُولِ بِهَا سَنَةَ سَبْعٍ وَأَرْبَعِينَ وَثَلاثِمِائَةٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مَنِيعٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا آدَمُ قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ الْأَحْدَبِ عَنْ عَطَاءٍ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أَنْزَلَ اللهُ : (وَآتِ ذَا الْقُرْبَى حَقَّهُ) دَعَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَاطِمَةَ وَأَعْطَاهَا فَدَكاً وَذَلِكَ لِصِلَةِ الْقَرَابَةِ. (وَالْمِسْكِينَ) : الطَّوَّافَ الَّذِي يَسْأَلُكَ ، يَقُولُ : أَطْعِمْهُ. (وَابْنَ السَّبِيلِ) وَهُوَ الضَّيْفُ ، حَثٌّ عَلَى ضِيَافَتِهِ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ ، وَإِنَّكَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا فَعَلْتَ هَذَا فَافْعَلْهُ لِوَجْهِ اللهِ (وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ) يَعْنِي أَنْتَ. وَمَنْ فَعَلَ هَذَا مِنَ النَّاجِينَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ النَّارِ الْفَائِزِينَ بِالْجَنَّةِ

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: **"تو قرابت داروں کا حق ادا کرو"** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فدک عطا فرمایا، اور یہ قرابت داری کا حق ادا کرنا تھا، **"اور مسکینوں کا"** وہ لوگ جو آپ سے سوال کرنے کے لئے گھومتے ہیں، اللہ فرماتا ہے ان کو کھانا کھلاؤ، **"مسافروں کا"** اس سے مراد مہمان ہیں تین دن ان کی ضیافت پر ابھارا گیا۔ اور بے شک اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! جب آپ یہ سب کریں گے تو اللہ کے لئے کریں، **"ایسے ہی لوگ کامیاب ہوں گے"** یعنی آپ اور جو یہ کرے گا وہ آخرت میں آگ سے نجات پانے والا ہو گا اور جنت میں جا کر کامیابیاں سمیٹنے والا ہو گا۔

[125] ومن سورة لقمان [أيضا نزل] فيها قوله جل ذكره:

﴿وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى﴾ [31/ لقمان: 31]

"اور جس نے اپنا رخ پوری طرح اللہ کے سامنے جھکا دیا اور نیکیوں کے حصول میں لگا رہا تو یقیناً اس نے ایک مضبوط حلقہ تھام لیا"

609۔ [وَبِالسَّنَدِ الْمُتَقَدِّمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ قَالَ:] حَدَّثَنَا الْمُنْتَصِرُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ الرَّبِيعِ الْخَزَّازُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿وَمَنْ يُسْلِمْ وَجْهَهُ إِلَى اللهِ﴾ قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ. كَانَ أَوَّلَ مَنْ أَخْلَصَ لِلّٰهِ الْإِيمَانَ وَجَعَلَ نَفْسَهُ وَعِلْمَهُ لِلّٰهِ. ﴿وَهُوَ مُحْسِنٌ﴾ يَقُولُ: مُؤْمِنٌ مُطِيعٌ ﴿فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى﴾ هِيَ قَوْلُ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ ﴿وَإِلَى اللهِ عَاقِبَةُ الْأُمُورِ﴾

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: **"اور جس نے اپنا رخ پوری طرح اللہ کے سامنے جھکا دیا"** کے بارے میں کہا: یہ آیت حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی۔ آپ کرّم اللہ وجہہ الکریم نے سب سے پہلے خالصتاً اللہ کے لئے ایمان قبول کیا اور اپنے آپ کو اور اپنے علم کو اللہ کے لئے خاص کیا، **"اور نیکیوں کے حصول میں لگا رہا"** اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مومن اور فرمانبردار ہیں، **"تو یقیناً اس نے ایک مضبوط حلقہ تھام لیا"** اس سے مراد یہ فرمان ہے: "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ" **"اور سب کاموں کی انتہا اللہ ہی کی طرف ہے"**

[126] ومن سورة الم تنزيل السجدة [أيضا نزل] فيها قوله تعالى :

(أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً . لا يَسْتَوُونَ) [22/لقمان: 31]

"تو کیا جو مؤمن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے"

610۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ الْفَقِيهُ قَالَ : أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ : حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ الْفَرَجِ قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَمْرٍو ، قَالَ : أَخْبَرَنَا مَنْدَلٌ ، عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَزَلَتْ : (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً لا يَسْتَوُونَ) يَعْنِي بِالْمُؤْمِنِ عَلِيّاً وَبِالْفَاسِقِ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ .

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت: **"تو کیا جو مؤمن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے"** مومن سے مراد حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور فاسق سے مراد ولید بن عُقبہ ہے۔

(زیلعی، تخریج احادیث الکشاف، ج:3، ص:87)(سیوطی، الدر المنثور، ج:11، ص:700)

(ابن منظور افریقی، مختصر تاریخ دمشق، ج:8، ص:84)(شوکانی، فتح القدیر، ج:7، ص:11)

610۔ب : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَحْمَدَ قَالَ : أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ يَحْيَى بْنِ أَحْمَدَ الْجَلُودِيُّ قَالَ : حَدَّثَنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَ [إِبْرَاهِيمُ بْنُ] مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الْأَزْدِيُّ قَالا : حَدَّثَنَا مَنْدَلُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ انْتَدَبَ عَلِيٌّ وَالْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ فَقَالَ الْوَلِيدُ لِعَلِيٍّ : أَنَا أَحَدُّ مِنْكَ سِنَاناً. وَأَسْلَطُ مِنْكَ لِسَاناً وَأَمْلأُ مِنْكَ حَشْواً فِي الْكَتِيبَةِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ : اسْكُتْ يَا فَاسِقُ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى هَذِهِ الْآيَةَ . ورواه عن الكلبي كرواية مندل ، أخوه حبان ، ومحمد بن فضيل ، وحماد بن سلمة ومحمود بن الحسن.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ولید اور حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی گفتگو ہوئی تو ولید نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے کہا: میں تم سے بڑا جنگجو ہوں اور تم سے بڑا فصیح اللسان ہوں اور تم سے زیادہ لشکر کو بھگانے والا ہوں تو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے اسے کہا: "اے فاسق! خاموش ہو جا" اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

611۔أَخْبَرُونَا عَنْ أَبِي أَحْمَدَ بْنِ عَدِيٍّ الْحَافِظِ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى الْمَوْصِلِيُّ. قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ. عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ قَالَ لِعَلِيٍّ: أَنَا أَبْسَطُ مِنْكَ لِسَاناً وَأَحَدُّ مِنْكَ سِنَاناً. وَأَمْلَأُ مِنْكَ حَشْواً فِي الْكَتِيبَةِ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: عَلَى رِسْلِكَ فَإِنَّكَ فَاسِقٌ. فَأَنْزَلَ اللهُ تَعَالَى: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً) يَعْنِي عَلِيّاً (كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً) وَالْوَلِيدُ الْفَاسِقُ رواه جماعة عن حماد. و۔رواه السدي عن أبي صالح ذلك.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ولید نے علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے کہا: میں تم سے بڑا جنگجو ہوں اور تم سے بڑا فصیح اللسان ہوں اور تم سے زیادہ لشکر کو بھگانے والا ہوں تو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے اسے کہا: "اے فاسق! خاموش ہو جا" اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

(طبری، جامع البیان، ج:12، ص:578)(ثعلبی، الکشف والبیان، ج:7، ص:333)

(زمخشری، کشاف، ج:3، ص:514)(آلوسی، روح المعانی، ج:11، ص:133)

(سیوطی، الدر المنثور، ج:11، ص:700)(احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ج:2، ص:511)

612۔أَخْبَرَنَاهُ أَبُو بَكْرٍ الْحَارِثِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الشَّيْخِ. قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ بُنَانٍ الْأَنْمَاطِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حُبَيْشُ بْنُ مُبَشِّرٍ الْفَقِيهُ قَالَ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي لَيْلَى. عَنِ الْحَكَمِ. عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ لِعَلِيٍّ عليه السلام: أَنَا أَحَدُّ مِنْكَ سِنَاناً. وَأَبْسَطُ مِنْكَ لِسَاناً. وَأَمْلَأُ لِلْكَتِيبَةِ مِنْكَ. فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: اسْكُتْ فَإِنَّمَا أَنْتَ فَاسِقٌ۔فَنَزَلَتْ: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً لَا يَسْتَوُونَ) قَالَ: يَعْنِي بِالْمُؤْمِنِ عَلِيّاً. وَبِالْفَاسِقِ الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ. و [رواه أيضا] مقاتل. عن عطاء عن ابن عباس [كما] في كتاب ابن مؤمن

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: ولید نے علی کرّم اللہ وجہہ الکریم سے کہا: میں تم سے بڑا جنگجو ہوں اور تم سے بڑا فصیح اللسان ہوں اور تم سے زیادہ لشکر کو بھگانے والا ہوں تو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے کہا: اے فاسق! تو خاموش ہو جا، پس اس پر یہ آیت نازل ہوئی: **"تو کیا جو مؤمن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے"**

فرمایا: مؤمن سے مراد علی کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں اور فاسق سے مراد ولید بن عقبہ ہے۔

یہ روایت مقاتل نے عطا سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے "ابن مؤمن" کی کتاب میں نقل کی۔

613۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فراد [مُرَادٍ التَّمِيمِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ الْوَرَّاقُ بِأَصْبَهَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زَكَرِيَّا قَالَ: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ الْفَيْضِ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الْحَرِيرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ أَبِي الْعَالِيَةِ، عَنْ عِكْرِمَةَ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً) فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت **"تو کیا جو مؤمن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے"** "حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

614۔ [أَخْبَرَنَا] الْجَوْهَرِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ الْحَافِظُ قَالَ: حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حَكَمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ عَلِيٍّ عَنِ الْكَلْبِيِّ عَنْ أَبِي صَالِحٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً) [قَالَ هُوَ]. عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ (كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً) الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ. [وَقَوْلُهُ تَعَالَى:] (فَلَهُمْ جَنَّاتُ الْمَأْوى) نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ. [وَقَوْلُهُ]: (فَمَأْوَاهُمُ النَّارُ) نَزَلَتْ فِي الْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"تو کیا جو مؤمن ہے"** کے بارے میں کہا: اس سے مراد علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں **"وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے"** اس سے مراد عقبہ بن ابی معیط ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: **"ان کے لئے جنتوں کی آماجگاہ ہے"** حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کے بارے میں نازل ہوئی۔ **"ان کا ٹھکانہ دوزخ کی آگ ہے"** یہ آیت ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

615۔ أَخْبَرَنَا أَبُو سَهْلٍ الْجَامِعِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو مُحَمَّدِ بْنُ أَبِي حَامِدٍ الْفَارُوبِيُّ [أَخْبَرَنَا] أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَمْزَةَ الْبَغْدَادِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَيُّوبَ الْأَنْطَاكِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ صَالِحٍ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً، لا يَسْتَوُونَ) قَالَ: أَمَّا الْمُؤْمِنُ فَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، وَالْفَاسِقُ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ. هكذا كان في أصله والوليد أصح.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"تو کیا جو مؤمن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے"** کے بارے میں کہا: مؤمن سے مراد علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں اور فاسق سے مراد عقبہ بن ابی معیط ہے پس اس پر اللہ عزّ وجلّ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

616۔أَخْبَرَنَا أَبُو الْحَسَنِ الْأَهْوَازِيُّ قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ الْبَيْضَاوِيُّ ، قَالَ : حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ : حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ : حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ كَثِيرٍ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً ، لا يَسْتَوُونَ) [قَالَ :] نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ ، وَالْمُؤْمِنُ عَلِيٌّ. [وسليمان هذا] هو سليمان بن الحسين بن علي بن الحسين.

حضرت سلیمان بن حسین نے اپنے بابا سے انہوں نے ان کے دادا سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان **"تو کیا جو مؤمن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے"** کے بارے میں روایت کیا: یہ آیت حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی، اس آیت میں مؤمن سے مراد علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم ہیں۔ حضرت سلیمان سے مراد سلیمان بن حسین بن علی بن حسین علیہم السلام ہیں۔

617۔أَخْبَرَنَا أَبُو نَصْرٍ الْمُفَسِّرُ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرِو بْنُ مَطَرٍ ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ الْمُفَسِّرُ ، قَالَ : حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ [عَنْ] عَمْرِو بْنِ [حَمَّادٍ] قَالَ : أَخْبَرَنَا أَسْبَاط : عَنِ السُّدِّيِّ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى : (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً لا يَسْتَوُونَ) قَالَ: نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ. ورواه الحكم بن ظهير ، عن السدي عن أبي صالح ، عن ابن عباس.

سُدّی نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان **"تو کیا جو مؤمن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے"** کے بارے میں کہا: یہ آیت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ حکم بن ظہیر نے سُدی رحمۃ اللہ علیہ سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔

618۔أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ ، قَالَ : أَخْبَرَنَا الْحِمَّانِيُّ عَنْ قَيْسٍ ، عَنْ هِلَالٍ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى] : (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً) [قَالَ :] نَزَلَتْ فِي رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ.

حضرت عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان **"تو کیا جو مؤمن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق"** کے بارے میں روایت کیا۔ یہ آیت دو بندوں کے بارے میں نازل ہوئی حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ولید بن عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

619۔ [وَعَنْ] مُحَمَّدِ بْنِ مُغِيرَةَ بِإِسْنَادِهِ فِي قَوْلِهِ: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً) يَعْنِي مُصَدِّقاً (كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً) مُنَافِقاً قَالَ: (لا يَسْتَوُونَ) فِي الإِيمَانِ فِي الدُّنْيَا، وَالثَّوَابِ فِي الآخِرَةِ عِنْدَ اللهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَذَلِكَ أَنَّهُ كَانَ بَيْنَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ تَنَازُعٌ فِي الْكَلامِ حَتَّى تَقَاوَلا. وَأَغْلَظَا فِي الْمَنْطِقِ.

محمد بن مغیرہ نے اپنی سند کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اس فرما **"تو کیا جو مؤمن ہے"** کے بارے میں روایت کیا: یعنی تصدیق کرنے والا، **"وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے"** یعنی منافق" **وہ کبھی برابر نہیں ہو سکتے**" یعنی اللہ تعالیٰ کے ہاں دنیا میں ایمان اور آخرت میں ثواب کے حوالے سے برابر نہیں ہیں۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: یہ آیت تب نازل ہوئی جب حضرت علی بن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ولید بن عقبہ کا باہم گفتگو میں تنازعہ ہوا اور گفتگو سخت ہو گئی۔

620۔ أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللهِ بْنُ فَنْجَوَيْهِ قِرَاءَةً قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيِّ بْنُ حَبَشٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ شُعَيْبٍ الطَّبَرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ الرَّازِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ: حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ نَزَلَتْ سُورَةُ السَّجْدَةِ بِمَكَّةَ، إِلَّا ثَلَاثَ آيَاتٍ مِنْهَا نَزَلَتْ بِالْمَدِينَةِ فِي عَلِيٍّ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ، وَكَانَ بَيْنَهُمَا كَلَامٌ. فَقَالَ الْوَلِيدُ: أَنَا أَبْسَطُ مِنْكَ لِسَاناً وَأَحَدُّ سِنَاناً. فَقَالَ عَلِيٌّ: اسْكُتْ فَإِنَّكَ فَاسِقٌ. فَأَنْزَلَ اللهُ فِيهِمَا: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً) إِلَى آخِرِ الْآيَاتِ الثَّلَاثِ.

عطا بن یسار رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: سورۃ السجدہ مکہ میں نازل ہوئی مگر اس کی تین آیات مدینہ میں حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم اور عقبہ کے بارے میں نازل ہوئی، ان دونوں کے درمیان کچھ بات ہوئی، تو ولید نے کہا: میں تم سے زیادہ فصیح ہوں اور تم سے بڑا جنگجو ہوں تو حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا: اے فاسق! خاموش ہو جا، تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ السجدہ کی آخری تین آیات نازل فرمائیں: **"تو کیا جو مؤمن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے"** آخری تین آیات تک۔

(طبری، جامع البیان، ج:12. ص:578) (ثعلبی، الکشف والبیان، ج:7، ص:333)

(زمخشری، کشاف، ج:3، ص:514)(آلوسی، روح المعانی، ج:11، ص:133)

(سیوطی، الدر المنثور، ج:11، ص:700)(احمد بن حنبل، فضائل الصحابہ، ج:2، ص:511)

621۔أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ صَاحِبُ سُفْيَانَ قِرَاءَةً قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَلَفِ بْنِ حَيَّانَ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَرْوَانَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عِيسَى قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو حَمْزَةَ الثُّمَالِيُّ [فِي] قَوْلِهِ تَعَالَى: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً كَمَنْ كَانَ فاسِقاً) [قَالَ:] زَعَمَ الْكَلْبِيُّ وَالسُّدِّيُّ أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُقْبَةَ.

ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: "تو کیا جو مؤمن ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے" کے بارے میں کہا کہ کلبی رحمۃ اللہ علیہ اور سدی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ یہ آیت حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم اور ولید بن عُقبہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

622۔أَخْبَرَنَا أَبُو سَعْدِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ الْكُهَيْلِيُّ قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ الْحَضْرَمِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَرْزُوقٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو قُتَيْبَةَ [قَالَ:] سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ سِيرِينَ يَقُولُ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى]: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً) [هُوَ] عَلِيٌّ (كَمَنْ كَانَ فاسِقاً) الْوَلِيدُ بْنُ عُقْبَةَ.

ابو قتیبہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: میں نے ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے سنا، آپ رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ کے فرمان **"تو کیا جو مؤمن ہے"** کے بارے میں کہا کہ اس سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں **"وہ اس جیسا ہو جائے گا جو فاسق ہے"** سے مراد ولید بن عقبہ ہے۔

623۔وبه قال: حدثنا محمد بن مرزوق قال: حدثنا حسين، قال: حدثنا أبو قتيبة، عن ابن سيرين [وهو] حديث آخر. فثبت أن حديثنا [فيه] سقط، زاد السبيعي [في روايته] بينهما حسين الأشقر، ورواه عنه بالإجازة.

[127] وفيها [نزل أيضا] قوله تعالى:

(وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوا وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يُوقِنُونَ) [24/السجدة: 32]

"اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے جبکہ انہوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر یقین رکھتے تھے"

آئمہ اہل بیت علیہم السلام کا ذکر

624۔ فُرَاتُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْكُوفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْفَزَارِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحُسَيْنِ الْهَاشِمِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاتِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ الثُّمَالِيِّ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ فِي قَوْلِهِ: (وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا) قَالَ: نَزَلَتْ فِي وُلْدِ فَاطِمَةَ عليها السلام.

حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے" کے بارے میں فرمایا: یہ آیت حضرت فاطمہ علیہا السلام کی اولاد کے بارے میں نازل ہوئی۔

625۔ فُرَاتٌ قَالَ: حَدَّثَنِي أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ فَضَّالٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مِهْرَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبَانٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ [فِي قَوْلِهِ تَعَالَى:] (وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا) قَالَ: نَزَلَتْ فِي وُلْدِ فَاطِمَةَ خَاصَّةً. جَعَلَ اللهُ مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِهِ.

حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے" کے بارے میں فرمایا: یہ آیت خاص طور پر حضرت فاطمہ علیہا السلام کی اولاد کے بارے میں نازل ہوئی، اللہ تعالیٰ نے آپ علیہا السلام کی اولاد میں سے ائمہ پیدا فرمائے جو اس کے حکم سے صحیح راستے پر چلاتے ہیں۔

626۔ أَخْبَرَنَا عَقِيلٌ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَلِيٌّ قَالَ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ [أَخْبَرَنَا] أَبُو عَمْرِو بْنُ السِّمَاكِ بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ ثَابِتٍ الْمُقْرِئُ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ مُقَاتِلٍ، عَنْ عَطَاءٍ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى: (أَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِناً) قَالَ: نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي عَلِيٍّ عليه السلام يَعْنِي كَانَ عَلِيٌّ مُصَدِّقاً بِوَحْدَانِيَّتِي (كَمَنْ كَانَ فَاسِقاً) يَعْنِي الْوَلِيدَ بْنَ عُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ. وَ [فِي] قَوْلِهِ: (وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ أَئِمَّةً يَهْدُونَ بِأَمْرِنَا) [قَالَ] جَعَلَ اللهُ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ بَعْدَ مَوْتِ هَارُونَ وَمُوسَى. مِنْ وُلْدِ هَارُونَ سَبْعَةً مِنَ الْأَئِمَّةِ. كَذَلِكَ جَعَلَ مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ سَبْعَةً مِنَ الْأَئِمَّةِ. ثُمَّ اخْتَارَ بَعْدَ السَّبْعَةِ مِنْ وُلْدِ هَارُونَ خَمْسَةً. فَجَعَلَهُمْ تَمَامَ الِاثْنَيْ عَشَرَ نَقِيباً. كَمَا اخْتَارَ بَعْدَ السَّبْعَةِ [مِنْ وُلْدِ عَلِيٍّ] خَمْسَةً فَجَعَلَهُمْ تَمَامَ الِاثْنَيْ عَشَرَ.

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اللہ تعالیٰ کے فرمان **"تو کیا جو مؤمن ہے"** کے بارے میں کہا: یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کے بارے میں نازل ہوئی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ علی میری توحید کی تصدیق کرنے والا ہے **"وہ اس جیسا ہو جائے گا جو منافق ہے"** یعنی ولید بن عقبہ بن ابی معیط، اور اللہ تعالیٰ کے فرمان "اور ان میں سے ہم نے پیشوا بنائے جو ہمارے حکم سے ہدایت کرتے تھے" کے بارے میں آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے حضرت ہارون اور حضرت موسیٰ علیہما السلام کی وفات کے بعد حضرت ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے سات امام فرمائے ایسے ہی اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد سے سات امام پیدا فرمائے، پھر ہارون علیہ السلام کی اولاد میں سے سات کے بعد پانچ اور کو امامت کے لئے منتخب فرمایا اور یوں بارہ نقیب مکمل ہوگئے جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت علی کرّم اللہ وجہہ الکریم کی اولاد میں سے سات کے بعد پانچ اور ائمہ مقرر فرمائے پس بارہ مکمل ہوگئے۔